جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا

المنة لله درین ایام فرخندہ فرجام مصنفہ اہل اسلام سیادت زید اقبالہ



فی تردید انوار الہدیٰ وتکذیب شمس

شیخ احمد صاحب شیعی دیوبندی وکیل ... پوری

در مطبع گلشن علم آگرہ کتما مر قالب اہتمام مجلس الصحت سید غلام حسین طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد حلال مشکلات کہ اوسکی ذات پاک کے سواز نہار مشکلکشائی کی کسی کو طاقت نہین ہے
اور نعت خواجہ کائنات کہ اونکے منصب رسالت بلاشرکت غیری مین مطلق کسیکو شراکت
نہین ہے، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ اَجْمَعِیْنَ
امابعد اصغر العباد زمان محمد جہانگیر خان شاہ آبادی خدمت مین اہل ایمان کے عرض کرتا ہے
واضح ہو کہ حضرات شیعہ صرف فضائل صحابہؓ باصفا ہی کا انکار نہین کرتے بلکہ کمال کتاب
اللہ مین بھی نقصان کا اقرار کرتے ہین نَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
ع برین عقل و دانش بباید گریست۔ ان سے کوئی پوچھے کہ جب تم ذَالِکَ الْکِتَابُ
لَارَیْبَ فِیْہِ کو ہی از راہ سوء اعتقادی اور غلط فہمی کے ناقص اور بیاض عثمانی کہتے ہو
تو پھر تمہارا اصول مذہب کسطرح سے صحیح ہو سکتا ہے ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی
بڑا العجب تو یہ ہے کہ بعد مرور ازمنہ صحابہ ثلثہ رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ کے حضرت
مظہر العجائب کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ نے کہ حدیث اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا
اونکی شان مین ناطق ہے کیون نہ تحریف اور بے ترتیبی کلام الٰہی کو درست کیا اب تو قید
تقیہ سے بھی آزادی حاصل ہو چکی تھی مزید بر آن دیگر ائمہ رضی اللہ عنہم نے بھی اس کا خیر ین

که مدار اسلام کا اسی پر موقوف تھا کچھ خیال نفرمایا اس صورت مین تو قضیہ منعکس پایا جاتا ہے
بلکہ بہت بڑا جرم خطا و جفا کا بہ نسبت آئمہ کرام کے لازم آتا ہے لا واللہ یہ صریح الزام
اتہام ہے ع چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد لہذا موقع مناسب معلوم ہوتا ہے
کہ واسطے افادہ خاص و عام کے ایک مختصر تالیف ترتیب دیجاوے کہ واقف اس اختصار
دُرر نثار کو قدرت مقابلہ گروہ مذبذب و متعصب سے حاصل ہو جاوے چونکہ یہ امر ظاہر ہے
کہ باطن اس فرقہ کا ہر حال مین خالی از فساد نہین تاہم بعض اہلسنت از راہ جہالت کے
شریک مجالس و محافل ناروا و ناسزا کہ شرعًا و عرفًا ممنوع و نامشروع ہے ہوتے ہین اور
تعزیہ بنانے اور مرثیہ سننے پر مرتے ہین حالانکہ ہر کہ و مہ بخوبی جانتا کہ نجات شیعان پاک
کی تو تبرّی ہی پر موقوف ہے اسی سبب سے یہ فرقہ بصفت تبرائی موصوف ہے پس حتی الامکان
اہلسنت و الجماعت کو واجب بلکہ فرض تر ہے کہ جلسہ ناجائز سے اجتناب قبول کرین اسلئے کہ کوئی
امام بارہ محبان اہلبیت کا ایسا نہین ہے کہ جسمین علانیتہً یا خفیتہً تبرا نہ پڑھا جاتا ہو اور کوئی
کتاب شیعان پاک کی ایسی نہین کہ جسمین اصحاب باصفا کی نسبت برا نہ لکھا ہو اگرچہ مرثیے
بھی اس سوز سے خالی نہین ہوتے ہین مگر شایقین مجالس سید الشہدا کہ عاشق مضمون
شاعری شعرا کذاب مرثیے خوان کے ہین ہرگز بسبب مخاطب ہونے مذاق شاعری
اون موزون کو نہین سمجھتے ہین بلکہ ایسی واہیات و خرافات کی اتباع مین تارک صوم و صلوٰۃ
ہو کر اپنی دنیا و عقبیٰ خراب کرتے ہین قطع نظر اصحاب ثلثہ کے نام پر جوتون پر لکھکے تہ فرش
محفل کے کہدینا اور آٹھوین تاریخ کا حلوا جسپر تبرا ہو چکتے ہین دہوکے سے سنی کو کھلا دینا
یہ تو شیعون کے نزدیک افضل العبادات سے ہے حیف صد حیف یہ کیسی غفلت اور بے تمیزی
ہے کہ باوجود ایسی حرکات ناملایم حضرات شیعہ کے تسنن اپنے دین و ایمان کی حفاظت نہین
کرتے ہین بلکہ بسبب تقلید اکثر اعمال و افعال نا درست اونکے گٹھری معصیت اپنے سر پر رکھتے ہین
حق یہ ہے کہ موافق اس مذہب کا مطابق حدیث مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

مستحق نار ہے اور مخالف اس ملت کا موافق خبر صحیح کے مَنْ سَلَكَ عَلَى طَرِيْقِيْ فَهُوَ آلِي
مستبشر رحمت غفار آدم بر سر مطلب اے اثنا عشریہ پنبہ غفلت و عطلت کو گوش ہوش سے دور
کرو اور با دل حضور اثبات صحت قرآن پاک اور فضائل صحابہؓ صاحب لولاک کے سنو۔

مجملاً ذکر صحابہؓ باصفا رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا

ہم بالیقین کہہ سکتے ہین کہ خلفاء راشدین اور صحابہؓ انصار و مہاجرین رضوان اللہ علیہم اجمعین
کی جانب کفر و نفاق کو منسوب کرنا مطابق شریعت حق رسول رب مطلق صریح کفر ہے اور
دعوی بے دلیل اہل لغض کا محض باطل ہے اسلئے کہ آیات بینات قرآن مجید اور روایات
آئمہ شیعان قدیم و جدید شاہد حال خیر مآل اون بزرگان ارکان اسلام کے ہین اور
سوء اعتقادی بدگمانون کی قطعی تردید کرتے ہین لہذا اس مقام پر کچھ آیات اور روایات نقل
کرنا ضروری سمجھا گیا **اول آیت** سورہ آل عمران پارہ چہارم كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ
لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
ترجمہ تم بہتر ہو سب امتون سے پیدا ہوئے واسطے آدمیون کے حکم کرتے ہو اچھی بات پر
(یعنی ایمان اور اطاعت خدا اور رسول کا) اور روکتے ہو برے کام سے (یعنی کفر اور شرک
اور تمام ناقص فعلون سے) اور ایمان لاتے ہو اللہ پر اور خلاصۃ المنہج مطبوعہ طہران
معتبر تفسیر شیعون مین تفسیر آیہ موصوفہ کی یون مرقوم ہے ہستید شما اے امت محمد بہترین
گروہے کہ از عالم غیب بیرون آوردہ شدہ اید از برائے مردمان تا ایشان را براہ راست
دعوت کنید خیریت این امت درین سہ جہت ست کہ بیان میکند میفرماید بہر چیز کہ فرمایندہ آنست
ونہی میکند بہر چیز کہ شریعت نہی کنندہ آنست ومیگروند بخدا بر وجہ ثبات و رسوخ یا خیر آن
دو قسم ست از قسم اول آنکہ حق آن تقدیم این قسم بدان وقسم جہت کالتست بر آنکہ ایشان
امر معروف میکنند ونہی از منکر بجہت ایمان آوردن بخدا وتصدیق بآن واظہار دین او انتہی

صرف یہ ایک ہی آیت شریف فضائل صحابہؓ عالی صفات کے واسطے کافی و وافی ہے
کیونکہ رب اکبر صحابہؓ کو سب امتون سے بہتر اور اچھے کامون پر حکم کرنے والے اور بُرے
کامون سے باز رکھنے والے اور اللہ پر ایمان صادق لانے والے فرماتا ہے اگر کسی شیعہ
کو وسوسہ ہو کہ شاید یہ آیت آئمہ کرام کی شان مین ہے تو ہم دندان شکن جواب دین
کہ وقت نزول آیت موصوفہ سوائے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے کسی امام کا نشان ہی
نہ تھا اس کے علاوہ بصیغہ جمع اثبات فضیلت صحابہ پر دال ہے **دوم** آیت رکوع ۱۱ سورہ
پارہ ایضاً فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ
وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ
ترجمہ پس وہ لوگ کہ ہجرت کی اون لوگون نے اور نکلے وہ لوگ اپنے شہر سے اور تکلیف
دیے گئے میری راہ مین اور مقاتلہ کیا اون لوگون نے (یعنی کفار سے) اور مقتول ہوئے
وہ لوگ (یعنی شہید) البتہ دور کرونگا مین اون سے برائیان اونکی اور البتہ داخل کرونگا
مین اونکو بہشت مین کہ جسکے نیچے نہرین جاری ہین ثواب اللہ کے نزدیک سے اور اللہ
کے نزدیک اوسکے عمدہ ثواب ہے **خلاصۃ المنہج** پس آنانکہ ہجرت کردند از بلاد شرک
از منازل و اوطان خود بیرون آمدند بجہت تعصب دینی و بیرون کردہ شدند از سرا ہا ئے
خود باضطرار مزار حضرت رسالت ست آنانکہ مشرکان ایشان را از مکہ بیرون کردند و
رنجانیدہ شدند در راہ طاعت من بسبب ایمان آوردن مانند بلالؓ کہ بزدن و دشنام
دادن آزار بسیار رسانیدند و او صہیب کہ بغارت اموال او وی را بسیار رنجانیدند و کارزار کردند
با کفار بجد و ثبات تمام و کشتہ شدن در جہاد مانند حمزہ و سائر شہیدان ہر آئینہ در گذارم
از ایشان بدیہائے ایشان را کہ کردہ باشند و ہر آئینہ در آرم ایشان را بہ بوستانہائے
کہ میرود از زیر درختان یا از زیر منازل آن جویہا پاداش دادہ شود ایشانرا پاداش دادنی

از نزد خدای تعالی و خدائے کہ نزدیک اوست نیکوئی پاداش یعنی اوست بہترین ثواب دہندگان غیر او انتہی اس آیت شریف مین رب جلیل ہجرت کرنے والون کی تعریف و توصیف فرماتا ہے اور انکو قطعی جنتی ہونیکی خوشخبری سناتا ہے کہ جن لوگون نے میرے واسطے اپنے گہربار اور خویش و تبار چھوڑ دیئے اور میرے اوپر ایمان لانے کی وجہ سے سخت تکالیف اوٹھائین اور کفار اشرار کو جہنم واصل کرتے ہین اور خود بھی درجہ شہادت حاصل کرتے ہین پس مین ایسے پکے مسلمانون اور سچے دینداروں کے ساتھ بڑے بڑے سلوک کرونگا اور قسم قسم کی بھلائیون سے پیش آونگا اور انکی کوششون اور مصیبتون کے کے معاوضہ مین گناہون سے درگذر کرونگا (یعنی اللہ تعالی مہاجرین کی نسبت بنظر رحمت واسعہ اپنی کے فرماتا ہے کہ ایسے صادق الایمانون کی بھول چوک معاف کرونگا بلکہ انکی برائیون کو بھلائیون سے بدل دونگا) اور انکو جنت مین جسکے نیچے نہرین روان ہین جگہہ دونگا تاکہ انکو کسیطرح کا رنج و غم نہ ہو اور یہ ثواب بیحساب اپنے فضل یا اعمال کے سبب سے انکو دونگا دیکھو خدا پاک کس پیار اور محبت سے مہاجرین کو فرماتا ہے کہ تمہارے اعمالون سے بڑہکر تمکو ثواب ملیگا سوم آیت رکوع ۹ سورہ انفال پارہ دہم لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ترجمہ اگر نہوتا لکھا ہوا اللہ کی طرف سے کہ پہلے گذر لے ہے البتہ چھوتا تمکو بیچ اوس چیز کے کہ لیا تمنے تھے عذاب بڑا اس آیت شریف کی شان نزول یہ ہے کہ جب جنگ بدر فتح ہوئی اور کفار قید ہوئے تب پیغمبر برحق نے اپنے اصحابؓ سے مشورہ کیا کہ قیدیون کی نسبت تمہاری کیا رائے ہے حضرت ابوبکر نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم میری یہ رائے ہے کہ ان قیدیون کو فدیہ لیکر چھوڑ دیجئے اور حضرت عمرؓ نے التماس کی کہ میرے نزدیک ہر ایک جسکا رشتہ دار ہو وے اپنے رشتہ دار کو گردن مارے اور محبت خدا کے مقابلہ مین ہرگز اپنے رشتہ جبلی پر لحاظ نکرے مگر حضرت نے معروضہ صدیق اکبرؓ کو پسند فرمایا اور قیدیونکو

فدیہ لیکر رہا کیا چنانچہ اسکی تصدیق علماء مفسرین مجتہدین شیعہ بھی کرتے ہین خلاصۃ المنہج
کاشانی کی تفسیر مین یہ مرقوم ہے کہ روز بدر ہفتاد تن اسیر شدند و از جملہ ایشان عباس و
عقیل بودند حضرت در باب ایشان با اصحاب مشاورہ کرد ابوبکرؓ کہ از مہاجرین بود گفت
یا رسول اللہ اکابر و اصاغر این قوم اقارب و عشایر تواند اگر ہر یک بقدر طاقت عطا
فدائے بدہند کہ روزے بدولت اسلام برسند الخ اور اسیطرح سے مجمع البیان طبرسی وغیرہ مین
لکھا ہے ان روایتون سے چند فوائد حاصل ہوئے اول حضرت صدیق اکبرؓ اور
عمرؓ فاروق کا مصر کہ بدر مین شامل ہونا دوم اصحابؓ ثلثہ کا مہاجرین مین ہونا سوم
حضرت صلعم کا رائے صدیق اکبرؓ کو پسند فرمانا پھر تفسیر خلاصۃ المنہج مین یہ مرقوم
ہے کہ خدائے تعالی بدریان را وعدہ مغفرت دادہ و ایشان را بخطاب مستطاب اِعْمَلُوا
مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ نوازش فرمودہ پھر تفسیر مجمع البیان مین لکھا ہے کہ
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ الْبَدْرِ فَغَفَرَ لَهُمْ
فَقَالَ اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ ترجمہ امید اللہ تعالی ظاہر ہوا اہل
بدر پر پس بخشا واسطے اونکے پس کہا واسطے اونکے کہ جو جی چاہے سو کرو پس تحقیق بخشا
گیا واسطے تمہارے الخ پھر منہج الصادقین مین تفسیر آیہ موصوفہ کی یون مرقوم ہے
کہ حضرت رسولؐ خدا فرمودہ کہ اگر عذاب نازل شدی غیر از عمر و سعد و معاذ کسے نجات
نمے یافت اے شیعان پاک ذرا تو انصاف کرو کہ تمہارے علماء اصحابؓ بالخصوص خلفائے
ثلثہ کی شان مین کیا تحریر کرتے ہین چہارم آیت پارہ الضار کو ع ۱۰ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ترجمہ اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور جنہون نے
ہجرت کی اور خدا کی راہ مین جہاد کیا اور جن لوگون نے جگہہ دی اور مدد کی وہی سچے
ایمان والے ہین اونکے واسطے مغفرت اور روزی باکرامت ہے خلاصۃ المنہج

و آنانکہ بجد او رسول ہجرت کردند و جہاد کردند در راہ خدائے و اطاعت او نمودند و آنانکہ بعد از تصدیق جائے دادند اہل ہجرت را و یاری کردند پیغمبر در قتال مشرکان براستی و درستی مر ایشان راست آمرزش از خدائے و روزی نیکو بے رنج و نقص قوت انتہی اور تفسیر مجمع البیان میں یون مرقوم ہے کہ مہاجران کسانے اند کہ ہجرت کردند بجانب مدینہ یا حبش چنانچہ حضرت عثمانؓ کہ مہاجر ہر دو جائے اند انتہی اس آیت شریف کی تفسیر مجمع البیان معتبر تفسیر شیعہ مین یہ ہے ثم عاد سبحانہ الی ذکر المهاجرین والانصار و مدحهم و الثنا علیهم فقال والذین امنوا وهاجروا وجاهدوا فی سبیل الله ای صدقوا الله و رسوله وهاجروا من دیارهم واوطانهم یعنی من مکة الی المدینة وجاهدوا مع ذالک فی اعلاء دین الله والذین آووا ونصروا ای ضموهم الیهم ونصروا النبی اولئک هم المومنون حقا ای اولئک الذین حققوا ایمانهم بالهجرة والنصرة ترجمہ پھر رجوع کی اللہ پاک نے طرف ذکر مہاجرینؓ اور انصار کے اور تعریف کی اونکی اور توصیف کی اوپر اونکے پس فرمایا اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اونہون نے اور جہاد کیا اونھون نے اللہ کی راہ مین ای تصدیق کی اونہون نے اللہ اور اوسکے رسولؐ کی اور ہجرت کی اونہون نے اپنے شہرون اور وطنون سے یعنی مکہ سے مدینہ کی طرف چلے گئے اور جہاد کیا اونھون نے ساتھ اسکے غالب ہونے مین دین اللہ کے اور اون لوگون نے کہ جگہ دی اور مدد کی ای شامل کیے اونکو بطور طرفداری کے اور مدد کی اونھون نے نبی کی وہ لوگ ایمان والے سچے ہین وہ لوگ وہ ہین کہ جنھون نے حقیقت ایمان کی بخوبی معلوم کرلی بسبب ہجرت کرنے اور مدد دینے کے فقط اس آیت شریف سے بلاشک و شبہ مہاجرینؓ و انصار کا ایمان لانا اور قطعی جنتی ہونا ثابت ہوا کیونکہ خدا تعالے بلکہ کیسی کیسی بڑائیان اپنے محبوب کے عاشقان جان نثار کی فرماتا ہے اور اونکی جانفشانی اور کارگذاریان اپنے بندون کو سناتا ہے کہ اے بندو دیکھو یہ لوگ یعنی مہاجرینؓ و انصار

سچے اور پکے مسلمان ہین کہ جنھون نے خاص میری اور میرے رسول کی محبت مین اپنے
کنبہ و قبیلہ کو پیٹھ دی اور سارا مال و منال چھوڑا اور بدرجہا تکالیف اور مصائب اوٹھائے
پس مین اونکو ضرور بڑے مرتبے دونگا اے محبان اہلبیت اگر تم ہماری تفسیرون کو
نہ مانو تو نظر عدالت اپنی تفسیرون مثل خلاصۃ المنہج و مجمع البیان وغیرہ مین فضائل اصحاب
باصفا کے دیکھو مگر تم کیا کرو جع مہر کسے اوبھر کا سے عشینہ پنجم آیت رکوع ۳ سورۃ توبہ پارہ دہم
اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجَاھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ اَعْظَمُ
دَرَجَۃً عِنْدَ اللّٰہِ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَائِزُوْنَ ۝ یُبَشِّرُھُمْ رَبُّھُمْ بِرَحْمَۃٍ مِّنْہُ
وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّھُمْ فِیْھَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ خَالِدِیْنَ فِیْھَا اَبَدًا اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ اَجْرٌ عَظِیْمٌ
ترجمہ وہ لوگ جو ایمان لائے (یعنی اللہ پر اور اوس چیز پر جو اوسکی طرف سے نازل ہوئی
اور گھر چھوڑے اور لڑے اللہ کی راہ مین اپنے مال و جان سے اونکے لئے بہت بڑا درجہ ہے
اللہ کے پاس اور وہی پہونچے مراد کو (یعنی دونون جہان کی نعمتین و برکتین حاصل کین
خلاصۃ المنہج آنانکہ گرویدہ اند بخدائے و بانچہ آمدہ است از نزدیک او و ہجرت کردند
از دیار خود و جہاد کردند از دیار خود و جہاد کردند با مشرکان در راہ خدائے بذل اموال ہائے
خود بر مجاہدان و تہیہ اسباب قتال ایشان و بہ نفسہائے خود در معرکہ قتال بزرگ
تراند از روے درجہ یعنی مرتبہ و کرامت ایشان بلند ترست و بیشتر نزدیک خدائے
از انہا کہ سقایۂ حاج و عمارت مسجد کنند و این صفتہا داشتہ باشند و آن گروہیکہ جامع
این کمالات اند ایشانند ظفر یافتگان مقاصد دو جہان انتہی اس آیت شریف مین اللہ پاک
صحابہ مہاجرین و مجاہدین کے حق مین پانچ چیزون کی خوشخبری ارشاد فرماتا ہے
اول یہ کہ اللہ تعالی کے نزدیک اونکا بہت بڑا درجہ ہے دوم یہ کہ اونھون نے
دونون جہان کی مراد خاطر خواہ پائی سوم یہ کہ اللہ تعالی کی کمال مہربانی اونکے
حال پر ہے چہارم یہ کہ اللہ تعالی اون سے نہایت درجہ راضی ہے پنجم یہ کہ

یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ کو بہشت مین جسمین قسم قسم کے آرام ہین رہینگے ششم آیت رکوع الثانی
إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ
لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ
بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ وَكَلِمَةُ
اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ترجمہ جسوقت نکالا اوسکو اون لوگون نے کہ کفر کیا
اونھون نے دوسرا دو کا اوس وقت وہ دونون غار مین تھے جسوقت کہتا ہے واسطے
اپنے یار کے نہ غمگین ہو تو تحقیق اللہ ساتھ ہم دونون کے ہے پس نازل کی اللہ نے تسکین
اوسپر یعنی حضرت ابوبکر رضہ پر اور مدد کی اوسکی یعنی رسول صلعم اللہ کی ساتھہ لشکر کی کہ جسکو تمنے
نہین دیکھا اور کیا کلمہ اون کافرون کا پست اور کلمہ اللہ کا وہی بلند ہے اور اللہ غالب
حکمت والا ہے خلاصۃ المنہج وقتیکہ بیرون کردند اورا کافران یعنی قصد اخراج او کردند
از مکہ حق تعالی اورا دستوری خروج داد در حالتیکہ دوم دو بود یعنی با او نبود مگر ابوبکر دیگر وقتیکہ
او و ابوبکر در غارے بودند کہ اعلای جبل ثور المحل ست جانب یمین مکہ بمسیر ساعتے از ساعات
در آن وقت کسے در آنجا نمیرسید شبانان و اہل صحرا در ان نزول نمی کردند پس پیغمبر شب
پنجشنبہ در شہر مکہ امیر المومنین علی رضہ را در جای خود بخوابانید و برفاقت ابوبکر بیرون آمدہ در
ہمان شب بدان غار متوجہ شد در انجا بروز آورد و حق تعالی دران شب درخت مغیلان
بر در آن غار برویانید و جفت کبوتر وحشی را امر کرد تا پایین در غار را آشیانہ گرفتند
و تخم نہادند و عنکبوت را الہام داد تا در غار تنید چون گفت پیغمبر مر یار خود را اندوہ مخور
بدرستیکہ خدائے باماست نصرت ما دہد بر دشمنان ما را نگہدارد از شر ایشان مروی ست
کہ یکے از کفار محاذی غار بنشست تا ادرار کند رسول صلعم روے از وے بگردانید و بابکر
گفت دیدی کہ مرا نمے بیند اگر ما را دیدندی در مقابل ما کشف عورت نکردندی پس دست
بمناجات برداشت و گفت بار خدایا چشمہائے ایشان کور کن حق تعالی چشمہائے ایشان را

کور گردانید از دیدن پیغمبرؐ تا آنکہ ہمہ کور گردیدند و رخنہ ہا کوہ را تجسس کردند و در غار نرفتند پس فرو فرستاد خدا رحمت خود را کہ سبب آرامش دل ست بر رسولؐ تا تیقن شدہ از صمیم قلب بدانست کہ کفار بد و ظفر نیابند قوت داد پیغمبر خود را بلشکر ہا ملائکہ شما ندیدید ایشان را یعنی فرشتگان فرستاد در غار تا پاسبانی او کردند و گردانید خدا کلمہ آنہا کہ کافر شدند فروتر یعنی دعوات کفر کہ از ایشان صادر مے شد خوار و بے مقدار ساخت و کلمہ خدا کہ دعوات اسلام یا توحید یا کلمہ شہادت ست آن بلند تر و رفیع قدر تر ست مراد انست کہ حق تعالی رسول را از دست کفار خلاص داد و بمدینہ رسانید چون این مبدء قوت اسلام بود و مذلت اہل شرک یا بملائکہ قوت پیغمبر خود داد در مواطن حرب و تجبیت این اسلام قوی گشت و کفر و شرک ضعیف شد و خدا غالب ست عزیز گرداند اہل توحید را دانا ست خوار ساز د اہل شرک را انتہی اس آیت شریف سے کمال فضیلت حضرت صدیق اکبر کی پائی گئی اگرچہ یہ امر مسلمہ فریقین ہے کہ صدیق اکبر بالیقین ہمراہ رسالت پناہ تھے لیکن شیعون کے قبلہ و کعبہ جو بڑے مجتہد تھے ذو الفقار مین یون لکھتے ہین کہ ہجرت ابو بکر با جازت نبوی واقع شدہ و شیعہ این را قبول ندارند الخ اب ہم اسکی تردید مین علماے محققین متقدمین کے اقوال کو بعینہ نقل کرتے ہین تا کہ شیعون کو موقع انکار کا نملے تفسیر حضرت امام حسن عسکری منتہی الکلام مین اس طرح سے مندرج ہے

اِنَّ اللهَ تعالیٰ اوحیٰ الیہ یا محمدؐ ان العلی الاعلیٰ یقرأ علیک السلام و یقول لک ان ابا جہل و الملاء من قریش قد دبروا علیک قتلک الی ان قال و امرک ان تصحب ابا بکر فانہ آنسک و ساعدک و وازرک و تثبت علی تعاھدک و تعاقدک کان فی الجنۃ من رفاقتک و فی غرفاتھا من خلصائک الی ان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ و سلم لابی بکرؓ ارضیت ان

تکون معی یا ابا بکرؓ تطلب کما اطلب و تعرف بانک انت الذی تحملنی علی ما ادعیہ
فتحمل علی انواع العذاب قال ابوبکرؓ یا رسول اللہ اما انا لو عشت عمر الدنیا
اعذب جمیعہا اشد عذاب لا ینزل صوت صارخ ولا فرح وکان ذالک
فی محبتک لکان ذالک احب الی ان انعم فیہا وانا مالک لجمیع ممالیک ملوکہا
فی محبتک وہل انا ومالی والذی الا قبلک فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ
والہ وسلم لاجرم ان اطلع اللہ علی قلبک ووجد ما فیہ موافقا لما جری علی
لسانک جعلک منی بمنزلۃ السمع والبصر والراس من الجسد وبمنزلۃ الروح من البدن
ترجمہ جبرئیل علیہ السلام جناب رسالت مآبؐ کے پاس وحی لائے اور کہا کہ اللہ جل شانہ
آپ کو سلام کہتا ہے اور یہ فرماتا ہے کہ ابوجہل اور اوسکی قوم یعنی قریش نے آپکے قتل کی
مصمم تدبیر کی ہے اس واسطے آپکو چاہیئے کہ علیؑ کو اپنی جگہ پر چھوڑیئے کہ وہ مثل اسمٰعیل کے
جان نثاری کریگا اور ابوبکرؓ کو اپنا رفیق کیجیئے کہ اگر وہ مواسات کرے اور اپنے عہد پر
قایم رہے تو جنت مین بلکہ اعلی علیین مین آپکا رفیق ہوگا تب پیغمبر خدا نے حضرت علیؑ
سے یہ حال کہا حضرت علیؑ اپنے مارے جانے پر راضی ہوئے بعدہ حضرت ابوبکرؓ کی جانب
متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے ابوبکرؓ تو راضی ہے کہ اس سفر مین میرے ہمراہ ہو اور کفار
قریش جس طرح پر مجھے قتل کے لیئے تلاش کرین اسیطرح تیرے قتل کے واسطے درپے ہون
اور یہ بھی مشہور ہووے کہ تو نے مجھے اس کام پر آمادہ کیا اور میری رفاقت کے سبب سے
تجھپر قسم قسم کے عذاب پہونچین ابوبکرؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین تو وہ شخص ہون کہ اگر آپکی
محبت سے سخت ترین بلاؤن مین گرفتار ہون اور قیامت تک اون مین پھنسا رہون تو
میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ آپ کو چھوڑ کر دنیا کی سلطنت قبول کرون میری
جان و مال اور اہل و عیال سب کے سب آپ پر قربان ہین آپکو چھوڑ کر کہان ٹھکانا پاؤنگا
یہ سنکر رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اگر تیری زبان موافق تیرے دل کے ہے تو یقینا

خدا ے تعالیٰ تجھکو بمنزلہ میرے سمع اور بصر کے کریگا اور تجھکو میرے ساتھ وہ نسبت ہے جو سر کو جسم سے اور روح کو بدن سے ہے اور حملۂ حیدری میں یون لکھا ہے ہم صرف چند شعر تحریر کرتے ہین بخوف تطویل ورنہ کتاب مذکور میں بہت کچھ ہے

چنین گفت راوی که سالار دین ‌ ‌ چو سالم بحفظ جهان آفرین
ز نزدیک آن قوم پر مکر رفت ‌ ‌ بسوے سرائے ابوبکرؓ رفت
پے هجرت او نیز آماده بود ‌ ‌ که سابق رسولش خبر داده بود
نبیؐ بر در خانه اش چون رسید ‌ ‌ بگوشش ندائے سفر در کشید
چو بوبکرؓ زان حال آگاه شد ‌ ‌ ز خانه برون رفت همراه شد
برفتند القصه چندے دگر ‌ ‌ چو گردید پیدا نشان سحر
بدیدند غارے دران تیره شب ‌ ‌ که خواندی عرب غار ثورش لقب
گرفتند در جوف آن غار جاے ‌ ‌ ولے پیش بنهاد بوبکرؓ پاے
بهر جا که سوراخ یا رخنه دید ‌ ‌ قبا را بدرید و آن رخنه چید
بدینگونه تا شد تمام آن قبا ‌ ‌ یکے رخنه نگرفته ماند از قضا
بر آن رخنه ماند آن یار غار ‌ ‌ کف پاے خود را نمود استوار
نیامد جز او این شگرف از کسے ‌ ‌ که دور از خرد می نماید بسے
نیامد چنین کارے از غیر او ‌ ‌ بدینسان چو پرداخت از رفت و رو
در آمد رسول خدا هم به غار ‌ ‌ نشستند یکجا بهم هر دو یار
چو شد کار پرداخته آن چنان ‌ ‌ رسیدند کفار پیاپے بر آن
در آمد بکف پائی آن یار غار ‌ ‌ که بر روے سوراخ بود استوار
رسیدش ز دندان مارے گزند ‌ ‌ وزان درد فغان او شد بلند
پیمبر باو گفت آهسته باش ‌ ‌ رسیدند اعدا مکن راز فاش

مخور غم مگو ان صدر البلد | که از رحمت افعی نیابی گزند
بغار اندرون تا سه روز و سه شب | بسر برد آن شه بفرمان رب
شدے پور بوبکر هنگام شام | ببردی دران غار آب و طعام
نمودے هم از حال اصحاب شر | حبیب خدائے جهان را خبر
نبی گفت پس پور بوبکر را | که اے چون پدر اهل صدق و صفا
دو جمازه باید کنون راه وار | که ما را رساند به یثرب دیار
برا از برش پور بوبکر زود | بدنبال کاری که فرموده بود
هم از اهل دین بود یکے جمله دار | برو کرد راز نبی آشکار
ازو جمله دار این سخن چون شنود | دو جمازه در دم مهیا نمود
تهی شد ازان قوم آن کوه و دشت | رسول خدا عازم راه گشت
بصبح چهارم برآمد ز غار | دو جمازه آورده بد جمله دار
نشست از بر یک شتر شاه دین | ابوبکر را کرد با خود قرین
برآمد بر آن دیگرے جمله دار | به همراه او گشت عامر سوار

ناظرین انصاف دوست کو ان روایات کے دیکھنے سے جناب مجتہد العصر کی سخن سازی و راستبازی کا حال بخوبی معلوم ہو گیا ہوگا ع عیان را چہ حاجت بود از بیان حق یہ ہے کہ متاخرین مذہب شیعہ مین دو شخص بڑے متعصب گذرے ہین ایک قاضی نور اللہ شستری دوسرے مولوی دلدار علی لکھنوی ان دونون کی تصنیفات مخالفانہ سے دین مین بڑا تفرقہ پڑا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار اب تھوڑا سا ذکر درباب انتشار ضمیرین جو فیما بین متنازع ہے لکھنا ضرور ہے شیعہ کہتے ہین کہ علیہ کی ضمیر راجع حضرت صلعم کی طرف ہے ورنہ خلاف فصاحت ہے ہم کہتے ہین کہ ضمیر علیہ کی راجع ہے بجانب صدیق اکبر کے کہ اوس وقت وہ بسبب بشریت کے

نہایت ہی مضطرب اور رنجیدہ اور غمگین اور طالب تسکین تھے ہم اسکے جواب مین اسیطرح
کی اور آیات کو لکھتے ہین تا کہ دعوی بے دلیل معترضون کا خارج ہو اول آیت
تُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا دیکھو تعزروہ
اور توقروہ کی ضمیر راجع رسول اللہ کی طرف ہے اور تسبحوہ کی ضمیر خدا کی جانب ہے
دوسم آیت وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ دیکھو اخیہ اور الیہ کی ضمیر راجع
بسوے حضرت موسیٰ ہے اور یجرہ کی ضمیر راجع بسمت حضرت ہارون کے اس سے
ثابت ہے کہ غیر فصیح نہین خاص محاورہ اہل عرب کا ہے ہفتم آیت کوع ۱۱ الیضا
ایضا لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ
لَهُمُ الْخَيْرٰتُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ترجمہ لیکن رسول اور جو لوگ ایمان
لائے ساتھ اوسکے لڑے ہین اپنی جان اور مال سے اور اونھین کو ہین بیان
(یعنی دونون جہان کی دنیا مین فتح اور غنیمت اور آخرت مین بہشت اور نعمت)
اور وہی پہونچے مراد کو تیار کیے ہین اللہ نے اونکے واسطے باغ بہتی ہین اونکے
نیچے نہرین رہا کرین اون مین ہمیشہ یہی ہے بڑی مراد ملنی خلاصۃ المنہج لیکن
فرستادہ خدا ے آنانکہ ایمان آوردہ اند باو یعنی بخدمت او جہاد کردند بمالہاے و نفسہاے
خود و آن گروہ مر ایشان راست نیکوی ہاے ہر دو سراے کہ نصرت و غنیمت است
در دنیا و بہشت و کرامت در عقبیٰ و آن گروہ ایشانند راہ یافتگان بمقصود رسیدگان
آمادہ ساختہ است خداے براے ایشان بوستانہا کہ میرود از زیر مساکن یا اشجار آن
جوئی ہا در حالتیکہ جاوید باشند دران آنست رستگاری بزرگ و فیروزی تمام انتہیٰ
اس آیت شریف مین اللہ تعالیٰ اصحاب رسول صلعم کے بارے مین تین باتین ارشاد
فرماتا ہے اول یہ کہ خوبیان دونون جہان کی اونکے واسطے ہین دوسم یہ کہ

وہ لوگ اپنی مراد دلی کو پہونچ گئے سوہم یہ کہ اونکو آخرت مین ہمیشہ کو بہشت ملیگا

ہشتم آیت رکوع ۲ پارہ ۱۱ سورہ ایضا وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ

وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ

وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

ترجمہ جو لوگ قدیم ہین پہلے مہاجرین و انصار سے اور جو انکے پیچھے آئے نیکی سے

(یعنی ایمان اور طاعت سے) اللہ راضی اون سے (یعنی انکے نیک فعالون اور

اعمالون کے سبب سے) اور وے راضی اوس سے (یعنی دینی اور دنیاوی نعمتون سے جو

اللہ نے اپنے کرم اور فضل سے اونکو عطا کین ہین) اور تیار کئے ہین واسطے اونکے

باغ جنکے نیچے نہرین روان ہین رہا کرین اونمین ہمیشہ یہی ہے بڑی مراد ملنی واضح

ہوکہ جو صاحب جنگ بدر تک مسلمان ہوے وے قدیم کہلاتے ہین اور بعد اوسکے

تابع خلاصتہ المنہج وپیشے گیرندگان یعنی آنہاکہ سبقت کردند بر عامہ مومنان بر

ایمان از مہاجران یعنی آنانکہ از مکہ ہجرت کردند مراد آنہانند کہ بدو قبلہ باپیغمبر نماز گذاردند

واز انصار آنہاکہ ساکنان مدینہ اند واہل مکہ را جای دادند وآنہا ہفت کس بودند

از اہل عقبۂ اول و یا ہفتاد از اہل عقبۂ ثانیہ وآنانکہ متابعت کردند سابقان را بایمان

وطاعت مراد صحابہ اند از بقیہ مہاجر و انصار کہ پیروی کردہ اند وگویند مراد متابعت

ایشان کند تا قیامت از زمرہ تابعان ست خوشنود شد خدای از ایشان بہ قبول طاعت

ایشان از سابقان ولاحقان وخوشنود شدند ایشان از خدای بانچہ یافتند از نعمت

دینیہ ودنیویہ وآمادہ کرد خدای مر ایشان را بوستان ہاکہ میرود از زیر درختان

آن جوی ہای در حالتیکہ جاوید باشند دران ہمیشہ اینست رستگاری تمام و

فیروزی بزرگ ورسیدن بتمام مراد این آیت دلالت ست بر فضل سابقین و

برتبۂ ایشان بر غیر ایشان واین بجہت نست کہ در مبدای اسلام متحمل انواع عقوبت شدند

ونصرت دین چون مفارقت از عشایر ونصرت اسلام باوجود قلت عدد وکثرت عدو و
سبق بایمان ودعوت مردمان انتہیٰ اور مجمع البیان مین تفسیر آیہ موصوفہ کے یون مرقوم
ہے کہ آنانکہ پیشتر از ہمہ بر پیغمبر خدا ایمان آوردند حضرت خدیجہ اند بعد ازان ابوبکر انتہیٰ
پس اللہ تعالی پہلے مہاجرین اور انصار اور اونکے تابعین بالاحسان کے حق مین چار صفتین
ارشاد فرماتا ہے اول یہ کہ اللہ عز اسمہ اون سے راضی ہے دوم یہ کہ وہ لوگ اللہ سے
راضی ہین سوم یہ کہ اللہ بموجب عدہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ کے اونکو یقیناً
بہشت مرحمت کریگا چہارم یہ کہ بے شبہ وہ ابد الآباد تک اوس مین رہینگے وبلا شک
حضرت ابوبکر صدیق وعمر فاروق وعثمان غنی رضی اللہ عنہم بہی باعتبار ایمان اور ہجرت
کے پہلے مہاجرین مین داخل ہین پس یہ اوصاف اربعہ بہی اونکے واسطے ثابت ہین نہم آیت
پارہ ۱۱ سورہ توبہ اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ
لَھُمُ الْجَنَّةَ ؕ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْہِ
حَقًّا فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ
اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ ؕ وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ
اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاھُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝
ترجمہ تحقیق اللہ نے خریدی ایمان والون سے جان اور مال اونکی اس قیمت پر کہ
اونکو بہشت ملیگا مقاتلہ کرتے ہین اللہ کی راہ مین پھر مارتے ہین اور مارے جاتے ہین (یعنی
کافرونکو فی النار کرتے ہین اور خود بہی جام شہادت سے سرشار ہوتے ہین) وعدہ ہوچکا
اوسکے ذمہ پر سچا توریت اور انجیل اور قرآن مین اور کون ہے قول کا پورا اللہ سے زیادہ
سو خوشیان کرو (یعنی اے اسلام والو) اس معاملہ پر جو تمنے کیا ہے اوس سے کہ چیز
فانی کو دیکر چیز باقی کو مول لیا ہے اور یہی ہے بڑی مراد ملنی توبہ کرنے والے (یعنی کفر

اور شرک اور کبیرہ وغیرہ سے) بندگی کرنے والے (یعنی اخلاص سے) شکر کرنے والے (یعنی
نعمت اسلام پر) بے تعلق رہنے والے (یعنی السبب روزہ رکھنے یا ہجرت کرنے بالذات
دنیا کے دل نہ لگانے سے) رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے حکم کرنے والے نیک
کام پر (یعنی ایمان اور بندگی اور روزہ اور نماز اور حج اور زکواۃ کا اور منع کرنیوالے برے
کامون سے (یعنی کفر و شرک و سود و شراب و قمار وغیرہ سے) اور تھامنے والے حدین
اللہ کی باندھی ہوئین (یعنی خلاف شرع شریف کے کوئی کام نہین کرتے ہین) اور خوشخبری
سنا تو ایمان والون کو (یعنی اللہ تعالی نے اونکو ایسی عمدہ صفتون کے ساتھ موصوف
فرمایا خلاصۃ المنہج بدرستیکہ بخرید خدای از گرویدگان نفسہای ایشان را کہ مباشر
جہاد شوند و مالہای ایشان را کہ در راہ او نفقہ کنند بآنکہ مر ایشان را بہشت ست این
تمثیل ست برای ثواب دادن مومنان بہ بہشت و بر بذل اموال و انفس ایشان نہ حقیقت
اشتراء زیرا کہ بیع و شری جای وقوع کہ مالک بیع وغیرہ مالک شری باشد و حالانکہ مالک ہر دو
حضرت خداوندست کہ مالک مطلق ست پس این تحریص ست در غزا و جہاد یعنی ای بندہ
از تو بذل نفس و مال و از من عطا دادن بہشت بے زوال نفس مایہ شر و شور ست و مال سبب
طغیانی و غرور این ناقص و معیوب در راہ من فدا کن و بہ بہشت باقی مرغوب بستان
یکے از اکابر دین فرمودہ کہ بیع موقوف ست بر بایع و مشتری و دلال و ثمن مشتری
خدائے غفار ست و دلال محمد مختار و بایع بندہ مومن دیندار و ثمن دار القرار فنعم المشتری الرحیم
ونعم الدلال الرسول الکریم ونعم ثمن الجنۃ نعیم بعد ازان آن چیزے بیفرماید کہ بجہت شری
نمودہ و میگوید کہ کارزار کنند آن مومنان کہ نفس ایشان خریدہ شدہ در راہ خدائے و طلب
رضائے پس میکشید دشمنان را و گاہے کشتہ میشوید بر دست اعدا و حق تعالی ابر بیع و شری
وعدہ دادہ وعدہ دادنی بر خود ثابت و باقی کہ خلافی نیست درین سہ کتاب این دلیل ست
بر آن کہ اہل توریت مامور بودند بقتال و کیست وفا کنندہ عہد خود از خدائے کریم ست

وکریم خلاف وعدہ روا ندارد پس شادمان شوید و لبسا فرحناک گردید بخرید و فروخت خود بہر
متاع بیع کردند با وجہ حق تعالی مطالب عظمی و مقاصد رفیعہ برای شما بر خود واجب ساختہ
ہمچنانکہ فرمودہ و آن بیع و شرای است رستگاری بزرگ مومنان مذکور باز گردندگان
از معاصی و رجوع کنندگان بمغفرت باری پرستندگان حق با خلاص و قایم بشرایط خدمتگاری
و ستایندگان حق را بہر آنچہ برایشان رسد از نعمت و بلیہ و روزہ داران یا سیر کنندگان
بطلب علم یا برای جہاد و حج و زیارات رکوع کنندگان در صلوٰۃ و یا خضوع کنندگان بدرگاہ
بے نیاز سجدہ کنندگان در نماز فرمایندگان بایمان و طاعت و سنت حضرت رسالت و باز دارندگان
از کفر و معصیت و ارتکاب بدعت و نگاہدارندگان مر احکام شرایع خدا را و بشارت دہ مومنان را
کہ بدین صفات موصوف اند انتہی دیکھو اللہ تعالی نے کیسی کیسی تعریفیں اصحاب مجاہدین کی
فرمائی ہیں اور کیسے کیسے وعدے دیے ہیں پس بے شک و شبہ یہ تمام اوصاف صحابہ
رحمت العالمین میں یقیناً پائے جاتے ہیں وہم آیت رکوع ۵ پارہ ۱۷ سورہ حج اَلَّذِیْنَ
اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ
وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ ط وَ لِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ ترجمہ وے لوگ کہ اگر مقدور دیں ہم اونکو
کھڑی کریں نماز اور دیں زکوٰۃ اور حکم کریں بھلے کام کا اور منع کریں برے کام سے
اور اللہ کے اختیار میں ہے انجام ہر کام کا (یعنی یہ مہاجرین دین قائم کرینگے) آیا مدت تک
آخر اللہ ہی جانتا ہے خلاصۃ المنہج یعنی آن جماعتہا زونان آنانند کہ اگر جاے دہیم
ایشان را و تمکین و اقتدار بخشیم ایشان را در زمین و زبان حکومت بکف کفایت ایشان
دہیم بپا ئیدارند نماز را جہت تعظیم ما بدہند زکوٰۃ را جہت یاری دادن بندگان ما و بفرمانید
بنیکوئی یعنی آنچہ در شرع و عقل نیکو باشد و باز دارند مردمان را از زشتی یعنی آنچہ شرع و عقل
قبیح شمرند و مر خدای راست سر انجام ہمہ کارہاست و ہمہ چیزہا بید قدرت اوست
و این تاکید وعدہ نصرت ست از عکرمہ نقل ست کہ این متمکنان ہمہ امت مرحوملہ اند انتہی

دیکھو اس آیت شریف مین اللہ تعالی اصحاب مہاجرین کے حق مین فرماتا ہے کہ اگر ہم ان لوگونکو حاکم کرین تو ان سے وہ امور حسنہ سب صادر ہون اس مین کوئی شک شبہ نہین ہے کہ اون مہاجرین مین سے حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان و حضرت علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حاکم کیا کیونکہ وہ سب امور حسنہ انہین بزرگان دین سے صادر ہوے اور اسکے برخلاف تاویل کرنے مین کلام خدا بےمعنی ہوتا ہے بلکہ اطلاق کفر کا لازم آتا ہے پس آیت بینہ صحت خلافت خلفاء راشدین پر دال ہے اور حال حکومت مطابق شریعت اون ارکان اسلام کا تمام جہان پر ظاہر من الشمس ہے پارہ ۱۷ رکوع ۱۷ پارہ ۱۷ وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ ۚ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ ۖ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ

ترجمہ جہاد کرو اللہ کے واسطے (یعنی خدا کے دشمنون سے ظاہری ہون مثل کفار ومشرکون کے یا باطنی ہون مثل نفس امارہ و حرص و شہوت و غضب کے) جیسا کہ چاہئیے جہاد کرنا (یعنی دل کی صفائی اور خلوص نیت سے) اوس نے تمکو پسند کیا اور نہین رکھی تم پر دین مین کچھ مشکل مذہب تمہارے باپ ابراہیم کا اوس نے نام رکھا تمہارا مسلمان حکم بردار پہلے سے (یعنی قرآن سے اگلی کتابون مین) اور اس قرآن مین تا کہ ہو رسول بتانے والا تم پر اور تم ہو بتانے والے لوگون پر سو کہڑی کرو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ اور بہروسہ کرو اللہ پر وہ تمہارا صاحب ہے سو اچھا صاحب ہے اور اچھا مددگار

خلاصۃ المنہج وجہاد کنید با دشمنان خدا و اگرچہ پدران و پسران شما باشند در راہ خدا و محض فرمان او چنانچہ سزاوار جہاد او باشد یعنی نیت جہاد را خالص سازید از برائے رضائے خدا و امتثال او امر و صلاآن را بغرض آلودہ مسازید و بکمال جد و جہد

ودران حرجی وا ریداو سبحانہ برگزید شما را از برائے نصرت دین خود پس بر جہاد اصغر و اکبر
ثابت قدم و راسخ باشید و نساخت و مقرر نکرد بر شما در دین ہیچ تنگی یعنی احکام دین را بر شما
تنگ نگرفت و تکلیف ما لا یطاق نہ فرمود شما را دران بلکہ بوقت ضرورت رخصتہا فرمودہ
مانند واسع گردانید کیش پدر شما کہ ابراہیمؑ ست و تنگ نکردند دران چنانکہ بنی اسرائیل را
خدائے نام نہاد شما را مسلمانان پیش از قرآن در کتب منزلہ و در قرآن نیز و یا ابراہیمؑ شما را
مسلمان نام نہادہ در زمان خود و درین نیز چہ در قرآن مذکور ست کہ ابراہیمؑ گفت
ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک و اول اوضح ست بہر تقدیر شما تسمیہ یافتہ اید بمسلمین تا
باشد پیغمبر یعنی محمدؐ روز قیامت گواہ بر شما بہ قبول دعوت و متابعت ملت ابراہیمؑ و باشید
شما گواہان بر مردمان بر رسانیدن انبیاءؑ دعوت حق را بر ایشان پس بپا ئید ارید نماز را
جہت تعظیم امر او و سپاسداری ہر انچہ بشما کرامت و ارزانی داشتہ و بدہید زکواۃ
برائے شفقت بر خلق خدائے و چنگ در زنید بفضل خدائے اوست یار بندگان و متولی کار
درماندگان و مالک امر جمیع آفریدگان و طاعت کنندگان و پیروی نمایندگان پس
نیکو کارگذار الیست او و خداوند لیست او و نیکو مددگاری و یاوری کہ بیاری عیبکار را
بپوشد و مددگاری گناہان بہ بخشد و بولایت روزی را بہ قرار خود بندگان مستحق دارد
اگر در حق او عصیان ورزند انتہی دیکھو رب جلیل صحابہؓ رسول اللہ کی شان مین مسلمان کا
لفظ ارشاد فرماتا ہے نہ شیعہ و امامیہ کا **دوازدہم** آیت رکوع ۶ پارہ ۱۸
وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ
کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی
ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا ط یَعْبُدُوْنَنِیْ
لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا ط وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ
ترجمہ وعدہ کیا اللہ نے اون لوگون کو جو ایمان لائے تم مین سے اور اچھے کام کیے

یقیناً خلیفہ کریگا اونکو ملک مین جیسے خلیفہ کیا تھا اونسے اگلون کو (یعنی داؤد علیہ السلام
کو بموجب آیہ شریف یَا دَاوُدُ اِنَّا جَعَلْنَاکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ اور اسیطرح سے
سلیمان علیہ السلام کو) اور جماویگا اونکو دین اونکا وہ دین کہ پسند کردیا اونکو اور دیگا اونکو
اونکے ڈر کے بدلے امن میری ہی بندگی کرینگے شریک نہ کرینگے میرا کسیکو اور جو کوئی
ناشکری کریگا اوسکے پیچھے سو وہی لوگ ہین بے حکم خلاصۃ المنہج وعدہ داد خدا
آنان راکہ گرویدہ اند از شما و کردند کارہا ے شایستہ ہر آئینہ البتہ ایشان را در زمین کفار
از عرب و عجم خلیفہ گرداند ہمچنانکہ خلیفہ گردانیدہ شدہ اند پیش از ایشان یعنی بنی اسرائیل
کہ در زمین مصر و شام بدایشان داد بعد از ہلاکت جابرہ تا تصرف کردند دران چنانکہ
تصرف ملوک در ممالک خود کنند ودر اندک زمانے حق تعالی بوعدہ مومنان وفا نمودہ جزایر
عرب و دیار کسری و بلاد روم بدایشان ارزانی فرمود وہر آئینہ متمکن و ساکن سازد و با قوت
گرداند برائے مومنان صالح دین ایشان را آن دینیکہ پسندیدہ و برگزیدہ است برائے
ایشان یعنی اسلام را بر ہمہ ادیان غالب گردانید وہر آئینہ بدل دہد ایشان را از پس
ترس ایشان از شر دشمنان ایمنے از ایشان کہ پرستیدمرا شریک نسازید بمن چیزے
را یعنی خلافت و حکومت و جاہ ایشان را از عبادت و توحید باز ندارد وہر کہ مرتد شود
یا کفران ورزد این نعمت پس آن گروہ ایشان فاسقانند واضح ہو کہ جو ضمیر مخاطب
کی لفظ منکم مین ہے اور نو جگہ ضمیر غائب کی صیغہ جمع کے ساتھہ واقع ہوئی ہے اور
جمع کا اطلاق تین سے کم پر نہین آتا ہے (اگر شیعہ مدعی ہون کہ یہ آیت شریف بارہ
امام کی شان مین ہے تو ہم کہہ سکتے ہین کہ اوس وقت مین کہ یہ آیت نازل ہوئی
سوائے حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کے اور کوئی صاحب اماموں مین سے موجود نتھے
دوسرے یہ کہ سوائے حضرت علیؓ کے اور اماموں مین سے کوئی صاحب منصب
خلافت کو بہی نہ پہونچے اور چندے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا خلافت کرنا

اس وجہ سے شمار مین نہین آسکتا ہے کہ شیعہ اون سے بدرجہا سوءِ اعتقادی وعناد قلبی رکہتے ہین جسکو ہم آگے بیان کرینگے اگر حضرت حسنؓ کا خلیفہ ہونا تسلیم کیا جاوے تو اس صورت مین بہی معنی صیغہ جمع کے صحیح نہین ہوسکتے پس آیت شریف مین اللہ نے یقینی وعدہ فرمایا ہے کہ اون صحابہ سے جو وقت نزول اس آیت کے ایمان لاچکے تہے تین آدمی بازاندیش سے درجہ خلافت پر مثل داؤد اور سلیمان علی نبینا وعلیہما السلام کے بالضرور پہونچینگے اور اونکے وقت مین وہی دین ظاہر ہوگا جو پسندیدہ خدا ہے اور اونکے وقت خلافت مین مسلمانون کو امن کامل حاصل ہوگی اور مسلمان لوگ خالص بندگی خدا کی کرینگے چنانچہ اس وعدہ کو اللہ جل شانہ نے پورا کیا اور خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو درجہ خلافت کبری پر پہونچایا اور انہین چار یار کی جہد اور جانفشانی کے سبب سے دین محمدی شرق سے غرب تک اور جنوب سے شمال تک پھیل گیا پس یہ چارون ارکان اسلام لاکلام سچے اور پکے خلیفہ ہین اور منکر اونکی خلافت کا بے شبہ کافر ہے **سیزدہم** آیت رکوع ۳ پارہ ۲۶ سورہ فتح

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا وَّ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ○ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۙ وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ○

ترجمہ تحقیق راضی ہوا اللہ ایمان والون سے جبدم بیعت کرتے ہین تیرے تئین نیچے درخت کے پس جانا اوس چیز کو کہ اونکے دلون مین ہے پس نازل کی تسکین اون پر اور ثواب دیا اونکو فتح قریب اور غنیمت بہت کا لیتے ہین اوس کو

اور ہے اللہ غالب حکمت والا وعدہ دیا تمکو اللہ نے غنیمت بہت کا لیتے ہو تم اوسکو پس
جلدی کی واسطے اسکے اوس نے اور باز رکھا ہاتھ آدمیون کا اوپر تمھارے اور تا کہ ہو
نشانی واسطے ایمان والون کے اور ہدایت کرتا ہے تمکو راہ راست کی اور دوسرے
بے لوگ جو اون پر قادر نہین ہوے اور تحقیق اللہ نے احاطہ کیا ساتھہ اونکے اور ہے
اللہ ہر چیز پر قادر خلاصۃ المنہج بدرستیکہ خدا خوشنود شد از گروندگان بصحابہ در وقتیکہ
بیعت کردند با تو در زیر درخت سمرہ پس بیداند خدا آنچہ در دلہاے ایشان ست از
خلوص عقیدت و وفا پس فرو فرستاد خداے آنچہ سبب سکون و آرمیدن دل بود
بر ایشان و پاداش داد ایشان را فتح نزدیک کہ آن فتح خیبرست یا آید و دیگر خیبر داد ایشانرا
از فضل عمیم خود غنیمت ہای بسیار فرا گیرند آنرا از ضیاع و عقار و امتعہ و نقود و غنایم
ہوازن کہ بعد از فتح مکہ بود و ہست خداے غالب برہمہ چیزہا پس بستان خود را نصرت
دہد و بر دشمنان غالب گرداند و آنرا بحکم و مصالح بندگان وعدہ کردہ است شمارا خداے
اے ہست عالی ہمت غنیمت ہاے بسیار در بلاد فارس و روم و غیرہ از بلاد شرق و
غرب کہ خواہید گرفت آنرا تا روز قیامت پس تعجیل فرمود براے شما این یک غنیمت را
کہ غنیمت خیبرست و باز داشت دست ہاے مردمان را از شما کہ خوف در دل آنہا افکند
تا باشد آن غنیمت معجلہ نشانہ مرمومنان را و تا بنماید شمارا راہ ہست و وعدہ خداے شمارا غنیمت
ہاے دیگر کہ ہنوز قادر نشدہ اید در عرب وعدہ داد شمارا یا قریہ و بلاد دیگر تا روز قیامت
بدرستیکہ احاطہ کردہ است علم خداے بآن غنایم و یا فتح مکہ و یا فتح دیگر کہ عنقریب بدان دست
یابید و ہست خداے برہمہ چیز از فتح مداین و عطاے غنایم و غیرہ توانا چہ قدرت او
ذاتیہ ست انتہی شان نزول اس آیت شریف کی یہ ہے کہ حضرت پیغمبر برحق نے
عمرہ کا ارادہ فرمایا تھا پس حضرت نے اعراب اور بادیہ نشینون کو دعوت کی تا کہ اس
سفر مین ہمراہ ہون یہ اندیشہ حضرت کا اس پیش بینی کی راہ سے تہا کہ مبادا کفار اشرار

مکہ معظمہ مین جدال وقتال کرین اور اندر مکہ کے جانے سے مانع ہوون لیکن اکثر اعراب نے آپکی دعوت قبول نکی اور اس سفر مین جناب کی ہمراہ نہوئے مگر وہی خالص مخلص صحابہ جو سراپا ایمان تھے ہمراہ تھے جب مکہ کے قریب پہونچے قریش مانع ہوے تب حضرت نے حراش کو اہل مکہ کے پاس بھیجا مگر کفار اوسکے قتل کے درپے ہوے وہ واپس آیا پھر حضرت عثمان غنی کو بھیجا مگر مکہ والون نے حضرت عثمان غنی کو قید کر لیا اور تمام مین آپکے قتل ہونے کی خبر مشتہر ہوئی حضرت نے اپنے سچے اور پکے یارون کو جنکی تعداد باختلاف روایات چارسو سے دو ہزار تین سو تک تھی جمع فرمایا پھر حضرت نے ایک درخت کے تلے بیٹھکر جسکو سمرہ کہتے ہین بیعت لی کہ قریش سے خوب جنگ کرین اور کسیطرح سے منہ نہ پھیرین چنانچہ اون تمام ہمراہیان جان نثار نے بدل خوشی بیعت کی اور سوائے قید بن قیس منافق کے کسینے اس کار خیر مین مخالفت نکی چونکہ اس سفر مین منافقون کا نفاق اور مخلصون کا خلاص صاف صاف کھل گیا اسی سبب سے اسکو بیعت الرضوان کہتے ہین فقط اس آیت شریف مین جو حضرات شیعہ تاویلات کرتے ہین مع ہ اونکے مجتہدون کے اختلافات کے بیان کیجاتی ہین قاضی نور اللہ شستری نے **مجالس المومنین** مین لکھا ہے از ان فعل خاص کہ بیعت ست ولیکے منکر این نیست کہ بعضے از فعال حسنہ مرضیہ از الیشان واقع ست سخن درین ست کہ بعضے فعال قبیحہ از الیشان بوجود آمدہ کہ مخالف آن عہد و بیعت ست چنانکہ در امر خلافت اور صاحب تقلیب المکاید بجواب کید نودوکم تحفہ اثنا عشری کے یہ لکھتا ہے کہ اما بودن ابوبکر و عمر در اہل بیعت الرضوان پس فائدہ بحال شان نمیرساند زیراکہ حق سبحانہ تعالی مے فرماید اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ الخ این کلام معجز نظام دلالت میکند برانکہ اہل بیعت رضوان نکث بیعت خواہند کرد دیکھو ان متعصبون نے کیسے کلام الٰہی کے معنی بدلے ہین اور کیسی تاولین بیجا کی ہین کہ جسکا سر نہ پانون

بقول شخصے مارے جنبو اڑ جائے خیر آباد اگر شیعہ بموجب آیہ لا تبدیل لکلمات اللہ
و انا اللہ لحافظون کے مجبور اور معذور نہ ہوتے تو بیشک مثل یہود و نصاریٰ کے ضرور تحریف
تبدیل قرآن مجید مین کر ڈالتے ہان اب اون صاحبون کا بہی قول سُنیے جو مخالف ان
دونون قول مذکورہ بالا کے ہے اور موافق ہماری تفسیر کے چنانچہ تفسیر علامہ کاشانی
مین یون مرقوم ہے کہ آن حضرت فرمودند بدوزخ نرود یکس ازان مومنان کہ در
زیر شجرہ بیعت کردند اور ترجمہ کشف الغمہ مین یون لکھا ہے کہ از جابرؓ بن عبداللہ انصاری
روایت ست کہ ما در آن روز ہزار و چہار صد کس بودیم دران روز من از حضرت پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم شنیدم کہ آن حضرت خطاب بہ حاضران نمود و فرمود کہ شما بہترین
اہل روئے زمین اید و ما ہمہ دران روز بیعت کردیم و کسے از اہل بیعت نکث نہ نمود مگر
قیدؔ بن قیس کہ آن منافق بیعت خود را شکست اس روایت سے چند فوائد حاصل
ہوئے **اول** یہ کہ بیعت الرضوان مین چودہ سو صحابؓ تھے **دوم** یہ کہ حضرت نے اونکو
اپنی زبان مبارک سے بہترین اہل زمین کا فرمایا **سوم** یہ کہ سوائے ایک منافق کے
کسی نے بیعت نہین توڑی اگر شیعونکے شہید ثالث زندہ ہوتے تو ہم اونکو حضرت
جابر کی روایت دکھلاتے اور اون سے ہی اونکے انصاف اور ایمان داری کی داد
چاہتے اور کہتے ع اگر تو مے ندہی داد روز داد ے ہست۔ ہان یہ امر بہی اس موقع
پر لکھنا ضرور ہے کہ شاید شیعہ طعن کرین کہ بیعت الرضوان مین حضرت عثمانؓ تو شریک
ہی نہ تھے تو ہم یہ جواب دین کہ اگرچہ حضرت عثمانؓ شریک بیعت الرضوان
نہ تھے مگر حضرت رسالت پناہ کو اون سے اس قدر محبت تہی کہ باوجود عدم موجودگی
کے اون کو بیعت کے وقت شریک فرمایا اور کیسا شریک کہ خاص اپنے
دست پاک کو دست عثمانؓ بتایا چنانچہ روضہ کلینی کی حدیث اسپر دال ہے
فلما انطلق عثمان لقی ابان بن سعید فتاخر عن السرج فحمل عثمان

بین یدیه و دخل عثمان فاعلمهم وکانت مناد مشه فجلس سهل بن عمرو عند رسول الله صلعم وجلس عثمان فی عسکر المشرکین و بایع رسول الله المسلمین وضرب صلعم باحدی یدیه علی الاخری لعثمان وقال المسلمون طوبی لعثمان طاف بالبیت وسعی بین الصفا و المروة واحد فقال رسول الله ما کان یفعل فلما جاء عثمان قال رسول الله اطفت بالبیت فقال ما کنت لا طوف بالبیت ورسول الله لم یطف به ثم ذکر المحصبة ما کان فیها الحدیث

ترجمہ پس جسوقت چلا عثمانؓ ملا ابان بن سعید پس ٹھہر زین سے پس سوار ہوا عثمانؓ آگے اوسکے اور داخل ہوا عثمانؓ پس معلوم کیا اونھون نے اور تھا چلتا پس بیٹھا سہل بن عمرو رسول اللہ کے پاس اور بیٹھا عثمانؓ مشرکین کے لشکر مین اور بیعت لی رسول اللہ نے مسلمانون کی اور مارا ایک ہاتھ اپنا دوسرے ہاتھ پر واسطے عثمانؓ کے اور کہا مسلمانون نے کہ خوشحال عثمانؓ کا کہ اونکو طواف خانہ کعبہ کا نصیب ہوا حضرت نے فرمایا کہ یہ ممکن نہین کہ عثمانؓ بغیر ہمارے طواف کرے پس جسوقت آیا عثمانؓ فرمایا رسول اللہ نے کہ تونے کعبہ کا طواف کیا عرض کی کہ مین بغیر حضور کے کسطرح سے طواف کرتا اور اسی طرح سے حملہ حیدری مین منظوم ہے **ابیات**

طلب کرد پس اشرف انبیا ۔ زصحابؓ عثمانؓ صاحب حیا
باو ہم ہمان گفتہ خیر البشر ۔ کہ زان پیشتر گفتہ بد با عمرؓ
ببوسید عثمانؓ زمین و زبان ۔ بمقصد روان شد چو تیر از کمان
چو او رفت صحابؓ روز دگر ۔ بگفتند چندین بہ خیر البشر
خوشحال عثمانؓ با احترام ۔ کہ شد قسمتش حج بیت الحرام
رسول خدا چون شنید این سخن ۔ بپاسخ چنین گفت با انجمن
زعثمانؓ ندارم ما این گمان ۔ کہ تنہا کند طوف آن آستان

اے گروہ ابن سبا خدا اور رسول کے واسطے ذرا تو اپنے جی مین انصاف کرو کہ تمہارے مورخ اور مفسر اور محدث کیسے کیسے فضائل اور کمال صحابہ رسول اللہ صلعم کے لکھتے ہین اور اونکے ایمان اور اسلام کو تسلیم کرتے ہین اور پہر بہی تم اپنے علما کی خلاف پر کمر باندہتے ہو حق یہ ہے کہ اسکو نیش عقرب نہ از پئے کین است مقتضائے طبیعتش اینست اس حدیث موصوفہ بالا سے چند فوائد حاصل ہوئے اول یہ کہ حضرت عثمان غنی کی اطاعت پر کمال درجہ رسول اللہ کو اعتماد تھا کہ آپنے لوگون سے فرمایا کہ عثمان بغیر ہمارے ممکن نہین کہ طواف حرم کرے دوم یہ کہ اپنے دست اقدس کو دست عثمان فرمایا بموجب (ید اللہ فوق ایدیہم) سوم یہ کہ حضرت عثمان کو مشرکین مکہ نے قید بہی کیا مگر اسلام پر مستقل رہے چہارم آیت رکوع و پارہ و سورہ الیضاً اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ترجمہ جب رکھی کافرون نے اپنے جی مین نادانی کی ضد پھر اوتارا اللہ نے اپنی طرف سے چین اپنے رسول پر اور مسلمانون پر اور لازم کردیا اونکو کلمہ تقوی کا (یعنی کلمہ شہادت کا کہ کبہی اون سے جدا نہوگا) اور یہی تھے اسکے لائق اور اہل اسکے اور رہے اللہ ہر چیز سے خبردار خلاصۃ المنہج یاد کن اے محمد چون گذرانیدند آنانکہ نگرویدند و مقر نشدند در دلہاے ایشان حمیت را یعنی آن چیزے راکہ دل را گرم وافروختہ گرداند از خشم و غضب کہ از ہم تعصب و تکبر و غیرت ناشئے شدہ باشند حمیت و غیرت و تعصب زمان جاہلیت راکہ باعث غضب و خشم ایشان بجہت آن گفتند کہ چون محمد در بدر و احد پدران و برادران و خویشان ما راکشت سوگند بلات و عزی خوردند کہ اورا در منازل خود در حمیت بیاوریم یا آنکہ چون پدران و برادران ما منقاد او نشدند ما نیز برسالت او ایمان نیاوریم و چون جاہلیت مرعی داشتند پس فرود فرستاد

خدا یعنی طمانیت و آرامش خود یعنی آن چیزے راکہ سبب طمینان و آرام دل بود از نزد خود انزال فرمود بر فرستادۂ خود و بر گرویدگان با او ترک مقاتلہ کردہ بمصالحہ راضی شدند با وجودیکہ سہیل بن عمرو و حویطب بن عبد العزیٰ و مکرز بن حفص راضی نشدند کہ عنوان صلحنامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم و محمد رسول اللہ باشد مومنان خواستند کہ ازان ابا کنند و با ایشان در مقام مقاتلہ و منازعہ در آیند حق تعالیٰ انزال سکینہ فرمود در قلوب ایشان و بجہت آن اصلح شعار خود ساختہ قبول آن نمودند ولازم گردانید یعنی ثابت ساخت مومنان را خدائے تعالیٰ سخنے کہ سبب پرہیزگاری ست از طغیان و عدوان و اساس دوری ازان مراد کلمہ شہادت ست یا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ اہل مکہ نگذاشتند کہ در عنوان نامہ نویسند و یا محمد رسول اللہ و کلمہ وفا انتہیٰ اس آیت مین حق سبحانہ تعالیٰ نے اون سب صحابہؓ کے حق مین جنمین حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہم بھی یقیناً داخل ہین چار باتین ارشاد فرمائین **اول** یہ کہ وے بیشبہ ایمان والے ہین **دوم** یہ کہ نزول سکینہ مین وے رسول مقبول کے شریک تھے **سوم** یہ کہ کلمہ تقویٰ کا اونکو لازم تہا **چہارم** یہ کہ کلمہ تقویٰ کی اونکو لیاقت کامل تھی پس جو شخص ایسے بزرگان دین کو برا جانے و یا اونکو مخالف سمجھے وہ قطعی بنص قرآنی مردود ہے **پانزدہم** آیت رکوع ۴ سورۂ فتح پارہ الیضاً مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا٘ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۖۛ وَ مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۚ۫ۛ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا۠ **ترجمہ** محمد رسول اللہ کا ہے اور جو لوگ اوسکے ساتھ ہین (یعنی صحابؓ باصفا)

زور آور ہین کافرون پر نرم دل ہین آپسمین تو دیکھتے اونکو رکوع مین او رسجدے مین (یعنی اکثر اوقات اونکی نمازہی مین گذرتی ہین) ڈہونڈہتے ہین اللہ کا فضل (یعنی ثواب آخرت) اور اوسکی خوشی یا نا اونکا اونکے منہ پر ہے سجدے کے اثر سے یہ کہاوت ہے اونکی توریت مین اور کہاوت ہے اونکی انجیل مین جیسے کہیتی نے نکالا اپنا پٹہا پہر اوسکی کمر مضبوط کی پہر موٹا ہوا پہر کہڑا ہوا اپنے نال پر خوش لگتا ہے کہیتی والون کو تا جلاوے اونسے جی کافرون کا وعدہ دیا ہے اللہ نے اونمین سے جو یقین لائے ہین او رکئے ہین بہلے کام معافی کی اور بڑی نیگ کی **خلاصۃ المنہج** محمد فرستادہ خداست و آنانکہ با اویند از مومنان صادق العقیدت و راسخ الایمان سخت و لانند بر اہل کفار نرم دل و مشفق و مہربان میان یکدیگر ہمچنانکہ در جائے دیگر میفرماید کہ اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکافرین مرویست کہ تشدد ایشان نسبت کفار بر وجہی بود کہ لباسہا و اشیاء خود را از ایشان باز داشتند تا بجامہاے و بدن ہاے ایشان نرسد و رافت و مہربانی ایشان نسبت با اہل اسلام بمثابہ بود کہ چون یکدیگر بدیدندے سلام کردندے و بمصافحہ و معانقہ یکدیگر مشغول شدندے و شبہہ نیست کہ لازم جمیع اہل ایمان ست مے بینی اے بینندہ آن مومنان صادق الاعتقاد را رکوع کنندگان سجدہ نمایندگان بجہت اشتغال ایشان بنماز و اکثر اوقات می بینی ایشان را کہ پیوستہ می طلبند افزونی مرتبہ و زیادتی مثوبۃ از حق تعالی و خوشنودی او را در جمیع حالت مراد آن ست کہ طاعت ایشان برائے قربت ست برضاے حضرت عزت بدون شائبہ ریا و یا عجب و سمع غلبیت علامت ایشان در رویتہای ایشان ست یعنی علامت در پیشانی ایشان ظاہرست از نشانہ سجدہ کردن یعنی از پیشانی کہ سجودمیسر ایشان ست و این مستلزم کثرت سجود ایشان ست این وصف عظیم الشان کہ مذکور شد صفت ایشان ست در کتاب موسی وصفت ایشان ست در کتاب عیسی یعنی مومنان در کتاب بصفت عجیبہ

مذکوراند و باصفوت غریبه مذکور ہیچ دانہ کشتہ است کہ در حال اول بیرون آورد شاخہای خورد خود راکہ در نہایت باریکی و ضعیفی باشد پس معاونت دہد و قوی و نیز ومند گرداند پس سطبر و غلیظ شود پس راست بایستد بر ساقہا و اصول خود یعنی از گیاہ ضعیف نحیف بتدریج نشو و نما یابد و در آخر بر وجہی قوی گردد کہ شگفت آورد مزارعان را بصباحت و قوت و سطبری و حسن این مثل بجائے حال حضرت رسالت و صحابہ ہمچنانکہ دانہ مزروع در بدایت حال شاخہائے ضعیف از پیدا شود و بتدریج تربیت می یابد تا کہ قوی و جسیم میشود و بسبب تعجب مزارعان گردد حضرت رسالت و صحابہ نیز در بدایت حال در نہایت سخافت و ضعف حال بودند و بعد ازان بتدریج قوت میگرفتند تا قوت تمام کردند بر جمیع آدمیان فایق آمدند و سبب تعجب مردمان شدند و یا زرع آنحضرت کہ در بدایت اسلام بے یار و معاون بود و شطأ اصحاب او کہ سست او را قوی کردند یعنی ہمچنانکہ زرع در اول دقیق و رقیق ست و بتدریج غلیظ میشود شاخہا بر او متلاحق می شود و بہ حیثیتے میگردد کہ مزارعان از قوت و کثرت او تعجب کردند بہر تقدیر حق تعالی برائے اہل ایمان و دین اسلام این تشبیہ فرمودہ تا خشم آورد بایشان یعنی بقوت و کثرت ایشان ناگرویدگان را وعدہ کرد خدا آن را کہ گرویدہ اند بخدا و رسول و کردند کارہائے ستودہ از ایشان یعنی آنانکہ ہمت ذکر یافتہ اند آمرزش گناہان و مزدی بزرگ بے پایان غرض از ذکر این وعدہ برائے مومنان کہ در اعمال صالحہ بیشتر رغبت کنند در جہاد کہ رکن اسلام ست و سبب مقہوریت اہل کفر کہ مستلزم غلبیت و قوت اسلام ست انتہی اس آیت شریف مین اللہ جل جلالہ اصحاب جناب رسالت پناہ صلعم کی تعریف و توصیف فرماتا ہے کہ یہ لوگ (یعنی صحابہ) کافرو نپر بڑے زور آور اور آپسمین بہت ہی مہربان اور نمازمین بکثرت مشغول اور ثواب اور رضامندی خدا کے طالب ہین پس جو شخص کہ دعوی اسلام کرے اور صحابہ باصفا

کو اس صفت مین موصوف نجانے وہ بیدین بالیقین گمراہ ہے شانزدھم
آیت رکوع اسورہ حجرات پارہ ایضاً وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ
وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ
ترجمہ ولیکن اللہ نے محبت ڈالی تمھارے دلون مین ایمان کی اور اچھا دکھایا اوسکو
تمھارے دلون مین اور برا لگایا تمھاری طرف کفر اور گناہ اور بیحکمی کو (یعنی تم سے ہرگز
کفر اور گناہ اور بیحکمی سرزد نہوگی) وہ لوگ وہی ہین نیک چال خلاصۃ المنہج لیکن
خدا تعالی دوست گردانیدہ است بسوی شما ایمان را کہ تصدیق ست بخدا و رسول
و بجمیع ما جاء بہ النبی و آراستہ است ایمان را در دلہاے شما بسبب آلہ و صحابہ معجزہ
باہرہ و مکروہ گردانیدہ و دشمن ساخت بسوے شما پوشیدن حق را کہ آن توحید ست
و نبوت و سایر ارکان ایمان و بیرون رفتن از طاعت مفترضہ و عدم اتیان بآن و
نافرمانی از روے عناد و طغیان آن گروہ مستثنی اند از اہل جسارت ایشانند راہ یافتگان
بطریق صلاح و فلاح و محاسن امور بر وجہی کہ راسخ اند دران و این تزئین ایمان
و تکریہ کفر و عصیان کہ دادہ شدہ است بایشان محبت تفضل ست از جانب خداے
و نعمت و رحمت از طرف او انتہی اس آیت متبرک مین اللہ عمہ نوالہ صاف صاف
اوصاف حمیدہ صحابہؓ رسول مقبول کے بیان فرماتا ہے کہ اللہ پاک نے اصحابؓ
رسول اللہ کے دلون مین محبت اور خوبی ایمان کی اور نفرت اور زشتی کفر اور گناہ
اور بیحکمی کی ایسی نقش کالحجر کردی تھی کہ تا دم زیست راہ مستقیم پر ثابت قدم رہے
(یعنی ہمیشہ اونکا چال چلن ٹھیک رہا) پس جو اونکو کافر اور بیحکم جانے وہ خود ہی کافر
اور بیحکم ہے ہفتدہم آیت رکوع اسورہ حشر پارہ ۲۸ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ
الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّ
يَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ

وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا اُوْتُوْا
وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ کَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

ترجمہ واسطے اون مفلسون وطن چھوڑنے والون کے جو نکالے گئے اپنے گھرون اور مالون سے (یعنی کفار مکہ نے اصحاب رسول اللہ کو جبرا مکہ سے نکال دیا تھا اور تمام مال اونکا ضبط کر لیا تھا) ڈھونڈھتے آئے ہین اللہ کا فضل اور اوسکی رضامندی (یعنی اونکا ہجرت کرنا تجارت کی راہ سے نہ تھا بلکہ محض رضامندی خدا اور رسول کی مطلوب تھی) اور مدد کرتے ہین اللہ اور اوسکے رسول کی (یعنی اپنی جان اور مال سے) وہ لوگ وہی سچے ہین (یعنی دین مین از روئے قول وفعل کے) اور جو گھر پکڑ رہے ہین (یعنی انصار مدینہ منورہ کے) اس گھر مین اور ایمان مین اونسے پہلے محبت کرتے ہین اوس سے جو وطن چھوڑکے آوے اونکے پاس (یعنی اونکا آنا نہین ناگوار جانتے بلکہ اپنے گھرون مین اوتارتے ہین اور اپنے مالون مین شریک کرتے ہین) اور نہین پاتے اپنے دل مین غرض اوس چیز سے جو اونکو ملے اور اول رکھتے ہین اونکو اپنی جان سے اگرچہ ہو اپنے اوپر بھوک اور جو شخص کہ بچایا گیا ہے حرص سے نفس اپنے کو پس وہ لوگ وہی فلاح پانے والے ہین خلاصۃ المنہج

یعنی مر درویشانی راست که هجرت کننده اند از مکه بمدینه آنانکه بیرون کرده شده اند ایشانرا از سراهای خود که داشتند و از مالهای خود یعنی دور گردانیده شدند و منع کردند ایشانرا از برداشتن اموالیکه آنجا داشتند در حالتیکه این مهاجران طلب می کنند بسبب هجرت افزونی و مزیت عطائی از خداوند خود و خوشنودی حضرت او و یاری می کنند دین خدای را بانفس و اموال خود و نصرت مینمایند پیغمبر او را ایشانند راست در دین اسلام هم بقول و هم بفعل و دیگر مر کسانی راست که جای گرفتند در سرائے که مدینه است و در ایمان بخدا و رسول و ایمان را موطن و مستقر خود ساختند و متمکن شدند و این هر دو آنها را کهف و ملاذ خود گردانیدند پیش از مهاجران را دوست میدارند انصار هر کرا که هجرت کند

بسوی دار ایشان و نیابند در سینهای انچه احتیاج داعی باشد از حسد و حقد و غیظ و طلب از انچه داده شدند مهاجران رض ذوق ایشان از مال غنیمت و اختیار میکنند یعنی مقدم میکنند مهاجران رض را بر نفسهای و اموال یعنی نازل از خود باز گیرند و بایشان بدهند و اگر چه در حالیکه هست ایشان را احتیاج و فقر بانچه ایثار میکنند ایثار عباد تست و هر که نگاه داشته شود از بخل نفس خود را یعنی منع کند نفس خود پس آن گروه رستگارانند انتہیٰ ان آیتون مین ارحم الراحمین اصحاب خاتم النبیین کی بہت بڑی مدح فرماتا ہے اور مہاجرین اور انصار کے حق مین چہ عمدہ صفتین ارشاد کرتا ہے اول یہ کہ ہجرت مہاجرین طمع دنیا کے لیے نہ تھی بلکہ خاص خدا اور رسول کی اطاعت کے سبب سے تھی دوم یہ کہ وے لوگ اپنی جان اور مال سے رسول خدا کے مددگار تھے سوم یہ کہ دین الٰہی مین قولاً اور فعلاً سچے تھے چہارم یہ کہ انصار کو مہاجرین سے بدرجہ اتم مروت و محبت تھی حتی کہ آپ نہ کھاتے اور مہاجرین کو کھلا دیتے پنجم یہ کہ اگر مہاجرین کو کوئی چیز ملتی تو انصار بہت خوش ہوتے تھے اور مطلق رشک نکرتے تھے ششم یہ کہ انصار اپنے سے مہاجرین کو ہر کام مین اول اور مقدم جانتے تھے گو آپ کیسے ہی حاجتمند ہون فی الحقیقت یہ چھ خواص لطیف علامت کمال ایمان مہاجرین اور انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہین اس سے بڑھکر اور کیا تعریف ہوگی کہ رب اکبر اونکی کیسی کیسی کلام مجید مین توصیف فرماتا ہے اگر تمام آیات جو صحابہ عالی صفات کی شان مین نازل ہوئی ہین لکھی جاوین تو یقین ہے کہ دفتر مین بھی نہ سماوین اب تھوڑی سی روایات آئمہ کرام کی جو شیعون کی کتب مستندہ مین مرقوم ہین لکھی جاتی ہین سنئے اول قول حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا نہج البلاغت مین جو شیعون کے نزدیک بڑی معتبر کتاب ہے مرقوم ہے لله در فلان فلقد قوم الاود وداوی العمد اقام السنة وخلف البدعة ذهب نقی الثوب قلیل العیب اصاب خیرها وسبق شرها ادی لله طاعته

واتقاه بحقه رحل وترکهم فی طرق متشعبة لا یهتدی فیه الضال ولا یستیقن المهتدی
ترجمہ انعام کرے خدا فلانے پر البتہ اوس نے کجی کو سیدہا کیا اور ستون کی
اصلاح کی اور سنت کو کہڑا کیا اور بدعت کو پیچہے ڈالا پاکدامن گیا کم عیب پائی اوسنے
خوبی خلافت کی اور آگے گیا فساد خلافت سے اور دی خدا کیطرف بندگی اوسکی اور
پرہیزگاری کی جیسے کہ چاہیئے ہے کوچ کیا اور چہوڑ گیا راہون پیچ در پیچ کو کہ
اونمین گمراہ راستہ نہین پاتا اور راہ پانیوالا یقین کرتا ہے واضح ہو کہ لفظ فلان
سے موافق مختار اکثر شارحین نہج البلاغت کے جو متعصب شیعہ ہین حضرت ابوبکرؓ
مراد ہین اور موافق مختار بعض کے حضرت عمرؓ ہان خوب یاد آئی اسمقام پر یہ کہہ
ہی کردینا ضرور ہے کہ شیعیان حسادنے ہر چند کہ بجاے لفظ حضرت ابوبکرؓ یا حضرت
عمرؓ کے لفظ فلان بنادیا مگر اونہین کے شارحون نے اونکی جعلسازی اور دغابازی
کو انہی شرحون مین کہولدیا پس اس قول مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
ذاتی صفتین حضرت ابوبکر یا حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی بیان فرمائی ہین حق یہ ہے
کہ یہ سب اوصاف ستودہ ان دونون بزرگان دین مین یقینی تہے پس صرف یہ ایک
ہی قول جناب امیرؑ کا قوت ایمان حضرت شیخینؓ کے لئے کافی ہے دوم
کشف الغمہ مین جو تصنیف علی بن عیسی اردبیلی شیعہ کی ہے اور علماء شیعہ بھی
اوسکو عالم معتمد جانتے ہین یہ منقول ہے سئل الامام ابو جعفر علیہ السلام عن حلیة
السیف هل یجوز قال نعم قد حلی ابو بکر الصدیق سیفه وقال الراوی اتقول هذا
فوثب الامام علی مکانه فقال نعم الصدیق نعم الصدیق نعم الصدیق فمن لم یقل له
الصدیق فلا صدق الله قوله فی الدنیا والاخرة ترجمہ سوال کیے گئے امام ابو
جعفرؑ (یعنی امام محمد باقر علیہ السلام) تلوار کے زیور سے آیا جائز ہے پس فرمایا آپنے ہان
ابو بکر صدیق نے اپنی تلوار کو آراستہ کیا تہا زیور سے پس کہا راوی نے آیا تم کہتے ہو

ایسا (یعنی کیا آپ بہی ابوبکر کو صدیق کہتے ہین) پس اوچہل پڑے امام اپنی جگہہ سے پس فرمایا ہان مین کہتا ہون صدیق ہان مین کہتا ہون صدیق ہان مین کہتا ہون صدیق پس جو کوئی نہ کہے اونکو (یعنی حضرت ابوبکرؓ کو) صدیق نہ سچا کرے اللہ اوسکے قول کو دنیا اور آخرت مین دیکہو حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکرؓ کو صدیق فرمایا سائل جو شیعہ تہا اوسنے بطور تعجب کے عرض کی کیا آپ بہی اونکو صدیق کہتے ہین امام تے اوسپر خفا ہو کر تین بار فرمایا کہ ہان مین اونکو صدیق کہتا ہون اور جو اونکو صدیق نہ جانے اللہ اوسکو دنیا اور آخرت مین جہوٹا کرے جب موافق قول حضرت امام محمد باقرؓ کے حضرت ابوبکر صدیقؓ ٹہہرے تو یقیناً اونکی صدیقیت کا منکر دو جہان مین جہوٹا ہے کیونکہ مرتبہ صدیقیت کا بعد مرتبہ نبوت کے ہوتا ہے اسی ضمن مین ہم اور بہی حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صدیقیت معتبر کتب شیعہ سے ثابت کئے دیتے ہین تاکہ منکرین کو موقع چون چرا کا نملے وہو ہذا اول معتبر تفسیر مجمع البیان طبرسی شیعہ مین ہے قال اللہ تبارک وتعالیٰ والذی جاء بالصدق وصدق بہ اولئک ہم المتقون ترجمہ اور جو شخص آیا ساتہہ صدق کے اور جسنے تصدیق کی اوسکی وہی لوگ متقی ہین اسکی تفسیر مین مفسر علامہ طبرسی لکہتا ہے قیل الذی جاء بالصدق رسول اللہ وصدق ابوبکر عن ابی عامیہ والکلبی ترجمہ جو شخص کہ آیا ساتہہ صدق کے اوس سے مراد رسول خدا ہین اور جسنے تصدیق کی اونکی اوس سے مراد ابوبکرؓ ہین دوم فضیل عالم شیعی سے منہج المقال مین روایت ہے

قال سمعت اباداؤد یقول حدثنی بریدۃ الاسلمی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم یقول ان الجنۃ مشتاق الی ثلثۃ فجاء ابوبکرؓ فقیل لہ یا ابابکر انت الصدیق وانت ثانی اثنین اذ ہما فی الغار فلو سالت رسول اللہ من ہؤلاء ثلثۃ ترجمہ بریدہ اسلمی سے روایت ہے کہ مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے سنا کہ حضرت نے فرمایا کہ جنت تین آدمیون کی مشتاق ہے کہ اتنے مین ابوبکرؓ آئے لوگون نے

اونہوں نے کہا کہ اے ابوبکر تم صدیق ہو اور تم ثانی اثنین اذ ہما فی الغار ہو پوچھو
حضرت سے کہ وہ تین کون ہیں سوم علامہ طبرسی شیعہ نے احتجاج طبرسی میں
حضرت امیر المومنین سے روایت کی ہے کنا معہ ای مع النبی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم علی جبل حراء اذ تحرک الجبل فقال لہ قر فانہ لیس علیک الا نبی وصدیق وشہید
ترجمہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ
جبل حراء پر تھے کہ یکایک پہاڑ نے جنبش کی تب پیغمبر خدا نے فرمایا کہ قرار پکڑ کوئی
نہیں ہے تجھ پر سوائے نبی اور صدیق اور شہید کے اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت صدیقیت
کا ہوگا ذرا انصاف سے اپنی کتب معتبرہ کو دیکھو تعصب پر خاک ڈالو بہت راستی
موجب رضای خداست * کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست * سوم حضرت علی کرم اللہ
وجہہ نے جو خط کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا شارحین نہج البلاغت نے
حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے حق میں یہ عبارت نقل کی ہے لعمری
ان مکانہما من الاسلام لعظیم وان المصاب بہما لجرح فی الاسلام شدید
رحمہما اللہ وجزاہما اللہ باحسن ما عملا ترجمہ اپنی زندگی کی قسم تحقیق مرتبہ اون دونوں کا
(یعنی حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کا) اسلام میں بہت ہی بڑا ہے اور تحقیق واقعہ
اونکی وفات کا بہت ہی سخت حادثہ اسلام میں ہے اللہ دونوں پر رحم کیجو اور
اونکے نیک عملوں کا بدلہ نیک دیجو دیکھو حضرت علیؓ دونوں صاحبوں کا مرتبہ
اسلام میں بڑا بتلاتے ہیں اور اونکے لیے نیک دعا فرماتے ہیں پس جو کوئی حضرت
شیخینؓ کا مرتبہ اسلام میں کمتر جانے یا اونکے حق میں بد دعا کرے وہ بیشک حضرت
علیؓ کی مخالفت پر کمر باندھتا ہے چہارم صاحب فصول جو فرقہ شیعہ کا بڑا
مستند عالم ہے امام محمد باقرؓ سے ایک روایت یون نقل کرتا ہے انہ قال لجماعۃ
خاضوا فی ابی بکر وعمر وعثمان الا تخبرونی انتم من المہاجرین الذین اخرجوا من دیارہم

واموالهم يبتغون فضلا من الله ورضوانا وينصرون الله ورسوله قالوا لا
قال فانتم من الذين تبوؤ الدار والايمان من قبلهم يحبون من هاجر اليهم قالوا لا
قال ما انتم فقد برئتم ان تكونوا احد هذين الفريقين وانا اشهد انكم لستم
من الذين قال الله تعالى والذين جاؤ من بعدهم يقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا
الذين سبقونا بالايمان ولا تجعل في قلوبنا غلا للذين امنوا ربنا انك رؤف الرحيم
ترجمہ تحقیق فرمایا امام محمد باقرؑ نے واسطے ایک گروہ کے جو ذکر کرتے تھے ابوبکرؓ و
عمرؓ اور عثمانؓ کے حق مین کیا تم خبر نہین دیتے مجھکو آیا تم مہاجرین سے ہو جو نکالے
گئے اپنے گھرون اور مالون سے ڈھونڈتے تھے الله کا فضل اور اوسکی رضامندی
اور مدد کرتے ہین الله اور اوسکے رسولؐ کی اوس گروہ نے کہا نہین پھر امامؑ نے
فرمایا پس تم اون لوگون سے ہو جو جگہ پکڑتے ہین (یعنی انصار) اس گھر مین (یعنی
مدینہ مین) اور ایمان مین اون کے پہلے محبت کرتے ہین اوس سے جو وطن چھوڑ آوے
اونکے پاس اوس گروہ نے کہا نہین امامؑ نے فرمایا تم تحقیق آپ ہی الگ ہوئے
اس سے کہ ایک فرقہ ان دو فرقون مین سے ہو اور مین گواہی دیتا ہون کہ تم
نہین اون لوگون سے جنکے حق مین الله تعالی نے فرمایا اور جو آئے اون سے پیچھے
کہتے ہوے اے رب بخش ہمکو اور ہمارے بھائیون کو جو ہمسے آگے پہونچے ایمان مین
اور نہ رکھ ہمارے دل مین بیر ایمان والون کا اے رب تو ہی بڑائی والا مہربان ہے دیکھو
اس گروہ کو امامؑ صاحب نے گمراہ اور دائرہ اسلام سے خارج فرمایا جو اصحاب ثلثہ کے
حق مین گفتگو کرتے تھے شاید وہ لوگ بھی شیعہ ہی ہون گے تعجب ہے اوس
تفسیر مین جسکو شیعہ حضرت امام حسنؑ عسکری کی طرف نسبت کرتے ہین یہ
روایت مرقوم ہے لما بعث الله موسى بن عمران واصطفاه نجيا وفلق له البحر و
نجى بني اسرائيل واعطاه التوراة والالواح راى مكانه من ربه عزوجل فقال

یارب لقد اکرمتنی بکرامة لم تکرم بها احدا من قبلی فهل فی انبیاءک عندک من هو اکرم منی فقال الله تعالی یا موسیٰ ما علمت ان محمد افضل عندی من خلقی فقال موسیٰ فهل فی آل الانبیاء اکرم من آلی فقال عزوجل یا موسیٰ اما علمت ان فضل آل محمد علی آل جمیع النبیین کفضل محمد علی جمیع المرسلین فقال یارب الکان فضل آل محمد عندک کذالک فهل فی صحابة صحابة الانبیاء عندک اکرم من اصحابی فقال یا موسیٰ اما علمت ان فضل صحابة محمد علی جمیع الصحابة المرسلین کفضل آل محمد علی آل جمیع النبیین فقال موسیٰ ان کان فضل محمد وآل محمد و اصحاب محمد کما وصفت فهل فی امم الانبیاء افضل عندک من امتی ظللت علیهم الغمام و انزلت علیهم المن والسلویٰ فلقت لهم البحر فقال الله یا موسیٰ ان فضل امة محمد علی امم جمیع الانبیاء کفضلی علی خلقی

ترجمہ جبکہ خداوند تعالیٰ نے حضرت موسیٰ بن عمران کو مبعوث فرمایا اور اون کو برگزیدہ کیا اور اونکے سبب سے دریا کو پل بنایا اور بنی اسرائیل کو نجات دی اور توریت اور لوح اونکو عطا کی تب حضرت موسیٰؑ نے اپنا رتبہ دیکھکر خدائے عزوجل سے عرض کی کہ یا الٰہی تو نے مجھکو ایسی بزرگی دی ہے کہ کسی اور نبیؑ کو پہلے نہین دی تیرے یہان مجھہ سے زیادہ اور کسی کی بھی بزرگی ہے خداوند تعالیٰ نے جواب دیا کہ اے موسیٰؑ تمہین معلوم نہین کہ محمدؐ میرے نزدیک تمام مخلوقات سے افضل ہین تب حضرت موسیٰؑ نے عرض کی کہ کسی نبی کی آل میری آل سے بزرگتر ہے جواب ہوا کہ تم نہین جانتے کہ فضیلت آل محمدؐ کی سب انبیاؑ کی آل پر ایسی ہے جیسے کہ اونکو فضیلت سب پیغمبرون پر ہے تب حضرت موسیٰؑ نے عرض کی کہ یا الٰہی میرے اصحاب سے زیادہ تیرے نزدیک اور کسی نبی کے اصحابؓ کا رتبہ ہے جواب ہوا کہ اے موسیٰؑ تم نہین جانتے کہ فضیلت اصحابؓ محمدؐ کی تمام انبیاؑ کے اصحابؓ پر ایسی ہے

جیسی کہ فضیلت آل محمدؐ کی سب انبیا کی آل پر ہے تب حضرت ہودؑ ...
کی کہ فضیلت محمدؐ اور آل محمدؐ اور صحابۂ محمدؐ کی ایسی ہے جیسی کہ توریت ... ارشاد
فرمائی پس کسی نبی کی امت میری امت سے زیادہ افضل ہے جن پر ... بادلونکا
سایہ کیا جنپر من و سلوی نازل کیا جنکے لیے دریا کو پل بنا دیا خدا ... نے
نے فرمایا کہ فضیلت امت محمدؐ کی سب انبیاؑ کی امت پر ایسی ہے جیسی کہ فضیلت
مجھکو میری خلق پر ہے دیکھو جناب امام حسن عسکری صاحب اصحاب رسولؐ
اور امت رسول اللہ کے کیسے کیسے فضائل بیان فرماتے ہین اگر تم امام صاحب
کے قول کو بھی جھوٹا جانو تو تمکو خدا سمجھے ششم صفحہ ۲۸ ۳۳ جلد سوم بحث نبوت
حدیقہ سلطانیہ مولفہ سیدن صاحب مین جو شیعونکے قبلہ و کعبہ ہین صحابہؓ کے
حق مین یہ عبارت لکھی ہے کہ جب زمانہ وفات پیغمبرؐ خدا قریب ہوا حضرتؐ نے
منبر پر کھڑے ہو کر صحابہؓ سے پوچھا کہ مین کیسا پیغمبرؐ تھا سب اصحابؓ نے عرض
کی جو صبر خدا کی راہ مین آپنے ادا کیا اوسکی جزاے خیر خدا آپکو دے تب حضرتؐ
نے اوسکے جواب مین فرمایا کہ خدا شمارا نیز جزاے خیر دہد دیکھو آپکے مجتہد لکھتے
ہین کہ اوس جمع غفیر صحابہؓ کو وقت وفات حضرتؐ نے دعای خیر سے یاد فرمایا
ہفتم جامع اخبار مین کہ مستند کتب شیعون سے ہے یون منقول ہے قال النبی
من سبّنی فاقتلوہ ومن سبّ اصحابی فاجلدوہ ترجمہ فرمایا رسولؐ اللہ نے کہ جو کوئی
مجھکو برا کہے پس اوسکو قتل کرو اور جو کوئی میرے اصحابؓ کو برا کہے پس اوسکو
کوڑے مارو تم (یعنی ۸۰ درے) دیکھو تمہاری معتبر کتاب مین صحابہؓ با صفا کے
برا کہنے والون کو کیسی سزا سخت کا حکم ہے پھر بھی نہ مانو تو تمکو خدا کی مار ہشتم
ملح الحقیقت اور مفتاح الشریعت اور بحار الانوار ملا باقر مجلسی اور
مجالس المومنین نور اللہ شستری مین حضرت امام جعفر صادقؑ کی طرف سے

یہ لکھا ہے کہ غیبت بہت بڑا عیب ہے اور بہتان و افترا اوس سے بھی بڑھکر ہے اور
عوام آدمیون کے حق مین غیبت اور بہتان گناہ کبیرہ ہے نہ کہ اصحاب پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین کتنا بڑا گناہ ہوگا پس اونکے ساتھہ اعتقاد نیک رکھنا ضروریات
سے ہے اونکے فضائل کے بیان کرنے مین رطب اللسان رہنا چاہیئے اور اونکے
دشمنون کی صحبت سے نفرت رکھنا چاہیئے کہ اوس سے نفاق خفی دل مین پیدا ہوتا ہے
نہم کتاب الخصال مین شیخ صدوق نے امام جعفر صادق سے یہ روایت کی
ہے جسکا ترجمہ ملا باقر مجلسی نے کیا ہے کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ
اثنی عشر الفا ثمانیۃ الاف من المدینۃ والفین من غیر المدینۃ والفین من الطلقاء
لم یر افیھم قدری ولا مرجی ولا حروری ولا معتزلی ولا صاحب الرأے
وکانوا یبکوا اللیل والنھار ویقولون اقبض ارواحنا قبل ان ناکل خبز الخمیر
ترجمہ روایت ہے امام جعفر صادق سے کہ اصحاب رسول اللہ کے بارہ ہزار تھے
آٹھہ ہزار مدینہ سے اور دو ہزار غیر مدینہ یعنی مکہ سے اور دو ہزار رہا کردہ او آزادون سے
اور ایک بھی اونھون مین سے قدری نہ تھا کہ جبر کے قائل ہون اور مرجی نہ تھی کہ کہین تمام
ایمان ایک ہی قسم ہے اور حروری نہ تھی کہ جناب امیر کو برا کہین اور معتزلی نہ تھی
کہ کہین خدا کو بندہ کے عمل مین کچھہ دخل نہین ہے اور خدا کے دین مین اپنے نفس کے
واسطے کوئی بات نہین کہتے تھے اور رات دن رویا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ خداوندا
قبض کر روحین ہماری آگی اوس سے کہ روٹی خمیری کہاوین ہم الخ دیکھو شیعو
تمہارے مجتہد و امام اصحاب باصفا کے حق مین کیا لکھتے ہین اسپر بھی تم انصاف کی
نظر نکرو تو صریح تمہاری ہٹ دھرمی ہے بیت چشم بداندیش کہ برکندہ باد ✤ عیب نماید
ہنر ش در نظر دہم نہج البلاغت مین ہے کہ ایکدن لوگون نے جناب امیر سے
حال گذشتہ اصحاب رسول اللہ صلعم کا دریافت کیا اوس وقت امام عادل نے

بلوائیم و ولایت اصحاب مغفور کی صفت مین یہ حدیث فرمائی قال امیر المومنین کانوا اذا ذکر الله والله هملت اعینهم حتی تبل جباههم ومادوا کما یمید الشجر یوم الریح العاصف خوفا من العقاب ورجاء الثواب ترجمہ فرمایا جناب امیر نے کہ صحابۂ گذشتہ کا وہ حال تہا کہ جب ذکر خدا ہوتا قسم اللہ کی جاری ہوتی تہین آنکھین اونکی یہان تک کہ تر کرتی تہین پیشانی اونکی کو یعنی اس قدر روتے کہ پیشانی پر عرق آجاتا) اور وجد مین آجاتے تہے جیسا کہ سخت آندہی کے دن درخت جنبش کرتا ہے اور ڈرتے تھے عذاب الٰہی سے اور امید رکھتے تہے ثواب کی خدا سے الحمد دیکہو شیعو جناب امیر صحابۂ رسالتمآب کی شان مین کیا فرماتے ہین افسوس جنکی جناب امیر مدح و ثنا کرین تم اونکی مذمت کرو پس مخالفت معصوم کی البتہ کفر ہے اگرچہ خود را سید گویا نند ببیت ہرگز نرسی بکعبہ اے اعرابی کین رہ کہ تو میروی بترکستانست ٭ یازدہم صحیفہ کاملہ مین جسکے ہر ایک لفظ کو شیعہ باعتبار صحت کے کلام الٰہی سے کم نہین جانتے ہین حضرت امام زین العابدین اصحاب اور تابعین رسالت پناہ کے حق مین یہ دعا مرقوم ہے جسکو آپ خلوت خاص مین پڑہا کرتے تہے اور راز و نیاز کے وقت آپ اصحاب رسول اللہ کی توصیفین اور تعریفین روبرو شہنشاہ عالم الغیب کے اظہار کیا کرتے تہے اگر کوئی بو الفضول اس دعا کو بہی تقیہ پر محمول کرے تو ہم کہہ سکتے ہین کہ آپکو خلوت مین کسکا خوف اور ڈر تہا کہ جسکے سبب سے ضرورت تقیہ کی ہوئی پس اس دعاے صادق مین ہرگز تقیہ کی گنجایش نہین ہے وہ دعا یہ ہے اللهم واصحاب محمد صلی الله علیه وسلم خاصة الذین احسنوا الصحابة والذین ابلوا البلاء الحسن فی نصره وکانفوه واسرعوا الی وفادته وسابقوا الی دعوته واستجابوا له حیث اسمعهم حجة رسالاته وفارقوا الازواج والاولاد فی اظهار کلمته وقاتلوا الآباء والابناء فی تثبیت نبوته وبنصره ایه ومن کانوا

منظرین علی محبته یرجون تجارة لن تبور فی مودته والذین ہجرتہم العشائر اذ تعلقوا بعروته وانتفت منہم القرابات اذ سکنوا فی ظل قرابته فلا تنس لہم اللّٰہم ما ترکوا لک وفیک وارضہم من رضوانک وبما حاشوا الخلق علیک وکانوا مع رسولک دعاة لک الیک واشکرہم علی ہجرہم فیک دیار قومہم وخروجہم من سعة المعاش الی ضیقہ ومن کثرت فی اعزاز دینک من مظلومہم اللّٰہم واوصل الی التابعین لہم باحسان الذین یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان خیر جزائک الذین قصدوا سمتہم وتحروا وجہتہم ومضوا علی شاکلتہم لم یثنہم ریب فی بصیرتہم ولم یختلجہم شک فی قفو آثارہم والایتمام بہدایة منارہم مکانفین موازرین لہم یدینون بدینہم ویہتدون بہدیہم یتفقون علیہم ولا یتہمونہم فیما ادوا الیہم اللّٰہم وصل علی التابعین من یومنا ہذا الی یوم الدین وعلی ازواجہم وعلی ذریاتہم

ترجمہ اے خدا رحمت نازل کر اوپر اصحاب محمد صلعم کے درود اللہ کے اوپر اور سلام خاص کر اون اصحاب پر جنہون نے حق صحبت نہایت ہی خوبی سے ادا کیا اور جنہون نے سب طرح کی مصیبتون اور ایذاؤن کو اوسکی اعانت مین گوارا کیا اور جنہون نے ملکر اوسکی مدد مین کوئی دقیقہ نہین چھوڑا اور جنہون نے اوسکی رسالت قبول کرنے مین بڑی جلدی کی اور اوسکی دعوت کی اجابت مین سبقت کی جب اونکو پیغمبر خدا نے اپنی پیغمبری کی حجتین بتائین اونہون نے بلا توقف قبول کین اور اونکے کلمہ کی (یعنی لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ) ظاہر کرنے مین اپنے لڑکے بالون جورو بچون کو چھوڑا اور اونکی نبوت کے ثابت کرنے مین اپنے باپون اور بیٹون کو قتل کیا جب اونہون نے پیغمبر کا دامن پکڑا تو اونکے کینبے قبیلے کے لوگون نے اونکو چھوڑ دیا اور جب وہ پیغمبر کی قرابت کے سایہ مین آئے تب اونکے رشتہ دارون نے اون سے رشتہ توڑ دیا پس اے خدا تو نہ بھولنا اون باتون کو جو پیغمبر کے اصحاب نے تیرے واسطے اور

تیرے پیچھے چھوڑا اور راضی کر دینا تو اونکو اپنی رضامندی سے اسلئے کہ اونہون نے خلق کو تیری طرف جمع کر دیا اور تیرے پیغمبر کے ساتھہ دعوت اسلام کا حق ادا کیا اے اللہ وے شکر کرنیکے لائق ہین کہ اونہون نے اپنی قوم اور کنبے کے گہر اور اپنے وطن کو تیرے پیچھے چھوڑا اور عیش اور آرام کو ترک کر کے تنگی معاش کو تیرے لئے اختیار کیا اور اے خدا اونکے تابعین کو جزاے خیر دے جو کہ دعا کیا کرتے ہین کہ پروردگار ہماری مغفرت کر اور ہمارے اون بھائیون کی جو ہم مین سے ایمان مین سبقت لیگئے ہین اور اونکی ہدایت کی نشانیون کی اقتدا کرتے ہین جنکو کوئی شک اونکی نصرت مین نہین ہوتا اور جنکے دل مین کوئی شبہ اونکے آثار کی پیروی مین نہین آتا ہے تابعین جو معاون اور مددگار صحابہؓ کے ہین اور جو اپنا دین اونکے دین کے موافق رکھتے ہین اور جو اونکی ہدایت کے موافق ہدایت پاتے ہین اور جو صحابہؓ سے اتفاق رکھتے ہین اور جو کچھہ صحابہؓ نے اونکو پہونچایا اوس مین اونپر کچھہ تہمت نہین کرتے ہین اور اے خدا رحمت نازل کر اون صحابہؓ کی تبعیت کرنیوالون پر آجکے دن سے جسمین ہم ہین قیامت تک اور اونکی ازواجؓ اور ذریاتؓ پر فقط اے مقلدان ابن سبا قسم ہے تمکو حیدر کرار کی اور قسم ہے تمکو سید الشہدا کے مزار کی اور قسم ہے تمکو عباسؓ علمبردار کی اور قسم ہے تمکو امام غایب فی الغار کی ذرا عدالت کی نظر سے دیکھنا کہ اس دعا سید الساجدینؑ مین تقیہ کو تو لگاؤ نہین ہے کیونکہ یہ دعا امامؑ صاحب کی مخصوص بخلوت ہے اور خلوت مین ایمان چھپانے کی کوئی ضرورت نہین ہوتی ہے پس اس دعاء محکم سے چند چند فوائد پیدا ہوئے اول امامؑ صاحب کا اصحابؓ کے حق مین دعاء خیر کرنا دوم صحابہؓ پر درود بھیجنا اور اون سے گمان نیک کرنا سوم اصحابؓ سابق الایمان کا سب سے افضل ہونا چہارم صحابہؓ کا خدا کی راہ مین اپنے اہل و عیال و

مکان و مال کو چھوڑ کر ہجرت کرنا پنجم صحابہؓ کا رسولؐ اللہ کو پوری پوری مدد دینا ششم صحابہؓ کا خدا کی راہ میں قسم قسم کی مصیبتیں اور تکلیفیں اوٹھانا ہفتم صحابہؓ کا دین امین داخل کر نیکو مخلوق کو دعوت اسلام کرنا ہشتم صحابہؓ کے تابعین کی بھی فضیلت اور نشانیاں اور اونکا صحابہؓ کو مدد دینا نہم اصحابؓ اور تابعین کی بیبیوں اور بچوں کے لیئے امامؑ صاحب کا خدا سے رحمت چاہنا دہم صحابہؓ کا اللہ اور رسولؐ کی محبت مین اپنے باپوں اور بیٹوں کو قتل کر ڈالنا یازدہم صحابہؓ کا خدا کے لیئے کنبہ قبیلہ ناتا رشتہ قطعی چھوڑنا وغیرہ اس موقع پر یہ امر بھی قابل اظہار ہے کہ جب شیعہ فضائل کامل صحابہؓ رسالت مآب کے قرآن کی آیتوں اور اپنی حدیثوں اور تفسیروں اور تاریخوں اور نیز دیگر کتب ہستند مین لکھے ہوے پاتے ہین انگشت حیرت دانت مین دبا پشت دست حسرت سے چھاپیر سینہ کوٹ آہ سرد دل پر درد سے بھر نہایت بدحواس ہو کر بے سمجھے بوجھے بکنے لگتے بیٹھتے ہین کہ صحابہؓ وہی تو ہین جو جنگ احد مین خائف ہو کر بھاگ نکلے تھے غرض ایسی ہی باتوں سے اپنے دل محزون کو سمجھاتے ہین اور اپنی طبیعت مغموم کو بہلاتے ہین بیت دست بیچارہ چون بجان نرسد ✤ چارہ جز پیرہن دریدن نیست جواب ہر عاقل اس بات سے اند ہوئے علم الیقین کے بخوبی ماہر ہے کہ کیفیت طبیعت انسان ضعیف البنیان کی ہمیشہ ایک حالت پر نہین رہتی ہے بلکہ بسا اوقات اوسکو تغیر و تبدل بھی لاحق ہوا کرتا ہے اسیکا نام بشریت ہے اور بشر کے واسطے غفلت بھی ضروری لازمی ہے اس مین نبی و غیر نبی و ولی و غیر ولی متقی و غیر متقی سب برابر ہین ہان اس قدر فرق بیشک ہے کہ انبیا علیہم السلام بفضل خدائے کریم بہت جلد متنبہ ہو جاتے ہین دوامی غفلت مین نہین رہتے بخلاف عوام الناس کے کہ اونکو تنبیہ قریبی لازم نہین ہے اب ہم اپنے اس دعوی قومی کو بچند دلائل معقول ثابت کرتے ہین

اول جبکہ حضرت موسی علیہ السلام نے درخت سے آواز انا اللہ کی سنی بیقین
تمام معلوم کیا کہ درحقیقت یہ تجلی خاص قادر ذوالجلال کی ہے اور حکم کیا ہے کہ اوسے
عصا کا زمین پر جو ہین عصا زمین پر گرا بصورت مار خونخوار نظر آیا باوجود حضوری
حافظ حقیقی کے اوسکی ہیبت سے خائف ہوکر ایسے مفرور ہوئے کہ پیچھے پھر کر نہ دیکھا چونکہ
فضل خدا آپکے شامل حال تھا فوراً تنبیہ ہوئی لا تخف انی لا یخاف لدی المرسلون
ترجمہ یعنی نہ خوف کر تو البتہ میرے پاس رسول خوف نہین کرتے دیکھو حضرت موسیٰ
باتفاق معصوم تھے اور اپنے خالق کے روبرو کھڑے تھے اور یہ بھی یقیناً جانتے تھے
کہ اپنے مالک کے حفظ و امان مین ہون پھر بھی بمقتضائے بشریت آپ پر ایسا غلبہ
غفلت کا ہوا کہ ایک سانپ کی صورت دیکھ کے بے اختیار بھاگ نکلے اگر بعض اصحاب
رسالت مآب سے بھی غفلت جنگ احد مین ہوگئی تو کیا تعجب ہوا یہ تو معصوم بھی
نہ تھے دوم جسوقت حضرت موسی نے جادوگران فرعون سے مقابلہ کیا ہرچند کہ
آپکو یقینی معلوم ہوچکا تھا کہ ہم ضرور غالب ہونگے حسب وعدہ خدائے تعالی بایاتنا
انتما ومن اتبعکما الغالبون ترجمہ یعنی ساتھ نشانیون ہماری کے تم دونون
اور وہ شخص کہ تابعداری کرے تم دونون کی غالب ہونے والے جب اون جادوگرن
نے اپنی لاٹھیان اور رسیان بہیئت مجموعی سانپ اژدہا بنا کر حضرت موسیٰ
کی طرف دوڑائین اور بہت کچھ شور و غوغا مچایا اوسدم حضرت موسیٰ بمقتضائے
بشریت نہایت خائف ہوئے کقولہ تعالی فاوجس فی نفسہ خیفۃ موسی قلنا لا تخف انک انت الاعلی
ترجمہ یعنی ڈالا اپنے جی مین خوف موسی نے کہا ہمنے مت ڈر تحقیق تو غالب تر سوم
جب حضرت موسی علیہ السلام کوہ طور سے واپس آئے اور امت کو گوسالہ پرستی
کرتے ہوئے دیکھا اس قدر آپ پر غفلت غالب ہوئی کہ اپنے بھائی معصوم کا سر پکڑ کر
ہلا ڈالا اور داڑھی کھسوٹ ڈالی اگر یہ بشریت نہ تھی تو کیا تھا چہارم جبکہ حضرت

موسیٰؑ نے حضرت خضرؑ سے عہد باندہا کہ کبھی سوال نکرونگا پہر ہر مرتبہ عہد شکنی واقع ہوئی حتی کہ ہمراہی سے علحدہ کر دیئے گئے اگر یہ فعل جناب کا بہ مقتضای بشریت نہ تھا تو کیا کہنا چاہیئے پنجم جب حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ نے فرشتوںؑ کو کہ بصورت انسان متمثل تھے دیوار کی طرف سے اوترتے ہوئے دیکھا نہایت ڈرے اور گہبرا کر گہر مین گہس گئے کچھہ دیر بعد گوشت تلا ہوا بچھڑے کا لیکر باہر تشریف لائے اور اون مہمانان انجان کے روبرو رکھا جب اونہون نے نہ کہایا از بس خائف ہوئے اور اونکا آنا از حد آپکو ناگوار گذرا تب فرشتونؑ نے آپکو تسلی دی کہ آپ نڈرین ہم فرشتےؑ ہین عذاب خدا کا قوم لوط پر لائے ہین کہ وہ رغبت دخول فی الدبر کی رکہتے ہین جب آپنے یہ بات فرشتون سے سنی جی مین جی آیا کقولہ تعالیٰ ولقد جاءت رسلنا ابراھیم بالبشری قالوا سلاما قال سلام فما لبث ان جاء بعجل حنیذ فلما راٰ ایدیھم لا تصل الیہ نکرھم واوجس منھم خیفۃ قالوا لا تخف انا ارسلنا الی قوم لوط ترجمہ اور البتہ تحقیق لائے رسول ہمارے ابراہیمؑ پاس خوشخبری کہا اون لوگون نے سلام کہا سلام پس نہ ٹھہرا لایا بچھڑا تلا ہوا پس جسوقت دیکھا کہ اونکے ہاتھہ اوسکی طرف نہین پہونچتے برا جانا اونکو اور پڑا اون سے خوف کہا اون لوگون نے نہ خوف کر تو تحقیق بھیجے گئے ہم طرف قوم لوط کے ششم حضرت یونسؑ نے جبکہ اپنی قوم گمراہ کے واسطے بد دعا کی اور عذاب کے آنے مین کچھہ دیر ہوئی آپ غصہ مین آکر وہان سے دریا کی طرف بہاگے جب ناؤ مین سوار ہوئے ناؤ نچلی تب ملاحون نے پانسا ڈالا تو آپ ہی کے نام پڑا ملاحون نے آپکو دریا مین گرا دیا اوسیدم آپکو ایک مچھلی نگل گئی کقولہ تعالیٰ اذ ابق الی الفلک المشحون فساھم فکان من المدحضین فالتقمہ الحوت وھو ملیم ترجمہ جسوقت بہاگ گیا طرف کشتی بھری ہوئی کے پس قرعہ ڈالا پس ہوگیا ڈہکیلے گیون سے پس نگل گئی اوسکو مچھلی اور وہ ملامت مین پڑا ہوا تھا ہفتم جناب امیرؑ کا مدینہ سی مقدس جگہہ کو چھوڑ کر کوفہ مین بہاگ جانا

اور حضرت امام حسنؓ کا خلافت کو جسکی حسرت مین حضرت امام حسینؑ اپنی ناک تو لے
پر راضی تھے امیر معاویہؓ کے بخوشی سپرد کر دینا اور امام غایب منظور تو شعبان کا
جو تیسری صدی چودھوین صدی تک مثل عنقا معروف الاسم مجہول الجسم کے
مشہور چلے آتے ہین سرداب سرمن رای مین چھپ رہنا وغیرہ خاص دلائل
خوف وغفلت کے ہین جب معصوم کا یہ حال ہو تو غیر معصوم کا ایسے پوچ الزام
سے بالکل بری ہونا چاہیئے افسوس کانے دوسرے کی پھلی اوکتے ہے اور
اپنے ٹینٹ پر نظر نہین کرتے اب سنیئے اپنی ہی معتبر تفسیر سے فروان
احد کی فضیلت کا حال خلاصۃ المنہج ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم اگر نصرت دہد
خدائے شمارا چنانکہ در بدر واقع شد پس ہیچ غلبہ کنندہ نباشد بر شما وان یخذلکم فمن
ذالذی ینصرکم من بعدہ واگر فروگذارد شمارا چنانکہ در احد پس کیست آن کہ یاری دہد شمارا
از پس فروگذاشتن او وعلی اللہ وبر کرم خدائے نہ بر غیر او فلیتوکل المومنون پس
باید کہ توکل کنند گرویدگان بدانکہ نصرت دو قسم است یکے بغلبہ در معرکہ کارزار بر کفار
دوم بحجت چہ حق تعالی ہدایت اہل ایمان کردہ بدلیل ہائے روشن پس مومنان کہ
ہمیشہ نصرت یافتہ اند اگر غالب شدند بر کفار در کارزار پس نصرت یافتند بر ایشان
اگر شہید شدند ومغلوب گشتند پس بحجت و دلیل بر ایشان نصرت یافتہ دیکھو شیعو
انصاف کی آنکھ سے اپنی مستند تفسیر کو کہ تمہارا معتبر مفسر کیا لکھتا ہے کہ بفضل
خدا ایمان والون کو ہر حال مین فتح ونصرت حاصل ہوا کرتی ہے خواہ غالب ہون
خواہ مغلوب بقول شخصے مومن مرے تو شہید اور جیئے تو غازی اے بیخبرو
خدا سے ڈرو کہ تم اوسکی آیات بینات مین خلاف اپنے مفسرین کے کیسی بیجا تاویلین
کرتے ہو اور اپنی صحیح حدیثون اور روایتون کو بہ نسبت صحابہ کرام غیر مفید
بتاتے ہو حق یہ ہے کہ ہمارے دلائل مدلل کا ہرگز جواب نہین کیونکہ جھوٹ

بولنا سواے حضرات شیعہ کے کسی مشرب مین ثواب نہین ع سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست

مجملاً ذکر صحت ترتیب قرآن پاک کا

اگرچہ بعض شیعہ خلاف ترتیب کلام الٰہی کے قائل ہوئے ہین مگر اونکا قول جمہور علماے محققین شیعہ ہی کے نزدیک بالکل ساقط عن الاعتبار ہے اسمقام پر بخوف طوالت علماء شیعہ کے چند قول نقل کیے جاتے ہین باقی ذکر مفصل مطاعن مین ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اول شیخ صدوق ابو جعفر محمد بن علی بابویہ نے جو اس فرقہ کا بڑا عالم ہے لکھا ہے اعتقادنا فی القرآن ان القرآن الذی انزل اللہ تعالیٰ علی نبیہ ہو ما بین الدفتین وہو ما فی اید الناس لیس باکثر من ذالک ومبلغ سورۃ عند الناس مائۃ واربعۃ وعشر سورۃ وعندنا والضحیٰ والم نشرح واحدۃ ولایلاف والم ترکیف سورۃ واحدۃ ومن نسب الینا انا نقول انہ اکثر من ذالک فہو کاذب ترجمہ راوی مذکور کا بیان ہے کہ اعتقاد ہمارا قرآن مین یہ ہے کہ تحقیق قرآن جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر نازل کیا وہی ہے جو دو دفتون مین موجود ہے اور وہی ہے جو لوگون کے ہاتھون مین پایا جاتا ہے اس سے زیادہ نہین ہے اور اوسکی سورتین لوگون کے نزدیک ایک سو چودہ ہین اور ہمارے نزدیک والضحیٰ والم نشرح ایک سورت ہے اور لایلاف اور الم ترکیف ایک سورت ہے اور جو شخص ہماری طرف نسبت کرتا ہے کہ ہم کہتے ہین کہ قرآن اس سے زیادہ تھا وہ جھوٹا ہے دیکھو علامہ قمی نے صحیح صحیح روایت کی ہے کہ یہ قرآن جو لوگونکے پاس موجود ہے اصلی ہے اس سے کچھ کم زیادہ نہین ہوا پس جو لوگ کم ہو جانے قرآن کے قائل ہین جھوٹے ہین دوم مجمع البیان مین یہ عبارت مرقوم ہے ان العلم صحۃ القرآن کالعلم بالبلدان والحوادث الکبار والوقایع العظام المشہورۃ واشعار العرب المسطورۃ فان العنایۃ اشتدت ودواعی توفرت علی نقلہ وبلغت الی حد لم تبلغ الیہ فیما ذکرنا لان القرآن

معجزة النبوة ومأخذ العلوم الشرعية والاحكام الدينية وعلماء المسلمين قد بلغوا في حفظه وعنايته الغاية حتى عرفوا كل شيء فيه من اعرابه وقراءته وحروفه وآياته فكيف يجوز ان يكون مغيرا او منقوصا مع العناية الصادقة والضبط الشديد

ترجمہ البتہ قرآن کی صحت کا علم ایسا ہے جیسا شہرون اور بڑے بڑے مشہور بادشاہون اور واقعون اور عرب کے شعیرون کے لکھے ہوے کا علم کیونکہ نقل کرنے قرآن مین بڑی کوشش اور بہت سبب تھے اور ہے قرآن کے تقدس مین اوس حد تک پہونچے تھے جو اشیاء مذکور مین اوس حد کو نہین پہونچے اسلیے کہ قرآن نبوت کا ایک معجزہ ہے اور شرعی علمون اور دینی حکمون کا اصل ہے اور اسلام کے عالم اوسکی محافظت اور نگہداشت مین نہایت کے درجہ کو پہونچے ہین یہانتک کہ جو قرآن مین حرکتون اور قرأتون اور حرفون اور آیتون سے تھا اونھون نے اوسکو سب معلوم کر رکھا ہے پس ایسی سچی محافظت اور بڑی نگہداشت مین کیونکر ہو سکتا ہے کہ اوس مین تغیر یا نقصان ہوگیا ہو سوم محمد بن الحسن حر عاملی جو بڑا محدث فرقہ اہل تشیع مین گذرا ہے اوسنے ایک رسالہ اپنے بعض ہمعصر کی رد مین لکھا ہے اوس رسالہ مین یہ ہے کہ ہر کسیکہ تتبع اخبار وتفحص تواریخ نمودہ بعلم الیقین میداند کہ قرآن در غایت واعلی درجہ تواتر بودہ وآلاف صحابہ حفظ ونقل میکردند آن در عہد رسول خدا ومجموع مولف بود دیکھو ہمارا محدث قرآنکو صحیح بتلاتا ہے کہ صحابہ نے رسول اللہ ہی کی حیات مبارک مین اوسکا تمام حفظ اور نقل کر رکہا تھا پس اس روایت سے فضیلت صحت قرآن اور فضیلت حفاظ قرآن اور فضیلت صحابہ ذیشان کی بہی پائی جاتی ہے چہارم حدیقہ سلطانیہ کے صفحہ ۹۶ مین ہے از انجملہ است انچہ از حضرت صادق علیہ السلام ماثور است کہ فرمود ان هذا القرآن فیه منار الهدی ومصابیح الدجی یعنی درین قرآن انوار ہدایت وچراغ ہاے دور کنندہ تاریکی ضلالت وغوایت روشن است پنجم اسی کتاب مین یہ عبارت ہے

کہ از حضرت امام محمد باقر علیہ السلام منقول ست کہ در ہنگامیکہ فتنہا برشما ملتبس شوند مانند پارہائے شب تار پس رجوع آرید بقرآن کہ شفاعت کنندہ و مقبول الشفاعت ست ہر کسیکہ آن را پیش نہد او را براہ جنت می برد پس ان سب روایتون سے ثابت ہوا کہ تمہارے مستندہ اون جہال کے قول کی بہی جو کہتے ہین کہ ترتیب صحیح نہین ہے کما ینبغی تکذیب ہوتی ہے اگر بنظر انصاف اپنے معتقداون اور مجتہدون کے قول کو سچا سمجہین تو اس ناانصافی کا جواب سوای خاموشی اور کیا ہوسکتا ہے عرض بڑہتا گیا جون جون دوا کی مشتم سورہ حجر مین حافظ لوح محفوظ کا یہ فرماتا ہے إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ترجمہ تحقیق ہمنے آپ ہی اوتارا اس قرآن کو اور تحقیق ہم آپ ہی اسکے نگہبان ہین ہفتم سورہ حم سجدہ مین احکم الحاکمین فرماتا ہے لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ترجمہ اسپر باطل (یعنی تحریف اور تناقض) کا دخل نہین آگے سے نہ پیچھے سے اوتاری ہے حکمتون والے سب خوبیون سراہی کی چنانچہ مدارک مین اس آیت شریف کی تفسیر اسطرح سے ہے لا یاتیہ الباطل لتبدیل والتناقض من بین یدیہ ولا من خلفہ یعنی اس کتاب مستطاب مین تبدیل و نقیض کو ہرگز کبہی کسی وجہ سے دخل نہ ہوگا اے مقلدان ابن سبا اگر تمہارے مجتہدون کی روایتین جہوٹی ہین کلام الٰہی کو تو سچا جانو کیونکہ اسی قرآن پاک کو تم نماز مین پڑہتے ہو اور اسی قرآن کا ثواب تم اپنے مردون کو بخشتے ہو ورنہ تمہاری نماز و ثواب دونون فعل عبث ہین اور اگر وہ قرآن جسکو باعتقاد تمہارے حضرت مظہر العجائب والغرائب نے جمع کیا تہا تمہارے پاس موجود ہے تو اہلسنت کو دکہلاؤ تاکہ وہ اوسکی قدر و منزلت کرین اور اوس سے دارین کی منفعت اوٹہاوین کوئی حفظ کرے کوئی ترجمہ پڑہے بیت

قدر گوہر شہ بداند یا بداند جوہری
گر قدر شش چہ داند سیفر و شہ بنگری

بہ اعتقاد پر فساد شیعون کا ازروئے عقل و نقل کے ایسا مجہول و بے اصل ہے کہ اسکا ثبوت مثل

مجمع البیان [illegible]

دعویٰ کذب تثلیث اہل کتاب کے قیامت تک نہ دیکھینگے سولے اسلئے کہ ایسے فقرے
دیکر اہل مذہب کو گمراہ کرین اور ناحق اون ناواقفون کے دین و ایمان کو تباہ و صرف عمر
او خویشتن گم ست کرا رہبری کند۔ افسوس ہے شیعون نے اس وسواس من الجنۃ والناس
لے اسلام مین نیک نہاد ڈال رکھا ہے بلکہ خناس نے بموجب وسوس فی صدور الناس کے
نور قرآنی مطلق سینون پر کینون اہل نفاق سے نکال دیا ہے بیت

نیش عقرب نہ از پئے کین ست	مقتضائے طبیعتش این ست

مجملاً ذکر خلافت کا

غرض اصلی شیعون کی وجوب امامت علی اللہ عقلاً سے صرف یہ ہے کہ جسطرح سے ہوسکے
خلافت حقہ خلفاء ثلثہ کو باطل کرین نہ امامت اور کچھ معنی نہین کہتی ہے شیعہ کہتے ہین
کہ امامت درحقیقت نیابت و خلافت رسول اللہ صلعم کی ہے چنانچہ حق الیقین کے ۵ باب
مین مرقوم ہے کہ مراد از امام کسے ست کہ مقتدائے و پیشوائے امت باشد در جمیع امور دنیا
و دین بہ نیابت و جانشینی پیغمبر نہ بر سبیل استقلال الخ اسی بنا پر شیعہ آیتون اور حدیثون مین
قسم قسم کی تاویلات واہیات کرتے ہین جسکے مضمون ہمیشہ اپر طفال ابجد خوان خندہ زن
ہوتے ہین چاہتے ہین کہ کسیطرح سے جناب امیر کو صحابۂ رسول اللہ پر کچھ فضیلت نص
قرآنی ثابت ہے ترجیح دین تاویل اول منہج الفاضلین کے باب ۳ منہج ۲ دلیل مین ہے کہ جب
رسول خدا نے حجۃ الوداع سے مراجعت کرکے جانب مدینہ منورہ توجہ فرمائی
براہ غدیر مین بحکم الٰہی جناب امیر کو اپنا وصی کیا اور عمر ابن الخطاب نے آنحضرت کو مبارکباد
دی بخ بخ یا علی اصبحت مولائی ومولا کل مومن ومومنۃ ترجمہ بہت خوش
ہوا مین اے علی تیرے واسطے کہ تو میرا اور تمام مومنین و مومنات کا صاحب ہوا اور
مصائب النواصب کے رسالہ چہارم چند طائفہ مین ہے کہ دوبار جبرئیل رسول الثقلین پر وحی لائے

کہ علیؑ کو منصب امامت پر مقرر کرو مگر حضرت رسول مقبول نے جبرئیلؑ سے التماس کیا کہ عرض کرے جبرئیل حق تعالی تو خود ہی جانتا ہے میرے اصحابؓ کی عداوت کا حال جو علیؑ سے رکھتے ہین اون سے نہایت ہی ڈرتا ہون کہ کہین مجتمع ہو کر مجھکو ایذا نہ دین پس میری طرف سے تعمیل اس امر دشوار مین استعفا کرو اب جب تیسری مرتبہ جبرئیل حکم الٰہی کا عتاب لائے تب رسول اللہ نے مجبوری غدیر مین حضرت امیرؑ کو خلیفہ اپنا کیا اور عمرؓ پہلا اوس گروہ کا ہے جسنے امیر المومنین کو مبارکبادی دی جواب جناب امیرؑ کا خلیفہ بلافصل ہونا اہلسنت کے نزدیک کسیطرح سے ثابت نہین ہے نہ از روئے قرآن اور نہ از روئے احادیث کے بلکہ برعکس اسکے معتبر کتب شیعون سے حق ہونا خلافت خلفاء ثلثہ کا ثابت ہوتا ہے **اول** معتبر تفسیر مجمع البیان مین تفسیر آیہ کریمہ واذا اسر النبی الی بعض ازواجه حدیثا کی یون مرقوم ہے کہ رسول اللہ نے حفصہؓ سے فرمایا کہ بعد ہمارے ابوبکرؓ اور تیرا باپ (یعنی عمرؓ) مالک امت ہونگے اور بادشاہی کرینگے حفصہؓ اس بات کو سنکر خوش ہوئے اور یہ دونون بھید عائشہؓ سے کہدئیے تب یہ آیت نازل ہوئی اسی طرح سے خلاصۃ المنہج مطبوعہ ایران کے حاشیہ پر ہے دوم احقاق الحق معتبر کتاب شیعون مین حضرت امام جعفر صادقؑ سے یہ روایت منقول ہے کہ هما امامان عادلان قاسطان کانا علی الحق وماتا علیه فعلیهما رحمة الله یوم القیامة ترجمہ وہ دونون تھے امام عادل عدل کرتے تھے حق پر اور مرے اوس پر پس اون پر رحمت خدا کی قیامت کے دن تک واضح ہو کہ شیعہ باتباع اپنے مجتہدین متعصبین کے اس حدیث صحیح مین بھی تاویلات واہیات کرتے ہین جیسا کہ رسالہ ادلہ ثانیہ مین مرقوم ہے یہ رسالہ ۱۲۸۶ھ کو منشی سید مصطفے سید محمد مجتہد لودہیانہ مین طبع ہوا ہے جو تاویلات کہ رسالہ مذکور مین کی گئین وہ بچند دلائل محض لغو ہین اول بہ قاعدہ نحوی تاویل امامان کی امامان هما کرنا مضاف علیہ کا ناحق جوڑ بیٹھانا ہے کیونکہ حذف مضاف علیہ کا بغیر حالت تنوین یا بناء مضاف یا اضافت ثانیہ

هرگز جائز نهین اگر شک هو تو صحی کهولکر دیکهو اور سمجهو که جب لفظ امام مطلق هے تو حق
اوسکے یهی اصلی هونگے یعنی خاص بیچ صفت کے اسلیے که لفظ مطلق فرد کامل مراد هوتا هے
بخلاف آیه آئمته یدعون الی النار کے کیونکه یهان یه لفظ مقید هے نه مطلق - اور لفظ
عادل کی تاویل عدول کرنا آئمه کو بهی مسئله الست اور نازنات کیونکه شیعون کے
نزدیک عدل بهی ایک رکن اصول دین سے هے ضرور هے که اسیطرح یه بهی لفظ عدل
کے معنی عدول کے لیئے جاوین - اور لفظ قاسطون که مقابله مسلمون قرآن مین وارد هے
لقوله تعالی واقسطوا ان الله یحب المقسطین دیکهو اپنی تفسیرون کو بالخصوص منهج
ومجمع البیان وغیره کو که اونمین آیه شریف کے معنی عدل کے هین پس خلاف قرینه
قاسطون کے معنی سمجهنا صریح صحیح کلام الٰهی کا جهٹلانا هے - اور لفظ علی کو بمعنی استیلا
استعمال کرنا اور استیلا مرادف استعلا ٹهرانا زبردستی معنی بنانا هے - اور لفظ حق سے
مراد علی مرتضی لینا بغیر ذکر سابق حدیث کو ستاو چیستان ٹهرانا هے - اور جو تاویل که
علیهما رحمة الله لیوم القیامة مین کی گئی هے که علیه کی مراد مخالفت رسول سے هے اور
رحمت الله سے مراد رسول الله هین اسپر کسی ظریف نے خوب هی لطیفه کها هے
که جب حضرات شیعه اپنے پیشواؤن کی شان مین رحمت الله علیه کهتے هین تو هم بهی مراد
رحمت الله سے رسول الله لیتے هین اور علیه سے مراد مخالفت رسول الله افسوس
ایسے افترا ایسی حدیث صحیح کو مضحکه طفلان بناتا هے اور توبه توبه امام صادق کو کاذب
ٹهراتا هے **بیت** دست بیچاره چون بجان نرسد ٭ چاره جز پیرهن دریدن نیست
دوم جبکه شیعون کی کتب معتبره مین مرقوم هے که حضرت امام صادق تقیه سے ممنوع
تهے چنانچه بحار الانوار مین ملا باقر مجلسی نے اور کافی مین ملا یعقوب کلینی نے لکها
هے که جو صحیفه امام جعفر صادق کا تها اوس مین اونکے لیئے یه حکم تها حدث الناس
وافتهم ولا تخافن الا الله وانشر علوم اهلبیتک وصدق آبائک الصالحین فانک فی حرز وامان

ترجمہ یعنی جو حدیث بیان کرو تم ہم آدمیون سے اور تحقیق یافت کرو اونکو اونکی سچی سے سوائے
خدا کے نزدیک راوی اہلبیت کے علمون کو پھیلا اور اپنے آبا صالحین کی تصدیق کر
اسلئے کہ تو حفظ وامان مین ہے نہین یا جھوٹ ایسے اطمینان کہان کے جو بحکم خدا امام موصوف
کو حاصل تھا پھر جھوٹ بولنے کی آپکو ضرورت کیا تھی سوا اسکے آپکے زمانہ
مین حضرت شیخین بھی تو موجود نہ تھے جو آپ بھی مثل شیر خدا ڈرتے افسوس شیعون کی
عقلون پر کیا پردۂ غفلت پڑا ہے کہ پیرایہ محبت مین آئمہ کی کیسی کیسی ہجو کرتے ہین
اور اونکی نسبت کلمات ترک ادب ولغو بکتے ہین بیت نے فروعت محکم آمد نے اصول
شرم بادت از خدا واز رسول * سوم امام صاحب موصوف خود ہی ایسی تاویل
کرنے والون پر لعنت و ملامت فرماتے ہین اور اون سے اپنی بیزاری ظاہر کرتے
ہین چنانچہ ابو عمرو نے کشی مین امام موصوف سے یہ حدیث نقل کی ہے ان الناس اولعوا
بالکذب علینا ان الله افترض علیهم لا یرید منهم غیره وانی احدث احدهم بالحدیث
فلا یخرج من عندی حتی یتاوله علی غیر تاویله ذالك انهم لا یطلبون بحدیثنا وبحبنا ما عند الله وانما
ترجمہ یعنی آدمیون نے بہت زیادتی کی ہے ہم پر جھوٹ لگانے کی مین جو حدیث اون
کہتا ہون وہ میرے پاس سے نکلنے نہین پاتی ہے کہ وہین اوسکی دوسری خلاف تاویل
کر ڈالتے ہین اور اوسکا سبب یہ ہے کہ وے میری احادیث سے اوس چیز کے
طالب نہین ہو خدا کے پاس ہے بلکہ صرف دنیا کے طلبگار ہین دیکھو جب تمہارے
اگلون کو جو ہر دم ہمنشین رہتے تھے امام موصوف نے سخت تر ملامت کی ہے تو
پچھلے جو سدم تک اونکا اتباع کرتے ہین از بس سزاوار عتاب امام عالیجناب کے
ہین بیت چو تیر انداختی بر روئے دشمن * چنان دان کاندر آماجش نشستی آیات بینات
سوم مستند کتاب اطواق الحمایت کے آخر بحث امامت مین امام موید باللہ یحیی بن
حمزہ شیلیہ نے سوید بن غفلہ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک قوم جسکا سرگروہ عبد الله

بن سبا تھا نسبت حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ کے کلمات حقارت آمیز کہتے تھے
مین نے اس بات کی خبر حضرت علیؓ کو دی حضرت علیؓ نے فرمایا اعوذ باللہ پناہ اللہ
ترجمہ پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے (یعنی حقارت کرنے حضرت شیخین سے)
رحم کرے اللہ اون دونون پر (یعنی حضرت شیخینؓ پر) سوید نے کہا کہ حضرت علیؓ میرا
ہاتھ پکڑ کے مسجد مین لیگئے جب آدمی جمع ہوگئے منبر پہ کھڑے ہوکر خطبہ پڑھا کہ کیا حال
ہون مین اوس قوم سے جو نسبت دو برادر رسول اللہ اور اونکے دو وزیر اور اونکے دو رفیق
اور دو سردار قریش اور دو باپ مسلمانون کے گستاخی کرتے ہین یہ دونون وہ ہین
جنکی رائے کو رسول اللہ صلعم پسند فرماتے تھے وفاداری رسول اللہ مین ثابت قدم تھے
دونون دوست صادق تھے رسول اللہ صلعم کے کوئی کام خلاف فعال رسول اللہ صلعم کے
نہین کرتے تھے نہ حیات حضرت مین نہ بعد وفات کے خدا کے کامون مین مستعد تھے یہان تک
کہ دونون اسی حالت مین وفات کر گئے خوب ہی اون دونون نے خدا اور رسول اور مسلمانون
کو رضامند رکھا اچھی حکمرانی کی (یعنی حضرت شیخینؓ نے خلافت کاملہ کا حق پورا
پورا ادا کیا یہ فرماتے تھے اور روتے تھے اس قدر کہ ریش مبارک تر ہوگئی اگرچہ اس
خطبہ مین جناب امیرؓ نے اور بھی بہت کچھ اوصاف حمیدہ حضرت شیخینؓ کے بیان
فرمائے ہین ہم بجنسہ خطبہ جناب امیرؓ کو معہ ترجمہ عبد اللہ بن سبا کے ذکر مین نقل کرینگے انشاء اللہ
تعالی دیکھو شیعو تمھاری ہی روایتون سے خلافت و امامت و وزارت بلا فصل حضرت ابو بکر صدیقؓ
کی ثابت ہوئی بعد اونکے حضرت عمرؓ کی اب سنو خلافت اصحاب ثلٰثہ کا حق ہونا اپنی ہی
کتب معتبرہ سے **اول** خلاصة المنہج مین تفسیر آیہ کریمہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا
الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کی یہ لکھی ہے کہ وعدہ داد خدائے آنان را کہ گرویدہ اند از شما و کردند
کارہائے شایستہ مہر آئینہ ایشان را در زمین کفار از عرب و عجم خلیفہ گرداند **دوم** اسی
تفسیر مین تفسیر آیہ کریمہ ان مکنٰھم فی الارض کی یہ لکھی ہے یعنی آن جماعتہا زنان آنانند

کہ اگر جائے وہیم الیشان را و تمکین و اقتدار بخشیم الیشان را در زمین و زمان حکومت بکف کفایت الیشان دہیم سوم شافی شرح کافی کلینی کی کتاب العقل بالبدع والرائے مین ہے ان نبینا صلعم خرج عن الدنیا کان دینہ تماما والا یلزم ان یکون الامۃ علی اللہ تعالی حجۃ وکذا فی وقت الخلفاء ترجمہ یعنی رسول اللہ صلعم دنیا سے رحلت فرما گئے اوس وقت کہ اونکا دین تمام ہوچکا تھا ورنہ لازم آتا امت کے واسطے نزدیک خدا تعالی کے عذر ایسا ہی زمانہ خلفا الراشدین کا تھا دیکھو تمھاری ان روایتون سے خلافت خلفاء ثلثہ ثابت ہوئی پس قرآنکی آیتون اور شیعون کی روایتون سے بخوبی معلوم ہوگیا کہ دعوی امامت غدیر وغیرہ شیعونکا نسبت آئمہ کے محض باطل ہے اگر اس بات کا کچھ بھی اثر ہوتا تو خلاف اپنے حکم محکم کے خدا تعالی آیہ اذا اسر النبی کو حضرت شیخین کے حق مین نازل نہ فرماتا اور نہ حضرت ما ینطق عن الہوا حضرت حفصہ کو مژدہ خلافت حضرت شیخین کا سناتے اور نہ مفسر شیعون کے آیات بینات قرآنی ہین درباب خلافت صحابہ ثلثہ تفسیر کرتے اور نہ مجتہدین شیعہ خلافت خلفاء الراشدین پر کہ اونہون نے بڑی عمدہ خلافت کے شہادت دیتے سوائے اسکے جب جناب امیر استحقاق خلافت رکھتے تھے توکیون انکار خلافت سے کرتے تھے بلکہ وزارت کرنے دوسرے خلیفہ وقت پر اصرار کرتے تھے جیسا کہ نہج البلاغت معتبر کتاب شیعہ مین وہ قول جناب امیر سے منقول ہین **اول** واللہ ماکانت لی فی الخلافۃ رغبۃ ولا فی الولایۃ اربۃ ولکنکم دعوتمونی الیہا وحملتمونی علیہا ترجمہ قسم ہے خدا کی خود تو مجھکو خلافت کی خواہش نہین ہے اور نہ ولایت کی حاجت لیکن تم مسلمانون نے مجھکو خلافت کی طرف بلایا اور سریر خلافت پر بٹھایا۔ یہ قول جناب امیر کا حضرت طلحہ اور حضرت زبیر سے اوس وقت مین تھا جبکہ آپ خلیفہ تھے **دوم** اسی کتاب مین من کلامہ لما ان ارادا لناس علی بیعۃ بعد قتل عثمان مین ہے کہ جب حضرت عثمان نے شہادت پائی مسلمانون نے چاہا کہ جناب امیر خلیفہ ہون آپ نے فرمایا کہ اے مسلمانون مین نیابت کے قابل نہین

بہتر ہے کہ جو تم مجھکو کسی دوسرے خلیفہ کا وزیر اور خیانتدار نہ ... قول ... است انا لکم وزیرا
خیر لکم منی امیرا ترجمہ یعنی مین تمہارے واسطے وزیر ہون بہتر اوس سے کہ امیر ہون ... اگر یہ
تو یہ بات صحیح ہے بہی دعوی غدیر بالکل غلط معلوم ہوتا ہے اور خلافت کا ثبات ... بہی
حق ہونا علی الترتیب ثابت ہوتا ہے ہان اگر شیعہ یہ بات کہین کہ خلفاء ثلثہ ظاہری
خلیفہ تھے اور آئمہ باطنی جیسا کہ شارح شافی کلینی نے کتاب الحجت کے باب ان الله
عز و جل و رسوله علی الائمة واحدا فواحدا مین لکھا ہے فان اصحاب ثلثة خلفاء ظاہریة بهان علی
علیه السلام خلیفة باطنیة اس صورت مین تو کسیقدر معنی غدیر درست بہی ہو سکتے ہین اسکا انکار
اہلسنت بہی نہین کرسکتے ہین کیونکہ صوفیہ کرام بہی سلسلہ تصوف جناب امیر تک
پہونچاتے ہین لیکن بقول شارح شافی یقیناً ثابت ہوا کہ آئمہ کو خلافت ظاہری سے کچھ
بہی تعلق نہ تھا صرف خلافت باطنیہ کا استحقاق رکہتے تہے اس لیے معلوم ہوا کہ بہی
خلفاء ثلثہ ہی خلیفہ برحق ٹھہرے تاویل دوم حق الیقین کے سیوم باب ۹ قسم ... این
معراج مین مرقوم ہے کہ حق تعالی شب معراج مین حضرت رسول مقبول صلعم
کو ایکسو بیس ۱۲۰ مرتبہ آسمان پر لیگیا اور ہر مرتبہ حضرت سے درباره امامت و ولایت
امیر المومنین و دیگر آئمہ معصومین کے تمام فرائض سے زیادہ تاکید و مبالغہ کیا جواب یہ
دعوی بہی شیعون کا عقلاً و نقلاً محض باطل ہے کہ خدائے تعالی دنیا مین تو اپنے رسول
مقبول پر نسبت خلافت خلفاء ثلثہ وحی نازل فرما دے جیسا کہ اول مین مذکور ہوا
پہر کیونکر ممکن ہے کہ معراج مین خلاف اپنے حکم لا یخلف المیعاد کے نسبت خلافت
و ولایت آئمہ کے تاکید و مبالغہ کیا ہو اس کیچے فہم کا تو جاہل بہی یقین نہین کرسکتے
علاوہ برین اور معاملات مین تو خدائے تعالی کا ایک ہی مرتبہ حکم کافی ہے پس درباب
ولایت و خلافت جناب امیر کے خدا تعالی کا معراج مین اپنے رسول سے اسقدر
مبالغہ کرنا کیا ضرور تہا شاید باعتقاد شیعان معاذ الله خدا نے اندیشہ کیا ہو

کہ اگر دنیا میں ظاہر احکام و لایت و امامت نسبت آئمہ کے نازل کیا جاتا تو ایسا ہوتا کہ
شیخین خبر پاکر مجکو تخت جبروت سے اوتار دین یا غضب مین آکر میری لاہوت کی
کیفیت بگاڑ دین کلا و اللہ ہذا بہتان عظیم تاویل سوم جلاء العیون کے باب فضل
اہلبیت مین ہے کہ جب امیر المومنین نے حضرت رسول خدا کو قبر مین اوتارا رسول نے
فرشتون سے سفارش کی کہ تم کبھی امیر المومنین کو بیٹھ نہ دینا ہر حال مین اونکے مددگار ہونا
فرشتون نے بھی اقرار واثق کیا کہ ہم جناب امیر کی ہمیشہ خدمت گذاری و مددگاری اور
خیر خواہی کرینگے وہ ہمارے صاحب و پیشوا و امام ہین بعد آپکے ہم برابر اونکی خدمت مین
حاضر ہوا کرینگے اور اونکے وظیفہ وردمین شریک ہوا کرینگے اگرچہ بعد اسکے وہ ہمکو
نہ دیکھینگے اور نہ ہماری آواز سنینگے جواب کیا خوب با وصف ایسے مستقل وعدون کے
بھی فرشتون نے جناب امیر کے اون مصائب و معاقب مین جنکو شیعہ بڑی شد و مد سے
درباب غصب خلافت اپنی معتبر کتب مین نقل کرتے ہین کچھہ معاونت اونکی اور نہ اپنے وعدون
جو حضرت سے کرے تھے کچھہ وقعت کی اور نہ حضرت کے ارشاد کی تعمیل کی اس عقاید مرکبہ
شیعون سے یہ بات ثابت ہوئی کہ توبہ توبہ فرشتے بھی مثل شیر خدا کے اصحاب رسول اکرم سے
ڈرتے تھے اسی وجہ سے کسی فرشتہ کا حوصلہ نہ پڑا جو جناب امیر کی مدد کرتا یا مسند
خلافت بلافصل پر بٹھا دیتا ایسے صریح افترا سے فرشتے معاذ اللہ معصوم نہ ٹھہرے
کیونکہ معصوم وعدہ خلاف نہین ہوتے تاویل چہارم اسی کتاب کے باب فضل
مین ہے کہ جب ابو بکر نے غصب خلافت کے امیر المومنین نے کہا کہ آیا تجھکو رسول اللہ
نے میری اطاعت کے واسطے حکم نہین کیا ہے ابو بکر نے جواب دیا کہ اگر مجھکو حکم ہوتا
تو البتہ مین اطاعت کرتا حضرت نے فرمایا چل تو میرے ساتھہ جب مسجد قبا مین پہونچے
دیکھا حضرت رسول خدا بیٹھے ہوے ہین امیر المومنین نے کہا کہ یا رسول اللہ ابو بکر میری
اطاعت سے انکار کرتا ہے کیا آپنے اوسکو میری اطاعت کا حکم نہین دیا رسول اللہ نے

فرمایا کہ اے ابوبکر مین نے تجھکو بار بار حکم کیا ہے کہ تو امیر المومنین کی اطاعت کرنا اور تو نے یہ حکم
نہین یہ بات حضرت سے سنکر ابوبکر بہت ڈرا اور وہان سے اولٹے پانون پہرا اثناء
راہ مین عمر سے ملاقات ہوئی عمر نے کہا کہ اے ابوبکر اسوقت تیرا کیا حال ہے ابوبکر
نے کہا کہ رسول اللہ نے ابہی مسجد قبا مین مجھسے چنین و چنان فرمایا عمر نے کہا کہ یا ابابکر
امتی جو تجھسے کو اپنا والی بناوین کیا تو سحر بنی ہاشم سے آگاہ نہین ہے اور کتاب
نخبہ المومنین مولفہ محمد تقی مجتہد لکہنوی مین اس قدر اور مضمون ہے کہ حضرت امام جعفر
صادق سے روایت ہے کہ جب امیر المومنین کو واسطے بیعت ابوبکر کے مسجد قبا مین پکڑ
کر لیگئے حضرت نے منہ قبر رسول اللہ کی طرف کرکے کہا کہ یا ابن ام ان القوم استضعفونی
وکادوا یقتلوننی ترجمہ اے بہائی اس قوم نے مجھکو ضعیف سمجھا اور قریب تہا کہ مجھکو جان
مارڈالین پس ایک ہاتھ قبر سے نکلا اور ابوبکر کی طرف بلند ہوا پہچانا کہ ہاتھ حضرت کا ہے
اور ایک آواز قبر سے پیدا ہوئی پہچانا کہ آواز حضرت کی ہے اور اسکا مضمون یہ تہا کہ
اکفرت بالذی خلقک من تراب ثم من نطفۃ ثم سوّاک رجلا ترجمہ آیا کافر ہوا تو اوس
خدا سے جسنے تجھکو خاک سے پیدا کیا پہر نطفہ سے پہر حد رجولیت کو پہونچایا اور آدمی بنایا
اور دوسری حدیث مین یون ہے کہ جب ہاتھ ظاہر ہوا اوسپر یہ آیت لکہی تہی غرض
اسیطرح سے بہت کچھہ روایات واہیات مختلف طریق پر دیگر معتبر کتب شیعہ مین درج
ہین **جواب** یہ سب روایات بچند دلائل محض لغو ہین **اول** بعد وفات حضرت
صلعم کا بنفس نفیس مسجد قبا مین تشریف رکہنا یا دست مبارک کا قبر سے باہر نکالنا یا آواز
دینا کسی جاہل کی بہی سمجھہ مین نہین آسکتا ہے اور نہ کوئی عاقل ایسے مالیخولیا کو پسند
کرسکتا ہے اور نہ اسکا کچھہ اثر اہل سنت کی کتب مین ہے **دوم** جب باعتقاد شیعیان
حضرت مظہر العجائب والغرائب کو ایسی قدرت حاصل تہی کہ بزور خرق عادات معاذ اللہ
رسول اللہ کو مسجد قبا مین بٹہا ہوا دکہا دیا بلکہ قطعی اپنی اطاعت کا حکم صدیق اکبر کو

سنوادیا اس تکلف کی آپکو کیا ضرورت تہی صرف آپ بزور کرامات وخرقہ عادات مسند خلافت پر بیٹھ جاتے اور اپنے شیعون کو اور تمام بنی ہاشم کو اپنا حامی بناتے جو کوئی آپکی اطاعت نکرتا تو اوسکی خبر ذوالفقار سے جسنے حضرت جبرئیلؑ کے پر کاٹ لیتے آپکی خوارق کا کون مقابلہ کر سکتا تہا سوم یہ کہنا بہی شیعون کا کہ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کے کہنے سے حکم رسولؐ خدا کو ٹالا قرین قیاس نہین اسلیئے کہ شیعہ خود ناقل ہین کہ حضرت صدیق اکبرؓ اکثر حضرت عمرؓ کے کہنے کو نہین مانتے تھے چنانچہ مجالس المومنین کی ۲ مجلس مین مرقوم ہے کہ عمرؓ کے کہنے سے ابوبکرؓ نے خالدؓ کو موقوف نہ کیا اور ۳ مجلس مین ہے کہ عمرؓ حذیفہؓ بن الیمان انصاری سے انتقام لینا چاہتا تہا ابوبکرؓ نے اوسکے کہنے سے انتقام لیا پہر کیونکر ہو سکتا ہے کہ باوجود دیکہنے ایسے اتجوبہ کے حضرت صدیق اکبرؓ نے حضرت عمرؓ کے کہنے سے حضرت رسولؐ خدا کے حکم کو ٹالا ہو سوا اسکے شیعون کی تواریخ مین ہے کہ ابوبکرؓ صرف کاہن کے کہنے سے رسولؐ اللہ پر گرویدہ ہوئے اور ایمان لائے چنانچہ حملہ حیدری مین ہے۔

ابیات

ابوبکرؓ زان پس بره پا گذاشت — که گفتار کاہن بدل یاد داشت
بدو داده بد کاہن این خبر — که مبعوث گردد یکے نامور
ز بطحا زمین در ہمین چند گاه — بود خاتمؐ انبیاء اله
تو با خاتمؐ انبیا بگروے — چو او بگذرد جانشینش شوے
ز کاہن چو بود شنیده این نوید — بیاورد ایمان نشان چون بدید

پس جو شخص کہ کاہن سے سنکر آپ کو حکم سردار بناوے اور صدق دل سے ایمان لاوے پہر کیونکر ممکن ہے کہ وہ حکم اطاعت رسولؐ سے انحراف کرے اس اتہام کا تو کوئی نادان بہی یقین نہین کر سکتا ہے اسلیئے کہ حضرت صدیق اکبرؓ کی حکم برداری و تابعداری کا حال اطاعت شب ہجرت سے مانند آفتاب روز کے روشن ہے

تاویل پنجم شیعہ مدعی ہین کہ حدیث مقبول الطرفین من کنت مولاہ فعلی مولاہ سے حضرت علی کی خلافت ثابت ہوتی ہے جواب اول مولی کے معنی اولی ہین نہ بمعنی خلیفہ بلکہ ہر اسکے تفسیر خلاصۃ المنہج مین مولی کے معنی غلام لیے گئے ہین شیعون کو چاہیے کہ سورہ مائدہ قریب نصف پارہ لایحب اللہ کو بنظر غیرت معاینہ کرین ہان اس حدیث سے بزرگی جناب امیر کی ثابت ہوتی ہے نہ خلافت دوسرے یہ امر بھی مسلمہ فریقین ہے کہ حضرت صدیق اکبر نے خود دعوی خلافت نہین کیا بلکہ جو کوئی آپ سے در بارہ خلافت کہتا اوس سے آپ یہ فرماتے کہ حضرت علی کے روبرو مین خلافت قبول نہین کرتا چنانچہ خواجہ نصیر نے قول حضرت صدیق برحق کا تجرید العقائد مین اسطرح سے نقل کیا ہے اقیلونی فلست بخیرکم و علی فیکم ترجمہ واپس کرو تم بیعت میری نہین ہون مین نیک تمہارا حالانکہ علی تم مین موجود ہے اس قول سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت صدیق برحق ہرگز طالب خلافت نہین ہوئے بلکہ تاریخ طرفین سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ خلافت صدیق اکبر بالتحقیق بمشورہ صحابہ باصفا واقع ہوئی قصہ مختصر خلافت صدیق برحق کا یہ ہے کہ جب حضرت رسول خدا نے دنیا سے سفر آخرت کا فرمایا تمام صحابہ نے اندیشہ کیا کہ بسبب نہونے کسی سرپرست کے مبادا صورت غدر پیدا ہو جائے بالشکر کفار بلاد اسلام پر چڑھ آئے پس ایسی پیش بینی سے تمام مہاجرین و انصار و اہل بدر و رضوان و قریش و بنی ہاشم نے سقیفہ بنی سعد مین شورہ کیا کچھ دیر تک باہم گرفرقون مین اختلاف رہا ایک فرقہ اپنی قوم سے ولی کرنا چاہتا تھا کوئی فرقہ حضرت عباس عم رسول اللہ کے ساتھ دیتا تھا کوئی نسبت حضرت علی کے اپنی خوشی ظاہر کرتا تھا کوئی کہتا کہ لایق ہے حضرت ابوبکر صدیق ہین آخر کار بڑی قریش کی غالب پڑی اسی پر تمام فرقون کا بلا خلاف اتفاق ہوا اسلیے کہ تمام اصحاب باصفا بچشم خود دیکھتے تھے کہ ہمیشہ رسول مقبول صدیق اکبر کی بہ نسبت دوسرون کے زیادہ تر عزت و حرمت فرماتے تھے اور ہمدم اونکو اپنا بناتے تھے

جلیس رہ کہتے تھے حضر مین ہمدم سفر مین ہمقدم بصفات سابق الایمانی موصوف وجان فدائے
محبت حبیب خدا مین معروف لہذا بموجب حدیث صحیح لا یجمع امتی علی الضلالۃ کے
جمیع صحابہؓ کا اتفاق اسی پر ہوا کہ حضرت صدیقؓ ہی ولی مقرر ہون اوسوقت کسی نے
حدیث غدیر پیش نکی پس یہ فعل اصحابؓ پاک کا اس مصلحت پر مبنی تھا کہ حضرت ابوبکرؓ نہ
قوم بنی ہاشم سے تھے اور نہ قوم بنی امیہ سے اگر ان دونون فرقون مین سے کوئی بھی خلیفہ
مقرر ہوتے تو شروع سے ہی حالت اسلام کی بگڑ جاتی اور مسلمانون مین اوسیدم سے
پھوٹ پڑ جاتی جیسے امامت دستگاہ کے شروع ہی زمانہ خلافت مین واقع ہوئی پس
حضرت صدیق اکبرؓ نے محض بنظر شفقت ورحمت امت مرحومہ پر فرما کے خلافت کو قبول
کیا اور اسی مصلحت خاص سے حضرت صدیق اکبرؓ نے بعد اپنے نسبت خلافت حضرت
عمرؓ فاروق کے جمیع صحابہؓ کرام سے وصیت فرمائی اور اسی خیر خواہی کی راہ سے
حضرت عمرؓ نے بعد اپنے معاملہ خلافت کو پانچ اصحابؓ اخیار کی رای پر موقوف رکھا
چنانچہ اونہین بزرگان دین کے اتفاق سے امر خلافت کا حضرت عثمانؓ ذی النورین کے
واسطے مقرر ہوا جب حضرت عثمانؓ غنی شہید ہوئے پھر تمام اصحابؓ عظام نے حضرت
علیؓ کو امیر المومنینؓ بنایا اس لئے کہ بالاتفاق اس مرتبہ آپ ہی کا حق تھا مگر آپکا قول
یہی تھا کہ اے مسلمانون مجھکو خلیفہ نکرو مین وزیری کے قابل ہون دوسرا قول یہ ہے
کہ آپ فرماتے کہ مین خلافت وولایت کی مطلق خواہش نہین رکھتا چنانچہ یہ دونون
قول جناب امیرؓ کی معذرت کے نہج البلاغت مین مرقوم ہین جو مذکور ہو چکے
غرض جب آپ خلیفہ ہوئے لشکر اسلام مین تفرقہ پڑ گیا اکثر ملک مفتوحہ صحابہؓ ثلثہ قبضہ
مسلمانون سے نکل گئے کوفیون نے آپ سے بدمعاملہ کیا شامیون نے آپکا مقابلہ
کیا غرض آپکو اتفاق لڑنے کا ہمیشہ مسلمانون سے پڑا چنانچہ قول جناب امیرؓ کا
نہج البلاغت مین اپنے اصحابؓ سے یہ تھا کہ مین اپنے بھائیون سے لڑتا ہون اونکو

امیر ہی خلافت پر شبہ ہوا ہے کوئی اونکو برا نکہے دیکھو ان اقوال سے یقینی ثابت ہوتا ہی
کہ خلافت خلفائے ثلثہ محض مصلحت پر مبنی تھی اس لیے کہ اونہین ارکان دین کی سعی بلیغ سے
بیخ کنی مشرکین و مرتدین کی قرار واقعی ہوئی بلکہ تمام رسومات کفر کا نام جہان سے
مٹ گیا بالغرض اگر شروع ہی سے جناب امیر خلیفہ بلافصل مقرر کیے جاتے تو حالت
اسلام کی قطعی بگڑ جاتی پس ایسی ہی دور اندیشیون کے سبب سے جناب امیر بھی خلافت سے
انکار فرماتے تھے اور اپنے واسطے خلافت کی کسی سے درخواست نہین کرتے تھے
چنانچہ یہی اعتقاد متقدمین شیعہ کا ہے مگر متاخرین متعصبین نے البتہ یہ عبارت پر حقارت
نسبت جناب امیر کے لکھی ہے کہ معاذ اللہ جب صدیق برحق نے غصب خلافت
کی اوسوقت توبہ توبہ حضرت علی حضرت زہرا کو دراز گوش پر سوار کرکے اور ایک
ہاتھ مین حضرت حسن کا ہاتھ اور دوسرے ہاتھ مین حضرت حسین کا ہاتھ پکڑ کے
در در مارے پھرتے تھے اور ہر ایک بنی ہاشم و مہاجرین و انصار کے گھر گھر پھر کے
طلب یاری کرتے تھے صبح کو سوائے چار آدمیون کے کہ وہ سلمان و ابوذر و مقداد
و عمار تھے اور کوئی گھر سے باہر نہ نکلا اور دوسری روایت مین بجائے عمار کے زبیر ہین
یہ مضمون فضیحت مشحون کتاب حق الیقین کے ۵ باب ۵ فصل کا لب لباب ہے اور
مجالس المومنین کی ۳ مجلس مین ہے کہ معاذ اللہ تمام بنی ہاشم و صحابہ مرتد شد
الا سہ نفر کہ آن ابوذر و مقداد و سلمان بودند و عمار در تردد بود شکر ہے کہ اس صریح افترا
کی تردید بھی شیعون کی ہی مستند کتاب مین موجود ہے چنانچہ احقاق الحق کے مسائل خمس
مین یہ حدیث منقول ہے۔ کانوا فی هذا السکوت مراعین لما وصی بہ النبی علیہ من الصبر و عدم مجادلۃ
الثلثۃ ابقاء فی ذالک علی المسلمین مستضعفین و حفظ الدین ترجمہ یعنی تمام بنی ہاشم اس
بارے مین رعایت سکوت کی کرتے تھے اس لیئے کہ رسول اللہ نے حضرت علی کو
وصیت صبر اور نکرنے جنگ خلفائے ثلثہ کے ساتھ کی تھی خاص واسطے وفاداری

بہ حال مسلمانان ضعیف و حفظ دین کے دیکھو اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت امیرؑ و تمام بنی ہاشم سکوت مین تھے ہرگز اپنی ناموس کو کسی صاحب کے برابر نہین کیا نہ کسی کے در پر گئے نہ کسی کے گھر رہے غرض اہلی شیعون کی ایسے موضوعات و اہیات سے صرف یہ ہے کہ پردۂ محبت مین جہان تک ممکن ہو اہلبیت رسول اللہ کی ہتک کرین پس اس حدیث سے بھی خلافت خلفاء ثلثہ بچند دلائل ثابت ہوئی **اول** حضرت ما ینطق عن الھویٰ کا بنص اذا اسر النبی دان مکنٰھم فی الارض بمقبول الطرفین حضرت امیرؑ و بنی ہاشم کو تاکید اکید صبر و سکوت کی فرمانا **دوم** خلفاء ثلثہ سے جنگ نکرنیکی وصیت کرنا **سوم** سلامتی دین مسلمانون کی خلافت خلفاء ثلثہ مین دیکھنا اگر خلافت خلفاء ثلثہ حق نہ تھی تو رسول خدا نے کیون ایسی حدیث فرمائی جس سے جناب امیرؑ بالکل مجبور الارث ہوگئے تعجب ہے کہ حضرت رسول خدا نے اپنے استحقاق نبوت پر تو اسقدر کوشش کی کہ جسکا کچھہ شمار نہین بلکہ حد شمار سے دور ہر چند آپ کو کفار قسم قسم کا آزار پہونچاتے تھے اور ظلم پتھرونکے مارے ساقین شریفین زخمی و خون آلودہ کرتے تھے مگر آپ اظہار دین حق و دعوے رسالت سے باز نہین رہتے تھے پھر کیونکر ممکن ہے کہ اپنے وصی کو سکوت کی وصیت کی ہو اس افترا سے معاذ اللہ مثل شیر خدا رسول اللہ کا بھی خلفاء ثلثہ سے ڈرنا ثابت ہوتا ہے

تاویل ششم نہج الفاضلین کے سہ باب فصل مین مرقوم ہے کہ بعض صحابہ اخیار نے ابو بکر کو نصیحت کی جبکہ وہ منبر پر بیٹھے ہوئے وعظ کہتے تھے ابو بکر شرمندہ ہوگئے و سیدھے منبر سے اوتر پڑے اور اپنے گھر مین چلے گئے تیسرے روز باہر نکلے پھر گھر گھر آدمیون سے اپنی بیعت کی گفتگو کرتے تھے **جواب** اس افترا کا اگرچہ ہم بحوالہ مستند کتاب تجرید العقائد مولفہ خواجہ نصیر تحریر کرچکے ہین حضرت صدیق اکبر ہرگز طالب بیعت نہین ہوئے بلکہ ہر ایک آدمی سے آپکا قول یہی تھا کہ مین بمقابلہ حضرت علیؑ کے بہتر نہین ہون پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ طالب بیعت ہوئے ہون علاوہ اسکے اس بہتان عظیم ہی کی مضمون کیدِ شیعیان سے

صاف موضوعیت ابن سبا کی بچند قراین ظاہر ہوتی ہے اول بموجب نہ بیعت بعض اصحاب
کے حضرت صدیق اکبر کا منبر پر سے اوتر کر گھر مین چلے جانا اور تین روز برابر یا ... آنا عدم
طلب بیعت صدیق اکبر پر دال ہے دوم جب از بیعت کا اہم وفات رسالت پناہ پر
موقوف تھا تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ جو شخص تین روز برابر گھر سے باہر نہ نکلے وہ طالب بیعت
ہوا ہو اس سے بھی معلوم ہوا کہ حضرت صدیق برحق ہرگز طالب بیعت نہین تھے سوم
یہ امر مسلمہ فریقین ہے کہ معاملہ بیعت کا رائے صحابہ پر موقوف تھا نہ رائے صدیق اکبر پر اگر
بالفرض حضرت صدیق اکبر طالب بیعت بھی ہوتے تو بمقابلہ جمہور کے اونکی کون سنتا اس سے
بھی یہی بات نکلی کہ حضرت صدیق اکبر ہرگز طالب بیعت نہین ہوے ہونگے سوا اسکے
جب جناب امیر استحقاق بیعت رکھتے تھے تو کیون نہ منبر پر کھڑے ہو کر جب حضرت صدیق
اکبر اوترکے تین روز برابر گھر مین چھپے رہے تھے حدیث غدیر کو پڑھا اوس وقت سکوت فرمانا
اور تمام بنی ہاشم کا اس کار خیر مین شریک نہ ہونا کیا معنی رکھتا ہے اوس دن ذو الفقار کو کیون
نیام مین بند کر رکھا کچھہ تو جوہر دکھلائے ہوتے افسوس مجتہدین شیعون پر کہ بظاہر اپنے زعم مین
اہانت صحابہ کی کرتے ہین اور درحقیقت وہ باطن مین صریح مذمت آئمہ کی ہوتی ہے بعض
شیعہ کہتے ہین کہ خلافت خلفاء ثلثہ طمع دنیا کے لیے تھی ہم شیعون کی ہی کتب سے ثابت
کرتے ہین کہ جناب امیر بھی طمع سے خالی نہ تھے جو کچھہ مال غنیمت سے آتا تھا برابر جناب
امیر کو حصہ پہونچتا تھا چنانچہ تواریخ فریقین مین ہے کہ عہد خلافت حضرت
صدیق مین خولہ بنت جعفر غنیمت مین آئین جناب امیر نے اونکو اپنی خدمت کے
واسطے قبول فرمایا حضرت ابو حنیفہ اونکے شکم محترم سے پیدا ہوئے اور کتاب کامل البہائی
کے باب اموات الخلفاء فصل قتل عمر مین مرقوم ہے کہ جنگ فارس عمر نے بموجب
مشورہ امیر المومنین کے اور جناب موصوف کے بہ عمدہ تدبیر تبلانے کے موافق عمر
نے عمل کیا چنانچہ شہربانو بنت یزدجرد شاہ ملک عراق غنیمت مین آئین عمر نے چاہا کہ

فروخت کردے حضرت امیرؑ بالغ ہوے شہربانوؑ نے خود مختار ہوکر زوجیت حضرت حسینؑ
کو قبول کیا فقرہ خود مختاری شیعون نے اس خیال سے ہہ شروع کیا ہے تاکہ الزام کسادہ نسبکی
نسبت آئمہؑ وسادات کے عائد ہونے جاوے لا انکہ یہ صریح افترا کسی جاہل کی ہی سمجھ مین نہین آسکتا
ہے کہ حضرت عمرؓ سے عادل نے خلاف شرع حضرت شہربانوؑ کو خود مختار ہو جانے دیا ہو
عمر ابن الخطاب کتخدائی شہربانو مین امام حسینؑ کو گہوڑے پر سوار کرکے اور نجاشیہ اپنے
کندہے پر رکہکے تین دن مدینہ مین لیے پہرا شہربانوؑ ہر رات کو مانند حوران بہشت کے
پاکیزہ معلوم ہوتی تہی الخ یہ قصہ صحیح تواریخ مین اسطرح ہے کہ ملک فارس حضرت عمرؓ
کے عہد خلافت مین بعد بڑے جدال وقتال کے دار الاسلام ہوا اور فتح عظیم اور بکثرت
زر وسیم نصیب غازیان عرب کی ہوئی مزید بران اسباب بیشمار و آسپانؑ قطار در قطار ازانجملہ
سہ دختر یزدجرد شاہ عراق کی ہی تہین ایک کا نام مہربانو دوسری کا نام ماہ بانو تیسری کا
نام شہربانو تہا حضرت عمرؓ نے ہنگام تقسیم غنیمت مہربانو و ماہ بانو محمد بن ابوبکرؓ و عبد اللہ ابنِ
صاحبزادے کے حوالہ کین اور حضرت شہربانوؑ حضرت امام حسینؑ کو دین ہر چند شیعہ اس
معاملہ سے بخوبی آگاہ ہین مگر بخیال تہتک وقومی ہمدردی اہل ایران وعراق کی حالات
مہربانو و ماہ بانو سے دیدہ و دانستہ چشم پوشی کرتے ہین لیقولے خذ ما صفا ودع کدر دیکہو
طرفین سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل عباؑ برابر زمانہ خلافت خلفاءؓ ثلثہ مین مال غنیمت سے حصہ
پاتے تھے اگر جہاد خلفاؓ برحق حق نہ تہا توکیون امامین شریفین نے توبہ توبہ مال ناجائز مین
تصرف بیجا فرمایا سوا اسکے جب جناب امیرؑ جانتے تھے کہ معاذ اللہ خلافت خلفائے
الراشدین کی دنیا کی طمع سے ہے توکیون آپ اونکے شورے مین شریک ہوتے تھے
اور کیون اونکو رائے نیک دیتے تھے چنانچہ خواجہ نصیر نے تجرید العقائد مین لکہا ہے
امر عمر برجم حاملة اخرى المجنونة فنهاه على فقال عمر لولا على لهلك عمر ترجمہ
یعنی حکم کیا عمرؓ نے سنگسار کرنے عورت حاملہ اور مجنونہ کا پس روکا علیؑ نے پس کہا عمرؓ نے

ع
اسپ یعنی مادیان

اگر نہوتا علیؑ ہلاک ہوتا عمرؓ اور نہج البلاغت مین ہے کہ جب عمرؓ نے بذات خود غزوۂ روم
مین جانیکا ارادہ کیا اور حضرت علیؓ سے مشورہ لیا جناب امیرؓ نے خلیفۂ وقت کو روم کے
جانے سے قطعی ممانعت کی قول جناب امیرؑ کا یہ ہے لیس بعدک مرجع یرجعون الیہ فابعث
علیہم رجلا مجربا ترجمہ یعنی نہین ہے کوئی بعد تیرے جائے رجوع خلق کی کہ رجوع لاوین اوسکی
پس بہیج اونپر یعنی روم والون پر مانند اوس مرد کے کہ وہ کار آزمودہ ہو القصہ اس قسم
کی روایات کہ جناب امیرؑ ہر حال مین مشیر خلفاء الراشدین کے رہتے تھے بکثرت معتبر
کتب شیعہ مین مندرج ہین ان وجوہات سے بخوبی معلوم ہوا کہ خلافت خلفاء محض
مبنی حق پر تھے اور اوسکو بسبب الدنیا مزرعۃ الآخرۃ کے خاص تعلق آخرت سے تھا
پس ان دلائل معقول سے یقیناً ثابت ہوتا ہے کہ نہ کبہی جناب امیرؑ مدعی خلافت ہوئے
اور نہ کبہی خلفاء برحق سے رنج رکہا جیسا کہ شیعان کو بدگمانی ہے ہم جہانتک غور
کرتے ہین شیعون کی معتبر کتب مین سوائے اسکے شکایت نہین پاتے کہ اصحابؓ شوری کے
نے ہنگام بیعت صدیق اکبرؓ جناب امیرؑ کو کیون نہ داخل شوری کیا جواب اس الزام ناقص
کا تمام اہل البصیرت پر پوشیدہ نہین ہے کہ جناب امیرؑ بسبب کسی مشغلہ ضروری مرحوم
کے خود ہی شریک جلسہ شوری نہوئے ہون تو اس مین صحابہؓ کا قصور کیا ہے سوائے
اسکے مدار بیعت تو جملہ صحابہؓ کے اجماع پر منحصر تھا اگر اوس اجماع مین ایک صاحب شریک
نہوئے تو بیعت تامہ مین کیا نقص واقع ہوسکتا ہے ہان اگر جناب امیرؑ بہی تا آخر بیعت
بیعت نکرتے تو بہی کسی قدر حجت لاطائل شیعون کا اثر پیدا ہوسکتا تھا پس باقرار شیعان
بیعت کرنا جناب امیرؑ کا خلفاء ثلثہؓ کی خلافت حقہ پر برہان قاطع ہے تاویل بعض شیعہ
کرتے ہین کہ خلافت بحکم ربی منصوص بحدیث ہے جواب شیعون کے اس افترا کا
کوئی نادان بہی یقین نہین کرسکتا ہے اسلیے کہ اونکی معتبر کتاب مجالس المومنین کی
۳ مجلس حال عمرؓ ابن مکتوم القریشی العامری مین یون لکہا ہے کہ رسول اللہؐ نے چند بار اوسکو

مدینہ منورہ مین اپنا خلیفہ مقرر کیا اور کتاب علل الشرائع کے باب العلۃ التی من اجلہا لم یبق الرسول صلعم ولد مین لکھا ہے کہ رسول اللہ کا کوئی پسر باقی نہ رہا اس سبب سے کہ اگر آپکے کوئی پسر ہوتا تو نزدیک رسول اللہ کے بہتر ہوتا امیر المومنین سے دیکھو ان دونون روایتون سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ خلافت بحکم نبی منصوص بحدیث نہ تھی اگر ہوتی تو ہرگز رسول خدا سوائے جناب امیر کسی اور کو اپنا خلیفہ نہ مقرر کرتے تاویل ہشتم شیعہ کہتے ہین کہ شروع بیعت صدیق اکبر مین جناب امیر و نیز دیگر چند صحابہ تو شریک نہ تھے اس لیے اونکی بیعت ناقص ہے جواب جب باقرار شیعہ جناب امیر وغیرہ بھی او سیدم یا بعد چندے شریک بیعت ہو گئے تو تمام نقص بیعت قطع ہوئے اگر اسپر بھی صیغہ جبر یہ وضع کیا جاوے تو دوسری دلیل ساطع یہ ہوگی کہ جب حضرت صدیق اکبر نے حضرت عمر فاروق کو لائق انجام مہام خلافت جانکر اپنی حیات ہی مبارک مین امر خلافت سپرد کیا او سیدم جناب امیر نے بلا اکراہ بیعت کی اس مرتبہ جناب امیر نے نہ خطبہ غدیر کی کسی کو یاد دلائی اور نہ معاذ اللہ حضرت زہرا کو دراز گوش پر سوار کرکے بحالت تباہ کسی بنی ہاشم و دیگر صحابہ کے گھر لیے پھرے اور نہ کسی دوسرے نے اس بیعت تامہ سے انحراف کیا اگر شیعہ اسپر بھی چون وچرا کرین تو ہم تیسری دلیل مین قول جناب امیر کا لکھے دیتے ہین کہ اونھون نے حضرت عثمان غنی کی بیعت بخوشی خاطر کی چنانچہ تواریخ طرفین سے ثابت ہے کہ حضرت عمر نے امر خلافت اپنے بعد پانچ اصحاب اخیار کی راے پر چھوڑا تھا چنانچہ اونہین شیران بالصفا کی راے سے جہان آراے سے حضرت عثمان ذوی النورین قابل خلافت تصور کئے گئے اس دفعہ بھی بلا خلاف سب نے خلیفہ ثالث کی بیعت کی جب بعض نے جناب امیر سے عرض کی کہ اس مرتبہ بھی آپ خلیفہ نہوے جناب موصوف نے نہایت ہی خوش ہو کر یہ ارشاد فرمایا وہ ارشاد نصیحت بنیاد آپ کا باین عبارت نہج البلاغت من کلام ع بیعت عثمان مین مرقوم ہے

انّہ تسلمنی الی الحق بما من غیری والاہ لا تسلم یا سلمنی امن المومنین ترجمہ یعنی قہر یا حضرت نے کہ تم لوگ خوب جانتے ہو کہ مین خلافت کے واسطے لائق تر ہون غیر آپ سے بنا بر اسکے مین سونپتا ہون مین اوس چیز کو (یعنی امر خلافت کو) تاکہ سلامتی قایم رہے امورات ایمان والون مین پھر اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عثمانؓ کی بیعت جناب امیرؑ نے خوشی سے کی اور تمام کام مسلمانون کے اونہون نے حضرت عثمانؓ کے سپرد کیئے تاکہ ایمان والون مین امن قائم رہے اور کسیطرح کا فساد اسلام مین پیدا نہوسنے پاوے غرض کہ رسے کو بطیب خاطر بیعت کرنا جناب امیرؑ کا خلافت خلفائے ثلثہؓ کے تمام نقصان پر خط نسخ کھینچتا ہے بخلاف بیعت حضرت معاویہؓ کہ اس مرتبہ جناب امیرؑ نے نہ وصیت رسول اللہ پر عمل کیا اور نہ پابند تقیہ کے ہوئے بلکہ جناب موصوف نے استیصال حضرت معاویہؓ مین کوئی دقیقہ اوٹھا نرکھا اس لیئے کہ نوبت چہارم بالاجماع خلافت آپ ہی کا حق تہا اگر مجبوری ہوتی تو مقابلہ حضرت معاویہؓ کے بھی تقیہ واجب سمجھا جاتا پس اس مرتبہ تقیہ نکرنا جناب امیرؑ کا خلافت حقہ خلفاء ثلثہؓ پر حجت قوی ہے

تاویل نہم شیعہ کہتے ہین کہ خلافت مخصوص دوازدہ آئمہؑ تہی اور جو کوئی سوائے آئمہؑ موصوف کے مدعی امامت ہو ملعون ہے اگرچہ اولاد علیؓ ہی کیون نہو **جواب** حق یہ ہے کہ زمانہ خلافت کبریٰ صرف تیس ۳۰ برس کا تہا بموجب حدیث الخلافت بعدی ثلاثون سنۃ ثم یکون ملکا عضوضا ترجمہ فرمایا رسول اللہ نے کہ خلافت بعد میرے تیس ۳۰ برس ہوگی پہر ہوگا ملک کاٹنے والا یعنی زمانہ پادشاہت مین قسم قسم کے ظلم وستم برپا ہونگے بخلاف زمانہ خلافت حقہ خلفاء الراشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کہ اوس مین سوائے عدالت کے کوئی کام خلاف شریعت کے نہوگا نہ کوئی کسی پر غضب کریگا نہ کوئی کسی کا حق غصب کریگا الحق جو صاحب کہ اس نعمت عظمیٰ کو پہونچے وے بلاشک وشبہ خلیفہ برحق تہے اونکا مخالف البتہ دارین مین روسیاہ ہے

اگر شیعہ کہین کہ یہ حدیث اہلسنت کی ہے شیعون پر حجت نہین ہوسکتی ہم جواب مین
اسکے چند احادیث مستند کتب شیعہ سے نقل کرتے ہین تاکہ تصدیق حدیث اہلسنت
کی ہو اول صحیفہ کاملہ مین جسکی تعریف حق الیقین معتبر کتاب شیعہ کے ۵ باب مقصد
مین یہ ہے کہ صحیفہ کاملہ کتاب سماوی و انجیل اہلبیت و زبور آل محمد است یہ عبارت
مرقوم ہے کہ جبرئیل امین نے رسول اللہ کو خبر دی تہی کہ بعد چالیس برس رحلت
رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم سے سامان گمراہی کے پیدا ہونگے دوم جامع الاخبار
کے ۷ باب ۴ فصل مین یہ عبارت نقل کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ میری امت
چالیس برس بے خار ہوگی اور دو سو برس تک برگ و خار دونون ہونگے بعد ازان
برگ نہونگے تمام خار ہونگے سوم شافی شرح کافی کلینی کی کتاب العقل و البدع و الرای
مین یہ مضمون مرقوم ہے ان نبینا صلعم خرج عن الدنیا کان دینه تماما والا یلزم ان
یکون الامة علی اللہ تعالی حجة و کذا فی وقت الخلفاء ترجمہ یعنی رسول اللہ صلعم نے
دنیا سے رحلت فرمائی اوس وقت مین کہ دین اونکا تمام ہوچکا تہا ورنہ لازم آتا
امت کے واسطے نزدیک خدا تعالے کے کہ عذر ہو اور ایسا ہی زمانہ خلفاء کا تہا چہارم
منہج الصادقین کے ۷ جزو تفسیر آیہ کریمہ الم یروا کم اہلکنا من قبلہم من قرن مکنہم فی الارض
مین یہ حدیث قدسی نقل کی ہے خیر کم قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم
ترجمہ یعنی بہترین زمانہ زمانہ رسول اللہ کا ہے بعد اوسکے جو زمانہ کہ قریب ہو بعد
اوسکے جو زمانہ کہ قریب ہو یعنی زمانہ خلفاء الراشدین و زمانہ تابعین و تبع تابعین کا پنجم
سورہ مائدہ مین ہے الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام
ترجمہ یعنی آجکے دن کامل کیا مینے واسطے تمہارے دین اپنا اور تمام کین مین نے اپنی
نعمتین تم پر اور راضی ہوا مین تم سے اسلام کے سبب سے خدا تعالی اس آیت شریف مین
امت مرحومہ کی توصیف فرماتا ہے کہ اے مسلمانون مین تم سے بسبب اسلام کے راضی ہون

واقعی تم ہمیشہ اسلام پر ثابت قدم و راسخ دم رہوگے یہی معنی آیہ موصوفہ کے تفسیر قمی میں جو معتبر تفسیر شیعون میں ہے مرقوم ہین اے شیعو دیکھو تمھاری ہی کتب معتبرہ اور تفسیر معتبرہ سے کیسی تصدیق حدیث اہلسنت کی ہوتی ہے غرض ان دلائل معقول اور مسلمہ طرفین سے صاف معلوم ہوگیا کہ تمام اصحاب کرام بالخصوص حضرت ابوبکر مانند شیر و شکر ملت رکھتے تھے اور ترقی دین و اشاعت اسلام مین دل و جان سے حمایت و اعانت کرتے تھے پس عیان ایمان پر واجب بلکہ فرض ہے کہ حقوق آداب رسالت آب صلعم کو ضرور ہی ملحوظ رکھین اور اپنے منہ اور زبان کو کلمات ترک ادب سے محفوظ رکھین اور بجز بدنصیب ازلی کار بند اس پند دلپسند کا نہوگا وہ بالیقین بموجب روایت حضرت امام حسن عسکری قطعی جہنمی ہے چنانچہ معتبر تفسیر شیعون مین جسکو حضرت امام حسن عسکری کی طرف منسوب کرتے ہین اوس مین وہ روایت اس طرح سے مرقوم ہے

ان الله اوحیٰ الی آدم لیفیض علی کل واحد منهم من محبی محمد و آل محمد و اصحاب محمد ما لو قسمت علی کل عدد ما خلق الله من طول الدهر الی آخرة وکانوا کفارا لاداهم الی عاقبة محمودة والایمان بالله حتی لیستحقوا به الجنة وان رجلا من یبغض آل محمد و اصحابه او واحد منهم یعذب الله عذابا لو قسم علی مثل خلق الله لاهلکهم اجمعین

ترجمہ تحقیق وحی کی اللہ تعالیٰ نے آدم کیطرف یہ کہ البتہ محمد و آل محمد و اصحاب محمد کے دوستون سے ہر ایک کو اس قدر فیض دیگا کہ اگر اوسکو ساری مخلوق پر جسکو اللہ تعالیٰ نے شروع زمانہ سے انتہا تک پیدا کیا ہے اور وہ سب کافر ہون تقسیم کرین البتہ اونکو عاقبت نیک ہو اور ایمان کو پہونچاوے تاکہ اوسکے سبب سے جنت کے مستحق ہوجاوین اور البتہ جو دشمنی رکھتا ہے آل محمد یا اصحاب محمد سے یا ایک سے بھی اون مین سے البتہ عذاب کریگا اوسکو اللہ تعالیٰ اس قدر کہ اگر اوسکو مخلوق خدا کی

برابر تقسیم کرین توسب کو ہلاک کرڈالے انتہی دیکھو بموجب روایت حضرت امام حسن عسکری
دوستی و محبت آل و اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کی برابر رکھنا فرض عین ہے اور دشمنی
اور بغض دونون مین سے ایک کا بھی باعث ہلاکت کا ہے اسلیے امام صاحب موصوف
نے مقام محبت مین او واحد منہم نفرمایا بلکہ مقام بغض مین کلمۂ واحد منہم کو بڑہایا جب عام
اصحاب رسالت مآب کی نسبت ارشاد امام ممدوح کا یہ ہے کہ آل و اصحاب مین
سے کسی ایک کی بھی دشمنی نرکھے توخاص اصحاب بدرجہا مستحق دوستی ہین پس بقول
امام صاحب موصوف دشمن آل محمد و اصحاب محمد کا یقینی دوزخی ہے اور دوست اونکا
قطعی جنتی ہے الحمد للہ والمنت یہی مذہب ہے اہلسنت والجماعت کا بیت

بہفتاد و دو ملت گردش چشم تو بیسازد	بیک پیمانہ رنگین کردی یک شہر محفلہا

مجملاً ذکر امامت کا

علماء اسلام اہلسنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ واسطے انتظام جہان و ہدایت گمراہان کے
مسلمانون پر امامت مقرر کرنا واجب ہے مگر فرقہ شیعہ اسکے خلاف ہے کہتے ہین کہ بسبب
لطف کے امامت خداوند تعالی پر واجب ہے عقلاً چنانچہ خواجہ نصیر نے تجرید العقائد
کے باب رابع قسم ثانی مین یہ عبارت نقل کی ہے ان الامامۃ لطف فہو واجب علی اللہ عقلاً
ترجمہ تحقیق امامت لطف ہے اور وہ واجب ہے اللہ پر از روئے عقل کے
اس اعتقاد پر فساد کو شیعون نے اپنے اصول دینی مین داخل کیا ہے اور اصول
دین شیعون کے پانچ ہین اول توحید دوم عدل سوم نبوت چہارم امامت پنجم
قیامت چنانچہ تحفۃ العوام کے صفحہ ۲ سطر ۱ مین مرقوم ہے لہذا امامت کے
واجب ہونے پر اس آیۂ کریمہ کو سند لاتے ہین ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا
فی الارض ونجعلہم ائمۃ ونجعلہم الوارثین ترجمہ ارادہ رکھتے ہین ہم یہ کہ احسان کرین

اون لوگون پر جو ضعیف جانے گئے زمین مین اور کرین ہم اونکو امام اور کرین ہم اونکو
وارث بفرض تسلیم آیۂ کریمہ سے صرف لطف الٰہی ثابت ہوتا ہے نہ وجوب امامت
اور کافی کلینی کی کتاب الحجۃ مین ہے ان الارض لا یخلو من حجۃ ترجمہ تحقیق
زمین امام سے خالی نہین رہتی ہے اور اسیطرح سے حق الیقین کے باب ۵ مقصد اول
مین مرقوم ہے اسی وجہ سے شیعہ معتقد ہین کہ اس وقت کے امام حضرت مہدی ہین
جو کہ حاضر مین غائب ہین غرض اس عقیدہ فاسد سے صرف شیعون کی یہ ہے کہ
خلافت خلفاء الراشدین باطل ہے اور اونکا جہاد فی سبیل اللہ بھی لاحاصل ہے اس لئے
امامت کو بچند شرائط مشروط کرتے ہین اور اوسکے منکر کو کافر فاجر جانتے ہین
شرط اول شیعون کے نزدیک امامت اصول دین سے ہے اس لئے اوسکو واجب
جانتے ہین اور اوسکے منکر کو کافر کہتے ہین جواب حق یہ ہے کہ تمام کتب سماویہ
مین امامت کے واجب ہونے کا مطلق اثر نہین ہے اور اگر ہے تو شیعو نکو چاہیے
کہ ہمکو جملہ کتب سماویہ سے صرف ایک ہی آیت دکھلا دین شرط دوم شیعہ معتقد ہین کہ
مومن و مومنہ کو امام کا پہچاننا ضروریات دین سے ہے پس جسنے پہچانا اوسکے
اگلے پچھلے گناہ معاف ہوئے چنانچہ کافی کلینی کی کتاب الحجۃ باب من عرف امام
مین لکھا ہے قال ابو عبد اللہ اعرف امامک فانک اذا عرفتہ لم یضرک ما تقدم ہذا الامر او تاخر
ترجمہ فرمایا حضرت امام حسین نے پہچان تو اپنے امام کو پس تحقیق تو نے جس وقت
اپنے امام کو پہچانا ہرگز نہ نقصان دینگے تجھکو اگلے گناہ اور جو کچھ کہ پیچھے اوس سے
کریگا جواب اس مجہول دعوے شیعون کا بھی کوئی ثبوت کتب سماویہ مین نہین ہے
غرض اس فقرہ موضوعہ ابن سبا سے اوسکے مریدون کی صرف یہ ہے کہ خلافت
اصحاب ثلثہ کا حق جاننا ضرور نہین ہے بلکہ معاذ اللہ اونکے ساتھ معرفت حاصل کرنا
باعث عذاب ہے بخلاف معرفت آئمہ کے کہ مومن پاک جی چاہے جیسے گناہ کرے

مثل کفر و شرک و فسق و فجور وغیرہ کے مگر وہ ہر حال مین مستحق ثواب ہے شرط سوم
یہ کہ امام افضل معصوم شجاع و نسل بنی ہاشم سے مثل پیغمبر محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے ہو چنانچہ حق الیقین کے باب ۵ مقصد ۳ مین مذکور ہے جواب تردید
ان سب دعاوی کی قرآنکی آیتون اور شیعون کی روایتون سے ہوتی ہے جواب
افضل ہونے امام کا تمام زمانہ سے یہ ہے کہ امام کے واسطے کوئی ضرور نہین ہے
کہ عنداللہ تمام جہان سے افضل ہو جیسا کہ فرمایا خدا تعالی نے ان اللہ قد بعث لکم
طالوت ملکا ترجمہ تحقیق اللہ نے بھیجا واسطے تمہارے طالوت کو بادشاہ دیکھو
طالوت مفترض الطاعت تھے بالاتفاق افضل معصوم نہ تھے اسلیئے کہ حضرت شموئیل
و حضرت داود علیہما السلام بہی اوسی زمانہ مین موجود تہے بلکہ ایک ہی کام پر مقرر
تہے بلاشبہ وہ اون سے افضل تہے اور معصوم ہونے کا یہ جواب ہے کہ آدم علیہ السلام
قبل از نبوت خلیفہ و امام تہے جیسا کہ فرمایا خدا تعالی نے انی جاعل فی الارض خلیفہ
ترجمہ تحقیق بنانا مین نے زمین مین خلیفہ دیکھو بالاجماع حضرت آدم علیہ السلام
مصدر گناہ ہوئے فرمایا خدا تعالی نے وعصی آدم ربہ فغوی ترجمہ اور نافرمانی کی
آدم نے اپنے رب کی پس گمراہ ہوا پہر فرمایا ثم اجتباہ ربہ فتاب علیہ وھدے ترجمہ
پہر قبول کیا اوسکو رب اوسکے نے پس رجوع کی اوسپر اور ہدایت کی لیکن یہ معاملہ
اوس وقت کا ہے کہ حضرت آدم صرف امام ہی تہے نبی نہ تھے اور قول جناب
امیر کا نہج البلاغت مین یہ ہے لا بد للناس من امیر برا و فاجر الخ ترجمہ چارہ نہین ہے
آدمیون کو امیر سے نیک ہو یا بد کہ عمل کرے اوسکی حکومت مین مومن اور بہرہ پاوے
اوسمین کافر اور پہونچ جاوے اوس حکومت مین تا زیست اور امون ہووین اوس
حکومت مین راہین اور پکڑا جاوے واسطے ضعیف کے حق قوی سے یا آرام پاوے
نیکبخت بدبخت سے اور راحت پائی جاوے دور کرنے بدبختی سے اور کافی کلینی مین

بروایت صحیحہ مرقوم ہے کہ حضرت امیرؑ اپنے یاروں سے فرمایا کرتے تھے لاتکفوا عن
مقالة بحق او مشورة بعدل فانی لست امن ان اخطی الخ ترجمہ نہ کنارہ کرو تم
گفتگو کرنے سے ساتھ حق اوسکے اور نہ مشورہ دینے ساتھ عدل کے پس تحقیق نہیں
ہوں میں امن میں یہ کہ خطا کروں میں ان وجوہات معقولات سے صاف معلوم ہو گیا
کہ خلیفہ اور امام کا معصوم ہونا ضرور نہیں ہے اور صحیفہ کاملہ میں [illegible] امام سجادؑ
سے بروایت صحیحہ مروی ہے قد ملك الشیطان عنانی فی سوء الظن وضعف الیقین
وانی اشکو سوء مجاورته لی وطاعة نفسی له ترجمہ تحقیق پکڑ لی ہے شیطان نے باگ
میری بدگمانیوں اور ضعف الیقین میں اور میں فریاد کرتا ہوں بدگوئیوں اوسکی
سے جو کہ میرے ساتھ رکھتا ہے اور مطیع ہونے نفس سے خاص واسطے اوسکے اور شجاعت
کی نسبت یہ جواب ہے کہ حسب باعتقاد شیعان آئمہ کرامؑ نے اپنی تمام عمر تقیہ میں
گذرانی اور ہمیشہ پابند تقیہ کے رہے اور کبھی ایسا موقع نہ پایا کہ اپنے مذہب شیعگی کا
اظہار کرتے یا مسائل واجب الاطاعت مثل متعہ دوریہ شرعیہ و دخول فی الدبر لطیفہ
و تحلیل فرج حقیقہ و غیرہم کو رواج دیتے بلکہ باوجود حصول خلافت کے بھی مطیع
اعمال و افعال خلفاء الراشدین المہدیین ہی کے رہے چنانچہ اس امر کی تصدیق
کتاب تنزیہ الانبیاء والائمہ مصنفہ شریف مرتضیٰ شیعہ سے ہوتی ہے و ہو ہذا ان
حضرت امیرؑ و شیعہ او ہمیشہ دین خود را اخفا فرمودہ اند و در پردہ دین مخالفین گذرانیدہ اند
و امن کامل و عدم خوف نیز در زمان ایشان حاصل نبود چہ اصل امامت ایشان را
بلاد کثیرہ و اقطار طویلہ مثل شام و مصر و مغرب منکر ماندند چہ جائے قبول احکام ایشان الخ
دیکھو تمہارا ہی مجتہد صاف صاف لکھتا ہے کہ آئمہؑ نے اپنی عمر کو حالت خوف و خطر میں
معاذ اللہ مانند خوار گان رائگان بسر کیا اور کبھی کسی نے اونکے حکم کو کچھ حقیقت نہ سمجھا
پس آئمہؑ خائف کی نسبت کسکو گمان شجاعت کا ہو سکتا ہے بلکہ بقول علامہ حلی

امام اعظم شیعوں کے ڈرپوک آدمی مستحق امامت کا نہیں ہوتا ہے الجبان لا یستحق الامامۃ
حق تو یہ ہے کہ اگر شیعہ اس جبانت سراپا اہانت کا نام تقیہ نرکھیں تو تو بہ تو بہ تمام امام
عقاد پر فساد شیعان پاک کافر اور مرتد اور مشرک اور نامرد سمجھے جاویں ورنہ قضیہ منعکسہ
یہ ہو کہ شجاعت کا نام جبانت رکھا جاوے اور نسل کی نسبت ہمارا یہ جواب ہے کہ
تمام بنی ہاشم پر فرض تھا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ عم رسول اللہ صلعم کو اپنا امام بناتے
اسلیئے کہ وہ بعد رسول اللہ کے تمام بنی ہاشم میں مکرم تر تھے اور ہمیشہ اونکی تعظیم و تکریم
رسول اللہ کرتے تھے اور نیز آپکی شان میں فرماتے تھے کہ عباس بمنزلہ پدر منست
پس اس فضل قربت سے تو بمقابلہ حضرت علی کے حضرت عباس زیادہ تر مستحق امامت
تھے بموجب العم اقرب من ابن العم عرفًا و شرعًا ترجمہ چچا قریب تر ہے بیٹے چچا سے
از روئے عرف و شرع کے سوا اسکے حضرت امام حسن اور بھی زیادہ از روئے
نسب بمقابلہ حضرت علی کے افضل تھے بنی ہاشم و معاونان بنی ہاشم اونہیں کو بعد
رسول اللہ کے امام کر دیتے اگر شیعہ حضرت عباس و حضرت امام حسن رضی اللہ عنہما کی
نسبت اپنی معتبر کتب سے ثابت کردیں کہ معاذ اللہ یہ دونوں صاحب موصوف
با عتقاد شیعان خاطی و عاصی تھے اسلیئے امامت کے لائق نہ سمجھے گئے تو اس پر ہم یہ
حجت باصواب لاویں کہ حضرت حسین تو ہر حال میں افضل الانساب جہان و معصوم
تھے پھر کیوں نہ امام بنائے گئے تخصیص حضرت علی کی امامت پر کیا ہے اگر نسب
ہی پر امامت موقوف ہوتی تو وقت نصب امامت غیر بنی ہاشم کے تمام بنی ہاشم
مدعی امامت کے ہوتے اور ہرگز ہرگز امامت صدیق اکبر خلیفہ برحق پر بیعت نکرتے
پس بیعت بنی ہاشم کی واسطے غیر بنی ہاشم کے تردید دعوے نسل بے اصل مدعیان
کے کرتی ہے **شرط چہارم** کہ شیعہ معتقد ہیں ہمارا عند اللہ و عند الرسول خاصہ
آئمہ اثنا عشرہ کا ہے سوائے انکے اگر اور کوئی دعوی امامت کرے یا خروج کرے

تلوار نکالکر کفار اشرار پر وہ ملعون و کافر ہے غرض اس افترا سے شیعونکی فقط یہ ہے کہ
جہاد و فتوحات خلفاء ثلثہ کا معاذ اللہ بالکل باطل ہے اور اونکی امامت بھی تو یہ تو بے
اصل ہے جواب اس نادر کا یہ ہے کہ بموجب اس اصول مخترعہ شیعہ کے
اکثر اولاد آئمہ مستحق سزا اور لعنت و ملامت کی ٹھہرتی ہے کیونکہ اولاد آئمہ میں سے بہتیرون نے
دعوی امامت کا کیا ہے چنانچہ دوسرے مقام مناسب پر انشاء اللہ تعالی معتبر کتب
شیعہ سے بیان کیا جاویگا اب سنیئے صحیح اثبات اس بات کا کہ اکثر اولاد آئمہ باعتقاد
شیعان ملعون و کافر ٹھہری چنانچہ اصول کافی کلینی کی کتاب الحجہ میں ادعائے امامت
میں ہے کہ جو کوئی دعوے امامت کرے اور وہ امام نہو تو منہ اوسکا کالا ہوگا قیامت
کے دن اگرچہ سید علوی اور اولاد علی ابن ابیطالب ہی کیون نہو وہ کافر ہے
پس بموجب اس روایت کے امت ابن سبا پر فرض ہوا کہ جن صاحبون نے
اولاد دوازدہ آئمہ سے دعوی امامت کیا ہے اون پر بموجب اپنے فرض مذہبی
کے ضرور ہے تبرا کیا کرین کیونکہ اس سے بڑھکر اونکے نزدیک کوئی عبادت نہین
ہے غرض اس دعوی سے اہل تشیع کی صرف یہ ہے کہ اسی بہانہ سے مومنین
اپنی جان عزیز کو آتش جانگاہ جہاد سے بچاوین گو نامرد ہی کیون نہ کہلاوین
اسلیے جہاد کو مخصوص دوازدہ آئمہ کرتے ہین اور اونکی اولاد مین سے جس کسی نے
دعوے امامت کیا معاذ اللہ اونکو ملعون و کافر کہتے ہین شرط یہ ہے کہ شیعہ امامت
کو اصول دین اور منصوص ائمہ کی طرف سے جانتے ہین اور اوسکے منکر کو کافر
کہتے ہین جواب اس افترا کا یہ ہے کہ اللہ تعالی نے تمام کتب سماویہ مین کسی
مقام پر امامت کو منصوص من اللہ و اصول دین سے نہین فرمایا ہے بلکہ اس
بارے مین جسقدر آیات نازل ہوئی ہین اون سے حسب عقیدہ اہل حق کے
یہی مطلب مفہوم ہوتا ہے کہ امت پر واجب ہے کہ ایسے شخص کو جو محافظ صغیرہ

وکبیرہ کا ہوا امام مقرر کرتی تاکہ لوگون کو خلاف شرع ہونے دیں اگر وہ شخص عدالت کیرتا عادل کہلاتا اور نہ ظالم اس مین کوئی قصور اہل نصب کی جانب نہوگا چنانچہ بعض فرقے بنی آدم کے حق مین خدا تعالیٰ فرماتا ہے اول آیت شریف ونجعلهم ائمة ونجعلهم الوارثين ترجمہ اور کرین ہم اونکو امام اور کرین ہم اونکو وارث دوم آیت وجعلكم ملوكا وآتكم مالم يؤت احدا من العالمين ترجمہ اور کیا تم کو بادشاہ اور دین تمکو وہ چیزین کہ نہین دیا گیا کوئی جہان والون مین سے سوم آیت هو الذي جعلكم خلائف في الارض ترجمہ اور وہ شخص وہ ہے کہ بنایا تمکو خلیفہ بیچ زمین کے دیکھو ان آیات بینات سے صاف معلوم ہوگیا کہ امامت منصوص من اللہ واصول دین سے نہین اگر ہوتی تو کہین نہ کہین کتب سماویہ مین اسکا ذکر ضرور ہی ہوتا اگر شیعہ اپنے دعوے مین سچے ہین تو ہمکو کتب سماویہ سے ثابت کر کے دکھاوین اگر کہین کتب شیعہ مین اسکا بہت کچھ ثبوت موجود ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ کتب شیعہ مین تو آئمہ کو معاذ اللہ خدا و رسول سے بھی بڑھکر لکھا ہے تو کیونکر اہل ایمان اون عقائد لغو کو مان سکتے ہین پس معلوم ہوا کہ معنی امام اور بادشاہ اور خلیفہ کے یہی ہین کہ جب خدا تعالیٰ عز اسمہ کسی کو اپنے بندون مین سے اس مرتبہ اعلیٰ پر پہونچاتا ہے تو اپنی مشیت و حکمت ازلی سے آدمیون کے دلون مین ڈال دیتا ہے کہ فلانیکو اس منصب پر مقرر کرو پس بموجب القاء ربانی کے آدمی مصلحت وقت دیکھکر جسپر اکثر کی رائے اتفاق کرے اوسکو اپنا سردار بناتے ہین جیسا کہ نہج البلاغت مین قول جناب امیر المومنین کا ہے من انما الشوری للمهاجرين والانصار کما سبق خلفاء ترجمہ فرمایا جناب امیر المومنین نے کہ وہ شخص بالتحقیق امام شوریٰ ہے اور اوسکی بیعت مہاجرین و انصار نے کی جیسی سبقت کی خلفا نے یعنی صحابہ ثلثہ نے دیکھو اگر امامت شوریٰ نہین ہوتی تو جناب امیر کبھی تصدیق نفرماتے

غرض اس جہل مرکب مفتریون کی یہ ہے کہ نعوذ باللہ خلافت حقہ خلفائے ثلثہ باطل ہے
اور معاذ اللہ انکو خلیفہ جاننا لا حاصل ہے شرط سی و ششم یہ کہ شیعہ معتقد ہین کہ آئمہؑ
کو علم ماکان و مایکون کا ہوتا ہے چنانچہ کافی کلینی کی کتاب الحجہ باب علی وہین مرقوم ہے
جواب حالانکہ اسی کتاب کے باب نادر مین بسند صحیح مرقوم ہے کہ علم غیب کا مخصوص
بذات الٰہی عالم الغیب مطلق کے ہے جیسا کہ فرمایا خدا تعالیٰ نے اپنی شان مین علما الغیب
والشہادۃ والعلم عند اللہ غرض اس تمہید سے اصل سے مفتریون کی خلافت حقہ خلفائے
راشدین مین بٹا لگانا ہے شرط ہفتم یہ کہ شیعہ مجبوری تمام طوعاً و کرہاً
حضرت خاتم النبیینؐ کو ہمرتبہ آئمہؑ کے جانتے ہین مگر معراج و کلمہ شہادت مین شریک
کہتے ہین اور دیگر انبیاؑ اسے افضل چنانچہ حق الیقین کے باب ۵ مقصد ۵ مین
یہ عبارت ہے کہ اکثر علما شیعہ را اعتقاد آنست کہ حضرت امیرؑ و سائر آئمہ علیہم السلام
افضل اند از سائر پیغمبرانؑ الخ اور اس بارے مین بہت سی احادیث متواترہ آئمہؑ سے
نقل کرتے ہین خلاصۃ المنہج ۲۳ پارہ سورہ والصافات مین تفسیر آیۃ کریمہ
وان من شیعتہ لابراھیم کی یون مرقوم ہے کہ بدرستیکہ پیروان نوحؑ ابراہیم خلیل
پہر لگے اس سے لکھا ہے کہ ابراہیمؑ گفت خداوندا مرا از شیعان علیؑ ابن ابیطالب
گردان حق تعالیٰ دعاء او را اجابت فرمود و او را داخل شیعان امیر المومنینؑ گردانید
و رسولؐ خود را ازان خبر داد باین آیۃ کریمہ الخ حالانکہ نسق عبارت کلام الٰہی سے صاف
ظاہر ہے کہ آیۃ موصوفہ فضائل مین نوحؑ کے ہے اس سے کچھ بھی علاقہ حضرت
امیرؑ کو نہین ہے اور کافی کلینی کی کتاب الحجۃ باب ان الآئمہ مین بعبارت مطول
مرقوم ہے جسکا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ آئمہؑ افضل ہین تمام انبیاؑ سے بعد خاتم المرسلین
کے اس وجہ سے کہ مرتبہ آئمہؑ کا بحیثیت ولایت مرتبہ انبیاؑ سے افضل ہے الخ
اہتمام اس موضوعات ابن سبا کا صرف اس وجہ سے ہے کہ کہین آئمہؑ پر فضیلت

حضرت شیخین کی ثابت نہو جاوے کیونکہ رسول مقبول نے قول حضرت شیخین کو قول انبیا کے ساتھ تشبیہ دی ہے چنانچہ منہج الصادقین ۱۰ پارہ سورۂ انفال مین تفسیر آیۂ کریمہ اِن یکن منکم الف یغلبوا الفین باذن اللہ واللہ مع الصابرین کی یہ لکھی ہے قال رسول اللہ مثلك یا ابا بکر مثل ابراهیم اذ قال فمن تبعنی فانه منی ومن عصانی فانك غفور الرحیم ومثلك یا عمر مثل نوح اذ قال رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا ترجمہ فرمایا رسول اللہ نے کہ اے ابوبکر کہاوت تیری کہاوت ابراہیم کی ہے جسوقت کہا کہ جسنے تابعداری کی میری پس تحقیق وہ میرے گروہ سے ہے اور جسنے نافرمانی کی میری پس تو بخشنے والا ہے مہربان اور اے عمر کہاوت تیری کہاوت نوح کی ہے جبکہ کہا اے پروردگار نہ چھوڑ تو زمین پر ایک کافر رہنے والا شیعون نے جو اپنی مستند و معتمد تفسیر مین یہ صحیح حدیث لکھی ہوئی دیکھی جی چھوٹ گئے فوراً بموجب یوسوس فی صدور الناس کے روایات موضوعہ کی بات مصنوعہ کو تجدیداً تیار کرکے اپنی معتبر کتب مین درج کرلیا تاکہ اہل سنت کے ہاتھ سے دستاویز نہ لگجاوے کہ وہ شیعون پر حجت معقول لاوین اس لیے بنظر پیش بندی روایات مذکورہ بالا کو وضع کیا کہ اہلسنت تو بعد خاتم المرسلین کے علی الترتیب خلفاء اربعہ کو خلیفہ برحق جانتے ہین مگر شیعہ آئمہ اثنا عشرہ کو ہمرتبہ خاتم المرسلین بلکہ افضل تمام فرشتون اور انبیاء اللہ سے جانتے ہین **جواب** ہم اس اعتقاد فاسد کی بھی تردید شیعون کی ہی معتبر کتب سے کرتے ہین چنانچہ کافی کلینی کی کتاب التوحید باب الکون و المکان مین امام جعفر صادق سے بسند صحیح مروی ہے قال امیر المومنین انما انا عبد من عبد الرسول ترجمہ فرمایا امیر المومنین نے کہ بالتحقیق مین غلامان رسول سے ایک غلام ہون پس بنظر انصاف مرتبہ غلام کا ہرگز برابر مرتبہ شاہ دو جہان کے نہین ہوسکتا ہے اور نیز قول جناب امیر کا نہج البلاغت من کلام للجواب مین اس طرح سے مرقوم ہے سیھلك فی صنفان محب مفرط تذھب به الی غیر الحق

ومنقض مفرط تذهب به البغض الی غیر الحق خیر الناس فیّ حالاً النمط الاوسط ترجمہ حضرت امیرؑ نے
فرمایا کہ دو گروہ میرے لئے ہلاک ہونگے ایک وہ کہ زیادتی کرے میری محبت میں اوس
حد تک کہ محبت میری اوسکو ناحق کی طرف کھینچے دوسرا وہ کہ کمی کرے میری محبت میں
اوس حد تک کہ کمی محبت میری کی اوسکو کھینچے طرف ناحق کے بلکہ بہترین آدمیونکا
وہ شخص ہے کہ افراط و تفریط میں متوسط ہو الحمد للہ یہی مذہب ہے اہل سنت والجماعت کا
شرط ہفتم اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ حضرت خیر البشرؐ معصوم مطلق اور
تمام مخلوقات سے افضل ہیں بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر و حق یہ ہے کہ
آنحضرتؐ کا مثال عالم مثال میں بھی پیدا نہیں ہے اور آپکا نظیر بھی عالم خیال میں ہویدا
نہیں ہے و صلوا علیہ وسلموا تسلیما و رفعنا لک ذکرک و لولاک لما خلقت الافلاک
بھی آپ ہی کی شان ذی شان میں وارد ہے بلا شرکت غیری اس لیئے اہل سنت
آپکے قول کو حدیث اور فعل کو سنت جانتے ہیں مگر شیعہ برعکس حکم الٰہی کے آئمہؑ کو
عصمت و علم و معجزات و معراج وغیرہ میں شریک جانتے ہیں اور قول رسول خدا
کو حدیث اور فعل آئمہؑ کو سنت کہتے ہیں اور آئمہؑ کے اوپر صلواۃ و تسلیمات بھیجتے ہیں
اور کچھ بھی فضیلت رسول الثقلینؐ کی معاذ اللہ آئمہؑ پر نہیں رکھتے **جواب** فریقین
سے ثابت ہے کہ جناب امیرؑ نے جو کچھ کہ فیض پایا وہ سب بطفیل تعلیم و ترتیب و تفہیم
و صحبت حضرت رسول خداؐ سے پایا اور اطفال ذو البعض کے پاپا تا بدیگران چہ رسد چنانچہ
نہج البلاغت کے سن کلامہ علیہ السلام میں یہ قول جناب امیرؑ کا منقول ہے فقال لہ
بعض اصحابہ لقد اعطیت یا امیر المومنین علم الغیب فضحک وقال للرجل کان کلبیا یا
اخا کلب لیس ھو بعلم الغیب وانما ھو تعلم من ذی علم علمک مالم تعلم وانما علم الغیب
علم الساعۃ وما عدد اللہ سبحانہ **ترجمہ** پس کہا امیر المومنینؑ کو بعض اصحابؓ اونکے
نے کہ تمکو علم غیب عطا ہوا ہے پس ہنسے جناب امیرؑ اور کہا واسطے اوس شخص کے کہ نہیں ہے

اوسکو علم غیب کا مگر وہ علم ہے کہ اوسکو سیکھا ہے مین نے صاحب علم سے جسنے ہمکو تعلیم کیا ہے اوس چیز پر کہ اوسے خبر دیتے تہے اور علم غیب علم قیامت کا ہے اور اوس چیز کو خدا تعالی نے اپنی ذات پاک کے واسطے مخصوص کیا ہے دیکہو جناب امیرؑ نے مثل دیگر صحابہؓ رضی اللہ عنہم کے رسول کریمؐ ہی کی بدولت تعلیم پائی تو پہر علم غیب کہان رہا اور کتاب من لا یحضرہ الفقیہ کے باب نوادر مین پند و نصائح تعلیم فرمانا رسولؐ اللہ کا جناب کو مذکور ہے دیکہو اس صورت مین بہی علم غیب نسبت جناب امیرؑ کے تصور نہین کیا جاتا ہے اور اسی کتاب کے آخر کتاب الطلاق مین معاذ اللہ آداب جماع رسولؐ اللہ کا جناب امیرؑ کو تعلیم کرنا اور اوسکی اونچ نیچ اور اولٹ پلٹ استغفر اللہ معہ ترکیب صحبت حرف بحرف اپنے داماد کو سمجہانا جسکے مضمون کو ہم بسبب شرم اہل حیا کے اپنے رسالہ تہذیب مین داخل نہین کرتے ہین جسکا جی چاہے وہ تحفۃ العوام معتبر کتاب شیعہ کے صفحہ ۱۰۱ سے تا ختم کتاب نثر و نظم کہ اوس طول فواحش کا تہوڑا اسا اجزا ہے بنظر غیرت ملاحظہ کرے یہ اردو رسالہ شیعون کا ہر جگہہ ہم پہونچ سکتا ہے اہل سنت کی تمام کتب مین ایسی عبارت پر حقارت کا مطلق اثر نہین ہے کہ معاذ اللہ حضرت رسولؐ خدا نے قواعد عیاشی حضرت عثمانؓ ذی النورین یا حضرت علیؓ کو تعلیم فرمائے ہون دیکہو ان وجوہات مسلمہ شیعہ سے صاف معلوم ہوگیا کہ ہرگز ہرگز جناب امیرؑ کو علم غیب نہ تہا اور صاحب کیونکر اس اعتقاد پر فساد کا گمان ہوسکتا ہے کہ عالم الغیب نے تو اپنے خاتم رسل کی شان مین وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی صاف صاف فرما دیا کہ اے بندو میرے جو کچہہ میرا رسولؐ کلام تم سے کرتا ہے وہ از روئے وحی کے ہے نہ اوسکی طرف سے تمکو چاہیئے کہ تم ایمان لاؤ اس بات پر کہ ہمارے رسولؐ کو علم غیب مطلق نہین ہے بلکہ عالم الغیب والشہادۃ خاص ہم ہین پس بموجب حکم عالم الغیوب کے بہی آئمہ غیب دان نہ ٹہرے اگر علم لدنی سے جسکے معنی وہ علم ہے

جو کسی کو بغیر کوشش کے حق تعالے اپنے نزدیک سے عطا فرماتے ہے یا بدون تعلیم و درس
کے اوسکی طبیعت یا ذہن مین ڈالدے اس مین تخصیص آئمہ کی کیا ہے یہ فضل خدا
کا عام ہے جسپر چاہے فرماوے جیسا کہ قرآن پاک مین ہے ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء
ترجمہ یہ فضل اللہ کا ہے جسپر چاہے کرے شرط ہشتم حق الیقین مین مذکور ہے کہ
جسوقت امام مہدی پیدا ہوے امام حسن عسکری اونکے بایان کو آئے امام مہدی نے
کہا السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ اور قرآن پڑھا آدمی اس واقعہ عجیبہ غریبہ کو دیکھکر
ڈر گئے اور کہنے لگے کہ یہ کون بشر ہے اوسدم امام حسن عسکری نے فرمایا کہ ہم آئمہ کی
اولاد اسیطرح پیدا ہوتی ہے اور چلنے کو دیکھنے کو بات تمیز سے خوارق کیا
لگتی ہے تعجب کیون کرتے ہو اور کتاب علل الشرایع مین ہے کہ امام مہدی نے بچپن ہی
مین دعوے امامت کیا تھا مگر بسبب خوف جان کے سرداب سرمن رائے مین غائب
ہوگئے اور حق الیقین مین ہے کہ سن شریف جناب کا وقت امامت بنا بر قول
اول قریب پانچ برس و بنا بر قول دوم چار برس و بنا بر قول سوم دو برس کا تھا
پیدا ہوتے ہی آپنے ایسے معجزے و خوارق دکھلائے کہ لوگون کے ہوش اوڑ گئے
اور اوس حضرت کو دو غیبت تھے صغری و کبری اور غیبت صغری مین حضرت ایک جماعت
سفیر و نواب کی رکھتے تھے اور آدمی عرضیان دیتے تھے اور مسائل پوچھتے تھے جواب
بخط شریف باہر آتا تھا الخ اسیطرح سے حق الیقین کے باب ۵ مقصد ۸ و ۹ مین ہے کہ
امام مہدی کے واسطے دو غیبت ہین صغری و کبری جواب غرض اس موضوعات دور از قیاس
سے صرف اہل فساد کی یہ ہے کہ کوئی زمانہ امام سے خالی نہین ہے پس خلافت اور
بادشاہت جو شروع اسلام سے قائم ہوتی چلی آئی ہین تا قیام قیامت بے سود ہین
اسی بنا پر شیعہ اولی الامر کے معنی سے مراد صاحب زمان لیتے ہین افسوس بیچارے
شیعون کی انتظار کرتے کرتے آنکھین پتھرا گیئن اور ہائے مہدی ہائے مہدی کہتے کہتے

آوازین پڑگئین کہ کروڑون اسی خبط مین واویلا و مصیبتا کر کے مر گئے اور لاکھون اسی خیال محال مین وا حسرتا وا لہفا کہتے ہوئے مرتے چلے جاتے ہین مگر جناب صاحب زمان کو ذرہ برابر بھی اپنے منتظرون مظلومون پر کہ جور و تعدی ناصبیون سے کیسے کیسے ظلم و ستم اوٹھا رہے ہین رحم نہین آتا ہے اور باوجود علم کثرت معاونان شیعان ایران و لکھنؤ وغیرہ کے پھر بھی آپ سرداب سے نہ آج نکلتے ہین نہ کل کہین سرداب کے دروازہ پر مکڑی نے جالا تو نہین پورد یا جسمین اولجھکر مجبور ہو گئے ہون یا قاصد صبا نے چپکے سے جا کے آپکے کان مین پھونک دیا ہو کہ ابھی شیعون سے سُنی بہت زیادہ ہین شاید یہ خبر وحشت اثر سنکر سرداب کے کونے مین ہمرد با کر بیٹھ رہے ہون یا خواب خرگوش نے ایسے کان چھپکے ہین کہ باوصف داد و فریاد و استغاثون شیعون کے آپ غفلت سے اوٹھ نہین سکتے ہین نہ اب کسی کی عرضی لیتے ہین اور نہ کسی کے مسئلہ کا جواب دیتے ہین اگر ہماری رائے مانین تو شیعہ تمام روئے زمین کے سر من رائے مین ہو کر چارون طرف شہر مذکور کے سرنگین لگاوین جہان کہین اپنے مطلوب کو پاوین قدمون پہ گر پڑین اور کہین کہ آپکے طالب تو کمرین باندھ مستعد ہو کر آموجود ہوئے اب آپ بھی جہاد کی تیاری کیجئے اور ذوالفقار اپنے دادا کی جسنے جبرئیل عؑ کے پر کاٹے ہین ہاتھہ مین لیجئے اور ہمکو اجازت میدان کی دیجئے دیکھیے تو ہم کیسے جوہر دکھلاتے ہین ایک دفعہ تو قسم حضرت عباسؑ علم بردار کی سنیون کے چھکے چھوڑا دینگے بلکہ اونکا اور اونکے علما کا نام و نشان تمام روئے زمین سے مٹا دینگے پھر آگے جو چاہے سو ہو شاید اس ہمت بندھانے سے امام صاحب مردوئے بنکر میدان مین نکل کھڑے ہون طریق دوسرا متصور نہین ہے غرض اس قصہ کو وضع کرنے سے صرف طائفہ ابن سبا کی یہ ہے کہ بعد رسالتؐ پناہ کے زمانہ خروج امام مہدی تک جو کچھ کہ خلافت و امامت و جہاد و غنیمت سے اہل سنت و الجماعت کو حاصل ہوا وہ سب معاذ اللہ فعل عبث ہے شرط ظلم

اے شیعو قسم ہے تمکو اپنی ہٹ دھرمی کی ایکدم تعصب کو بالاے طاق رکھکر اپنے اپنے
زنگ آلودہ دل مین بنظر انصاف غور تو کرو کہ جناب امیر کس وجہ سے سزاوار امامت کے
آیا بسبب الوہیت یا بکثرت ظہور خوارق عادت یا رکھنے قدم بر شانۂ رسول اللہ سراپا
رحمت یا معصومیت یا لیٹنے بستر رسول علیہ السلام پر شب ہجرت یا شرکت نبوت یا قریبی
قرابت یا صدور کرامت یا نسبی فضیلت یا پیدا ہونے خانہ کعبہ میں اسکی برکت سے
مستحق امامت تھے یا اور کوئی دعوے ہے تو اوسکو بھی ظاہر کیجیے ہم انشاء اللہ تعالی
اوسکا بھی جواب دندان شکن تحریر کرینگے اب سنیے اپنے کل دعاوی کا جواب اگر
کہین کہ بسبب الوہیت کے جناب امیر مستحق امامت تھے تو یہ عقیدہ تو بعینہ بالکل
عقیدہ یہود و نصارا کے ہے اس عقیدہ فاسدہ کی تردید تمام کلام الہی مین موجود ہے
مثل سبحانہ وتعالی عما یشرکون شیعون کو چاہیے کہ کسی اہل سنت سے صرف معنی سورہ
اخلاص کے دریافت کر لین اگر سمجھنے کی لیاقت رکھتے ہون اگر کہین کہ بسبب ظہور خوارق
عادت کے حقدار امامت تھے جب مدار کار اس دعوی کا خوارق ہی پر موقوف ہے تو اکثر
خوارق جوگیون اور اتیتون اور حکماء یونان اور اہل طلسم وغیرہ سے بھی سرزد ہوتے
ہین چاہیے کہ وہ بھی نعوذ باللہ اس فضیلت کے مستحق سمجھے جاوین اگر کہین کہ حضرت
علی نے دوش اقدس رسول علیہ السلام پر اپنا قدم رکھا اس سبب سے لایق امامت تھے
تو حضرت صدیق اکبر نے بار نبوت چند کوس تک واسطے رفع تکان اور نہ ظاہر ہونے
قدم کے نشان کے اپنی پشت پر اوٹھایا جسکی تصدیق آیندہ حملہ حیدری و دیگر تاریخ
شیعون سے ہو گی پس حضرت صدیق اکبر زیادہ سزاوار امامت ہوئے اگر کہین کہ
معصومیت کی وجہ سے امامت کے مستحق تھے تو قول جناب امیر کا صحیفہ کاملہ مین
یون مرقوم ہے قد ملک الشیطان عنانی فی سوء الظن وضعف الیقین انی اشکو سوء
مجاورته وطاعة نفسی له دیکھو نفس اور شیطان کا غالب ہونا دونون منافی

عصمت جناب موصوف کی ہین اگر کہین کہ بسبب جان فدائی شب ہجرت کے امامت کے لائق تھے تو اس سے بڑھکر صدیق اکبر نے یہ کام کیا کہ اپنی جان و مال و اہل و عیال قطعاً بیست بردار ہو کر بے خوف و خطر حضرت خیر البشر کے ہمراہ ہو لیئے اور جو جو مصائب و متاعب کہ اثنائے راہ و غار مین گذرے وہ کتب طرفین سے ثابت ہین اس صورت مین بھی مستحق امامت حضرت صدیق اکبر ہی ٹھہرے اگر کہین کہ جناب امیر نور نبوت مین شریک تھے بموجب حدیث موضوعہ شیعیان کنت انا و علی ابن ابیطالب بین یدی اللہ تو اسکے مقابل مین حدیث حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ کی یون مروی ہے کنت انا و ابابکر و عمر و عثمان و علی بین یدی اللہ قبل ان یخلق آدم بالف عام پس اس حدیث صحیح سے بھی علی الترتیب امامت ثابت ہوئی چنانچہ یہی مذہب ہمارا ہے اگر کہین کہ بسبب قریبی قرابت کے قابل امامت تھے تو حضرت عثمان ذی النورین زیادہ تر لائق تھے اسلئے کہ رسول اللہ کی دو صاحبزادیان آپکے نکاح مین آئی تھین اگر کہین کہ بسبب صدور کرامات کے امامت کی فضیلت رکھتے تھے تو بالاتفاق صدور کرامات کا حضرت امام مہدی سے بکثرت ہوگا پس صدور کرامات حضرت امام مہدی کا باعث تفضیل آبا و اجداد امجاد پر غیر ممکن ہے اگر کہین کہ جناب امیر نسب مین افضل ہین اس سے امامت کے لیئے اولی سمجھے گئے تو حضرت عباس عم رسول اللہ بدرجہا لائق تھے بموجب العم اقرب من ابن العم عرفاً و شرعاً سوا اسکے حضرت حسنین اور بھی زیادہ جناب امیر سے از روئے نسب کے افضل تھے پھر کیون نہ امامت کے لائق تصور کیئے گئے اگر کہین کہ جناب امیر کعبہ شریف مین پیدا ہوئے تھے اس وجہ سے امامت کے لیئے خاص کیئے گئے پس حکیم ابن حزام بن خویلد بھتیجے حضرت خدیجۃ الکبری کی بھی تو خانہ کعبہ مین پیدا ہوئے تھے لائق تھا کہ وہ بھی امامت پر مقرر کیئے جاتے اب مریدان ابن سبا کو چاہیئے کہ جناب امامت دستگاہ کے امام بلافصل ہونے کی

کوئی تازہ بتازہ نو بنو دلیل قوی پیش کرین بیت عشق چہ آسان نمود آہ چہ دشوار بود
ہجر چہ دشوار بود یار چہ آسان گرفت و انشاء اللہ تعالی اوسکے جواب باصواب مین کمی
نکی جاویگی بلکہ بہت جلد اہتمام اس کام نیک کا کیا جاویگا عرسانیدن امر حق طاعت ست
ہم تو دیکھین کہ آپ کتنا اوسکے کہتے ہین عرتا من قلم انداز ہم و گیرد قلم را و اب سیکے گوش
ہوش سے کارگذاریان حضرات صحابۂ ثلثہ کی تواریخ فریقین سے بطریق اختصار سنکے
کہ اونہون نے حمایت و اعانت رسول اللہ صلعم مین کیا کیا کام کیا اور اپنے
زمانہ خلافت مین کیا نام کیا بعد اوسکے آئمۂ اثنا عشری کا حال
بہی علی الترتیب بے کم و کاست معتبر تواریخون سے قلمبند کیا جاویگا واللہ المستعان

مجملاً ذکر امیر المومنین خلیفہ اول رضی اللہ تعالی عنہ کا

ذکر خلیفہ اول

اصلی اسم شریف حضرت صدیق اکبر کا عبد اللہ ہے اور کنیت ابو بکر لقب مشہور صدیق ہے
پیدا ہوئے مکہ معظمہ مین قوم قریش قبیلہ بنی تمیم نسب آپکی نسب رسول اللہ سے پشت مرہ
بن کعب مین ملتی ہے یا ین سلسلہ ابو بکر بن ابی قحافہ بن عامر بن کعب بن سعد بن تمیم
بن مرہ بن کعب دو برس چند ماہ بعد ولادت رسول اللہ سے پیدا ہوئے اور پندرہ برس
کی عمر سے بصدق ارادت رفاقت اور مصاحبت آنحضرت مین مستسعد و ممتاز ہے
حضر مین ہمدم سفر مین ہمقدم آپکے چال چلن کا وہ حال تھا کہ کبھی ایام جاہلیت مین بہی
مرتکب ملاہی و مناہی مثل میخواری و زناکاری و ظلم و خیانت و دروغگوئی و عہدشکنی
و بیحیائی و عیب جوئی وغیرہ کی نہوئی تہی اگرچہ یہ سب منہیات قریش مین بکثرت
شایع و رائج تہین اعبادت اصنام سے نہایت بیزار تھے پکے موحد نیکو کار تہے سب سے پہلے
رسول اللہ پر ایمان لائے اور بہت سے خطائی قریش کو ترغیب دلائی چنانچہ جماعت کثیر
آپکی ہدایت اور دلالت سے مشرف باسلام ہوئی سب سے پہلے آپنے نہایت شجاعت اور

حسن عقیدت سے مکہ معظمہ مین مسجد بنائی پہر اوس مین باعلان تمام تلاوت کلام الٰہی کی نہو
جمانی حمایت دین واشاعت اسلام واعانت خیر الانام مین اس درجہ کوشش کی کہ امکان
بشر سے دور ہے سارا مال ومنال محبت رسول مقبول مین لٹا دیا حتی کہ نوبت بہ فقر وفاقہ
پہونچی ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند * جب کفار مکہ نے رسول اللہ کو بہت ہی ستایا
بلکہ قتل کا مصمم ارادہ کیا آپنے بمعیت سرور عالم کی مدینہ منورہ کو ہجرت کی اور جو جو مصائب اور
تکالیف آپکو اثناء راہ مین درپیش ہوئے کتب فریقین مین مشرح مرقوم ہین مانند غار حرا مین مار
خونخوار کا کاٹنا اور واسطے رفع تکان سفر حضرت کو چند کوس پشت پر سوار کرکے لیجانا وغیرہ
اس مقام پر ایک امر تنقیح طلب ہے وہ یہ ہے کہ شیعہ فخریہ کہتے ہین کہ حضرت علی نے نبی اللہ
کے دوش مبارک پر قدم رکہا ہے قصہ ایجاد بندہ شیعون کا ہے یہ کہتے ہین کہ جب مکہ معظمہ
فتح ہوا حضرت رسول خدا نے اندر کعبہ مقدسہ کے جاکے تمام اصنام کفار اشرار کے توڑ ڈالے مگر چند بت
جو اونچے طاقون مین رکہے تہے باقی رہگئے تب حضرت نے فرمایا کہ اے علی تم میرے دوش
پر چڑہکر طاقون کے بتون کو توڑ ڈالو جناب امیر نے عرض کی کہ مجہسے ایسی بے ادبی نہوگی
اوس وقت حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ اے علی تم سے بار نبوت ہرگز ہرگز نہ اوٹہ
سکیگا لیکن مجبوری جناب امیر نے دوش اقدس سرور عالم پر چڑہکر طاقون کے بتونکو
توڑ کر نیچے ڈالا اب یہان سے قیاس کیجاوے فضیلت حضرت صدیق اکبر کی کہ اوس
بار مشکل کو جسکو حضرت علی کل غالب اوٹہا سکے کیسی آسانی سے چند کوس تک اوٹہایا
چنانچہ تصدیق اسکی حملہ حیدری معتبر تاریخ شیعون مین موجود ہے **ابیات**

چو رفتند چندین بدامان دشت	قدومش فلک سای مجروح گشت
ابوبکر انگہ بدوشش گرفت	ولے زین حدیث سست جائے شگفت
کہ درکس چنان قوت آمد پدید	کہ بار نبوت تواند کشید

آپکی راے بھی اکثر پیغمبر خدا کی راے کے موافق ہوا کرتی تھی اسلیئے کہ معاملہ فہمی مین آپکی فکر بلند خوب ہی لڑا کرتی تھی حالت علالت مین رسول اکرم نے آپ ہی کو امام المسلمین بنایا اور خود بھی امام الہدی نے آپکے پیچھے نماز ادا کی حدیث اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر ترجمہ پیشوا بناؤ دین مین پیچھے میرے ابوبکر یا عمر کو حدیث لا ینبغی لقوم ان امام غیرہ ترجمہ نہین لائق کوئی قوم مین سواے اوسکے (یعنی ابوبکر کے) کہ امام ہو چنانچہ اسی حجت ساطعہ پر مہاجرین و انصار نے آپکو خلیفہ بنایا اور تمام حل عقدہ کار بار خلافت نے آپہی کی راے جہان آراے پر قرار پایا حق یہ ہے کہ آپنے اپنے زمانہ خلافت مین وہ وہ کام نمایان کیے کہ باید و شاید کثرت سے مرتدین عرب مثل مسیلمہ کذاب اسود عنسی وطلیحہ وغیرہ کو تہ تیغ فرمایا اور بہت سے مانعین زکواۃ کا بار سر دوش ہستی سے گرایا اور اون ہفت گروہون کا جو آپ ہی کے زمانہ خلافت سراپا عدالت مین مرتد ہوگئے تھے قتل عام کیا اور بقیۃ السیف داخل سلام کیا وہ یہ ہین اول بنو فزارہ قوم عیینہ بن حصن دوم غطفان قوم قرہ بن سلمہ سوم بنو سلیم قوم شوم ابن عبد یالیل چہارم بنو یربوع قوم مالک بن نویرہ پنجم یعنی بنو تمیم قوم سجاح بنت المنذر متبنہ زوجہ مسیلمہ کذاب ششم بنو کندہ قوم اشعث بن قیس کندی ہفتم بنو بکر بمقام بحرین مین سواے انکے بزور شمشیر لاکھون کفار اشرار کو مسلمان کیا اور افواج کثیرہ مومنین جان نثار کی جانب روم و فارس کے تعین فرما کے لاکھون سے جزیہ لیا بہت سے ملکون پر فتح پائی چنانچہ ہر ملک سے بیشمار غنیمت ہاتھ آئی آپنے کبھی خلاف سنت رسول اللہ کوئی کام نہ کیا اگر پانی بھی پیا تو بحکم شریعت پیاسہ

چنان حکمت و معرفت کار بست	کہ در امر و نہیش در و نے نخست

قضیہ فدک

صحیح قصہ صرف اس قدر ہے جو کتب معتبرہ اہل سنت سے لکھا جاتا ہے۔ فدک ایک موضع ہے

خیبر مین وہ بغیر جدال قتال کے دار الاسلام ہوا اوسمین کچھہ درخت خرمہ کے تھے اوسکو
باغ فدک کہتے ہین رسول مقبول نے موضع اور باغ کی آمدنی کو واسطے مصارف اپنے
اہل و عیال کے مقرر فرمایا تہا ہمیشہ حضرت صلعم اوسکے محاصل کو بموجب آیت ذوی القربیٰ
والیتامیٰ والمساکین وابن السبیل کے اپنے اعزا و اقربا پر صرف کرتے اور جو کچھہ بچتا
اوسکو یتیمون اور محتاجون اور مسافرون کو ایثار فرماتے تہے جب حضرت رسالت
پناہ نے دنیا سے رحلت فرمائی اور حضرت صدیق اکبر مسند آرا ے خلافت ہوئے
حضرت خاتون قیامت نے اپنے دولت خانہ ملائک آستانہ پر حضرت صدیق اکبر
کو طلب فرما کے درخواست فدک کی اگرچہ اور ورثا بھی فدک کے موجود تھے
اور ابھی تک کسی نے اونھون مین سے مطالبہ بھی نہین کیا تھا لہذا نائب رسول نے یہ حدیث
شریف جواب مین پیش کی قال قال رسول اللہ صلعم لا نورث ما ترکناہ صدقة
ترجمہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے ہمارا کوئی وارث نہین اور جو کچھہ چھوڑین ہم صدقہ
ہے یہ جواب سنکر حضرت زہرا کو بہ مقتضاے بشریت کسیقدر ملال ہوا اور پہر کبھی اپنے
دعوی وراثت نہ کیا حضرت صدیق اکبر نے دوسری مرتبہ حضرت سیدۃ النساء کے حضور
مین حاضر ہو کے اور حضرت شیر خدا کو درمیان مین دیکے معذرت کی اور حقیقت حال کہ
موافق حکم خدا اور رسول کی تہی عرض کی چنانچہ حضرت فاطمہ نے کہ بنت رحمۃ العالمین
کی تہین خلیفہ برحق کے عذر معقول کو بدل و جان قبول فرمایا اور فوراً رنج بشری کو اپنے
سینہ رحمت گنجینہ سے نکال ڈالا پس عمل فدک کا حضرت ابو بکر کے زمانہ سے حضرت
امام حسن کے زمانہ تک مطابق دستور حضرت رسالت پناہ کے رہا یعنی ہمیشہ حاصل
فدک کا قبائل و عشائر رسول اکرم پر تقسیم کیا جاتا تہا اور مابقی صرف محتاجان ہوتا تہا
فقط اب تہوڑی سی جوڑ بندیان جو حضرات شیعہ بطور طعن اہلسنت سے کیا کرتے ہین
مع جواب کے سنیئے طعن اول خواجہ نصیر شیعہ تجرید العقائد مین لکھتا ہے کہ ابو بکر نے

مانع ارث حضرت زہرا کے ہوئے **جواب** اسکا یہ ہے کہ ہم کتب معتبرہ شیعون ہی سے ثابت کرتے
ہین چنانچہ کافی کلینی کی کتاب العقل والجہل باب صفت العلماء مین حضرت امام جعفر صادق
سے روایت ہے ان الانبیاء علیہم لم یورثوا درہما ولا دینارا وانما یورثوا من احادیثہم فمن
اخذ بشیٔ منہا فقد اخذ حظا وافرا ترجمہ اس عبارت کلینی کے شارح شافی
اس طرح شرح کی ہے از انبیاء ہر چہ باقی ماندہ اگرچہ ترکہ است وران حکم ترکہ نیست اور
آخر کتاب من لایحضرہ الفقیہ کے باب نوادر الوصایا مین اسی مضمون کی روایت حضرت
علی سے حضرت ابوحنیفہ کی وصیت مین مروی ہے چون فدک وراثت حق سیدۃ النساء
بلاشرکت دیگر وارثان رسول مستند گشتہ دیکھو ان دونون روایتون سے کیسی تصدیق
حدیث شریف کی جو حضرت صدیق اکبر نے حضرت زہرا کے جواب مین پیش کی تھی
ہوتی ہے پس یہ کہنا تمہارا کہ یہ حدیث موضوع ہے محض لغو ٹھہرا اور انہین روایتون
سے بخوبی ثابت ہوا کہ حضرت صدیق اکبر نے بارہ رعایت سب حقدارون کے
حق عادلانہ ملحوظ و محفوظ رکھا **طعن دوم** مجالس المومنین کی مجلس اول مین یہ تحریر ہے
کہ حضرت نے بموجب حکم وآت ذی القربی حقہ کے فدک حضرت زہرا کو دیدیا تھا اسی سبب
سے دعوے فدک کا کیا **جواب** دیکھو تفسیرون مین کہ آیۂ وآت ذی القربی مکی ہے جب
یہ آیت نازل ہوئی تھی فدک کہان تھا پس یہ دعویٰ قاضی صاحب کا کہ فدک حضرت
نے بموجب آیۂ موصوفہ کے زہرا کو دیدیا تھا محض باطل ٹھہرا مزید بران یہ حکم بھی عام
نہ خاص پس تخصیص وراثت حضرت زہرا کی کس معنی سے ہوتی ہے بلکہ دور از عقل
یہ بات ہے کہ خلاف نص قرآنی حضرت ما ینطق عن الہوی نے کیونکر خاص حضرت زہرا کو
فدک دیا اور دوسرے حق دارون کو باوجود حکم خدا کس لیے محروم کیا یہ امر محال محض
مخالف شان ہادی انس وجان کے ہے **طعن سوم** شیعہ کہتے ہین کہ خلیفہ اول نے
حضرت زہرا سے گواہ طلب کیے حضرت علی اور ام ایمن نے شہادت دی مگر خلیفہ نے

قبول نہ کی پس تکذیب معصوم کفر ہے جواب اول تو نص قرآنی شہادت سے ہے جناب امیرؑ کی ناقص تھی اسلیئے کہ قرآن پاک مین ہے کہ دو مرد شہادت دین یا ایک مرد اور دو عورت برعکس اسکے محض خلاف شرع ہے تعجب کہ جناب امیرؑ مظہر العجائب و الغرائب سے با وصف معصومیت کیون غلط گواہی دی اس شہادت نامشروع سے معصوم نہ ٹھہرے بلکہ جناب امیرؑ کی اوس وصیت کی جو طعن اول مین ثبت ہوئی تکذیب ہوتی ہے اگر حضرت صدیق اکبرؓ نے معقول عذر شرعی کے سبب سے حضرت امیرؑ کی شہادت ناقص کو قبول نہ فرمایا تو گناہ کیا کیا یہ تو عین اطاعت خدا و رسولؐ کی تھی دوم کشف الغمہ مین مذکور ہے کہ حضرت علیؑ نے جبکہ آپ منصب خلافت پر مشرف تھے اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس دیکھی دعوے اپنا شریح قاضی مدینہ منورہ کے روبرو پیش کیا قاضی نے حضرت امیر المومنین سے شہادت طلب کی جناب امیرؑ حضرت امام حسنؑ اور غلام قنبر کو شہادت کے واسطے لیگئے قاضی نے گواہی نامنظور کی اس لیے کہ ایک حضرت امیرؑ کے صاحبزادے تھے اور دوسرے غلام اور اسیطرح سے کتاب القضا من لایحضرہ الفقیہ مین مرقوم ہے دیکھو تو قاضی شریح نے شہادت دو امام معصوم سے کیون نہ کافر ہوا اور اگر کافر ہوا تو حضرت امیر المومنینؑ نے کہ خلیفہ وقت تھے کیون نہ قاضی کافر کو معزول کیا اس لیے کہ کافر کو قضا جائز نہین ہے اہلسنت کی کتابون مین اس قدر عبارت زیادہ ہے کہ حضرت امیرؑ نے قاضی شریح کے حق مین دعا خیر کی

طعن چہارم حق الیقین کے شیعہ لکھتے ہین کہ وکلاء حضرت زہراؑ کو ابوبکرؓ نے آدمی بھیجکر اوٹھا دیا جواب اول کتاب مذکور مین نام وکلاء حضرت زہراؑ اور حضرت ابوبکرؓ کے آدمیون کا جنھون نے وکلاء کو باغ سے نکال دیا تھا نہ لکھنا ضعف دعوی کے واسطے حجت قوی ہے دوم حضرت اسد اللہ الغالب علیؑ کل غالب نے کیون اپنے شیعونکو ہمراہ لیجاکے روک ٹوک نہ کی سکوت سوائے جبانت کے کیا معنی رکھتا ہے اور اگر تقیہ

باعث سکوت تہا تو غالب علی کل غالب کی صفت آپکی ذات پر صادق نہین آتی ہے

طعن پنجم شیعہ کہتے ہین کہ اہلسنت کی کتابون مین ہے کہ حضرت زہرا حضرت ابوبکر سے رنجیدہ ہوئین پس رنجیدہ ہونا حضرت معصومہ موصوفہ کا مستلزم کفر ہے

جواب رنجیدہ ہونا اور چیز ہے اور رنجیدہ کرنا اور چیز ہے حضرت صدیق اکبر کو پاس حقوق دیگر ورثائے ذوی القربی مثل حضرت عباس عم رسول اللہ و ازواج مطہرات کے ملحوظ تہا نہ رنجیدہ کرنا حضرت زہرا کا اگر بالغرض محال کفر ہے تو اس اتہام اور الزام سے حضرت علی بہی بری نہین ہو سکتے بلکہ نعوذ باللہ آپکی جانب اطلاق کفر کا زیادہ عائد ہوتا ہے اسکی تین دلیل مستند معتبر کتب شیعہ ہی مین موجود ہین **اول** حق الیقین مین ہے کہ حضرت فاطمہ خطابہائے شجاعانہ و درشت باسید اوصیا نمود کہ مانند جنین رحم پردہ نشین شدہ و مثل خائنان در خانہ گریختہ خود را ذلیل کردہ در روزے کہ دست از سطوت خود برداشتی گرگان سید رندو مے برند تو از جائے خود حرکت نمی کنی امیر المومنین فرمود صبر کن و آتش خود را فرو نشان الخ ایسے مضمون ترک ادب نسبت حضرت شیر خدا و سیدۃ النسا رضی اللہ عنہما کے لکہنا شیعون ہی کا کام ہے ہماری تو روح کانپتی ہے استغفر اللہ **دوم** جبکہ حضرت علی نے ایک کنیز حبشیہ کی طرف التفات فرمائی حضرت زہرا آزردہ ہوئین حتی کہ شکایت حضرت رسول اکرم سے کی او سوقت حضرت جبرئیل وحی لائے کہ شکایت فاطمہ کو قبول نکر یہ عبارت کتاب علل الشرایع کے باب العلت مین ہے **سوم** جب حضرت زہرا نے سنا کہ حضرت شیر خدا قصد نکاح کا ابوجہل کی دختر کے ساتہہ رکہتے ہین آپ نہایت درجہ آزردہ ہوئین اور حضور مین سید الانبیا کے حاضر ہوکے شکایت کی حضرت صلعم نے ابوبکر و عمر و طلحہ کو بہیجکر حضرت علی کو گہر سے طلب کرکے فرمایا یا علی ما علمت فاطمۃ الصنعۃ وانا منہا فمن اذاہا فقد اذانی ترجمہ اے علی تمکو معلوم نہین کہ فاطمہ میری جگر گوشہ ہے

پس جسنے اوسکوا یذا دی اوسنے مجھکو ایذا دی یہ عبارت بہی جلد اول باب العلت کتاب علل الشرائع کی ہے دیکھو بالاتفاق آزردہ ہونا رسول اللہ کا کفر ہے پس ایذا دینا حضرت علی کا رسول خدا کو کیا معنی پیدا کرتا ہے کیونکہ کلمہ ایذا کا بمقابلہ لفظ آزردہ کے بدرجہا اہمیت مین بڑہا ہوا ہے پس حضرت زہرا کا آزردہ ہونا حضرت ابوبکر سے ایسا تھا جیسا کہ از روئے بشریت کے آزردہ ہونا حضرت موسیٰ کا حضرت ہارون علی نبینا وعلیہما السلام سے تھا قصہ مختصر یہ ہے کہ جب حضرت موسیٰ کوہ طور پر تشریف لیگئے اور اپنی جگہ تبلیغ کے لیے حضرت ہارون کو نائب اپنا کر گئے تاکہ نگرانی امت کی رہے اور کوئی کفر و شرک نکرنے پاوے چنانچہ آپکو چالیس دن گذر گئے اس مدت مین سامری کے بھکانے سے بہت لوگ گمراہ ہوگئے ہرچند کہ حضرت ہارون پند و ولبند فرماتے مگر کوئی بہی نہ سنتا جب حضرت موسیٰ طور سے تشریف لائے اور امت کو دام ضلالت مین پھنسا پایا نہایت ہی درجہ آزردہ ہوکے وہ تختیان جنپر کلام الٰہی لکہا تھا زمین پر پھینکدین اور حضرت ہارون کا سر پکڑکے ہلایا اور داڑہی کو سوٹڈالی جب حضرت ہارون نے امر واقعی بیان کرکے معذرت چاہی حضرت موسیٰ نے حضرت ہارون کو حق بجانب دیکھکر درگذر کی اسیطرح سے حضرت زہرا نے حضرت صدیق اکبر کو حق بجانب معلوم کرکے درگذر کی اور معاملہ فدک کا خلیفہ برحق کی رائے پر موقوف رکھا چنانچہ اس کا ثبوت خود حضرت فاطمہ کے قول سے ہوتا ہے مجاج السالکین مین جو شیعون کی مستند کتاب ہے یہ لکہا ہے کہ چون ابوبکر بمعذرت آمد خاتون قیامت فرمود افعل فیہا کما کان ابی رسول اللہ صلعم یفعل فیہا ترجمہ کر تو اوس مین (یعنی فدک مین) جیسے میرے باپ رسول اللہ صلعم کیا کرتے تھے اور صاحب حضرت زہرا۔ کیون نہ درگذر فرمائیں کہ آپ تو خاص الخاص رحمت اور جگر گوشہ رحمت العالمین تہین اگر آپہی الکاظمین الغیظ کی تعمیل نکرتین تو پہر کون تعمیل کرتا کیونکہ آپ تو عین چشم مروت کی پتلی تہین اور حق الیقین

یون ہوئی ہے کہ ابو بکرؓ بفاطمہؓ گفت کہ خدا تعالیٰ راست گفتہ و رسول خدا صلعم راست گفتہ و تو
دختر او ہم راست میگوئی تو معدن حکمتی و موطن ہدایت و رحمتی و رکن دینی و عین حجت لعمہ
ندانم صدق گفتار ترا و انکار نمی کنم خطاب ترا اور کتاب علل الشرایع مین ہے کہ ابو بکرؓ عہد کردہ
بود کہ تا رضائے فاطمہؓ زیر سایۂ مکان نیاید و شب ہمین حال گذرانید و امیر المومنینؑ پیشین
حضرت زہرا بمصالحہ پرداخت پس اقرار فضیلت سیدۃ النساء کا کمال خیر خواہی
حضرت صدیق اکبرؓ کی ہے اسپر بہی کینہ رکہنا حضرت سیدہؓ کا محض خلاف شان
معصومیت و رحمت کے ہے اور یہ بات بہی دور از قیاس ہے کہ تمام جنت نے تہوڑی
سی حرص دنیا کے لیئے اس قدر رنج کیا ہو کہ تا زندگی دور نہوا ہو جیسا کہ شیعہ بدگمانی
کرتے ہین طعن ششم حق الیقین مین یہ عبارت ثبت ہے کہ ابو بکرؓ نامہ در باب
فدک نوشتہ بحضرت فاطمہ داد عمرؓ حاضر شدہ گفت این چہ نامہ است ابو بکرؓ گفت کہ
فاطمہؓ دعوے فدک کرد و ام ایمنؓ و علیؑ بر وے گواہی دادند من این نامہ را نوشتم عمرؓ نامہ
را از دست فاطمہؓ گرفت و پارہ کرد حضرت فاطمہؓ گریان شد و بیرون رفت اور اسیطرح
سے نہج الکرامۃ معتبر کتاب شیعون مین ہے کہ ابو بکرؓ فدک بفاطمہؓ نوشتہ داد و سیدہ
گرفتہ بیرون رفت تا ملاقی شد عمرؓ کتابت را پارہ کرد **جواب** حضرت صدیق اکبرؓ
ان دونون روایتون کی شہادت سے بہرکیف الزام رد دعوی حضرت زہراؓ اور
رد شہادت حضرت علیؑ سے جو طعن اول و سوم مین مرقوم ہوئے بری ہوئے
اور حکم حضرت عمرؓ کا کہ مخالف حکم خلیفۂ وقت کے تھا قابلیت نفاذ کے نہین رکہتا
اگر یہ کہا جاوے کہ حضرت صدیق اکبرؓ بہی مثل حضرت شیر خدا حضرت فاروقؓ سے
ترسان و لرزان رہتے تھے تو یہ بات بہی ہم شیعون کی معتبر کتابون سے ثابت
کرتے ہین کہ بارہا حضرت صدیق اکبرؓ نے حضرت عمرؓ کے کہنے کو نہ مانا چنانچہ
مجالس المومنین کی مجلس دوم مین ہے کہ ابو بکرؓ نے عمرؓ کے کہنے سے خالد کو معزول

نہ کیا اور مجلس سوم مین ہے کہ عمرؓ حذیفہ بن الیمان انصاری سے انتقام چاہتے تھے
ابو بکرؓ نے اونکے کہنے سے انتقام نہ لیا پس کیا ضرور تھا کہ حضرت ابو بکرؓ خلاف اپنے
فرمان و پیمان کے کہ جسمین کسر شان خلافت کے بہی متصور تہی حضرت عمرؓ کی مرضی کو
مقدم رکہتے بلکہ یہ امر زیادہ تر باعث اشتعال طمع رفع خلیفہ دوران کا تہا طعن پنجم
بعض ہیر صاحب یون فرماتے ہین کہ فدک اگرچہ حق زہراؓ کا نہ تہا مگر ابو بکرؓ کو ضرور دینا
تہا کہ وہ دیدیتے جواب حق الیقین مین مرقوم ہے کہ ابو بکرؓ بفاطمہؓ گفت کہ اموال و
اثقال خود از تو مضائقہ نمیکنم آنچہ خواہی بگیر تو سیدہ است پدر خودی و شجرہ طیبہ از
برائے فرزندان خودی انکار فضل تو کسے نمیتواند کرد و حکم تو نافذ است در مال من اما در
مال مسلمانان مخالفت گفتہ پدر تو نمیتوانم کرد الخ پس اس عبارت سے صاف ظاہر ہے
کہ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت زہراؓ کی دلداری اور احترام مین کوئی دقیقہ باقی نہ اوٹھا
رکھا تہا اگر در صورت ایسے اعتذار اور انکسار کے بہی حضرت زہراؓ کے دل مین بغض
رہا تو حضرت صدیق اکبرؓ کی فضیلت مین کہ بنص قرآنی ثابت ہے کیا نقص پیدا
ہو سکتا ہے البتہ یہ بات نہایت تعجب انگیز ہے کہ باوجودیکہ سیدہ بالیقین جانتی
تہین کہ فدک مین ازواج مطہراتؓ و عمؓ رسولؐ کائنات وغیرہ بہی حقوق شرعی
رکہتے ہین پہر اس درجہ اصرار و تکرار امر ناحق پر کیون کیا اور باوصف علم حق بجانب
ہونے خلیفہ برحق کے سیدہ نے اپنے سینہ رحمت گنجینہ کو کینہ سے کیون نہ صاف
و پاک کیا کیونکہ تین دن سے زیادہ مسلمان سے کینہ رکہنا کفر ہے پس حضرت ابو بکرؓ
کہ امیر المومنینؓ و سید المسلمینؓ تہے بہت بڑہکر مستحق عفو ہے کیونکہ حضرت صدیقؓ
اکبر کا فدک تہا حضرت زہراؓ کو ندینا عذر شرعی کے سبب سے تہا نہ ازراہ غصب کے
ہان جو مال کہ بلا شرکت غیری تہا مثل دلدل و زرہ و شمشیر وہ سب حضرت علیؓ کے
سپرد کردیا چنانچہ کتب سیر مین مشرح مذکور ہے طعن ہشتم کفر شیعہ یہ کہتے ہین

کہ حضرت رسول خدا نے وصیت کی تھی کہ فدک حق زہرا کا ہے جواب اسکا فریقین سے
ثابت ہے کہ وصیت ثلث مال مین ہوتی ہے نہ تمام مین چنانچہ استبصار کے باب ثلث مال
مین کہ شیعون کی بڑی معتبر کتاب ہے لکھا ہے لا یجوز الوصیة باکثر من الثلث
ترجمہ نہین جائز ہے وصیت زیادہ تہائی سے فرض کردم اگر حضرت نے وصیت بھی
کی تھی تو حضرت امیر نے فدک کو کیون نہ حوالہ حسنین کیا اس صورت مین عملدرآمد
محض خلاف وصیت رسول خدا کے ٹھہرا بلکہ وصیت کا نہ ماننا جسکی فرضیت نص قرآنی
ثابت ہے بہت ہی بڑا گناہ ہے پس گناہ خانہ برانداز جناب امیر کے عصمت کا اہو
طعن نہم شیعہ کہتے ہین کہ مضمون اوس حدیث کا جسکو ابوبکر نے زہرا کے روبرو
پیش کیا تہا وہ مخالف نص قرآنی ہے کما قال اللہ تعالی یُوصِیکُمُ اللّٰہُ فِی اَولَادِکُم
لِلذَّکَرِ مِثلُ حَظِّ الاُنثَیَینِ ترجمہ وصیت کرتا ہے اللہ تمہاری اولاد کے حق مین مرد
کے لئے مثل دو حصون عورتون کے ہے جواب تحقیقی یہ ہے کہ معترض اس
حکم خدا کو مطلق نہین سمجھے کیونکہ اس حکم سے ذات پاک صاحب لولاک کی قطعًا
مستثنیٰ ہے یہ حکم عام ہے نہ خاص چنانچہ فرمایا خدا نے آبَاؤُکُم وَاَبنَاؤُکُم لَا
تَدرُونَ اَیُّہُم اَقرَبُ لَکُم نَفعًا ترجمہ باپ تمہارے اور لڑکے تمہارے نہین جانتے
تھے تم کون اونکا قریب تر ہے تمہارے لئے از روئے نفع کے اور پھر فرمایا تِلکَ
حُدُودُ اللّٰہِ وَمَن یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُولَہٗ یُدخِلہُ جَنّٰتٍ تَجرِی مِن تَحتِہَا الاَنہَارُ
خَالِدِینَ فِیہَا ترجمہ یہ حدین اللہ کی باندہی ہوئی ہین اور جو شخص تابعداری
خدا اور اوسکے رسول کی کرتا ہے داخل ہوگا جنت مین جاری ہین اوسکے نیچے نہرین
ہمیشہ اوس مین رہے گا اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس حکم سے رسول اللہ
مستثنیٰ ہین پھر فرمایا رب اکبر نے مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّن رِّجَالِکُم ترجمہ
نہین ہے محمد باپ کسی کا تم آدمیون مین سے البتہ یہ آیت شریف خاص

نبی صلعم کی شان مین نازل ہوئی ہے پس ان آیتون سے معلوم ہوا کہ مضمون حدیث کا مخالف نصوص فرقانی نہین ہے یہ سب سمجھ کا قصور ہے ع پڑین پتھر سمجھ پر آپکی سمجھے تو کیا سمجھے ہمکو کمال ہی تعجب ہے کہ جب شیعون کے نزدیک عموماً عورات کا زمین مین حصہ نہین ہے تو امر نامشروع پر کیون اس قدر جد و کد کرتے ہین چنانچہ یہ حدیث کتاب معتبر من لایحضرہ الفقیہ کے باب نوادر الوصایا مین موجود ہے فالارض والعقار فلا میراث لھن

ترجمہ عورتون کا زمین اسباب وغیرہ مین کچھ حق نہین ہے البتہ یہ حدیث مخالف نص قرآنی ہے جیسا کہ آیہ اول مین مذکور ہے واضح ہو کہ یہ تمام سطعونات و اقوال مخالف شیعون کے محض بغرض معدوم کرنے حقوق الارث ازواج مطہرات کے ہین حالانکہ اونکی شان مین خدائے تعالی جلشانہ وازواجه امهاتهم فرماتا ہے خصوصاً حق تلفی حضرت عائشہ صدیقہ کی کہ محبوبہ خاص رسول اکرم ہین زیادہ تر مد نظر رکھتے ہین سوائے اسکے قضیہ فدک کا اور معنی نہین رکھتا ہے پس ہم تردید اس رد و بدل کی ابن بابویہ کے قول سے کہ بڑے مجتہد شیعون کے ہین کرتے ہین واما فاطمة بنت محمد فبکت علی رسول الله صلعم حتی نادی بها اهل المدینة وقالوا لها قد اوذینا بکثرت بکاءک فکانت تخرج الی مقابر الشهداء فتبکی حتی تقضی حاجتها ثم تنصرف

ترجمہ فاطمہ بیٹی محمد کی اپنے باپ کے غم مین اس قدر روتی تھی کہ مدینہ کے لوگون کو تکلیف پہونچتی تھی اور کہا لوگون نے اوسکو کہ رونا تیرا ہمکو بہت ستاتا ہے پس نکلجاتی طرف قبرستان شہدا کے اور روتی یہان تک کہ پوری کرتی اپنی حاجت (یعنی جی بھر کر روتین) پھر واپس آتی اب ناظرین انصاف دوست غور فرماوین کہ جب حضرت سیدہ کی غم مفارقت والم مهاجرت سید الانبیا مین وہ حالت ہو کہ جنکے آہ و نالہ سے مدینہ کے لوگ بیچین ہون تو پھر ذکر معیشت کیسا اور فکر وراثت کیسی اور یہ اعتقاد بھی شیعون کا کہ حضرت زہرا آئین دربار حضرت ابوبکر مین جا کے دعوے

فدک کیا محض منافی شان جناب عصمت مآب کے ہے عقل سلیم ایسے بالکل لغو کو تسلیم
نہین کرتی ہے ؎ بدنام کنندۂ نکونامے چند ۔ غرض حاصل مذہب شیعہ اثنا عشریہ
کا اسی پر مبنی ہے کہ پیرایۂ دشمنی مین اصحاب باصفا پر تبرا کیا اور پیرایۂ دوستی مین آل
عبا کو بھلا برا کہنا جسکو ذرہ برابر بھی عقل ہے وہ بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ ہرگز حضرت
زہرا نے تھوڑے سے فدک دنیا کے واسطے اپنی عصمت و رحمت کو ہاتھ سے نہ دیا ہوگا بلکہ
ہمارا اعتقاد نسبت آپکی عصمت اور رحمت کے یہ ہے کہ اگر دو جہان آپکے قبضۂ تصرف مین
ہوتے اور اگر اونکو کوئی کمترین خلایق مین سے طلب کرتا یا کوئی بدترین خلایق مین سے
غصب کرتا تو بھی آپکی شان کرامت عطا و عفو مین سبقت فرماتی کیونکہ خود بھی رحمت
تھین اور بھی رحمۃ العالمین کی پیاری بیٹی اور اسیطرح سے اگر صدیق اکبر رض ادائے
حق کی رعایت مین محض مجبور نہوتے تو ضرور فدک حضرت زہرا کو عطا کر دیتے کیونکہ
آپکی فیض رسانی مسلمہ فریقین ہے چنانچہ آپکی فیاضی کا حال علامہ طبرسی نے اپنی
کتاب مجمع البیان مین یون لکھا ہے عن ابن زبیر قال ان الله نزلت فی ابی بکر
لانه اشتری الممالیک الذین اسلموا مثل بلال و عامر بن فہیرة وغیرہما یعنی آیت سیجنبہا
الاتقی الذی شان مین ابو بکر رض کے نازل ہوئی کہ وہ غلامون کو جو اسلام مین داخل ہوتے
مول لیتے اور خدا کی راہ مین آزاد کرتے مثل بلال و عامر وغیرہ کے افسوس جسکی
شان مین خدا تعالی آیتین نازل کرے اور اونکو اتقی الناس کہے اور اہل بغض اوس سے
عداوت رکھین اس سے بڑھکر اور کون سا ظلم ہوگا۔ باقی حال حضرت صدیق اکبر رض
برحق کا یہ ہے کہ آپنے دو برس تین ماہ دس دن خلافت کی آپکے نگینہ مہر پر نقش
نعم القادر الله کا کندہ تھا آپنے اپنے آخری وقت مین حضرت عمر رضی الله عنه
کو لایق انصرام مہام اسلام کا معلوم کرکے واسطے خلافت کے صحابۂ رسول الله سے
وصیت فرمائی وقت شام بروز دوشنبہ ۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳ ہجری کو بسبب اثر

زہر سانپ کے کہ غار مین کاٹا تھا مدینہ منورہ مین وفات پائی عمر شریف آپکی تریسٹھ برس کی ہوئی روضۂ مقدسہ مین ہم پہلوے رسول اللہ کے دفن ہوے انا للہ وانا الیہ راجعون اب ہم شیعون کی معتبر کتاب سے ایسی حدیث نقل کرتے ہین جس سے خاص صدیق اکبر کی فضیلت ثابت ہو تفسیر حسن عسکری علیہ السلام مین ہے کہ حضرت رسول خدا نے ہجرت کی شب کو حضرت ابوبکر سے فرمایا جعلک منی بمنزلۃ السمع والبصر والراس من الجسد وبمنزلۃ الروح من البدن ترجمہ یعنی بنایا تجھکو بمنزلہ میرے سمع اور بصر کے کیا اور بجاے سر کے جسم سے اور بجاے روح کے بدن سے شیعون کو چاہیے کہ تفسیر مذکور کو بغور ملاحظہ فرماوین اور انصاف کرین کہ حق کسکی طرف ہے

مجملاً ذکر امیر المومنین خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ کا

نام اصلی آپکا عمر ہے اور کنیت ابو حفص اور لقب مشہور فاروق قوم قریش قبیلہ بنی عدی مولد شریف مکہ معظمہ نسب آپکا نسب رسول اللہ سے پشت کعب مین ملتا ہے باین سلسلہ عمر ابن الخطاب بن عمر بن نفیل بن عبد العزی ابن رباح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی ابن کعب بن لوی رسول اللہ کی ولادت کی تیرہ برس بعد پیدا ہوے اور آپنے رسول اللہ علیہ التحیۃ والسلام کی دعا کی برکت سے اسلام قبول کیا حق یہ ہے کہ جسدن آپ ایمان لائے پشت دین کی مضبوط ہوگئی اور کمر کفر کی ٹوٹ گئی قصہ مختصر آپکے ایمان لانے کا یہ ہے کہ ابوجہل نے جسکو پیغمبر خدا سے کمال ہی دلی عداوت تھی اپنے بھائیون سے کہا کہ جو کوئی پیغمبر کو قتل کرے اور اونکا سر لاوے اوسکو اسکے صلہ مین ہزار شتر سرخ بال والے اور بہت سے درہم ودینار دون چنانچہ حضرت عمر نے اس کام کو بعد لینے اقرارنامہ کے ابوجہل سے اپنے ذمہ لیا اور وہان سے بارادہ قتل رسول خدا کے چلے

اودہر حضرت عمرؓ کا چلنا تہا اودہر جناب باری سے فرشتون کو حکم ہوا کہ اسکو ہماری
طرف بلاؤ اور جسکے سر کے لینے کو جاتا ہے اوسکے قدمون پر گراؤ اور ہماری قدرت
کاملہ کا تماشا دیکہو کہ دشمنی ہوا رہا تا ہے اور سبب ہوا لوٹیگا کافر بنکر نکلا ہے اور مومن پاک
ہوکر پہریگا ہماری دشمنی سے ارادہ پر مستعد ہوکر اوٹہا ہے اور ہماری ہی محبت کے
دام مین ابہی پہنستا ہے اگرچہ وہ اپنی خوشی سے ہمارے دوست کے قتل کو چلا ہے
اور ہم زبردستی اوسکو کافرون کے قتل کو مقرر کرتے ہین تم شتابی سے سطح زمین پر جاؤ
اور اوس کا ہاتہ پکڑ کر ہمارے دین مین لے آؤ اور سچ گر نیاید بخوشی موئے کشانش آرید
غرض جب حضرت عمرؓ تلوار کو گلے مین حمائل کرکے نہایت غصہ اور طیش مین رسول اللہ
کی جانب چلے فرشتگان ملاء اعلیٰ نے غلغلہ شادی کا بلند کیا کے طرقوا طرقوا کا شور
مچایا حضرت عمرؓ نے اثنائے راہ مین بہت سے معجزے دیکہے اتفاقاً راہ مین ایک
مسلمان ملا اوسکے مارنے کا قصد کیا اوس نے کہا کہ پہلے اپنی بہن اور بہنوئی کی خبر لو
کہ وہ مسلمان ہوگئے ہین تب اورون کی خبر لینا سنتے ہی اس خبر کے حضرت عمرؓ اپنی
بہن کے گہر گئے دروازہ بند پایا مگر آواز جانگداز قرآن پڑہنے کی باہر سے سنی دروازہ
کہٹکہٹایا آپکی بہن نے دروازہ کہولا حضرت عمرؓ نے اندر جاکے اپنی بہن بہنوئی سے
کہا کہ تم جو کچہہ کہ پڑہتے تہے ہمکو دو دیکہین تو کیا ہے اونہون نے دینے سے انکار کیا
آپنے اپنی بہن بہنوئی کو مار پیٹ کر بہت کچہہ آزار دیا جب آپکی بہن نے یہ زیادتی
دیکہی کہنے لگین کہ اے عمرؓ بلاشک ہم صدق دل سے مسلمان ہوگئے اب کلمہ
اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کا ہمارا حرز جان ہے اور اشہد ان محمدؐ الرسول اللہ ہر دم ورد
زبان ہمکو جو کرنا ہے سو کرو جب حضرت عمرؓ نے ایسا سخت جواب اپنی ہمشیرہ سے
سنا نرمی سے کہا کہ اے بہن تمنے محمدؐ سے کیا دیکہا کہا اونپر کلام الٰہی نازل ہوتا ہے
کہا ہمکو بہی تو کچہہ سناؤ آپکی بہن نے سورہ طٰہٰ سنائی اوسکی فصاحت اور

بلاغت سنتے ہی آپ کو غش آگیا جب ہوش آیا فرمایا کہ یقیناً یہ سچا خدا ہی کا کلام ہے
جو ہر دو ازلی اس مین کلام کرے وہ شقی ابدی لاکلام ہے پھر تو آپنے صدق دل
سے کلمہ شہادت پڑہا اور قصد حضوری حضرت رسول خدا کا کیا جب حضرت عمر رضی
اللہ عنہ کی آمد آمد کا شور مچا اصحاب رسالت مآب مین تھلکہ پڑگیا اس لیئے کہ آپ کی
ہیبت اور شوکت مشہور عالم تھی جون ہی در اقدس پہونچے کسیکا حوصلہ
نہ پڑا کہ دروازہ کہولے یا کچھ منہ سے بولے سکتہ کا عالم تھا مگر حضرت اسیر حمزہ رضی
اللہ عنہ عم رسول اللہ صلعم شجاعانہ اوٹھ کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے کہ اگر عمر
نیک نیتی سے آیا ہے تو بہتر ہے ورنہ اوسی کی تلوار اور اوسیکا سر ہے جب دروازہ
کہولا حضرت عمر اندر آگئے اور مضمون اس شعر کا زبان صدق ترجمان پر لائے
~~ مرحبا سید مکی مدنی العربی ✤ دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی
حضرت رسول خدا نے دیکہا کہ عمر ایمان کے ساتھ آئے بنفس نفیس کھڑے ہوگئے
اور اونکو آغوش رحمت مین الیسا دبایا کہ اونکا سینہ نور ایمان کا گنجینہ بن گیا حضرت
صلعم آپکے ایمان لانے سے بہت ہی شاد ہوئے اور آپکی طرف دیکھکر مسکرانے لگے
حضرت عمر نے صدق دل سے اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد انک رسول اللہ
کا نعرہ مارا مسلمان آپکے ایمان لانے سے حمد وثنا خدا کی کرنے لگے اور نہایت ہی خوشی
سے باآواز بلند تکبیر پڑہنے لگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اوس سید مرسول صلعم
سے عرض کی کہ یا حضرت بتون کی عبادت تو علانیہ ہو اور خدا کی عبادت خفیہ
خانہ کعبہ مین چلیئے اور باعلان نماز ادا کیجیئے چنانچہ حضرت نے آپکے معروضہ کو قبول
فرمایا اور بڑی شان اور دبدبہ سے صحابۂ باصفا کو ہمراہ لیکر داخل خانہ کعبہ
ہوئے کافر کہ منتظر سر رسالت پناہ کے تھے حضرت عمر کو ہمراہ رسول اللہ کے دیکہکر
پوچھنے لگے کہ اے عمر یہ کیا کیا حضرت عمر نے جواب دیا کہ سنو اے اشرار

مین صدق دل سے خدائے واحد پر ایمان لایا اور رسول اللہ کی غلامی کا غاشیہ اپنے دوش پر اوٹھایا جو اطاعت خدا و رسول آپسے بظہور آئی ہے وہ سیر اخبار اور اکابر سے ظاہر ہے چنانچہ اوسی دن آپکی شوکت فاروقی دیکھکر اٹھارہ ہزار کفار داخل اسلام ہوئے اور آپکی حمایت و اعانت کے سبب سے رسول اللہ نے مع اصحاب باصفا بخوف و خطر نماز بالجہر خانہ کعبہ مین ادا کی اصل حقیقت آپکی ایمان کی یہ ہے اور ملا باقر مجلسی شیعہ نے بحار الانوار کی چودہوین جلد مین جسکا نام کتاب السماء والعالم ہے مسعود عیاشی سے آپکی کیفیت اسلام کے بارے مین یہ روایت کی ہے (روی العیاشی عن ابی جعفر علیہ السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اللہم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او بابی جہل بن ہشام) یعنی امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا سے دعا کی کہ الہی عزت دے اسلام کو عمر ابن الخطاب کے اسلام لانے سے یا ابو جہل کے مسلمان ہونے سے غرضکہ حضرت رسول کی قبول کی ہوئی دعا حضرت عمر کی نسبت قبول ہوئی اور حملہ حیدری والا مورخ جو بڑا متعصب شیعہ ہے آپکے ایمانکی حقیقت بڑی دھوم سے اس طرح پر نظم کرتا ہے شیعوں کو چاہیے کہ نقل کو اصل سے ملا دیکھین

مصرعہ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

نظم

چنان بد کہ بوجہل ازان سرزنش — بگفتے شد عداوت منش
کہ جز قتل پیغمبر ذو الجلال — نبودش دگر ہیچ فکر و خیال
یکے روز مے گفت با اشقیا — کہ آرد کسے گر سر مصطفا
ہزار اشتر از خود بہ بخشم باو — دو کوہان سیہ دیدہ و سرخ مو
ز دیبائے مصری و برد یمن — دگر سیم و زر بخشمش چند من
عمر چون شنید این سخن گفتنش — بجنبید عرق طمع در تنش
باو گفت سوگند اگر میخوری — کہ از گفتہ خویشتن نگذری

من امروز خدمت رسانم بجان
گرفت از ابوجهل اول قسم
بآن کار چون رفت بیرون عمر
که همشیره ات نیز با جفت خویش
برآشفت با خصم ازین گفتگو
سوی خانهٔ خواهر خویش رفت
چو آمد به پیشش در ایستاد
شنید آنکه میخواند مرد نکو
عمر زد در خواهرش باز کرد
در افتاد با جفت خواهر بجنگ
گلویش به تنگی فشرد آنچنان
بیامد و آن خواهرش نوحه گر
اگر شاد گردی ز ما ور ملول
کنون گر کشی سر بداریم پیش
چو بشنید از وی حکایت عمر
بگفتش چه دیدی تو از مصطفا
بگفتا کلام خدای جلیل
شنیدیم و گردید بر ما یقین
عمر گفت از آن قول معجز اساس
بر او خواهرش آیهٔ چند خواند
دلش زان شنیدن بسی نرم شد

بیارم به پیش سر مصطفا
پس آنگاه زد در ره کین قدم
یکی گفت با او ندانی خبر
گرفته ست دین محمد به پیش
بگفتا بریزم کنون خون او
چو آمد به نزدیک تر پیش رفت
صدائی شنید و بآن گوش داد
کلامی که نشنیده بد پیش او
چو آمد درون شور آغاز کرد
گرفتش ز حلق و بیفشرد تنگ
که نزدیک شد تا شود قبض جان
بگفتش چه خواهی ز ما ای عمر
نمودیم دین محمد قبول
ولی بر نگردیم از دین خویش
ندانست کو بر چه گردد دلیر
که گشتی بدینش چنین مبتلا
که آورد با حضرت جبرئیل
که هست این کلام جهان آفرین
اگر یاد داری بخوان بی هراس
عمر گوش چون کرد حیران بماند
بسوی اسلام سرگرم شد

وزان پس گشتند باهم روان / بنزد رسول خدای جهان
بدولت سرای پیمبر شدند / چو در بسته بد خادمش در زدند
یکی آمد و دید از پشت در / که استاده با تیغ بر در عمرؓ
نبیرد نبی رفت و احوال گفت / بماندند اصحاب اندر شگفت
چنین گفت پس عمّ خیر البشر / که خوفم نیست بروی کشائید در
گر از راه صدق آمد مرحبا / وگر باشد او را بخاطر دغا
بتیغی که دارد حمائل عمرؓ / تنش را سبکسار سازم ز سر
چو در باز کردند بر روی او / در آمد عمرؓ با لب عذر گو
گرفتش ببر سرور انبیا / نشاندش بجائیکه بودش سزا
بگفتند اصحاب هم تهنیت / وزان بیشتر یافت دین تقویت
پس اصحاب دین راشد این مدعا / که از خدمت سرور انبیا
بسوی حرم آشکارا روند / نماز جماعت بجا آورند
رسید این سخن چون بعرض رسول / ز خیر البشر یافت عز قبول

رسول خدا کو آپکے ایمان لانے سے کمال ہی درجہ کی خوشی حاصل ہوئی اور دعوت ایمان کی آشکارا فرمائی ہجرت کے وقت آپ مکہ سے مدینہ کو علانیہ تشریف لے گئے کسی کافر کا حوصلہ نہوا کہ آپکا مقابلہ کرے تمام مصائب اور محارب اور اعانت اور حمایت اسلام مین ثابت قدم و راسخ دم رہے وحی الٰہی اکثر آپکی رائے کے مطابق نازل ہوتی تھی چنانچہ ہمارے اس دعوی کی بھی تصدیق معتبر کتب شیعون مین بکثرت موجود ہے چند نمونے ہدیۂ ناظرین کئے جاتے ہین اول آپکی دعا سے شراب اور جوئے اور بت پرستی اور پانسونکا مثل متعہ قیامت تک کو حرام ہونا چنانچہ منہج الصادقین مین مرقوم ہے کہ حضرت عمرؓ یہ دعا کرتے تھے اللھم بین بیننا فی الخمر بیانا شافیا

یعنی اے خدا ظاہر کر تو درمیان ہمارے بابت شراب کے بیان صاف تب یہ آیۃ نازل ہوئی انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان ترجمہ تحقیق کہ شراب و جوا و بت و پانسے پلید کی ہین عمل شیطان سے دوم منہج الصادقین مین ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسولؐ خدا واسطے عیادت ابن ابی منافق کے کہ نزع مین مبتلا تھا تشریف لیگئے اوسنے عرض کی کہ یا رسولؐ اللہ اپنا پیراہن میرے کفن کے واسطے عطا فرمایئے اور جب مر جاؤن تو میرے جنازہ کی نماز بھی آپ ہی پڑھیئے حضرتؐ نے پیراہن دیدیا جسوقت وہ مر گیا حضرت نے ارادہ اوسکے جنازہ پر نماز پڑھنے کا کیا حضرت عمرؓ نے آپکو اس ارادہ سے باز رکھا اور اوسکی حرکات ناشایستہ و اطوار نابایستہ کو حضور مین رسولؐ خدا کے عرض کیا معاً یہ آیت شریف نازل ہوئی ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ انہم کفروا باللہ ورسولہ وماتوا وہم فاسقون ترجمہ اور نہ نماز پڑھ تو اوپر کسی کے اونھون مین سے جو مرا ہمیشہ اور نہ کھڑا ہو اوپر قبر اوسکی کے تحقیق اونھون نے کفر کیا ساتھ اللہ اور رسولؐ اوسکے کے اور مرے وہ لوگ اور وہ فاسق ہین سوم تفسیر مجمع البیان مین ہے کہ ایکروز رسولؐ اللہ سے آدمیون نے بہت سے سوال کیئے حضرتؐ کو غصہ آیا حضرت عمرؓ نے کسی بہانہ سے اوٹھکر معافی چاہی حضرتؐ کا غصہ فرو ہو گیا تب یہ آیت شریف نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پوچھا کرو اون چیزون سے کہ اگر ظاہر کیجاوین واسطے تمہارے ناخوش لگین تمکو چہارم خلاصۃ المنہج مین ہے کہ حضرت عمرؓ کی دعا سے یہ آیت نازل ہوئی احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم ترجمہ حلال کیا گیا واسطے تمہارے رات مین روزہ کی صحبت کرنا طرف عورتون تمہاری کے پنجم منہج الصادقین مین تفسیر آیہ کریمہ ان یکن منکم الف یغلبوا الفین باذن اللہ واللہ مع الصابرین کی لکھی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابوبکرؓ قول تیرا قول ابراہیمؑ کا ہے اور اے عمرؓ قول تیرا قول نوحؑ کا ہے چنانچہ بعد نزول وحی

کو تحقیق ہوا کہ یہ سب حضرت عمر کی ثواب پر تھی اسی واسطے کثرت احسانات حضرت عمرؓ
کے امت محمدیہ پر بہت ہیں مگر ایک احسان خاص اہلسنت پر یہ ہے کہ رمضان میں
آپ ہی کی حسن سعی سے بیس رکعت تراویح سنت نبوی نے باجماعت قیامت تک
کو رواج پایا آپ بموجب وصیت صدیق اکبرؓ اور باتفاق جمیع صحابہؓ امیر المومنینؓ
و خلیفۃ المسلمین ہوئے آپنے اپنے زمانہ خلافت میں ایسے مشکل کام آسان کر کے جنکا
ازالہ ضعیف البنیان کی عقل سے باہر ہیں ایکہزار چھتیس شہر کو ان کفار اشرار کو
مع اونکے توابع کے دار الاسلام بنایا اور ہزاروں بتخانوں اور گرجا گھروں کو گرایا
حق یہ ہے کہ آپ ہی کی کوشش اور علو ہمت نے مشرق سے مغرب تک اور
جنوب سے شمال تک مثل خورشید تابان کے نور ایمان کا پھیلادیا اور سرگردان
صحراے ضلالت میں چراغ ہدایت کا جلادیا آپکی صولت فاروقی نے لشکر قیصر و کسری
کو ہزیمت دی اور عجم و عراق سے بیشمار غنیمت لی سارے عرب سے رسم کفر و شرک
کی دور کی اور غلغلہ لا اله الا الله سے تمام دنیا معمور کی کروڑوں کو مسلمان کیا
کروڑوں سے جزیہ لیا چار ہزار مساجد تعمیر کیں اور تمام رسومات جہالت کی مٹادیں
آپکی عدالت کا وہ حال تہا کہ آپ بمقابلہ خدا اور رسول کے کسیکی رورعایت نہ کرتے
تھے جیسا جو کرتا تھا اوسکو بموجب قرآن و حدیث کے ویسی ہی سزا دیتے تھے چنانچہ
شاہد حال ہمارے اس دعوی صادق کا معاملہ حضرت ابو شحمہؓ کا ہے قصہ حضرت
ابو شحمہؓ کا اس طرح ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے تہے
عبد اللہ نام عرف ابو شحمہ نہایت ہی خوبصورت نیک سیرت خوش الحان قاری
قرآن جب کبھی صحابہ کو بعد رحلت رسالت پناہ کے کلام ربانی کی قرات سننے کا
ذوق ہوتا آپ ہی کی زبان فصیح البیان سے پڑھوانے کا شوق ہوتا اتفاق سے
آپ بیمار ہو گئے حضرت عمرؓ نے دعا کی اور ایک ماہ کے روزے خدا کیواسطے نذر مانے

فوراً دعا کا اثر پیدا ہوا یعنی حضرت ابو شحمہ نے شفا پائی حضرت عمرؓ نے نذرانہ راہ اکی جب
بخوبی چلنے پہرنے لگے روضۂ مقدسہ رسول مقبول کی زیارت کو گئے اور لوگون مین
خبر کروادی کہ جسکو قرآن پاک سننا ہے چلا آئے یہ خبر وہ سنکر کثرت سے آدمی
جمع ہو گئے بعدہ حضرت ابو شحمہ نے تلاوت شروع کی چارون طرف سے مرحبا کی
صدا آنے لگی گنبد گردون گونج گیا اور سامعین کے دلون پر خوف قیامت کا چھا
گیا گناہون کے ڈرسے ہر کسی کی آنکھون سے آنسو روان اور خدا کے خوف سے مرغ
دل سینہ مین تپان بعد ختم تلاوت صحابہؓ سے رخصت ہو کے آپنے دولت سرا کیجانب
منہ کیا اثناءِ راہ مین ایک یہودی سے جو کہ پیشہ حکمت مین لاثانی تھا ملاقات ہوئی کہنے
لگا کہ اے ابو شحمہ آج تو تمنے مزار شریف پر قرآن شریف کیا پڑھا سامعین کو بیچین و
بے قرار کردیا مگر اس مشقت سے تم دوبارہ علیل ہو جاؤ گے اگر تم استعمال کرو تو ایسی
نوشدارو پلاؤن کہ بہت جلد ضعف رفع ہو بدن مین طاقت آجاوے اور چہرہ کی زردی
سرخی سے بدل جاوے آپنے پوچھا کہ وہ کیا دوا ہے جواب دیا کہ شراب مصفا
آپنے کہا نعوذ باللہ مین عمرؓ کا بیٹا ہو کر ہرگز خلاف فرمان خدا اور رسولؐ کے نہین کر سکتا ہون
اگر زیادہ فریب دیگا تو اپنے باپ سے کہدونگا اسیدم تجپر بلا آجاویگی پہر اوس نے
بڑی لجاجت اور سماجت سے کہا کہ صاحبزادے مین تمہارے بھلے کو کہتا ہون اور
حق دوستی ادا کرتا ہون اگر نشہ کا خیال ہے تو اسکا دور کرنا کیا محال ہے ذرا سے
سفوف مین کیفیت بدل جائیگی کتنی ہی آپ پئین ہرگز نشہ نلائیگی غرض اوسنے
پھسلایا اور وہ شیطان و نفس نے بہکایا اوس ابلیس پر تلبیس کے دھوکے مین آگئے
اوسکے گھر مین جاکے چند پیالے چڑھا گئے جبدم طبیعت پر سرور ہوا ہوش سر سے
دور ہوا یہود نے گھر سے آپکو باہر نکال دیا شیطان نے انسان کی صورت بنکر
اور گناہ مین مبتلا کرنے کو راہ مین آلیا اور بہت سی چکنی اور چپڑی باتین بناکر کہا کہ

لے ابوشحمہ اس کیفیت مین آپکا گھر جانا مناسب نہین چلوین تمکو میان کی طرف لیچلو
جب نشہ جاتا رہے گھر کو چلے جانا غرض ایسے ہی دم جھانسے دیتا ہوا باغ بنی نجار تک
لے پھونچا باغ مین دیکھتے کیا ہین کہ ایک پری پیکر رشک قمر سو رہی ہے نفس اماره طالب ہوا
اور وسوسہ شیطانی غالب بے اختیار لپٹ کر بوس و کنار کیا اوس خفتہ بخت نے آنکھہ
کھولکر دیکھا کہ ایک نوجوان حسین ہمبستر ہے اور خلوت بھی میسر ہے صورت تصویر
سکوت کر گئی ابو شحمہ نے دامن عفت کو گرد معصیت سے آلودہ کیا شیطان اس
حرکت بیجا سے بہت خوش ہوا جب آپکا نشہ کم ہوا خیال گناہ کا زیادہ ہم ہوا بار
بار توبہ استغفار کرتے اور زار زار رو رو کر اوس عورت سے کہتے کہ اے عورت ابلیس
نے مجھکو فریب دیا تب تیرے ساتھہ ایسی خطا کا کام کیا امیدوار ہون کہ میرے عیب
کو پوشیدہ رکھنا یہ راز کسی پر ظاہر نکرنا غرض اسیطرح سے معذرت کر کے گھر گئے رات
بھر نسوئے اپنی حرکت ناقص پر کثرت سے روئے درگاہ مجیب الدعوات مین توبہ استغفار
کرتے رہے دل افسردہ سے آہ سرد بھرتے رہے اس فعل ناجائز کے سبب سے دن رات
ایسی خجالت اوٹھائی کہ کسی دم سوائے رنج و غم کے طبیعت پر خوشی نپائی قضا عند اللہ
اوس عورت کو حمل رہگیا نو مہینے بعد لڑکا پیدا ہوا وہ عورت اپنی قوم کی لعن طعن کے
خوف سے سوچی کہ جسکا نطفہ ہے اوسکے باپ کے سپرد کرون یہ خیال کر کے مسجد مین
آئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اوس وقت وعظ فرماتے تھے عورت نے لڑکا روبرو
آپکے رکھکے کہا کہ اے خلیفہؓ بر حق مین مقصور ہون یہ بچہ آپکے بیٹے کے نطفہ کا ہے آپ نے
فرمایا حلال سے یا حرام سے کہا حرام سے فرمایا تو اسبات پر قسم دیسکتی ہے کہا ہان
سنتے ہی اس خبر کے حضرت عمرؓ کو جلال آیا اوسیدم اوٹھکر گھر گئے ابوشحمہ اوسوقت
کھانا کھاتے تھے والد ماجد کو غضب مین دیکھکر ڈر گئے اور پدر بزرگوار سے دریافت
کرنے لگے کہ باعث غصہ کا کیا ہے کہا جلد کھانا کھا تجھکو سفر آخرت درپیش ہے عرض کی

کیا سبب فرمایا کہ تو فلان تاریخ کو مزار مبارک پر قرآن پڑھکر کدھر گیا تھا حضرت ابو شحمہؓ
نے امر واقعی جو تھا عرض کرکے اپنی خطاے فاش کا اقرار کیا حضرت عمرؓ ابو شحمہؓ کے سر کے
بال پکڑ اندر سے باہر گھسیٹتے ہوے لائے اور فرمایا کہ تو نے نفس و شیطان کی اطاعت کی
ہے اور قہر و غضب عالم الغیب کو بھول گیا اس مقدمہ مین تو مصداق آیہ شریفہ کا بنا
قال اللہ تعالی اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْہُمَا مِائَۃَ جَلْدَۃٍ ابو شحمہؓ نے عرض کی کہ اے
پدر بزرگوار مین تابع فرمان خدا کا ہون جو حکم ہے کیجیے اور مجھکو میرے کیے کی سزا دیجیے
مگر یہ چاہتا ہون کہ دنیا کے لوگون مین میری رسوائی نہو فرمایا کہ اے بیٹے تو آخرت کی
بدنامی سے نہین شرماتا اور احکم الحاکمین کی حکومت و جبروت سے نہین ڈرتا عزت
و ذلت سراے بے بقا کی کیا چیز ہے حضرت ابو شحمہؓ قضاے الٰہی پر راضی ہوکر
خاموش ہو گئے حضرت عمرؓ عادل ابو شحمہؓ کو مسجد کے دروازہ پر لائے تمام شہر
مین شور پڑ گیا جسنے اس ماجرہ عبرتناک کو سنا ڈر گیا صحابہؓ کو چونکہ ابو شحمہؓ
سے محبت دلی تھی حضرت عمرؓ کی خدمت مین حاضر ہو کہ منت تمام التماس کی
کہ آپ جانتے ہین کہ ابھی ہمارے اوپر مفارقت و مہاجرت سید الثقلینؐ کا
کیسا صدمہ گذرا ہے کہ جسکے سبب چشم گریان و دل بریان ہین اس غم تازہ
کے کیونکر متحمل ہو سکینگے جو سزاے شرعی کہ نسبت ابو شحمہؓ کے مقرر ہے تھوڑی
تھوڑی ہم سب پر بانٹی کر دیجیے اور اونکو اوس مصیبت سے خلاصی دیجیے حضرت
عمرؓ نے فرمایا کہ اگر باپ کے عوض دوسرے پر حد مارنا جائز ہوتا تو مین البتہ
ایسا ہی کرتا ہر چند لوگون نے خوشامد و درآمد کی مگر آپنے کسی کی نہ سنی افلح نام
غلام کو فرمایا کہ ابو شحمہؓ کے کپڑے اوتارو اور حد مارو افلح نے جسد سے لباس اوتارا
بے اختیار نعرہ مارا اور روکر یہ عرض کی کہ اے خلیفہ برحق مین ایسے نازک بدن
پر کہ جسکے مقابلہ مین گلاب و برگ سمن شرماتے ہین کسطرح سے کوڑے مارون آپنے

فرمایا تمکو خدا اچھا اسپر رحم بہت کہاں قلم نے چلنا لگا تا شروع کیا ابو شحمہ بیتاب ہو
بےہوش ہوکر زمین پر گر پڑے انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت عمرؓ نے ایسی
عدالت کی ہاتف غیب سے یہ ندا سنی کہ حسنت حسنت یا عمرؓ حسنت بہت اچھا
کیا تو نے بہت اچھا کیا تو نے اے عمرؓ فقط آپکی سخاوت اور عزت کا وہ حال تھا
کہ حضرت شہربانوؓ محض برعایت خاندان نبوت کے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو
مع زیور کے عطا کردیں **قصہ** حضرت شہربانو کا یہ ہے کہ جب حضرت عمرؓ نے
لشکر اسلام کو بھیجکر بہت سے ممالک عجم پر فتحیابی حاصل کی چنانچہ وہاں سے بکثرت
غنیمت آئی زر و جواہر بلشمار اسیران پارس قطار در قطار از انجملہ شہربانو شاہ
یزدجرد فارس کی بیٹی بھی تھیں تقسیم غنیمت کے وقت آپ گھبرا کر بار بار حضرت امام حسینؓ
کا منہ تکتی تھیں حضرت عمرؓ نے دیکھا کہ شہربانو کا میل حضرت امام حسینؓ کیجانب ہے
فرمایا کہ اے حسینؓ شہربانو آپکے واسطے خاص کی گئی مع زیور اپنے گھر لیجاؤ اوسوقت
آپنے یہ لطیفہ بھی ارشاد فرمایا کہ چونکہ شہربانو اپنی قوم کی سیدہ ہے لہذا انہاں بھی اس نے
سید ہی کو قبول کیا حضرت امام حسینؓ عطیہ خلیفہ برحق سے خوش ہوگئے اور حضرت
شہربانو کو اپنے گھر لیگئے اس قصہ سے چند فوائد حاصل ہوئے **اول** یہ ہے کہ حضرت
عمرؓ کو اہلبیتؓ سے مطلق کینہ نہ تھا اگر نعوذ باللہ کچھ بھی ہوتا تو آپ حضرت شہربانو کو
ہرگز حوالہ حضرت امام حسینؓ کے نکرتے **دوم** آپکو رعایت اہلبیتؓ نبویؐ کی
بہ نسبت اوروں کے زیادہ تر منظور نظر تھی **سوم** اوس مجمع کثیر میں جو آپکے دربار دربار
مین حاضر تھا حضرت امام حسینؓ کے ساتھ ایسا سلوک کیا کہ تمام حضار مین سب سے
زیادہ آپکو افتخار ہوا اب اس موقع پر ہمکو دوسری شہادت کا لانا بھی ضرور ہوا
کہ اگر اہلبیتؓ کو آپسے عیاذاً باللہ کینہ ہوتا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنی دختر
فرخندہ اختر حضرت عمرؓ کو ندیتے **قصہ** شادی حضرت ام کلثومؓ کا جو خاص

حضرت فاطمہؑ کے شکم مبارک سے پیدا ہین یہ ہے کہ ایک روز حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ نے
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا کہ اے علیؑ ہمنے سنا ہے رسول اللہؐ سے کہ سب بھلے
سیری اہلبیت بہشت مین داخل ہونگی چونکہ ہم اہلبیت سے نہین اس لئیے دل مین بڑا
ارمان ہے کہ اگر ہم بھی اہلبیت سے ہوتے تو خوب ہوتا یہ بات سنکر حضرت شیر خدا
مکان پر تشریف لیگئیے بطیب خاطر و خوشی دل و رضاے طبیعت کے امیر المومنین
حضرت عمرؓ کو اپنے در دولت پر طلب فرما کے بوکالت حضرت عباسؓ عم رسول صلعم کے
حضرت ام کلثومؓ کے ساتھہ بمہر مناسب عقد کر دیا حضرت عمرؓ حضرت شیر خدا کے اس
التفات اور توجہات سے کمال درجہ ممنون احسان و مرہون امتنان ہوئے رضی اللہ
تعالیٰ عنہم ہم اس اپنے دعوے صادق کا بھی ثبوت معتبر کتب شیعون سے دیتے ہین تاکہ منکر
اس فضیلت کو موقع انکار کا ہاتھہ نہ آوے شارح ابوالقاسم قمی نے شرح شرایع مین جسکو
مالک بھی کہتے ہین شرایع کے اس مضمون یجوز نکاح العربیۃ بالعجمی الہاشمیۃ غیر
الہاشمی بالعکس کے نیچے لکھا ہے زوج علیؑ بنتہ ام کلثوم من عمرؓ ترجمہ نکاح کیا علیؑ نے اپنی
بیٹی ام کلثومؓ کا عمرؓ کے ساتھہ سواے اسکے مجالس المومنین و تہذیب و کافی کلینی اور
مصائب النواصب وغیرہ کتب مستندہ شیعون سے اس نکاح کی اصلیت صحیح پائی جاتی ہے
اس کا خیر سے تین مطلب ہاتھہ آئے اول یہ کہ باہم حضرت عمرؓ و حضرت علیؑ کے
کوئی عداوت نہ تھی بلکہ ایسی محبت دلی تھی کہ اپنی بیٹی دینے مین بھی جناب امیرؓ نے
دریغ نہ فرمایا دوم یہ بھی معلوم ہوگیا کہ حضرت عمرؓ کے ایمان مین کچھہ نقصان نہ تھا
اگر ہوتا تو حضرت اسد اللہ الغالب علی کل غالب ہرگز ہرگز اپنی پیاری صاحبزادی
جو خاص شکم محترم حضرت زہرا سے پیدا تھین نہ دیتے اس سے صاف ظاہر ہوا کہ حضرت
علیؑ کو حضرت عمرؓ کے تقویٰ و دینداری و زہد و پرہیز گاری پر کمال درجہ کا اعتقاد و اعتماد تہا
سوم اس نکاح سے یہ بھی یقینی معلوم ہوگیا کہ حضرت عمرؓ نے کبھی کسیطرح کا رنج حضرت

تعاظم آگے جیسا کہ مستحق گنا ... احیاءت اختر ... کتب شیعون مین مذکور ہے ... مین ہو یا تھا وہ کہ
حضرت علیؓ قیامت تک ... رضی اللہ عنہما ... شیخین ... حضرت ... جعفر ... اونکی
سوا اونکی کرینگا وہ قیامت مین ضرور ... اور کتنا گذرا ہی سال حضرت ... شیخین ... کا
یہ ہے کہ آپنے دس برس چھ مہینے سات روز بڑے کروفر سے خلافت کامل کی اور
روز پنجشنبہ ۲۸ ذوالحجہ ۲۳ھ کو رحلت ختم کر گیا ابولولو مجوسی کے ہاتھ سے شہادت
کبریٰ حاصل کی عمر شریف جناب کی تریسٹھ برس کی ہوئی روضہ رسول میں
بائین صدیق اکبرؓ مدفون ہوئے بیت چنان آگ ستہ بزیب ...
ایک قول حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا جس سے فضیلت حضرت شیخین رضی
اللہ عنہما کی ثابت ہوتی ہے معتبر کتاب شیعہ سے نقل کیا جاتا ہے ارباب ہوش
گوش جان سے سنین هما امامان عادلان قاسطان کانا علی الحق وماتا علیه فعلیهما رحمة
الله یوم القیامة ترجمہ وہ دونون امام عادل تھے اور دونون انصاف کرنیوالے حق پر تھے
اور مرے حق پر اون دونون پر رحمت خدا کی ہو قیامت کے دن اس حدیث سے چند فوائد
حاصل ہوئے اول یہ کہ اگر خلافت و امامت حضرت شیخینؓ کی حق نہوتی تو حضرت امام
جعفر صادق ہرگز اون کو امام نہ کہتے دوم یہ کہ حضرت امام صادق کا حضرت شیخینؓ
کو عادل اور منصف کہنا تمام مطاعن شیعونکو کالعدم کرتا ہے سوم حضرت شیخینؓ کا
حق پر ہونا اور حق پر مرنا ثابت ہوتا ہے چہارم یہ کہ قیامت کے دن مستحق رحمت
کے ہونگے سوائے اسکے بہت بڑی فضیلت حضرت شیخینؓ کی دفن ہونے خاص روضہ
مقدسہ رسول اللہ صلعم سے ثابت ہے بسبب جذب مائیت کے اس لیے کہ تعلق فرع
کا اصل سے لازمی ہوا کرتا ہے حق یہ ہے کہ جیسے حضرت شیخینؓ حالت حیات رسول اللہ
مین مصاحب رہتے تھے ویسے ہی بعد وفات بھی قریب ہے پس مرتبہ نزدیک والون
کا البتہ دور والون سے بڑا ہوا ہونا ضروری ہے ۶ تا فرق مدارج نہ کنی زندیقی

تیسرا ذکر امیر المومنین خلیفہ سوم رضی اللہ عنہ کا

اصلی نام آپکا عثمانؓ کنیت زمانہ جاہلیت مین ابو عمر تہی اور زمانہ اسلام مین ابو عبد اللہ تہی آپکا مشہور لقب ذی النورینؓ ہے بہ سبب تعلق تزویج دو صاحبزادیون سرور کائنات کے سواد مکہ معظمہ قوم قریش قبیلہ بنی امیہ نسب آپکا نسب رسولؐ اللہ سے پشت عبد مناف مین ملتا ہے باین سلسلہ عثمانؓ بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف والدہ آپکی دختر عاتکہ عمہ رسول اللہ کی تہین ولادت آپکی رسول اکرمؐ سے چھہ برس بعد ہوئی شروع ہی زمانہ اسلام مین آپ حضرت خیر الانامؐ پر ایمان لائے اور حسب الارشاد سرور دوجہان کے دو مرتبہ ہجرت کی اول بطرف حبش دوم بسمت مدینہ آپ نے کثرت سے زر و سیم خدا اور رسولؐ کی راہ مین صرف کیا اور بہت سامان حرب و ضرب کا لشکر بے سر و سامان اسلام کو خرید دیا چاہ رومہ جسکو اب بیر عثمانی کہتے ہین رقم معتد بہ یہودیان بے رحم کو دیکر اوس مصیبت کے وقت مین کہ مسلمانون کو مثل تشنگان میدان کربلا کے پانی میسر نہوتا تہا خرید کرکے وقف کردیا چنانچہ یہ چشمہ فیض آپکا اسوقت تک جاری ہے اور وہ زمین بہی جسپر مسجد نبوی تعمیر ہے آپ ہی کی زر خرید ہے حمایت غربا امت مرحومہ کی جان و مال سے کی امیرون سے سلوک کرتے غریبونکو بے طلب دیتے روایت ہے کہ آپ ہر جمعہ کو ایک غلام آزاد کرتے تہے اس حساب سے آپنے اپنی زندگی مین دو ہزار چارسو غلام آزاد کیے رسول پاکؐ آپکی نہایت ہی عزت و قدر کرتے تہے اور یہ فرماتے تہے کہ مین کیون نہ شرماؤن اوس سے کہ جس سے فرشتے شرماتے ہین آپ کبہی زمانہ جہالت مین بہی مرتکب سیئات کے نہوتے تہے جب زمانہ وفات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قریب پہونچا آپنے چند معتمد بزرگ تر صحابیون باصفا مین سے انتخاب فرماکر امر خلافت اونکی رائے پر موقوف رکہا چنانچہ آپ بہ تجویز اونہین بزرگون کے

امیر المومنین ہوئے آپکے زمانہ خلافت مین تمام مسلمان نہایت ہی رضامند اور خوشنود
رہے اور بکثرت فتوحات غیبی و تائیدات لاریبی نصیب اولیا و اہل اسلام کی ہوئین مملکت
روم و توابع روم و سلطنت فارس و توابع فارس و بلاد خراسان و توران و اکثر مضافات
ہند و سندہ و جزائر و بنادر بیشمار وغیرہ آپ ہی کے حسن انتظام عدالت التیام کے
سبب سے قبضہ اسلام مین آئے بہت سے کافر مسلمان کیئے اور بہت سنکرون سے جزیئے لیئے
آپنے گیارہ برس گیارہ ماہ اٹھارہ دن خلافت کی حق یہ ہے کہ آپنے خوب ہی داد
حکومت کی دی اٹھارہ ذی الحجہ روز جمعہ ۳۵ ہجری کو بلوہ اہل مصر سے ہاتھ رومان بن
سرحان یا باختلاف روایت کنانہ بن بشر تجیبی کے صائم و قاری شہادت پائی عمر
شریف بیاسی برس کی ہوئی حسن کوکب مین قریب بقیع دفن ہوئے اس مقام پہ
ہم ایسی معتبر کتاب شیعون کی حدیث لکھتے ہین جس سے فضیلت اصحاب ثلثہ کی ثابت ہو۔
شیخ ابن بابویہ قمی نے کتاب معنی الاخبار مین حضرت امام موسی رضا سے روایت
کی ہے عن الحسن ابن علیؑ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابابکر
منی بمنزلۃ السمع وان عمر منی بمنزلۃ البصر وان عثمان منی بمنزلۃ الفواد ترجمہ امام حسن بیٹے
علیؑ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکرؓ بمنزلہ میرے
سمع کے ہے اور عمرؓ بمنزلہ میری بصر کے ہے اور عثمانؓ بمنزلہ میرے دل کے ہے
اب ناظرین کرامات اصحاب ثلثہ کو بنظر انصاف ملاحظہ فرماوین کہ تمام جہان مین کیسا
دین و اسلام پھیلا دیا اس سے بڑھکر اور کیا کرامات ہوگی جسکو مفصل دیکھنا ہو وہ
تواریخ فریقین مین دیکھ لے اس مجمل مین گنجایش تطویل نہین ہے

مجملاً ذکر امیر المومنین خلیفہ چہارم رضی اللہ عنہ کا

نام اصلی آپکا علیؓ ہے اور کنیت ابوالحسن ہے اور مشہور لقب اسد اللہ ہے ولادت

آپکی خانہ کعبہ ہے قوم قریش قبیلہ بنی ہاشم نسب آپکا نسب رسول اللہ صلعم سے بہت ہی قریب ہے یعنی آپکے والد اور رسول اللہ کے والد برادر حقیقی ایک باپ عبد المطلب سے پیدا تھے ولادت آپکی ولادت رسول اللہ سے تیس سال بعد ہوئی زمانہ طفولیت مین بہ تربیت رسول خدا کے پرورش پائی دس برس کی عمر مین مشرف باسلام ہوئے شب ہجرت کو واسطے پردہ داری رسول اللہ کے بستر مبارک پر آرام فرمایا محبت و اطاعت رسول مقبول صلعم مین جان عزیز کا کچھ خیال نہ کیا تین روز بعد آپنے بھی مدینہ کو ہجرت فرمائی آپنے غزوات بدر و احد و خندق و خیبر و حنین وغیرہ مین کارہاے شایان شجاعت و جوانمردی کئے اور حسن اعمال و صدق مقال سے خدا اور رسول کو راضی رکھا بعد شہادت حضرت عثمان غنی کے حجاج تمام صحابہ کرام آپ امیر المومنین ہوئے آپکے نگینہ مہر کا نقش الملک للہ کا کندہ تھا عمل خلافت آپکا مطابق امر خلافت خلفاء ثلثہ کی تھا بالیقین تادم زیست کبھی کسی کام مین آپنے صحابہ باصفا کی مخالفت نکی آپکے شروع ہی زمانہ خلافت مین ایسے قضیے نا ملائم پیش ہوئے کہ لشکر اسلام مین بے انتظامی واقع ہوگئی اور بڑا نزاع و تفرقہ پیدا ہوگیا اکثر ملک مقبوضہ و مفتوحہ صحابہ ثلثہ کے آپکے زمانہ خلافت مین قبضہ اسلام سے نکل گئے آپسے بے قصد و رضاے فریقین کے باہم حضرت طلحہ و حضرت زبیر و حضرت ام المومنین کہ جنکی تعریف بفضل الٰہی سورہ نور سے روشن ہے اتفاقاً لڑائی ہوئی جب امر حق ثابت ہوا پھر اوسی دم باہم اہل صفا کے صفائی ہوئی اسیطرح سے آپکو بسبب خطائی اجتہادی کے حضرت معاویہ سے مقابلہ ہوا جانبین سے باہم مسلمانون مین مقاتلہ ہوا غرض آپنے انہین مکروہات کے سبب سے مدینہ کو چھوڑکر کوفہ کو دار الخلافت اپنا بنایا زمانہ آپکی خلافت کا چار برس نو ماہ ہین روز شنبہ ۱۲ رمضان مبارک سنہ ۴۰ ہجری کو ہاتھ عبد الرحمن ابن ملجم سے زخمی ہوکے جام شہادت نوش فرمایا عمر شریف ۶۳ سال کی ہوئی کوفہ مین بالاے کوہ نجف مدفون ہوئے

تذکرہ امام المومنین خلیفہ پنجم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نام آپکا حسن ہے اور کنیت ابو محمد لقب سبط اکبر نسب آپکا اشرف الانساب جہان سے
یعنی والد ماجد آپکے حضرت علی اور والدہ حضرت فاطمہ زہرا بنت رسول الثقلین ہیں
مولد شریف مدینہ منورہ حضرت رسول خدا کو آپکے پیدا ہونے سے کمال درجہ کی خوشی
حاصل ہوئی حضرت آپکو اپنا فرزند ارجمند فرماتے تھے اور یہی اپنے صحابیون سے فرماتے
تھے کہ خدا تعالیٰ صلح کرادیگا میرے حسن بیٹے کے سبب سے دو فرقہ بزرگ مسلمانون میں
اکثر اوقات حضرت آپکو براہ شفقت اپنے دوش اقدس پر چڑھاتے تھے اور کبھی اپنے
حضرت کے سینہ مبارک پر لٹاتے کبھی سر وسر سے بوسہ لیتے اور کبھی زبان اطہر آپکے
منہ میں دیتے رسول اللہ ہمیشہ آپکے واسطے دعاے خیر و برکت کی فرماتے اور کبھی
فرماتے کہ اے خدا میں اس فرزند کو دوست رکھتا ہون تو بھی اسکو دوست رکھ اور
جو کوئی اوسکو دوست رکھے تو اوسکو بھی دوست رکھ اور کبھی فرماتے کہ جسنے اس ثمرہ
دل میرے کو ایذا دی مجھکو ایذا دی اور جسنے مجھکو ایذا دی خدا کو ایذا دی اسیطرح
سے آپ کی شان میں بہت سی حدیثین صحاح ستہ میں وارد ہین جب عمر شریف
آپکی آٹھ برس کی ہوئی حضرت خیر البشر نے دنیا سے رحلت فرمائی آپ کا
اخلاق خلق محمدی سے مناسبت تمام رکھتا تھا اور آپکا قامت بالا بالا قامت
خواجہ قیامت سے مشابہت اکثر اصحاب باصفا آپکو دیکھکر حضرت بے شبہ و نظیر کی
یاد کرتے تھے بخاری شریف مین روایت ہے کہ ایک روز حضرت ابوبکر صدیق اور
حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہما مسجد نبوی سے باہر تشریف لائے دیکھا تو
حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے ہین حضرت صدیق اکبر نے آپکو
دیکھتے ہی اپنے دوش مبارک پر چڑھالیا اور فرمایا کہ اے علی یہ بچہ تو بعینہ ہمشکل

جنوال مصطفوی تھی یہ حضرت مرتضیٰؑ نے اس بات کو سنکر تبسم فرمایا غرض آپ کی سیرت
اور صورت رسول اللہ کی صورت اور سیرت سے بہت کچھ ملتی تھی فی الواقع جب
آپکے حالات اور کمالات و اتفاقات و معاملات و افعال و اقوال پر نظر کیجاتی ہے تو آپکو
از سرتا پا صورت و سیرت و خُلق اور خَلق سے بہت کچھ نسبت رسول اللہ سے پائی
جاتی تھی ازانجملہ یہ کہ رسول اللہ صلعم نے برعکس سارے تمام مہاجرینؓ و انصارؓ کے
باوصف حصول شوکت و صولت محض برعایت شفقت و رحمت برحال مجاوران
حرم محترم کے ترک قتال و جدال قوم قریش سے فرمائی اسیطرح سے آپنے بھی اپنی
خلافت مین باوجود حصول قوت و طاقت کے اپنے نانا کی امت مرحومہ پر رحم کرکے
بلا خونریزی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح فرمائی چنانچہ اس امر شدنی کی نبی اللہ
نے پہلے ہی سے پیشین گوئی اپنے اصحابؓ باصفا سے فرمائی تھی ازانجملہ جیسا کہ خیر البشرؐ کسی
سائل کے سوال کو رد نہین فرماتے تھے ویسے ہی آپ بھی سائل کو اپنے در دولت سے محروم
نہین جانے دیتے تھے چنانچہ شاہد حال ہمارے اس دعوی کا معاملہ تفویض
خلافت ظاہری حضرت معاویہؓ کا ہے کہ آپنے ایک ہی طلب مین تمام ملک عرب و عجم کا
سپرد حضرت معاویہؓ کردیا ازانجملہ جیسا کہ رحمت العالمینؐ اپنے ذاتی معاملہ مین
بنظر رحمت کسی سے انتقام نہ لیتے تھے ویسے ہی آپ بھی اپنے نفس کے واسطے کسی سے بدلہ نہ لیتے
تھے بلکہ بمقابلہ بدی کے نیکی کرتے تھے اگر آپکو کوئی بدانجام دشنام بھی دیتا تو بھی آپ
اوسکے حق مین دعاے خیر کرتے ازانجملہ جیسا کہ رسول اکرمؐ گنہگاران امت کے
لیے دعاے مغفرت فرماتے تھے ویسے ہی آپنے باوجود سراپا حلم کے اپنے قاتل
کی پردہ پوشی کرکے دعاے خیر کی روایت ہے کہ ایکدن حضرت امام حسین
رضی اللہ عنہ آپکی خدمت مین حاضر ہوے دیکھا کہ آپ بسبب اثر زہر کے نہایت ہی
تکلیف مین ہین اور آنتین آپکی کٹ کٹ کر دستون مین نکلتی ہین عرض کی کہ اے میرے

برادرم کرم فرمایئے تو کہ آپکو کسنے زہر دیا فرمایا کہ اے عزیز شان اہلبیت سے بعید ہے
کہ کسی کی پردہ دری کرین مین اوسکا نام نہ بتاونگا بلکہ حشر مین اوسکے لئے شفاعت
چاہونگا جب عمر شریف آپکی ۳۷ برس کی ہوئی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے شہادت
پائی آپنے تمام صاغر و اکابر مسلمانان کوفہ کو جمع فرماکر ۲۱ رمضان شریف کو منبر پر
اسی درمیان مین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہڑے ہوکر فرمایا کہ اے
مسلمانون یہ نبیرہ رسول اللہ ہے اور فرزند رشید خلیفہ چہارم برحق کا ہے تمکو لازم
ہے کہ اسکی بیعت قبول کرو سنتے ہی اسبات کے کچہ اوپر چار ہزار آدمیون نے کہ
اوس وقت موجود تھے بلا توقف بیعت کی اور آپکی خلافت پر بدل و جان فدا شد ہو
بعدہ اوسکے بہتیرون نے بیعت کی جنکی تعداد معتبر کتب شیعون مین چالیس ہزار ہے
آپکی خلافت مطابق خلافت خلفاء اربعہ کے تہی آپنے کسی امر مین ذرا بہی مخالفت نکی
قصہ تفویض خلافت ظاہریہ بہ امیر معاویہ جب خبر شہادت حضرت علی کرم اللہ وجہہ
اور بیعت لینی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو پہونچی
ناگاہ حضرت معاویہ نے بمقتضاء بشریت طالب بادشاہت دنیاوی کے ہوکے خلیفہ وقت
پر لشکر کشی کی حضرت امام حسن بہی بعد دریافت اس حال کے معہ چالیس ہزار لشکر اسلام
کے کوفہ سے باہر تشریف لائے سوائے اسکے اور بہی اپنے محکومان اطاعت نشان کو
رسل و رسائل بہیجکر طلب فرمایا جانبین سے دونون لشکر صف آرا ہوئے قریب تھا کہ
باہم جنگ شروع ہو حضرت معاویہ نے بصلاح و صوابدید حضرت عمرو بن العاص
کے دو آدمی حضرت حسن کی خدمت مین روانہ کرکے عرض کی کہ اب زمانہ خلافت
باطنی کا بموجب اس حدیث شریف کے منقضی ہوا الخلافۃ ثلاثون عاماً ثم یکون
بعد ذالک الملک ترجمہ خلافت کا زمانہ تیس ۳۰ برس کا ہے پھر ہوگا بعد اسکے ملک
(یعنی سلطنت ظاہری) اور زمانہ حکومت ظاہری کا پہونچا پس آپ حکومت ظاہری

ہمکو مراہ کرم مرحمت فرماوین جسقدر مصارف ضروری اہلبیت کا ہوا کریگا مین اوس کا
کفیل ہون جب یہ پیغام گوش گذار حضرت امام حسنؓ خلیفہ وقت کے ہوا آپنے اوسدم
مضمون اوس حدیث کا جو رسول اللہ اکثر آپکی شان مین اپنے اصحابؓ سے فرمایا کرتے
تھے کہ یہ میرا فرزند دو بزرگ گروہ مسلمانون مین صلح کرواویگا پڑہا اور اوسی کے
مطابق عمل کیا یعنی آپنے بغیر حرب و ضرب کے حکومت ظاہری حضرت امیر معاویہ
کے سپرد کردی اور بہت بڑا ہنگامہ فساد کا مسلمانون سے دور کیا آپنے ہنگام تفویض
سلطنت ظاہریہ کے حضرت امیر معاویہؓ کو یہ نامہ لکھا کہ اے امیر معاویہ ہمنے تم سے
اس شرط پر صلح کی کہ تم ہمیشہ عامل کتاب اللہ و سنت رسول اللہ و سیرت خلفاء الراشدین
مہدیین کے رہنا اور بعد اپنے امر حکومت مسلمانون کی راے پر چھوڑنا حضرت معاویہ
اس جواب سراسر صواب کے سننے سے نہایت ہی شاد ہوئے اور تمام شرائط
حضرت امام حسنؓ کی بسر و چشم قبول و منظور فرمائین اول سب مسلمانون مین سے
جو شخص کہ بادشاہ ہوا وہ حضرت معاویہؓ ہین یہ صلح ربیع الاول ۴۱ھ مین کہ پورے
تیس برس وفات سرور کائنات کو گذرے تھے واقع ہوئی اس حساب سے آپنے
خلافت پانچ مہینے ۲۲ دن کی آپ بعد ترک خلافت ظاہریہ کے کہ منافی شان
آنجناب کے تھی اور اوس مین بہت سے شر و فساد شامل تھے صرف خلافت باطنیہ
پر اکتفا فرماکے کوفہ سے مدینہ منورہ مین تشریف لائے اور احکام بنیان شریعت
مصطفوی و اشاعت احکام طریقت نبوی مین سعی بلیغ فرمائی اور طریقہ معرفت اور
سلوک جسکو اہل حقیقت تصوف کہتے ہین کثرت سے لوگون کو تعلیم و تفہیم فرمایا
ہمیشہ قرآن پاک و حدیث صاحب لولاک کے معنی بیان کرتے اور گمراہان کوی
ضلالت کو ہدایت فرماتے آپنے پاپیادہ پندرہ حج ادا کیے اور دو مرتبہ تمام نقد و
جنس خانگی ضروری راہ خدا مین لٹا دیا مزید بران لاکھون ہی درہم و دینار

[illegible] اسی سال [illegible] کو بخشش [illegible] اہلبیت [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] ہر وقت احسان [illegible]
[illegible] کوئی ایسا نہ تھا کہ آپ سے
زیادہ [illegible] شریف نسب کا [illegible] چند ماہ کا ہوا آخر
ماہ صفر ۴۹ھ یا ۵۰ھ میں بشہادت زہر وفات پائی روایت ہے کہ جب آپکو زہر
دیا گیا تو آپکو اس درجہ اسہال کی بیماری لاحق ہوئے کہ جگر شکم مبارک ٹکڑے
ٹکڑے ہوکر دستوں میں آتا تھا آخر کار اوسی سم قاتل کی بدولت رحمت حق میں واصل
بحق ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون روایت ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے
اپنی حالت حیات میں ہی حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس
امر کی اجازت لے لی تھی کہ آپکے حجرہ مقدسہ میں قریب اپنے نانا کے روضہ مبارک
کے دفن ہون چنانچہ صدیقہ برحق نے آپکو بخوشی تمام اجازت دی جب آپنے رحلت
فرمائی پھر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے بنظر احتیاط دوبارہ اذن طلب کیا حضرت
صدیقہ نے اونکو بھی اذن دیا جب جنازہ قریب روضہ مبارک کے پہونچا مروان بن
حکم ازراہ شرارت کے مانع ہوا اور بقول حضرت ام المومنین کی کچھ وقت تکرار کے
شمشیر و خدنگ سے مستعد جنگ کا ہوکے اس قدر اصرار و تکرار کی کہ حضرت امام حسین
نے بمشورہ بعض صحابہ مصلحت اندیش کے جنازہ کو بقیع میں لیجاکے اونکی والدہ
ماجدہ کے متصل دفن کیا اس مقام پر تھوڑا سا حال عقائدی محبان اہلبیت کا
نسبت جو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے رکھتے ہیں بیان کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت
امام حسن رضی اللہ عنہ نے سلطنت ظاہری جو حضرت معاویہ کو بخوشی سپرد کر دی
اس سبب سے شیعان پاک آپ سے انحراف باطنی رکھتے ہیں چنانچہ شہادت اس امر یقینی
کی اہتمام عشرہ محرم کا دیتا ہے پہلی تاریخ سے دسویں تک کیسے کیسے برگ و ساز نذر و نیاز

حضرت امام حسینؑ کے لیے کیجاتی ہین کہین سبیل ہے کہین تعزیہ کہین نوحہ ہے کہین مرثیہ
بہرحال ہر برس کوچہ و بازار مین ہا و دن عید رات شب برات یا روز شہادت حضرت
امام حسنؑ کے واسطے کوئی سامان عزاداری و گریہ و زاری کا نہین کیا جاتا ہے بلکہ نہ
آپکا تابوت اوٹھاتا ہے نہ کوئی دلدل بناتا ہے غرض ہین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا
امر واقعی تو یہ ہے کہ متعصب شیعہ حضرت حسنؑ کے نام پر اپنی اولاد کا
نام بھی نہین رکھتے ہین بلکہ حضرت علیؑ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کے
نام پے نام رکھنے کو علامت و کرامت شیعگی تصور کرتے ہین

مجمل ذکر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا

اصلی اسم مبارک آپکا حسینؑ ہے اور کنیت ابو عبد اللہ اور مشہور لقب زکی و سبط ثانی
ہے اور برادر عینی حضرت امام حسنؑ کے چہارم یا پنجم ماہ شعبان سال چہارم ہجری کو
مدینہ منورہ مین پیدا ہوئے رسول اکرم صلعم کو آپکی پیدائش سے بدرجہا خوشی
حاصل ہوئی آپکی ولادت کے وقت کثرت سے فرشتے آتے تھے اور رسول الثقلین کو
مبارکباد سناتے تھے اہل سنت کی صحیح کتب مین ہے کہ رسول خدا صلعم آپکو
کمال دوست رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ حسینؑ مجھسے ہے اور مین حسینؑ سے
جو کوئی حسینؑ کو دوست رکھتا ہے خدا اوسکو دوست رکھتا ہے کبھی حضرت آپکو
دوش پر چڑھاتے اور کبھی سینہ اقدس سے لگاتے کبھی سر و رو کا بوسہ لیتے
اور کبھی آپکے مقتل کی خبر بطریق پیشین گوئی اپنے اصحابؓ والاصفات و ازواج
مطہرات کو دیتے چنانچہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابن عباسؓ نے نقل کی کہ مینے
دیکھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بیچ اوس حالت کے کہ دیکھتا ہے سونیوالا
ایک دن دوپہر کو پریشان بال غبار آلودہ اونکے ہاتھ مین ایک شیشہ کہ اوس مین

خون ہے تو مین نے عرض کی کہ صدقے تجھپر میری ماں اور میرا باپ یہ کیا ہے فرمایا کہ یہ
خون ہے حسینؑ کا اور اوسکے یارون کا ہٹولتا ہون مین اسکو آجکے شروع دن سے
ابن عباسؓ کہتے ہیں سو شمار کرتا ہون مین اوس دن کو کہ پاؤن قتل اوس دن کا اور طبرانی
نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جو کوئی حضرت حسنؑ و حسینؑ کو دوست
رکھتا ہے مین اوسکو دوست رکھتا ہون اور جسکو مین دوست رکھتا ہون خدا بھی اوسکو
دوست رکھتا ہے اور جسکو خدا دوست رکھتا ہے اوسکو داخل کریگا بہشت مین اور
جو کوئی کہ حسنؑ و حسینؑ کو دشمن رکھتا ہے یا اونکے مراتب مین تفاوت کرتا ہے
مین اوسکو دشمن رکھتا ہون اور جسکو مین دشمن رکھتا ہون اوسکو خدا بھی دشمن رکھتا
ہے اور جسکو خدا دشمن رکھتا ہے داخل کریگا اوسکو دوزخ مین اور ہمیشہ وہ عذاب مین رہیگا
اور ترمذی نے ذکر کیا کہ یعلے بن مرہ نے نقل کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے فرمایا کہ حسینؑ مجھ سے ہے اور مین حسینؑ سے ہون دوست رکھے اللہ اوسکو جو دوست
رکھے حسینؑ کو حسین ایک سبط ہے سبطون مین سے ف سبط کہتے ہین اولاد کو اور اسباط
حضرت یعقوبؑ کی اولاد کو کہتے ہین کہ وہ بارہ بیٹے تھے اور ہر ایک کی بہت سی اولاد
ہوئی سو فرمایا کہ حسینؑ کا ویساہی حال ہے اس مین اشارہ ہے کہ اونکی بہت اولاد
جاری ہوگی خلاصہ یہ ہے کہ اسیطرح سے آپکی شان مین بہت سی احادیث مستند
اہلسنت کی کتب معتبرہ مین موجود ہین آپ کو سینہ سے پاتک حلیہ مبارک سرورِ عالم
سے مشابہت تمام تھی جب عمر شریف آپکی قریب سات برس کے ہوئی حضرت
سیدِ کونین نے دنیا سے وفات پائی آپنے علوم ظاہریہ و باطنیہ مثل معانی قرآن
پاک و احادیث صاحب لولاک و احکام شریعت و معرفت و طریقت و حقیقت
آپنے والد مکرم و دیگر صحابہ معظم سے حاصل کیے غرض کہ تمامی صفات مثل حسن خلق
و غیرت و زہد و عبادت و تقویٰ و شجاعت و عرفان و سخاوت و تصوف و معرفت

سکے آپ موصوف تہے اور دن رات بندگی خالق انس و جان مین مصروف تہے پاپیادہ پچیس ۲۵ حج ادا کیئے بہت سے درہم و دینار حقدارون و مساکینون کو دیئے رات دن مین ہزار رکعت نماز پڑہتے اور بعد رحلت والد ماجد کے اپنے بہائی مکرم کی خدمت مین حاضر رہتے بعد صلح حضرت معاویہ حضرت حسنؑ کوفہ سے مدینہ مین تشریف لائے آپ بہی اونکی ہمراہ آئے جب حضرت حسنؑ راہی اعلے علیین ہوئے آپ امام المتقین ہوئے قصہ بیعت لینے حضرت معاویہؓ کا آدمیون سے واسطے یزید کے تواریخون مین مذکور ہے کہ حضرت معاویہؓ رضی اللہ عنہ نے بمشورہ بعض اپنے خیرخواہون کے چاہا کہ اپنی زندگی ہی مین یزید کو اپنا ولیعہد کرین اور تمام آدمیون سے اوسکے لیے بیعت لین چنانچہ اپنے ۵۱ھ ہجری مین مروان ابن الحکم عامل مدینہ کو لکہا کہ مدینہ کے لوگونکو جمع کرکے واسطے یزید کے بیعت لے اور سبہون کو خبر دے کہ امیر المومنینؓ کی یہ مصلحت ہے کہ اپنی حیات مین خلفاء اربعہ کے طریق پر یزید کو تمہارا بادشاہ کرین جب نامہ مروان پاس پہونچا اوس نے اہل مدینہ کو اکٹہا کرکے اوسی مضمون مرقومہ بالا کے مطابق ایک خطبہ پڑہا پہر سنتے اس امر کے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اوٹہ کہڑے ہوئے اور فرمایا کہ یہ بیعت خلفاء راشدین کے طریقہ پر نہین ہے بلکہ بطریق سلاطین روم و عجم کے ہے کیونکہ قیصر و کسریٰ اپنے بعد مین اپنی اولاد ہی کو اگرچہ نالایق ہو بادشاہ کیا کرتے تہے اگر یہ امر اسلام مین بہی روا ہوتا تو ضرور تہا کہ خلفاء اربعہ بہی اپنی اولاد ہی کو اپنے ہی روبرو خلیفہ کرجاتے جو ہین یہ بات معقول اہل مدینہ نے سنی قطعی بیعت یزید سے انکار کرکے اپنے اپنے گہر کو چلے گئے ناچار مروان نے یہ خبر انکار مسلمانون کی بیعت کرنے یزید سے حضرت معاویہ کو لکہی جب حضرت معاویہؓ کو خبر انکار بیعت مدینہ کے لوگون کی پہونچی جانا کہ یہ کام مروان سے انجام نہ ہوگا چنانچہ سنہ ۵۱ھ ہجری مین خود ہی بارادہ حج کعبہ شریف و زیارت مدینہ لطیف کے مدین

مین تشریف لائے اور اسی ضمن مین اکابر و اشراف اہل حرمین کو جمع کر کے یزید کی بیعت کے لیے خطبہ پڑہا سب نے یزید کی بیعت کی مگر پانچ بزرگون نے صاف انکار کیا اول حضرت عبدالرحمن ابن صدیق اکبر دوم امام حسین سبط پیغمبر سوم عبداللہ ابن عمر چہارم عبداللہ ابن عباس پنجم عبداللہ ابن زبیر رضوان اللہ علیہم اجمعین اور بعض نے ان صاحبون مین سے فرمایا کہ ہم امیر المومنین کی بیعت کی ہے یزید سے آپکی موجودگی مین کیونکر بیعت کرین کیونکہ ایک وقت مین دو بیعت جمع نہین ہو سکتی ہین جب تم نہو گے جب سب مسلمان اتفاق کرینگے اوس سے بیعت کرنے مین ہمکو دریغ نہوگا جب حضرت معاویہؓ نے یہ حجت معقول سنی سکوت کر گئے پھر دوسرے وقت مین ان پانچون بزرگون کو علیحدہ علیحدہ گوشہ مین طلب فرما کے درخواست بیعت یزید کی کی اور بہت کچھ مال و منال دینے کا وعدہ کیا لیکن پانچون صاحبون نے کچھ پروا انکے مطلق بیعت یزید سے انکار کیا اور ہرگز متاع دنیا کے لئے یہ راضی نہو جب حضرت معاویہؓ کو یقین ہوا کہ یہ پانچون بزرگ بیعت نکرینگے تب بنظر قدرشناسی مراتب اونکے اور اونکے بزرگون کے مشفقانہ فرمایا کہ اے صاحبزادگان والاتبار مسجد مین خطبہ پڑہون تم مین سے کوئی میرے کلام کو قطع نکرے ورنہ اہل شام تم کو قتل کر ڈالینگے جب شامیون نے جو ہمراہ تھے حال بیعت پانچون بزرگون کا حضرت معاویہؓ سے دریافت کیا آپنے مصلحتاً فرمایا کہ عبداللہ ابن عمرؓ و عبداللہ ابن زبیرؓ و عبداللہ ابن عباسؓ نے خلوت مین یزید کی بیعت کی اور امام حسینؓ نے وعدہ کیا ہے کہ جسوقت عبدالرحمنؓ ابن ابی بکرؓ بیعت کرینگے ہم بھی بیعت کر لینگے پس تم درپے اس بات کے نہو کہ یہ لوگ علانیہ بیعت کرین انکی بیعت خفیہ بھی کافی ہے الغرض بیعت یزید کی تمام ہوئی خلاصہ یہ ہے کہ جب حضرت معاویہؓ اس کام سے فراغت پاکے ملک شام مین پہونچے آدمیون کو جمع کر کے ایک خطبہ اس مضمون کا پڑہا کہ اے

خداوند عالم الغیب مین نے یزید کو اپنا ولیعہد کیا اس سبب سے کہ مین نے اوسکو اپنی دانست
مین بزرگ پایا اے رب میرے پہونچا تو اوسکو اوس فضل پر جیسا کہ مین نے خیال کیا ہے
اور اے رب حق تعالی اگر مین اوسکو محض برعایت شفقت پدری کے مسلمانون کا حاکم
کرتا ہون تو تو پہلے اس سے کہ وہ حکومت کرے اوسکو دنیا سے اوٹھا لے بعد اختتام
خطبہ پھر آپنے یزید کی طرف متوجہ ہوکر یہ نصیحت فرمائی کہ اے یزید مرتبہ امام حسین رضی اللہ عنہ
کا اسلام مین بہت ہی بڑا ہے اور تمام مسلمان اونکو بسبب آل نبی ہونے کے نہایت ہی
دوست رکھتے ہین تو بھی اونکے ساتھ ہمیشہ سلوک نیک رکھنا اور اونکی تعظیم و تکریم کرنا
ورنہ باعث بیزاری خدا و رسول کا ہوگا بعد چندے قریب زمانہ رحلت پھر حضرت
معاویہ نے یزید کو طلب کرکے یہ وصیت فرمائی کہ مینے تجھکو اپنا ولیعہد کیا اور امر حکومت
مسلمانون کا تیرے ہاتھ مین دیا کوئی کام خلاف نکرنا ہمیشہ متبع شرع شریف رہنا اور
اون پانچون کے ساتھ جنہون نے تیری بیعت نہین کی یہ معاملہ کرنا عبدالرحمن ابن
ابوبکر کو کچھہ دینا اور کبھی اونکا مزاحم نہونا وہ مرد عافیت طلب ہے کبھی تجھسے نہ لڑیگا اور
عبداللہ ابن عمر اور عبداللہ ابن عباس سے کچھ اندیشہ نکرنا کیونکہ یہ دونون صاحب
رات دن خدا کی عبادت اور جمع کرنے احادیث مین مشغول ہین اونکو خیال ملکی مطلق
نہین اور عبداللہ بن زبیر سے غافل نرہنا اور حسین ابن علی اگر تیری بیعت کرین بہتر
ورنہ آپکو اون سے بچانا اور ہرگز ہرگز اونکا متعرض نہونا یزید بمجرد سننے اسبات کے کہ
امام برحق نے بیعت نہین کی باطن مین سخت تر کوفتہ ہوا اسلیے کہ اوسکو آپ سے پہلے ہی سے
کینہ تھا اور سبب اوس کینہ کا یہ تھا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے اپنی بی بی کو طلاق
دی تھی یزید نے اوسکو پیغام دیا کہ تو مجھسے اپنا نکاح کرلے اوس بی بی نے اوسکو
صاف انکار کردیا اور اپنا نکاح حضرت امام حسین سے کرلیا سوا اسکے بہ نسبت یزید
کے تمام مسلمان امام الہدی کی زیادہ تر وقعت اور عزت کرتے تھے یہ امر اور بھی باعث

اشتغال اوس پلید کا تھا اگرچہ ظاہراً بیعت پدر بزرگوار کی قبول کر لی تھی لیکن تھا
مگر دل مین آتش عداوت و نفاق کو ہر ساعت ترقی دیتا تھا جب ۲۲ ماہ رجب سنہ ساٹھ ہجری
کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے شہر دمشق مین سفر آخرت کا فرمایا امر خلافت مسلمانوں کا
یزید کے ہاتھ آیا۔

معرکہ کربلا

جب یزید پلید بادشاہ ہوا اول تمام اہل شام سے بیعت لی بعد اوسکے خطوط تمام امیرات
اور عاملون ولایت کے پاس بھیجے تاکہ سب سے اوسکے لیے بیعت لیں چنانچہ ایک خط
بنام ولید بن عقبہ بن ابی سفیان چچا حاکم مدینہ کو بھی لکھا کہ اہل مدینہ سے بیعت میرے
کے لیے لے ولید نے بمشورہ مروان بن الحکم کے اول حضرت حسینؑ و حضرت عبداللہ
ابن زبیرؓ کو طلب کیا تاکہ بیعت لے دونون صاحب مطلب ولید کے طلب کرنے کا
سمجھ گئے فوراً چند احباب جان نثار اپنے ہمراہ لیکر مسلح و مستعد ولید پاس پہونچے بعد
ولید نے مضمون خط یزید کا کہ حسینؑ ابن علیؑ و عبداللہ بن زبیرؓ کو بغیر بیعت لینے کے
نہ چھوڑنا اور جس طرح سے ممکن ہو بیعت لینا سنا اوسکی مجلس سے بلا اقرار و انکار اپنے گھر
کو چلے آئے ازان بعد امام الہدیٰ مصلحت قیام مدینہ کی نہ دیکھکے بصلاح بعض خیر
خواہون کے تاریخ ۴ شعبان ۶۰ھ کو مع حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ اور اہلبیت اپنی کے
خفیہ مکہ معظمہ مین داخل ہوئے وہان آپکے پاس خطوط تخمیناً ایکسو پچاس متواتر
سرداران کوفہ کے باین مضمون پہونچے کہ اے حضرت امام حسینؑ آپ کوفہ
مین تشریف لائیے ہم سب جان و مال سے آپکی مدد کرینگے اور کبھی آپکو پیٹھ
نہ دینگے چونکہ حضرت امام حسینؑ کو شیعان کوفہ کی بیوفائی کا حال خوب معلوم
تھا پہلے آپنے بمشورہ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کے مسلم بن عقیلؑ بن ابی طالب
کو بجانب کوفہ روانہ فرمایا اور کہا کہ اگر تو اہل کوفہ کو اپنا مطیع اور فرمانبردار پاوے

تو ہمکو اطلاع دینا تاکہ ہم بہی معہ اہلبیتؑ کے کوفہ مین پہونچین اور اپنی سکونت اختیار کرین حضرت مسلمؑ معہ اپنے دونون نور العین کے کوفہ مین پہونچے اور حسب الارشاد امامؑ بر حق کے مختار نامی شخص کے گہر مین پوشیدہ مقیم ہوے اور اپنے آنے کی خبر کوفہ کے لوگونکو دی سنتے ہی اس خبر کے شیعان کوفہ قریب بارہ ۱۲ ہزار کے خوشی خوشی حضرت مسلمؑ کے حضور مین آئے اور حضرت امام حسینؑ کے واسطے حضرت مسلمؑ کے ہاتھ پر بیعت کی اوسوقت حضرت مسلمؑ نے ایک خط کہ جسمین سرداران کوفہ کے بہی خطوط مبنی بر اطاعت ملفوف تہے حضرت امام حسینؑ کی خدمت مین روانہ کیا کہ آپ تشریف لائیے تمام کوفی آپکی بیعت کرنے پر راضی ہین حضرت امامؑ المسلمین نے جب نامہ حضرت مسلمؑ و خطوط سرداران کو پڑہا باغ باغ ہوگئے اوسیدم آپنے سب کے جواب مین ارقام فرمایا کہ اطمینان رکہو ہم عنقریب پہونچتے ہین جب خبر بیعت حضرت مسلمؑ کی کوفیون مین مشہور ہوئی حضرت نعمان ابن بشیر کہ صحابۂ صغار رسول اللہ سے تہے اور عہدہ امارت کوفہ پر قیام رکہتے تہے پاس آداب مراتب حضرت حسینؑ کا کرکے عمداً چشم پوشی کر گئے اور مطلق معترض بیعت حضرت مسلمؑ کے نہوئے مگر مسلم ابن یزید حضرمی و عمارہ ابن ولید بن عقبہ و عبد اللہ ابن مسلم نے کہ تینون خیر خواہ یزید کے تہے اس واقعہ کی خبر یزید کو دی یزید پلید سنتے ہی اس قضیہ نامرضیہ کے نہایت ہی حیران و پریشان ہوا اور ایک خط عبد اللہ ابن زیاد عامل بصرہ کو باین مضمون لکہا کہ مینے تجکو بجاے نعمان ابن بشیر کے عہدہ امارت کوفہ پر مقرر کیا فوراً آپکو کوفہ مین پہونچا اور قضیہ بیعت مسلمؑ کو دور کر ابن زیاد شتابی سے کوفہ مین پہونچا اور کوفیون کو مدینہ کیطرف سے بہت کچہہ خوف دلایا اہل کوفہ بیحیا نے کہ اوس زمانہ تک تخمیناً قریب اٹہارہ ۱۸ ہزار یا چالیس ہزار آدمیون کے باختلاف روایات بیعت کر چکے تہے سب نے قطعی بیعت توڑدی اور ابن زیاد کے ساتہی ہوگئے اور حضرت مسلم ابن عقیلؑ سے برگشتہ ہوگئے پہر ابن زیاد نے ہانی ابن عروہ کو جسکے

مکان مین حضرت مسلمؑ اور اونکے دونون صاحبزادے مقیم تھے طلب کرکے شہید کیا
بعد اوسکے حضرت مسلمؑ اور اونکے دونون صاحبزادون محمدؑ و ابراہیمؑ رضی اللہ عنہم کو جام
شہادت پلایا اور اون چارون مظلوم بزرگون کے سرون کو کوچہ و بازار کوفہ مین واسطے
عبرت کوفیون کے جسکی نقل ہندوستان مین بجنسہ ہوتی ہے نیزون پر لٹکا پھرا کے
یزید کے پاس روانہ کئے یہ واقعہ ۳ ماہ ذالحجہ ۶۰ھ کو واقع ہوا یا باختلاف روایت ۹ ذالحجہ
سنہ الیہ کو چنانچہ اسی تاریخ کو حضرت امام المومنینؑ نے حسب طلب حضرت مسلمؑ و سرداران
کوفہ کے سامان سفر کرکے ارادہ روانگی کوفہ کا مکہ معظمہ سے فرمایا وقت رخصت کے ہر چند کہ
حضرت عبداللہ ابن عباسؓ اور عبداللہ ابن عمرؓ و دیگر صحابہ کرام رسول اکرمؐ نے کہ واسطے
ادای حج کعبہ شریف کے تشریف لائے تھے منع کیا اور کہا کہ حضور مع اپنے اہلبیتؑ کے
صرف کوفیون بے وفا کے اعتماد پر ہرگز ہرگز نجاوین ورنہ جناب کو وہ کمبخت بیجا سخت
ایذا دینگے مگر حضرت امام المتقینؑ نے اصلا ترک عزیمت نہ فرمائی اور جواب مین فرمایا
کہ میرے پدر بزرگوار نے حدیث فرمائی ہے کہ مکہ مین ایک مینڈھا ہوگا اوسکے سبب سے
حرمت مکہ کی حلال ہوگی کاش وہ مینڈھا مین ہی نہ ہون نہین چاہتا ہون کہ میرے
سبب سے مکہ مین خونریزی ہو غرض آپ باصرار تمام اہل مکہ سے رخصت ہوکر اوسی
تاریخ کو معہ بیاسی آدمیون اہلبیتؑ و اہل محبت کے و باختلاف روایت ہزار ۴۸ سوار
اور نو ۹۰ ے پیادون کے آپ کوفہ کو روانہ ہوے اثناء راہ مین آپنے حال شہادت حضرت
مسلمؑ اور بے وفائی شیعان کوفہ اور تفرقہ جماعت بیعت گرفتہ کا فرزدق شاعر سے
سنا نہایت ہی تعجب کیا ہر چند دل مبارک مین گذرتا تھا کہ واپس چلین مگر آپنے
جب مشورہ اپنی اہلبیتؑ و دیگر ہمراہیان باوفا سے لیا بعض نے اونمین سے کہا
کہ ہم جبتک عوض خون مسلمؑ کا بیوفایان ظالم سے نہ لینگے ہرگز نہ لوٹین گے اگر یہ بات
جاوین سنتے ہی ہمراہیان کے امامؑ بر حق کے بھی صلہ رحمی جوش پیدا ہوگئے فرمایا کہ

ہمکو بھی بعد تمہارے زندگی گوارا نہین بہتر ہے آگے بڑہو جب کوفہ سے تخمیناً دو منزل کا
فصل باقی رہا حضرت حر معہ بارہ ہزار سوار مسلح کہ فوج ابن زیاد سے تھے وہان آپسے
ملاقی ہوئے اور عرض کی کہ ابن زیاد نے مجھکو حاکم کیا ہے کہ آپکو گرفتار کرکے اوسکے آگے
لیجاؤن مگر مین حضور کا مدمراتب نگاہ رکھتا ہون نہین چاہتا ہون کہ ایسا کرون حضرت
نے فرمایا کہ ہم اپنی خوشی سے نہین آئے ہین بلکہ کوفہ کے لوگون نے ہمکو خطوط اشتیاقیہ
بھیجکر طلب کیا ہے اگر اپنے قول وفعل پہ ثابت قدم ہین تو ہم چلین ورنہ یہان سے ہی
واپس جاوین حضرت حر نے التماس کی کہ حضور مجھکو اسلا اسبات کی خبر نہین ہے
نہایت ہی حیران ہون نہ جناب کو وہان لیجا سکتا ہون اور نہ چھوڑ سکتا ہون چونکہ
نام حضرت حر کا دفتر ازل مین سعید لکھا تھا سوائے گفتگو با تہذیب کے مرتکب سوء
ادبی کے نہوے اور ہمراہ رکاب حضرت امام الہدیٰ کے کوفہ کی طرف روانہ ہوے
جسوقت حضرت امام المومنین دشت کربلا مین پہونچے دریافت فرمایا کہ اس مقام کا
کیا نام ہے عرض کی کہ کرب وبلا فرمایا کہ یہی مقتل ہے ہمارا اور ہمارے ہمراہیونکا
اب ہم اس جگہہ مقیم ہونگے چنانچہ حضرت ۲ محرم سنہ ۶۱ ہجری کو میدان کربلا مین
فروکش ہوے حضرت حر بھی معہ اپنے لشکر کے حضرت کے مقابل مین ٹھہرے
رہے اسی اثنا مین ایک خط ابن زیاد کا یزید کی بیعت کے لیئے حضرت امام حسین کی
خدمت مین پہونچا حضرت نے خط دیکھکر قاصد سے فرمایا کہ اس خط کا جواب
ہمارے پاس نہین ہے قاصد نے یہ خبر ابن زیاد کو پہونچائی سنتے ہی ابن زیاد
کمبخت سخت غضبناک ہوا اور بہت جلد کثرت سے فوج جمع کرکے بسپہ سالاری
عمر ابن سعد حاکم رے کے واسطے قتل امام الہدیٰ کے روانہ کی عمر سعد بمعہ لشکر کے
کربلا مین پہونچا اور اپنا ڈیرہ دریاے فرات کے کنارے پر کیا اور لشکر کو حکم دیا کہ لشکر
حضرت امام کا محاصرہ کرے حضرت امام نے بھی بنظر حفاظت کے ایک خندق اپنے

لشکر کے گرد کھود وائی اوسکا ایک ہی دروازہ آمد و رفت کا تہا اوس مین اُنھی برضا ہو کے صنابرادر شاکر بیٹھے پھر آپنے ایک خط ابن سعد کو لکہا کہ اے ابن سعد تو ان تینون امر لون مین سے ایک اختیار کر یا ہمکو حجاز کی طرف جانے دے یا یزید کے پاس بہیجدے یا ہم ترکستان کی جانب جاوین تاکہ کفار ترک سے جہاد کرکے جام شہادت نوش کرین ابن سعد نے نامہ ابن زیاد پاس بہیجدیا ابن زیاد نے عمر سعد کو جواب لکہا کہ جبتک حسینؑ واسطے یزید کے میرے ہاتھ پر بیعت نکریگا اوسکا کوئی عذر پذیرا نہوگا ابن سعد نے خط ابن زیاد کا حضرت حسینؑ کی خدمت مین روانہ کیا حضرتؑ نے فرمایا کہ یہ امر غیر ممکن ہے مین ہرگز ابن زیاد کے پاس نجاؤنگا اسی درمیان مین دوسرا خط ابن زیاد کا ابن سعد کے پاس پہونچا کہ مینے تجکو سوال جواب کے لیے نہین بہیجا ہے بلکہ تجھکو لڑائی کے لیے سپہ سالار کیا ہے جلد لشکر حسینؑ پر پانی بند کر ورنہ تیرے عہدہ پر دوسرا مقرر کیا جاویگا ابن سعد ظالم نے ۷ محرم کو درمیان فرات و لشکر امام برحق کے اپنی فوج عصیان موج یک صف باندہ کے کہڑی کردی تاکہ اہلبیتؑ ساقی کوثر کو ایک بوند پانی نملے نعوذ باللہ من ذلک بعد ازان بائیس ۲۲ ہزار سوار و پیادہ شجعان کوفہ و فوج یزید سے اپنے زیر کمان لیکر مستعد جنگ ہوا چونکہ شجاعت اہلبیتؑ رسول اللہ سے بخوبی آگاہ تہا اس لیے ۹ تاریخ کی مہلت حضرتؑ کو دی کہ ظاہر اپنے معاملہ مین اندیشہ فرماوین اور خود باطن مین وہ بد باطن سامان حرب کرتا رہا اور عمر ابن حجاج کو پانسو ۵۰۰ سوار دیکر روانہ کیا تاکہ دریا کے کنارے پر جاکے ہر دم گشت کرتا ہے حضرتؑ کے لشکر مین سے کوئی چلو بہر پانی نہ لینے پاوے حضرات اہلبیتؑ اور لشکر جان نثار کا غلبہ تشنگی سے وہ عالم تہا کہ مثل ماہی بے آب کے پہڑکتے تہے اور مانند مرغ بسمل تڑپتے تھے جب جنگ مین تاخیر ہوئی ابن زیاد نے شمر ذی الجوشن کو طلب کرکے کہا کہ عمر سعد جنگ مین تساہل کرتا ہے تو اوسپر افسر کرکے بھیجا جاتا ہے

اگر وہ جنگ کرے بہتر ورنہ تو اوسکی جگہہ سپہ سالار ہے جلد جا اور حسینؑ سے مقاتلہ کر اور
اوس کا سر میرے پاس بہیج شمر اوسی دم کوفہ سے روانہ ہوا عصر کے وقت کربلا میں
پہونچا اور ابن زیاد کی جانب سے عمر سعد کو نہایت ہی تہدید کر کے کہا کہ مین ایک
ساعت لڑائی مین توقف نہین کر سکتا ہون چونکہ شام قریب تہی لہذا شمر نے بہی
لڑائی کو صبح ہی پر موقوف رکہا رات بہر محاصرہ کیئے رہا اوس شب کو حضرت نے
ایک لمحہ بہی آرام نہ فرمایا کیونکہ صدائے العطش العطش کی ہر دم اہلبیتؑ اور اہل
محبت سے گوش مبارک مین پہونچتی تہی آپ بڑے استقلال سے درستی آلات حرب میں
جو کچہہ کہ موجود تہے مصروف رہے ہر دم بیبیون اور بچون کو کہ پیاس سے ہلاکت
کے قریب پہونچے تہے دلاسا دیتے اور گریہ وزاری سے منع فرماتے تین روز برابر
حضرتؑ اور متعلقان حضرتؑ نے تیمم سے نماز پنجگانہ ادا کی کسی کو ایک قطرہ پانی کا
میسر نہ ہوا بعض صحابؓ اہلبیتؑ نے کہ طاقت سے طاق ہوئے تہے عمر سعد سے
پانی طلب کیا اوس شقی موذی نے ایک بوند پانی نہ دیا اوسی شب کو ایک خط تاکیدی
ابن زیاد کا ابن سعد کے پاس باین مضمون پہونچا کہ حسینؑ کے لشکر مین ایک بوند
پانی نجانے دینا اور لڑنے مین بہت عجلت کرنا جسدم حسینؑ کو قتل کرے نعش کو
گہوڑون کے سمون کے تلے روندوانا اور سر نیزہ پر رکہکر میرے پاس بہیجنا عیاذ
باللہ جب رات گذر گئی اور صبح روشن ہوئی ۱۰ محرم کی اور دن جمعہ کا تہا عمر سعد
نے اول اپنے لشکر کو آراستہ کر کے اہلبیتؑ کا محاصرہ کیا امام الہداے کو
یقیناً معلوم ہوا کہ دشمن تشنۂ خون اہلبیتؑ رسول اللہ کے ہین آپنے واسطے قطع
حجت کے شتر پر سوار ہوکر ایک خطبہ پڑہا پہر فرمایا کہ اے لوگو اول میری طرف
دیکہو کہ مین کون ہون بعد اوسکے اپنی طرف دیکہو کہ تم کون ہو کس حجت پر تم مجہکو
بے گناہ قتل کرتے ہو آیا مین رسولؐ خدا کا نواسا اور خلیفہ چہارم سیدؐ الانبیا کا

کتا پیا یا بیٹا نہین ہون آیا نصوص قرآنی واحادیث محبوب سبحانی مانع میری خونریزی
کی نہین یا ہین خدا ورسول نے مجھکو قطعی جنتی فرمایا ہے اسیطرحسے آپ نے اپنے فضائل
مین بہت کچھہ دلائل پیش کئے اعدا کی طرف سے سواے سکوت کے کوئی جواب
نہوا فرمایا کہ الحمدللہ حجت خدا تم پر تمام ہوئی یہ فرماکے آپ شتر سے اوترے اور
اسپ پر سوار ہوکے جوانان اہلبیتؑ ومردان صداقت کیش کو طلب فرماکے دشمن کے
مقابل مین صف آراے منتظر تھے کہ آغاز جنگ کا دشمن کیطرف سے ہو تہوڑے
سے توقف کے بعد ایک ظالم لشکر دشمن سے نکلا اور حضرتؑ کے لشکر سے اپنا مقابل
چاہا حضرت نے اوسکے مقابلہ کو ایک جوان اہلبیتؑ سے روانہ فرمایا جوان موصوف
نے اوسکو اور مثل اوسکے بہتیرون کو قتل کرکے خود بہی جام شہادت نوش کیا
اسیطرحسے حضرتؑ کے عزیزون اور دوستون سے ایک ایک صاحب خندق سے
باہر ہوتے اور بہت سے ظالمون کے سر زمین پر گراکر آپ بہی شہادت پاتے
جب زیادہ پچاس آدمیون لشکر حضرتؑ سے شہید ہوے اوس وقت حضرتؑ نے
ایک نعرہ مارا کہ آیا کوئی ہے کہ اس وقت ہماری براے خدا مدد کرے اور دشمن کو
اہلبیتؑ رسول اللہ سے باز رکھے سنتے ہی اس بات کے حضرت حُر لشکر ابن سعد سے
جدا ہوکے معہ اپنے بہائی اور بیٹے اور غلام کے امام الہدیٰؑ کے حضور مین حاضر ہوے
اور عرض کی کہ اے ابن رسول اللہ صرف اس امید پر کہ حضور کے نانا قیامت کے
دن میری شفاعت فرماوین اپنا جان و مال و اہل و عیال قربان کرتا ہون یہ کہکر
حضرت کی جانب سے ابن سعد کے لشکر پر حملہ آور ہوے بعد بڑی حرب و ضرب
کے معہ اپنے بہائی اور بیٹے اور غلام کے شہید ہوے جب حضرت حر بہی شہید ہوگئے
حضرت امام الہدیٰ نے بذات خود ارادہ جنگ کا فرمایا اوسدم باقی ماندہ ہمراہیون
نے عرض کی کہ جب تک ہم مین سے ایک شخص بہی باقی رہیگا حضرت کو میدان

جنگ مین نجانے دیگا غرض کہ یہ سب صاحب بھی بڑے بڑے کارنمایان دکھا کر
شہید ہوگئے اور سواے بیبیون اور بچون او بعض زخمیون او حضرت علی اصغر کے
کہ خیمہ مین بیمار پڑے ہوے تھے کوئی بھی باقی نرہا اوس وقت حضرت امام برحق نے
دشمنون کی طرف گھوڑا بڑہایا او رجز فخریہ اپنے آباو اجداد کی شان مین بقاعدہ
اہل عرب کے پڑھکے شمشیر برہنہ کی مخالف کے لشکر سے جسنے حضرت کے مقابلہ مین
قدم بڑہایا سر اوسکا آپنے شمشیر بران سے زمین پر گرا یا القصہ لشکر مین
کسی کا حوصلہ نہ پڑا کہ حضرت سے تنہا جنگ کرے آپکی شجاعت دیکھکر تمام لشکر
اعدا مانند بید کے لرزان تھا یہ جرأت دیکھکر شمر گھبرایا اور اپنی فوج یاجوج مشرب
کو جمع کرکے حضرت پر کثرت سے تیر بارانی کی کہ جسم اطہر صورت غربال مجروح ہوگیا
اوسی اثنا مین ایک گروہ نے حرم محترم کی طرف بغرض غارت منہ کیا حضرت نے
باواز بلند فرمایا کہ اے بیحیاؤ دشمنو بے غیرتو یہ کیا حمیت ہے کہ تم اہلبیت رسول اللہ
کے ساتھ کرتے ہو اگر تمکو خوف عقبیٰ نہین ہے تو دنیا کی ہی ملامت سے شرماؤ کیونکہ
تمنے عورتون اور بچون سے لڑائی نہین کی ہے اس حرکت ناشائستہ سے باز رہو
اور ہمسے لڑو شمر نے جو یہ کلام سنا اپنے یارون کو لوٹا لیا اور کہا کہ تم عورتون او
بچون سے مزاحمت نکرو اور حسین سے کہ شدت تشنگی و کثرت زخمون سے بیتاب
ہے جنگ کرو سنتے ہی اسبات کے دل کے دل سوار و پیدل ہمگر دہ ہوکر حضرت
پر ٹوٹ پڑے اگرچہ حضرت امام بھی بضرب تیر و شمشیر لشکر اعداسے خوب ہی لڑے
مگر کثرت زخمون سے طاقت حرب نرہی اوس وقت ایک ظالم نے حضرت کے
گھوڑے کی کونچین کاٹ ڈالین اور دوسرے ظالم نے ایسا خنجر مارا کہ دوش مبارک
کٹکر زمین پر گر پڑا اوسی حالت مین روح شریف واصل بحق ہوئی اور جسم لطیف خاک پر
گر پڑا یہ معرکہ ۱۰ محرم روز جمعہ کا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون اس حال کو دیکھکر

نصر ابن خرشہ نابکار نے شمشیر نکالکر ارادہ کاٹنے سر مبارک کا کیا ایسی ہیبت غالب
ہوئی کہ ہاتھ اوسکے لٹے پاؤن پہر اگر خولی ناہنجار ابن سعد کے حکم سے اپنے گھوڑے سے
اوترا او حضرت کے سر اقدس کو کاٹ کر آگے شمر و ابن سعد کے لیگیا اوس وقت
شمر و ابن سعد نے واسطے غارت کرنے حرم محترم کے اجازت دی جو چیز کہ اہلبیت
کی تہی سب و کل لوٹ لی ظالمو نے بیبیون اور بچون اہلبیت کو قید کر کے آگے دشمنان
خدا کے لیگئے پہر اپنے کشتون کی نعشین تلاش کر کے زمین مین دفن کین اور نعشین
شہدائے عظام و اولاد سید انام کی میدان مین پڑی رہنے دین اور بعضے اشقیا
نے بموجب کہنے ابن زیاد کے بے ادبیان جسم پاک حضرت کے ساتھ کین جو قابل
تحریر نہین اوس بیان سے روح کانپتی ہے اور بال بدن پر کھڑے ہوتے ہین
از ان بعد ابن سعد نے سر اقدس کو معہ اسیران اہلبیت ہمراہ بشیر بن مالک و
خولی بن یزید کے کوفہ کو ابن زیاد کے پاس روانہ کیا ابن زیاد بیحیا نے سر مبارک
کو نیزہ پر رکہکر اور بیبیون اور بچون اہلبیت کو شتران بے ہودج پر بٹہاکر کوچہ و
بازار کوفہ مین پہرایا چنانچہ اوس کی نقل اسدم تک شیعان پاک محرم مین کیا
کرتے ہین غرض اوس مردود نے کوئی دقیقہ ہتک اہلبیت مین باقی نہ چہوڑا نعوذ باللہ
من ذالک بعد اوسکے سر مبارک کو معہ اہلبیت کے اوسی حالت ابتر کو دستہ ہمراہ
شمر شقی و فوج عصیان موج کے پاس یزید عنید کے بجانب دمشق روانہ کیا
جس دم خبر آنے سر اقدس اور قیدیان اہلبیت کی یزید پلید کو پہونچی نہایت خوش
ہوکر لشکر دربار عام مین بیٹہا اور واسطے حاضر ہونے امرا و غربا اہل شام کے
حکم دیا جب سر مبارک اوس خبیث کے آگے رکھا گیا اور اسیران اہلبیت سامنے
کہڑے کئے گئے وہ مردود لکڑی لب مبارک حسین پر کہ بوسہ گاہ رسالت پناہ کا
تہا مارکر حضرت زین العابدین ابن حسین سے کہنے لگا کہ تیرے باپ نے سر احق نہ پہچانا

اور مدعی ملک خداداد سیرے کا ہوا دیکھ مین نے اوسکے ساتھ کیا کیا اب تو مختار ہے جہان
چاہے جا حضرت زین العابدینؑ نے مدینہ منورہ کی سکونت اختیار کی بارہ دن بعد
یزید پلید نے حضرت زین العابدینؑ کو معہ اہلبیتؑ کے اونٹون خشک پالان پر سوار
کرکے مدینہ کو روانہ کیا پھر بعد چند روز کے سر اقدس حضرت حسینؑ کا بھی مدینہ مین
بھیجدیا حضرت زین العابدینؑ نے کفن دیکر قریب مقبرہ حضرت سیدۃ النساؑ کے
دفن کیا۔ مگر شیعہ اسکے خلاف روایت کرتے ہین واللہ اعلم بالصواب اسماء شریف
شہداء اہلبیتؑ کے یہ ہین حضرت عباسؑ و حضرت عثمانؑ و حضرت محمدؑ و حضرت عبداللہ
و حضرت جعفرؑ پسران حضرت علیؑ و حضرت ابوبکرؑ و حضرت عمرؑ و حضرت قاسمؑ و حضرت
عبداللہؑ فرزندان حضرت حسنؑ و حضرت علی اکبرؑ ابن حضرت حسینؑ اور دو صاحبزادے
حضرت عبداللہ ابن حضرت جعفرؑ اور تین فرزند حضرت عقیلؑ بن ابیطالب اور حضرت
عبداللہ و حضرت عبدالرحمن و جعفر لخت حضرت محمد بن عقیلؑ کے رضوان اللہ علیہم
اجمعین باقی شہداء دیگر احباب سے تھے ان سب بزرگون کی لاشین
مرد مان وہی قریب جوار نے تیسرے دن ایک قبر کلان کھود کے
دفن کردین اور تن اقدس امام الہدیٰ کو ایک قبر مین علیحدہ دفن کیا عمر شریف
برحق کی چھپن برس کی ہوئی میدان کربلا مین معہ اعزا و احباب کے مدفون ہوئے

آدابِ عشرہ محرم

جب مسلمان محرم کے دیکھین اس ماہ کو متبرک سمجھین اور بعد حمد خدا و نعت سید الانبیا
کے اپنی دنیا و آخرت کی خیر چاہین اور عمل نیک کرین خصوصًا عاشورہ کے دن روزہ
رکھین نوافل پڑھین غسل کرین علماء سے ملین وعظ و پند سنین بیمارون کو پوچھین یتیمون پر
رحم کھاوین فی سبیل اللہ محتاجون کو صدقہ دین مسلمانون سے ملین تلاوت قرآن مین

مشغول رہین تعمل بد سے بچین مثل تعزیہ و تربت و ضریح بنانے عرضی باندہنے زیارت پڑہنے شربت چڑہانے مرثیہ سننے سینہ کوٹنے سر پیٹنے تاشے ڈہول گہنجی بانسری بجانے سیاہ سبز کپڑے پہننے کلاوہ ڈالنے بچون کو فقیر جوانون کو پیک بنانے سر کہولنے بہس اوڑانے ماتم کرتے نذر حسین سبیل سے تنگ فاقہ عمر سے پابرہنہ پہرنے زمین پر لیٹنے پنجے شدے علم طوق براق دلدل تخت مہدی نکالنے اکہاڑہ اوٹہانے نعرہ مارنے وغیرہ کے کیونکہ یہ دن قدیم سے برکت والا ہے اکثر انبیاؑ و اولیا کے اسی دن رنج و غم دور ہوئے ہین اور فضل خدا سے اونکو بڑے بڑے درجے ملے ہین چنانچہ آدم علیہ السلام کی دعا اسی روز قبول ہوئی تہی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسی دن فرعون کے ظلم سے نجات پائی تہی اور حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی بہی اسیدن جودی پہاڑ پر ٹہہری تہی اور حضرت امام حسینؑ رضی اللہ عنہ نے بہی بطریق قدیم اسی دن درجہ مظلومیت و شہادت کا حاصل کیا اوس کا سبب یہ تہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تمام مراتب اپنے محبوبؐ پاک کو عطا کئے تہے صرف مرتبہ شہادت کی کمی تہی وہ حضرت حسنینؑ کی شہادت کے سبب سے پوری کردی مگر عوام الناس بجز اسکے کہ تقلید فاسقون اور تائید شیعون کی کرین قدر اس مراتب بلند و مناصب ارجمند کی نہین جانتے ہین بلکہ قسم قسم کی بدعات سیئہ ایجاد کر کے محبت اہلبیتؑ کا دم مارتے ہین غرضکہ عشرہ محرم کا جہلا کے نزدیک مثل ہولی دوالی کے میلے تماشے کا دن ہے افسوس ایسے لوگون پر کہ دعوی تو کرین اہلسنت ہونے کا اور عمل کرین شیعونکے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو صحبت نیک نصیب کرے بیت صحبت صالح ترا صالح کند ✤ صحبت طالح ترا طالح کند ✤

مجملاً ذکر حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا

اصلی اسم مبارک جناب کا علی اصغر ہے اور لقب زین العابدینؑ اس سبب سے آپ

باین لقب ملقب ہوئے کہ آپ بہت عابد وزاہد تھے دن رات مین ہزار رکعت نفل پڑہتے تھے ایک ساعت بہی یاد خدا سے غافل نہ رہتے تھے کنیت آپکی ابوالحسن تہی ۵ شعبان کو شکم محترم حضرت شہربانو بنت شاہ یزدجرد شاہ فارس سے جو حضرت عمر خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ نے بطریق عطیہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو دی تہین کوفہ مین پیدا ہوے اور اپنے جد امجد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی کنار مبارک مین پرورش پائی اور حضرت فاطمہ بنت حضرت حسنؓ کے ساتھ کتخدا ہوے جب عمر شریف جناب کی بائیس ۲۲ برس کی ہوئی معرکہ کربلا مین مقید ہو کر شام کو بہیجے گئے وہان سے بعد اوٹھانے تکالیف ومصیبت کے پنجہ ظالمون سے خلاص ہو کر مدینہ طیبہ مین تشریف لائے بعد چند روز کے وہان سے بہی سکونت ترک کر کے ایک موضع مین کہ متصل مدینہ منورہ کے تہا تا زیست قیام فرمایا ہمیشہ حصول ثواب عقبیٰ مین مصروف رہتے تہے دنیا کے لوگون کے جہگڑون مین نہ پڑتے تھے اوقات عزیز کو تلاوت قرآن پاک وروایت احادیث صاحب لولاک مین گذارتے ۸ محرم ۹۴ھ یا ۹۵ھ کو دنیا سے رحلت فرمائی عمر شریف ۵۶ یا ۵۷ برس کی ہوئی جنت البقیع قبہ حضرت عباسؓ مین دفن ہوے بعض مورخ کہتے ہین کہ آپ بہی زہر سے شہید ہوے واللہ اعلم بالصواب

مجملاً ذکر حضرت امام محمد باقر ابن زین العابدین رضی اللہ عنہ کا

اصلی نام آپکا محمدؐ ہے اور لقب باقر اس لفظ کے معنی لغت مین توسع کے ہین چونکہ آپکو وسعت علم وفضل کی کثرت سے حاصل تہی لہذا باین لقب ملقب ہوئے کنیت آپکی ابوجعفر ہے ۳ ماہ صفر ۵۷ھ ہجری روز جمعہ کو بطن فاطمہ بنت امام حسن رضی اللہ عنہ سے مدینہ شریف مین تولد ہوے معرکہ کربلا مین آپ تین برس کے تہے صفائی قلب وطہارت نفس وذکاوت طبیعت وکثرت علم ووسعت فضل مین آپ

دسترس تمام تھی شریعت و طریقت کے شاغل معرفت و حقیقت مین کامل تھے کلام
خدا و حدیث سید الانبیا کے معنی بیان فرماتے اور مسائل اصولی و فروعی فقہ کے
لوگون کو بتاتے روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک روز مین رسول خدا
کے حضور مین بیٹھا تھا اوس وقت حضرت کی گود مین حضرت حسین رضی اللہ عنہ تھے
میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ اے جابر حسین کے ایک فرزند ہوگا نام اوسکا علی
قیامت کے دن منادی ندا کریگا کہ اے سید عابدین اوٹھ اوس وقت پسر حسین
کہ اوسکا نام علی ہوگا اوٹھے گا اوسکے ایک لڑکا ہوگا نام اوسکا محمد ہوگا اگر تو اوسکا
زمانہ پاوے تو تو میری طرف سے اوسکو سلام کہنا اسیطرح سے آپکے فضائل بہت مین
معتبر کتب شیعون سے مثل عقاق ہج کے ثابت ہے کہ علماء اربعہ اہلسنت کے آپہی
کے شاگرد ہین جیسا کہ مسائل شیعہ مین بیان ہوگا آپنے آخر ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۱۴ ہجری مین
رحلت فرمائی عمر شریف ۵۷ سال کی ہوئی قبہ حضرت عباس مین دفن ہوئے بعض
مورخ کہتے ہین کہ آپ بھی زہر سے شہید ہوئے واللہ اعلم بالصواب

ذکر حضرت امام جعفر صادق ابن محمد باقر رضی اللہ عنہ کا

اصلی نام آپکا جعفر ہے اور لقب صادق اس سبب سے کہ اللہ تعالی نے آپکو مرتبہ صدیقین
کا عطا کیا تھا کنیت آپکی ابو عبداللہ ہے ۸۳ ہجری مین بطن ام فروہ سے مدینہ طیبہ
مین پیدا ہوئے جمیع علوم ظاہریہ و باطنیہ اپنے والد ماجد سے حاصل کیے آپکی سعی بلیغ
سے دین کا علم اسلام کے تمام شہرون مین پھیل گیا چنانچہ اکثر علماء اہلسنت آپکے
شاگرد ہین مثل ابو حنیفہ و یحیی ابن سعید و ابن جریج و سفیان و مالک و شعبہ و ابو ایوب
وغیرہم رحمہم اللہ تعالی اسیطرح سے بہت سے بزرگ صوفیہ نے بھی آپ ہی سے علم
سلوک و معرفت کا حاصل کیا کثرت سے آپکی روایات مشہورہ اہل ایمان کی کتب

مقبرہ مین موجود ہین حاجت بیان کی نہین آپنے ۱۵ رجب روز دوشنبہ سنہ ۱۴۸ ہجری یا باختلاف روایت ماہ شوال مدینہ مین انتقال فرمایا اور بقیع عباس مین برابر اپنے والد کے دفن ہوے عمر شریف ۶۸ سال کی ہوئی شیعہ کہتے ہین کہ آپکو بھی زہر دیا گیا مگر اہلسنت کے نزدیک ثابت نہین

مجملاً ذکر حضرت امام موسیٰ کاظم ابن امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا

اسم شریف اصلی آپکا موسیٰ ہے اور لقب کاظم باین سبب کہ آپ غصہ کو کہا جاتے تھے چونکہ آپ بکثرت حلیم مزاج و سلیم طبع تھے لہذا باین لقب ملقب ہوے کنیت آپکی ابو الحسن ہے ۷ ماہ صفر سنہ ۱۲۸ یا سنہ ۱۲۹ ہجری کو موضع ابوا کہ درمیان مکہ و مدینہ کے واقع ہے بطن ام ولد جنکا حمیدہ نام تھا اور اونکو اندلسیہ بھی کہتے تھے پیدا ہوے اور جمیع کمالات ظاہریہ و باطنیہ مین مثل اپنے آبا و اجداد کے موصوف تھے اور فضل و علم و زہد و تقویٰ و عبادت و سخاوت و اجابت دعا و صبر و شکر وغیرہم مین معروف تھے اتفاقاً ہارون رشید کہ خلفاء عباسیہ سے تھا مدینہ مین آیا آپکی کرامت و شجاعت کا حال سنکر خائف ہوا اور اپنے ساتھ بغداد مین لیگیا وہان آپکو بغیر سرزد ہونے کسی امر کے قید کردیا چنانچہ آپنے اوسی حبس کی حالت مین ۲۵ رجب روز جمعہ سنہ ۱۸۳ ہجری کو رحلت فرمائی اور مقبرہ شونیزیہ مین مدفون ہوے عمر شریف جناب کی ۵۵ سال کی تھی بعض کہتے ہین کہ آپکو زہر دیا گیا بعض کہتے ہین کہ آپ زیادہ رطب کہا گئے تھے

مجملاً ذکر حضرت امام علی رضا ابن امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کا

اصلی اسم شریف آپکا علی ہے اور لقب رضا باین سبب کہ آپ ہمیشہ راضی برضائے رہتے تھے اور ہر کام مین آپ اللہ ہی کی رضا کو مقدم رکھتے تھے لہذا باین لقب ملقب ہوے کنیت آپکی ابو الحسن ہے ۱۱ ربیع الثانی روز پنجشنبہ سنہ ۱۵۳ ہجری کو بطن خیزران مریسیہ

ملقب بطاہرہ کہ ام ولد تھین مدینہ منورہ مین تولد ہوئے فضل و کمالات ظاہری باطنی مین مثل اپنے بزرگونکے تھے اکثر علماء اہلسنت نے آپسے علم شریعت و معرفت کا حاصل کیا چنانچہ شیخ معروف کرخی آپ ہی کے ہاتھون پر مسلمان ہوئے مامون بادشاہ آپکی بڑی تعظیم و تکریم کرتا تھا حتی کہ اپنی دختر ام طیبہ نام کو آپکے عقد مین دیا اور نہایت ہی حسن عقیدت سے ایک عہدنامہ ۲۰۱ھ ہجری مین لکھدیا کہ بعد میرے حضرت علی رضا بادشاہ ہونگے اور اپنی زندگی مین بھی آپکو شریک مملکت کا جانتا تھا چونکہ جناب کی عمر نے وفا نکی آپ مامون سے پہلے ہی انتقال فرما گئے اس سبب سے آپ بادشاہ نہوئے آپنے آخر ماہ صفر ۲۰۲ھ یا ۲۰۳ھ ہجری مین وفات پائی شہر طوس مین متصل قبر ہارون رشید دفن ہوئے عمر شریف جناب کی تخمیناً پچاس برس کی ہوئی شیعہ کہتے ہین کہ آپکو مامون نے زہر دیا اہلسنت کے نزدیک یہ محض خلاف ہے

مجملاً ذکر حضرت امام محمد تقی ابن امام علی رضا رضی اللہ عنہ کا

آپکا اصلی نام محمد ہے اور لقب تقی و جواد اور کنیت ابو جعفر ۱۹ رمضان ۱۹۵ھ ہجری روز جمعہ و بقولی ۱۰ رجب ۱۹۵ھ ہجری کو شکم ام ولد سبنہ المریسیہ نام کے سے [illegible] پیدا ہوئے جب آپکی عمر شریف آٹھ برس کی ہوئی آپکے والد ماجد نے انتقال فرمایا چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپکو ایسا خوبی و عقل پیدا کیا کہ آپنے تھوڑی سی ہی فرصت مین تمام علوم خفی و جلی مثل اپنے آباو اجداد کے حاصل کر لئے اپنے زمانہ مین آپ کثرت فضل و کمال مین عدیم المثال تھے نقل ہے کہ ایک روز سواری مامون بادشاہ کی گذرتی تھی حضرت کو ایک کوچہ مین کھڑے ہوئے دیکھا جب واپس آیا پھر آپکو وہین کھڑے ہوئے دیکھا مامون آپکے پاس آیا پوچھا کہ اے محمد بتاؤ تو میرے ہاتھ مین کیا ہے فرمایا اے امیر المومنین تمہارے ہاتھ مین چھوٹی مچھلیان

ہین جنکو بانے شکار کیا ہے سنتے ہی اسمبات کے مامون حیران رہگیا اور اسنے دل
مین یقین کیا کہ جب حضرت کے کشف کا تین برس کی عمر مین یہ حال ہے تو آگے
کیا کچھہ نہوگا آپکو ہمراہ اپنے گہر لیگیا اور بڑی توقیر و عزت سے پیش آیا اور کہا کہ محمد
بیشک علی رضا کے صاحبزادے ہین ہر دم آپ سے ایسے فضل و کمالات و کشف و
کرامات سرزد ہوتے تھے کہ مامون ہزار جان سے آپ پر فدا ہوتا تہا دل چاہتا تہا
کہ اپنی دختر کا نکاح آپکے ساتھہ کرے اور امر حکومت آپکو سپرد کرے مگر اوسکی قوم
کے لوگ یعنی عباسی اس امر سے مانع ہوے لیکن مامون نے مطلق اونکے کہنے کی پروا
نکرکے جواب دیا کہ مین محمد کو علم شریعت و معرفت مین تمام فضلا و علما اس زمانہ سے
بہتر و برتر جانتا ہون جسکو شک ہو امتحان کرلے چنانچہ عباسیون نے آپکے ساتھ
مباحثہ کرنیکے لیے یحیی بن اکثم کو کہ عالم جلیل القدر و سرآمد عالم تھے مقرر کیا
یحیی نے آپ سے بہت سوال کیے آپنے تمام مسائل کے کافی و وافی جواب دیے حضار
کو سکتہ تھا ہر ایک حیرت سے آپکے منہ کو تکتا تھا جب آپنے یحیی سے ایک مسئلہ دریافت
کیا اوس سے کچھہ جواب نہ آیا اور نہایت ہی انصاف سے آپکے جامع الکمالات
ہونے کا اقرار کیا مامون اس بات سے نہایت ہی خوش ہوا اور از بس حسن عقیدت
سے اپنی دختر ام الفضل کا نکاح آپکے ساتھہ کر دیا آپ نے مامون سے درخواست
مدینہ جانے کی کی اوس نے فوراً آپکو مع اونکی زوجہ کے مدینہ کو بھیجدیا
پھر آپکو معتصم باللہ نے اپنے عہد حکومت مین بغداد طلب کیا آپ بموجب
اولی الامر کے ۲۶ محرم سنہ ۲۲۰ ہجری مین داخل بغداد ہوے چنانچہ وہین بتاریخ
۵ یا ۶ ذی الحجہ روز سشنبہ سنہ مذکور کو وفات پائی اور اپنے جد امجد امام موسیٰ
کاظم کے پہلو مین دفن ہوے عمر شریف پچیس ۲۵ برس کی تھی شیعہ کہتے ہین
کہ آپکو معتصم باللہ نے زہر دلوایا اہلسنت کے نزدیک بالکل دروغ ہے

مجملا ذکر حضرت امام علی نقی ابن امام محمد تقی رضی اللہ عنہما

آپکا اصلی نام مبارک علی ہے اور لقب نقی و ہادی و عسکری ہے باین سبب آپ کا نام عسکری ہوا کہ آپنے لشکر متوکل باللہ مین سکونت اختیار فرمائی تہی لہذا باین لقب ملقب ہوئے نصف شعبان ۲۱۲ھ یا ۱۳ رجب ۲۱۴ ہجری کو مدینہ منورہ مین پیدا ہوئے آپکی والدہ مکرمہ مین مورخین کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک ام الفضل دختر مامون اور بعض کے نزدیک سمانہ مغربیہ ہین بعض کے نزدیک شقرا ہین بہرحال آپ بہی مثل اپنے بزرگون کے موصوف بجمیع صفات تہے متوکل باللہ بادشاہ وقت آپکی بہت کچہہ عزت و وقعت کرتا تہا نقل ہے کہ ایکدن ایک عورت متوکل باللہ کے پاس آئی اور دعوی کیا کہ مین سیدہ ہون بادشاہ دانا نے اوسکو قرینہ سے جہوٹا سمجہا واسطے امتحان کے حضرت امام علی النقی کو طلب کرکے عرض کی کہ آپ بتائیے یہ عورت سیدہ ہے یا نہین آپنے فرمایا کہ اللہ تعالی نے گوشت اولاد حسین کا درندون پر حرام کیا ہے اگر سچی ہے تو درندون مین جا کہڑی ہو سنتے ہی اس بات کے عورت ڈر گئی اور اپنی دروغگوئی کا اقرار کرنے لگی نقل ہے کہ چند روز بعد بادشاہ نے بہی اس امر کا امتحان کیا کہ تین درندے خونخوار مردم آزار گرسنہ کہ طلب گوشت مین نالان تہے طلب کرکے ایک بلند مکان کے صحن مین چہوڑ دیے اور دروازہ بند کروا کے آپ اوسکی چہت پر بیٹہا اور اوسدم امام صاحب کو اپنے پاس بلایا آپ کواڑ کہولکر صحن مین تشریف لیگئے درندے دیکہہ کے آپکو دم ہلانے لگے اور بڑے عجز و محبت کے ساتہہ اپنے بدنون کو حضرت کے جسم اطہر سے ملانے لگے حضرت بہی اونپر دست شفقت پہیر ہوئے بادشاہ پاس تشریف لیگئے تہوڑی دیر ٹہہر کر پہر اوسیطرح سے تشریف نیچے لائے بادشاہ مشاہدہ اس حال سے حیران رہگیا اور آپکی نہایت درجہ تعظیم و تکریم

کرتا تھا آپنے سرمن رائے مین آٹھ یا دس برس قیام فرمایا اور وہین ۵ ۲ جمادی الثانی یا بعد
روز دوشنبہ کو انتقال کیا اور شارع ابو احمد رشید ی خاص اپنے گہر مین مدفون ہوئے
عمر شریف چالیس یا بیالیس سال کی ہوئی شیعہ کہتے ہین کہ آپکو معتمد یا معتز نے زہر دیا اہلسنت کے نزدیک صحیح اور قوی یہ ہے

مجملاً ذکر حضرت امام حسن عسکری بن امام علی نقی رضی اللہ عنہ کا

اصلی اسم مبارک آپکا حسن ہے اور لقب خالص عسکری کنیت ابو محمد ماہ ربیع الآخر روز
پنجشنبہ سنہ ۲۳۲ یا ۲۳۱ ہ کو بشکم ام ولد سوسن سے مدینہ منورہ مین پیدا ہوے اور زمانہ طفولیت
سے اپنے والد ماجد کے ہمراہ سرمن رائے مین مقیم رہے علم و فضل و جود و کرم کشف و
کرامت و رحم مین مثل اپنے بزرگون کے نامی و گرامی تھے اور بادشاہ معتمد باللہ آپ کو
نہایت ہی معزز و مکرم رکھتا تھا نقل ہے کہ ایک مرتبہ سرمن رائے مین خشک سالی
ہوئی انسان و حیوان پر سخت تکلیف گذرنے لگی بادشاہ معتمد باللہ نے لوگون کو حکم دیا
کہ شہر سے باہر جاکر نماز استسقا پڑہین اور خدا سے دعا کرین جب مسلمان ایک ٹیلہ پر میدان
مین پہونچے او مشغول بدعا ہوئے اتفاقاً اوسی مقام پر ایک راہب بہی وارد ہوا جوہین
اوس نے آسمان کی طرف ہاتھ اوٹھایا بکثرت پانی پڑنے لگا دوسرے دن بہی اوس نے
ایسا ہی کیا لوگ کرامت راہب کی دیکھکر معتقد ہوگئے بلکہ بعض شک اسلام مین کر کے
مرتد ہوگئے اور دین نصارا اختیار کر لیا بادشاہ اس بات سے نہایت ہی اندوہگین ہوا
اور اوسیدم حضرت امام کی خدمت مین [illegible] حسنؑ اپنے نانا کی امت کی
جلد تر خبر لیجیے ورنہ تمام لوگ گمراہ ہوجاوینگے آپنے جواب مین فرمایا کہ کل انشاء اللہ تعالے
ہم بہی شریک جلسہ استسقا ہونگے اور وہین اس امر کا تدارک کرینگے تیسرے روز بادشاہ
معہ اپنے خاص و عام لوگون کے وارد میدان ہوکے نماز و دعا مین مشغول ہوا راہب بدستور
قدیم آیا جوہین ہاتھ اوٹھایا اوسیدم ایک ابر کا ٹکڑہ ظاہر ہوا اور برسنے لگا امام برحق نے

فرمایا۔ جو کچھ کہ راہب کے ہاتھ مین ہے چھین لو پھر راہب سے کہا کہ اب تو اپنی کرامت دکھا
ہر چند راہب نے ہاتھ اوٹھائے مگر ایک بوند پانی زمین پر نہ آیا بلکہ تمام ابر آسمان سے بالکل
صاف ہو گیا اور سورج نکل آیا دیکھتے ہی اس حال کے برگشتہ لوگ اپنی شامت پر نادم
ہوے اور اوسیدم سب نے توبہ کی بادشاہ نے یہ حال امام الہادی سے دریافت کیا فرمایا
کہ یہ راہب اپنے ہاتھ مین کسی انبیا کی ہڈی لیکر دعا کرتا تھا پانی برستا تھا یہ امر یقینی ہے
کہ جو کوئی استخوان انبیا اللہ کے آسمان کو دکھاوے معًا زمین پر پانی آوے بادشاہ نے
استخوان موصوف کا اوسیدم امتحان لیا واقعی وہی صفت اوس مین تھی جیسی کہ حضرت
نے فرمائی بادشاہ اس امر سے نہایت ہی منت شناس و شکر گذار ہوا ہمیشہ آپکے
ساتھ تعظیمًا و تکریمًا سلوک کرتا آپنے ۸ ربیع الاول یا جمادی الاول روز چہارشنبہ سنہ ۲۶۰ھ
کو سر من رای مین وفات پائی اور اپنے والد مکرم کے پہلو مین دفن ہوے عمر شریف ۲۹ سنہ اوس
یا انتیس ۲۸ برس کی ہوئی یہ دعوی شیعون کا کہ آپکو معتمد باللہ نے زہر دیا محض لغو ہے
محققین کی تواریخون مین اسکا کوئی ثبوت نہین ہے اور یہ اعتقاد بھی اونکا بالکل باطل
ہے بلکہ صریح اتہام ہے کہ حسن عسکری کی نسل سے ایک صاحبزادہ باقی ہین اور وہی
امام غائب ہین حق یہ ہے کہ آپکے ایک صاحبزادے بطن ام ولد نرگس یا سوسن
نام سے پیدا ہوے تھے اونکا اسم شریف محمد تھا وہ باتفاق تمام مورخین ثقات بچپن مین
ہی انتقال کر گئے تھے اونکی عمر اور تاریخ وفات مین مورخون کا بڑا اختلاف ہے مگر
اسپر سب متفق البیان ہین کہ آپکی نسل قطعًا باقی نہین اور شیعون کے فرقون مین امام
آخر الزمان کے قائم کرنے مین بڑا تفرقہ پڑا ہے بعضے کہتے ہین کہ ابو القاسم محمد بن القاسم
بن علی بن حسین بن علی مرتضی آخر الزمان ہین بعض کہتے ہین کہ محمد بن حنفیہ بن علی امام
مہدی ہین علی ہذا اسکا حال مفصل شیعون کے فرقون مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی
اور جو ذکر کہ کتب صحاح ستہ اہلسنت مین درباب امام آخر الزمان کے مرقوم ہے وہ

مہدی آخر الزمان وقت موجود پر پیدا ہونگے چنانچہ ہم آپکا بیان کتب صحاح سے ثبت کرتے ہین

مجملا ذکر حضرت امام مہدی آخر الزمان رضی اللہ عنہ کا

اصلی اسم شریف آپکا محمدؐ ہوگا اور لقب مہدی و خلیفۃ اللہ اور آپ اولاد فاطمہؑ زہرا سے ہونگے خصوصًا نسل حضرت امام حسنؓ سے آپکے والد مکرم کا نام عبداللہ اور والدہ مکرمہ کا نام آمنہ ہوگا جب بکثرت دنیا مین فتنہ و فساد و کفر و الحاد ظاہر ہونگے آپ مدینہ مین پیدا ہونگے جب عمر شریف آپکی چالیس برس کو پہونچے گی مسلمان غلبہ کفار اشرار سے تنگ آکر آپکی تلاش مین نکلینگے آپ بھی یہ خبر سنکر مدینہ سے مکہ مین تشریف لاوینگے اولیاء اللہ اوس زمانہ کے اپنے کشف سے آپکو پہچانین گے اور باصرار تمام مسجد حرام کے اندر لیجا کے آپکے دست مبارک پر بیعت کرینگے اوس وقت ایک آواز آسمان سے باین مضمون آویگی هذا خليفة الله المهدى فاسمعوا الله واطيعوه غرض آپکا پیدا ہونا قیامت کبریٰ کی علامت ہے اور علامت ظہور آپکی یہ ہے کہ آپ سے پہلے ایک ماہ رمضان مین دو گرہن چاند و سورج کے پڑینگے قد مبارک دراز و فربہ ہوگا اور رنگ روشن آپکی زبان مین لکنت ہوگی اکثر آپ گفتگو کے وقت بہ تنگ ہوکر دست مبارک زانو پر مارینگے اخلاق آپکا مثل اخلاق رسول خلاق کے ہوگا اللہ تعالی آپکو اپنے فضل سے علم لدنی عطا کریگا جس سے آپ دنیا کی پوشیدہ چیزون پر اطلاع پاوینگے آپ سے بکثرت خوارق عادات و کشف و کرامات سرزد ہونگے جب خبر بیعت آپکی دنیا مین مشہور ہوگی چارون طرف سے اہل اسلام آپکے حضور مین حاضر ہونگے اور تمامی اولیاء و ابدال و غوث و قطب اوس زمانہ کے آپکی خدمت مین آکر موجود ہونگے خلاصہ یہ ہے کہ تھوڑی سی ہی مدت مین آپکے پاس جماعت کثیرہ ہوجاویگی اوس وقت آپ خزانہ غیب کو کہ آگے کعبہ شریف کے دفن ہے نکلوائینگے اور مسلمانون پر تقسیم فرماوینگے بعد ازان آپ افواج نصاریٰ سے لڑینگے

اور تیسرے معرکہ مین آپ تمام دشمنان اسلام کو فی النار و السقر کرینگے کثرت سے فتوحات
غیبی و تائیدات الٰہی شامل حال خیر مآل آپکے ہونگے بعدہ آپ قسطنطنیہ پر حملہ فرماوینگے
اور کفار فجار کو قتل کر کے اپنے قبضہ مین لاوینگے خلافت آپکی مطابق شریعت خاتم النبیین
و موافق طریقت خلفاء راشدین کے ہوگی تمام اختلافات مذہبی دور ہوجاوینگے نعماری
یہودی ترسا مجوسی شیعہ رافضی کا دنیا مین نام و نشان بھی باقی نرہے گا تمام آدمی
بموجب الناس علی دین ملوکہم کے مشرف باسلام ہونگے آپکے عدل و احسان سے
خلق مین صلاح و فلاح ہوگی سوائے خوشی کے روئے زمین پر رنج کا نام نرہے گا
آپ ہی کے زمانہ عدالت نشانہ مین دجال ملعون جسکی شدت لعنت و استدراج کا
حال کتب صحاح مین شرح مرقوم ہے خروج کریگا اوسکی ہمراہ بہت بڑی فوج
یہود مردود کی ہوگی اور بہت سے اپنے معتقدین کو عراق و اصفہان و شام سے
ساتھ لیکر ارادہ تخریب حرمین شریفین کا کریگا جب دونون مقام بزرگ کو بنزدیک آن
لیے ہوے فرشتون کی حفاظت مین دیکھے گا شرمندہ وہان سے اولٹے پانون پھریگا
اور دمشق پر جاکر حملہ کریگا وہان حضرت امام مہدی بھی لشکر جمع کر کے اوس شدید الاستدراج سے
قصد مقابلہ کا فرماوینگے اوسوقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام منارہ شرقی مسجد دمشق پر
نزول کرینگے وہان سے اوتر کر حضرت امام برحق سے ملینگے اور آپکے پیچھے نماز پڑھینگے
پھر دونون صاحب دجال شریر سے جنگ کرینگے دجال مردود دست مبارک
حضرت عیسیٰ سے قتل ہوگا تمام لشکر اوس کا بھی غارت ہوجائیگا بہت سے مارے جاینگے
اور بہت سے بھاگ جاینگے دونون صاحب فتح و نصرت کے ساتھ میدان جنگ سے واپس
آوینگے اور باقی ماندہ لوگون کو دعوت اسلام فرماوینگے چنانچہ تمام روئے زمین پر سوائے
دین برحق کے کفر کا نشان نہو گا کل آدمیون کی سیرت اصحاب باصفا رسول خدا کے
سیرت سے مطابق ہوگی حضرت امام المتقین اپنے ظہور کے بعد ۲۸ یا ۲۹ برس

خلافت کاملہ مثل خلافت خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم کے فرمائینگے پہر دنیا سے عالم بقا
کی طرف تشریف لیجائینگے حضرت عیسیٰ آپکی تجہیز و تکفین کرینگے اور آپکے جنازے
کی نماز پڑہینگے پہر تمام امورات دینی و دنیوی حضرت عیسیٰ سے متعلق ہونگے الحق
حضرت امام مہدی آخرالزمان جملہ خلفاء کاملین مشہور عالمین سے ہونگے اس مین
کوئی شک نہین آپکا ظہور احادیث مستندہ صحاح ستہ سے ثابت ہے
مومنین کاملین آپکے پیدا ہونیکا یقین کامل رکہین منکر اسکا کاذب اور بدنصیب ہے
اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانون کو آپکا زمانہ امامت و بیعت نصیب کرے آمین ثم آمین

التماس اول یہ کہ جس ترتیب سے حالات خلافت و امامت رسالہ ہذا مین درج
کئے گئے ہین مسلمان اسی ترتیب سے ہر خلیفہ و امام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا
اعتقاد رکہین دوم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنا سردار و خلیفہ چہارم سید ابرار
سمجھنا چاہیئے کیونکہ آپکا مرتبہ دین احمدی مین بعد صحابہ ثلثہ کے تمام صحابہ با صفا
سے بڑا ہے اور اوس مضمون سے جسمین حضرت کی توہین پائی جاتی ہے وہ باعتقاد
شیعون کے لائی گئی ہے نعوذ باللہ من ذالک مسلمانون کو آپکی نسبت ہر طرح سے
حسن ظن چاہیئے سوم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کیطرف نیک گمان رکہنا ہر مومن
کو ضروری ہے اسلیئے کہ حقوق صحبت نبوی صلعم کے واجبًا قابل لحاظ ہین اور جو جنگ
کہ آپسے اور حضرت علیؓ سے ہوئی وہ خطاء اجتہادی تہے اس مین مسلمانون کو کلام
کرنا ضرور نہین اسکا نام بشریت ہے سوائے اسکے حضرت معاویہؓ کا توبہ کرنا موت کے
وقت صحیح تواریخون سے ثابت ہے بہر حال جو کوئی آپسے بدگمان ہوگا اپنی دنیا
و عقبیٰ خراب کریگا چہارم اگرچہ یزید پلید پر لعن کرنا جائز ہے مگر اس فعل عبث مین
کوئی فائدہ متصور نہین مسلمانون کو لازم ہے کہ اپنی زبان و دہان کو ذکر خدا و
رسول سے تازہ رکہین تاکہ ثواب بیحساب پاوین پنجم جب مسلمان اللہ تعالیٰ کا

اسم پاک سنے جل جلالہ یا جل شانہ کہے اور جب رسول اللہ مقبول کا اسم پاک سنے پڑھے جب صلوا علیہ وسلموا تسلیما کے صلی اللہ علیہ وسلم کہے اور اگر آپکے اسم شریف کے ساتھ آل و اصحاب کا بھی ذکر ہو تو صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کہے جب حضرت آل یا اصحاب یا ازواج کا اسم گرامی سنے رضی اللہ عنہ کہے اور جب کسی ولی کا نام نامی سنے رحمۃ اللہ علیہ کہے اور شیعہ جو آئمہ کرام کو علیہ السلام کہتے ہین وہ اپنے اعتقاد مین آئمہ کو شریک نبوت بلکہ انبیاء غیر مرسلین جانتے ہین ایسے اعتقاد فاسد سے مسلمانون کو اجتناب لازم ہے ششم اکثر ناواقف لوگ اوٹھتے یا بیٹھتے یا گرتے یا پڑتے یا علی مدد یا غوث یا مثل شیعہ کے انکے اعتقاد مین دونون جہان کے حاجت روا جناب ہی ہین کہا کرتے ہین شرعاً ممنوع ہے کیونکہ اس صورت مین آیۂ ان اللہ علی کل شیٔ قدیر کی صریح تکذیب ہوتی ہے ہفتم وباکے زمانہ مین جو دعا کہ صرف پنجتن پاک کے نام کی لکھکر دروازون پر لگاتے ہین اوسمین خلفاء ثلثہ کا بھی ذکر ضرور ہے وہ دعا یہ ہے

اللھم لنا الشفعاء الکرام الثمانیة لنطفی بھا حر الوباء الحاطمة المصطفیٰ والخلفاء الاربعة والحسن والحسین والفاطمہ فقط اب تبرائیون کے پیران پیر کا حال بیان ہوتا ہے ناظرین بنظر عبرت ملاحظہ فرماوین ✣

مجملاً ذکر عبداللہ بن سبا یہودی یمنی صنعانی موجد مذہب شیعہ کا

دنیا کے پردہ پر کوئی مذہب ایسا نہین ہے جو اپنے اصول مذہبی مین یکرنگی نہ رکھتا ہو بخلاف مذہب شیعہ کے کہ اسکی حالت اور کیفیت ہر زمانہ مین مثل حرباء کے قسم قسم کی رنگت بدلتی رہی ہے چنانچہ رفتہ رفتہ باستعانت سلاطین صفویہ کے عراق و خراسان و ایران مین ایک مستقل مذہب شیعہ کا قرار دیا گیا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جب خلفاء ثلثہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ مین بکثرت فتوحات غیبی نصیب

کافہ اسلام ہوئین اور بیشمار زن و فرزند یہود و نصارا و گبر و ترسا کے لونڈی غلام اہل ایمان
کے بنائے گئے ہرچند کہ کفار اشرار نے کوئی دقیقہ جدال و قتال کا لشکر اسلام کے مقابلہ
مین اوٹھا نہ رکھا تھا لیکن تائیدات الٰہی نے بموجب والذین معہ اشداء علی الکفار کے
اونکو ایسا مغلوب کیا کہ بڑے بڑے رستم دلون اور اسفندیار تنون نے سپر اون
سے پیٹھ دکھائی خصوصاً زمانہ عدالت نشانہ حضرت شیخین رضی اللہ عنہما مین ناچارہ قوم
کہ آوارہ دشت مذلت و خواری کی تھی اور اہل عیال و مال و منال بھی اوسکا تمام و
کمال غنیمت اسلام کا ہوا تھا بعد مرور زمانہ خلافت حضرت شیخین کے حضرت عثمان
غنی خلیفہ ثالث کی خلافت مین بطریق مکر و فریب و حیلہ و ریب کے داخل کافہ اسلام
کے ہوکے گوناگون نیرنگیان فتنہ و فساد کی ظاہر کرنا شروع کین ازانجملہ سب کا سرغنہ
عبداللہ بن سبا تھا اس نے اپنی تمام عمر یہودیت مین گذرانی تھی خوب ہی گرم و
سرد زمانہ کا دیکھے ہوئے تھا اور کمال علم تلبیس کا ابلیس سے سیکھے ہوئے تھا گرگ
باران دیدہ کو داؤ بتاتا تھا زمین و آسمان کے قلابے ملاتا تھا ایسا اوقات متشر طبیعت
لوگونکے ساتھ صحبت رکھتا اور اونکے دلون مین تخم ضلالت کا بوتا جب اس نے
دیکھا کہ میرے افسون و نیرنگ نے اہل فساد کے دلون مین موافق اونکے استعداد کے
رنگ اثر کا جمایا پہلے اسنے اونکو محبت و اخلاص اہلبیت نبوی صلعم پر مضبوط کیا
جب لوگ محبت اہلبیت کا دم بھرنے لگے تب اس نے خلفاء ثلٰثہ پر حق کی
جانب رنگ برنگ کے الزام و اتہام لگانے شروع کئے چنانچہ یہ مزا شروع
مرغوب بعض ضعیف الایمان کا ہوا اور اسکی نصیحت اور وصیت کا بھی بہتیرون
نے اعتماد و اعتقاد کیا جب اس نے جانا کہ ایک جماعت میرے دام تزویر
مین پھنس گئی پھر تو اس نے یہ بکنا شروع کیا کہ بعد نبی صلعم کے حضرت علی
افضل ہین کیونکہ خاص رسول اللہ کے برادر اور داماد اور وصی ہین چنانچہ اونکی

فضیلت مین بہت سی روایات مصنوعہ اور حکایات موضوعہ تصنیف کرکے لوگون سے
بیان کرنا شروع کین جب لوگون کے دلون مین اس امر نے بھی رسوخ پایا تو اونسے خاص
مقلدین مین سے کچھ شاگرد منتخب کرکے یہ تعلیم کیا کہ جناب امیرؑ بلاشک وصی تھے اور
نبی صلعم نے اونکو اپنا نائب اور خلیفہ بنص قرآنی کیا تھا چنانچہ انما ولیکم اللہ ورسولہ
کی آیت شریف اونکی شان مین نازل ہوئی تھی مگر جمیع صحابہؓ عموماً شیخینؓ خصوصاً
نے ازروئے زبردستی اور سختی کے وصیت رسول اللہؐ کو ضایع کرکے سراسر حق تلفی
جناب امیرؑ کی ہے اور اسی ضمن مین معاملات قصہ فدک و مصر کہ خطاء اجتہادی
حضرت معاویہؓ و قضیہ جنگ بے قصد حضرت زبیرؓ و حضرت طلحہؓ و حضرت عائشہؓ صدیقہ
کو بیان کرکے اصحابؓ باصفا سے کہ جنہون نے اپنا تمام عیش و آرام رسول اللہؐ کی محبت
مین ترک کر دیا تھا اور خدا و رسولؐ کو بنص قرآنی خوب ہی رضامند رکھا تھا اپنے
شاگردون کو بدگمان کرتا تھا اور بارے ڈرکے ہنگام تعلیم اپنے معتقدون سے یہ بھی
کہتا جاتا تھا کہ اگر تمکو کسی سے مباحثہ ہو تو تم میرا نام ہرگز نہ لینا کیونکہ مجھکو اپنا نام و
نشان منظور نہین ہے صرف تمکو نصیحت کرتا ہون رفتہ رفتہ اس وسوسے سے بہت
بڑا مفسدہ و عربدہ لشکر جناب امیرؑ مین پڑا حتی کہ لعن طعن نسبت خلفاء راشدینؓ جاری
ہوئی جب یہ خبر عبرت اثر حضرت امیر المومنین کرم اللہ وجہہ کو پہونچی آپنے منبر پر
کھڑے ہوکر خطبہ فرمایا اور گروہ ملعونہ و مطعونہ سے اپنی بیزاری ظاہر کی اور بہت
سے گستاخون کو دُرّے لگائے جب ابن سبا نے دیکھا کہ مین نے لوگون مین
خصوصاً لشکر حضرت امیرؑ مین دام تزویر پھیلا کہ عناد و فساد کا دانہ ڈالکر بہت سے
نادانون کو فریب مین پھنسا لیا تب اپنے خاص الخاص شاگردون سے بعد لینے عہد و
پیمان وثیق کے خلوت مین دوسرا راز بیان کیا کہ جناب امیرؑ سے ایسے معاملات
ہوتے ہین کہ امکان انسان سے باہر ہین مثل معجزات و کرامات و خوارق عادات

د علم غیب و احیاء اموات و بیان حقیقت الٰہیہ و حاضر جوابی و بلاغت عبارت کتابی
و فصاحت الفاظ و زہد و تقویٰ و قوت و شجاعت کہ کسی نے زمانہ مین آنکھون سے دیکھی نہ
کانون سے سُنی فی الحقیقت یہ تمام معجزات مرتضوی ہین یہ امر بہی مرغوب طبع شاگردان
مذکور کا ہوا پہر اوس نے بعد لینے اقرار جدید کے ایک نیا شعبدہ اپنے مریدون کو تعلیم
کیا کہ یہ تمام خواص الوہیت کے ہین جو کہ حضرت امیرؑ سے ظاہر ہوتے ہین بلکہ خاص ذات پاک نے
بدن علیؑ مین حلول کیا بموجب فاعلموا ان علیا ہو لا الٰہ الا ہو جب یہ کلمۂ الشرک جناب
امیرؑ نے سنا تو آپنے عبد اللہ اور اوسکے تابعین کو حکم آگ مین جلا دینے کا فرمایا عبد اللہ
اور اوسکے مقلدین نے سنتے ہی اس حکم محکم کے پیش جناب امیرؑ توبہ کی حضرت امیرؑ نے
جو کلمات توبہ و استغفار فریق عصیان غریق سے سنے جان بخشی کر کے کوفہ سے جانب
مدائن جلا وطن فرمایا جونہی یہ خانہ بدوش مدائن مین پہونچے پہر وہی کلمات قبیحہ بکنا
شروع کئے اور اپنے شاگردان معتمد کو آذربیجان و عراق و ایران کی طرف روانہ کر کے
لوگون کو مذہب شیعگی کا معتقد کیا ہر چند کہ جناب امیرؑ کو بہی ان شریرون کی شرارت
سے کماینبغی اطلاع تہی لیکن بسبب اشتغال مہام خلافت و خیال اہل شام کی بغاوت
کے اس طرف کچھہ توجہ نہ فرمائی یہانتک کہ مذہب مذبذب نے رواج پایا اور بلقب
شیعہ ملقب ہوا پس جناب امیرؑ کے لشکر مین چار فرقہ ہو گئے **اول** شیعۂ مخلصین کہ
وہ پیشوایان اہلسنت والجماعت ہین اور اونہون نے آداب حقوق آل عالی صفات
و آداب حقوق صحابۂ سراپا کرامات و آداب حقوق ازواج مطہرات کو بخوبی ملحوظ
خاطر رکھکر اپنے ایمانون کی محافظت کی اس فرقہ کے تمام افعال و اعمال مطابق
قرآن پاک کے ہین اسی سبب سے اسکو فرقۂ اولیٰ بہی کہتے ہین **دوم** شیعۂ تفضیلیہ یہ
فرقہ تمام صحابۂ باصفا پر حضرت علیؑ کو ترجیح دیتا ہے **سوم** شیعۂ سبیہ اس فرقہ کو
تبرائی بہی کہتے ہین یہ فرقہ تمام صحابۂ کرام کو ظالم و غاصب و کافر و منافق جانتا ہے

چہارم شیعہ غلات یہ فرقہ جناب امیرؑ کی الوہیت کا قائل ہے یہ بھی اہل تشیع ...
شیعان پاک کی ہیں جیسا کہ ابلیس آدمؑ کے لئے ہے ... پس پیرو ... یزید ... و ...
اب ہم اپنے اس دعوی کو شیعوں کی مستند کتاب سے ثابت کرتے ہیں جیسا کہ امام
مؤید باللہ یحیی ابن حمزہ زیدی شیعی نے اپنی کتاب اطواق الحمامۃ کی ... میں
... سوید بن غفلہ سے یہ روایت کی ہے انہ قال مررت بنفر یتنقصون ابا بکر
وعمرؓ فاخبرت علیا وقلت لولا انہم یرون انک تضمر ما اعلنوا ما اجترؤا علی ذالک
عبد اللہ بن سبا وکان اول من اظہر ذالک فقال علیؑ اعوذ باللہ رحمہما اللہ
ثم نہض واخذ بیدی وادخلنی المسجد فصعد المنبر ثم قبض علی لحیتہ وہی بیضاء
فجعلت دموعہ یتحادر علی اللحیۃ وجعل ینظر للبقاع حتی اجتمع الناس ثم خطب فقال
ما بال اقوام یذکرون اخوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووزیریہ وصاحبیہ
وسیدی قریش وابوی المسلمین وانا بریٔ مما یذکرون وعلیہ معاقب صحبا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالجد والوفاء والجد فی امر اللہ یامران وینہیان ویقضیان
ویعاقبان لا یری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرایہما رائیا ولا یحب کحبہما حبا
لما یری عزمہما فی امر اللہ تقبض وہو عنہما راض والمسلمون راضون فما تجاوزا فی امرہما وسیرتہما رائی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامرہ فی حیاتہ وبعد موتہ فقبضا علی ذالک رحمہما اللہ فوالذی فلق الحبۃ
وبرأ النسمۃ لا یحبہما الا مومن فاضل ولا یبغضہما الا شقی مارق وحبہما قربۃ وبغضہما مروق الخ
ترجمہ روایت ہے سوید بن غفلہ سے کہا کہ گذرا مین تحقیق اوس قوم پر کہ تنقیص
کرتی تھی ابوبکرؓ وعمرؓ کی پس خبر دی مین نے علیؑ کو اور کہا مینے اگر نہ وہ سمجھے کہ یہ لوگ
رکھتے ہین کہ تو چھپاتا ہے جو کچھ کہ یہ ظاہر کرتے ہین البتہ جرات نکرتے اوپر اسکے اور ان
سب کا سرغنہ عبد اللہ بن سبا ہے اور وہ پہلا اوس شخص کا ہے کہ ظاہر کیا اس
بات کو پس کہا علیؑ نے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ خدا کے رحمت کرے خدا ان دونون پر

پھر کھڑے ہو گئے اور پکڑا ہاتھ میرا اور داخل کیا مجھکو مسجد مین پس چڑھے بیچ منبر پر پھر
پکڑتی اپنی ڈاڑھی مٹھی مین اور وہ سفید تھی پس شروع ہوئے آنسو بہنا اونکی ڈاڑھی پر
اور نگاہ کی طرف مکانات مسجد کے یہانتک کہ جمع ہوئے آدمی پس خطبہ پڑھا پس کہا
کیا حال ہے اوس قوم کا کہ ذکر کرتے ہین بُرا اور رسول خدا صلعم کے اور دو وزیر اونکے
کا اور رفیق اونکے کا اور دو سردار قریش کا اور دو باپ مسلمانون کا مین بیزار ہون
اوس چیز سے کہ ذکر کرتے ہین وہ اس کے بیچ مین اونکو عذاب کرونگا دونون اصحاب تھے
رسول خدا صلعم کے ساتھ کوشش اور وفا اور سعی کے حکم خدا مین حکمرانی کرتے تھے
اور جھڑکتے تھے اور فیصلے خصومات کے کرتے تھے اور سزا دیتے تھے نہین دیکھتے تھے
رسول خدا صلعم مثل رائے اونہون کے رائے کسی کی اور دوست نہین کہتے تھے
مثل دوستی اونہون کے کسی کو بسبب اوسکے کہ دیکھتے تھے اونکو کار خدا مین مستعد پس وفات
پائی حالانکہ اون دونون سے راضی تھے اور تمام مسلمان راضی تھے پس فرق نہ کیا
دونون نے اپنے کام اور دستور مین مصلحت رسول خدا صلعم سے اور اونکے کام سے
(یعنی جمیع افعال حضرت شیخین کے مطابق افعال رسول اللہ کے تھے) حالت حیات
صلعم مین بھی اور بعد وفات بھی پس دونون نے وفات پائی اوسی حال پر رحمت بھیجے
دونون پر خدا پس قسم اوس شخص کی کہ چیرا دانہ کو اور پیدا کیا جان کو دوست اونہون کا
نہین مگر مومن بلند درجہ اور دشمن اونہون کا نہین مگر بدنصیب خارج دین سے الخ
اور اسی کتاب مین دوسری روایت یہ ہے لعن اللہ من اضمر لهما الا الحسن
الجميل وسترى ذالك انشاء الله تعالى ثم ارسل ابن سبا فسيره الى المدائن وقال لا تساكني في بلدة ابدا
ترجمہ لعنت کرے خدا اوس شخص کو جو اپنے جی مین رکھے ان دونون کے حق مین سوائے
نیکی اور خوبی سے اور تو دیکھے گا یہ انشاء اللہ تعالی پھر بھیجا ابن سبا کی طرف کسی کو
پس نکال دیا اوسکو مداین کی جانب اور کہا نہ ٹھہر تو شہر مین ہمیشہ الخ

ان روایتون سے چند فوائد عمدہ ہاتھ آئے **اول** یہ کہ درحقیقت تبرائیونکا سرگروہ
واوستاد اول عبداللہ بن سبا تھا **دوم** یہ کہ جناب امیرؑ تبرائیون کی شرارت سے
پناہ مانگتے تھے خدا تعالی سے **سوم** یہ کہ جناب امیرؑ حضرت شیخینؓ کے واسطے خدا سے
رحمت چاہتے تھے **چہارم** ریش مبارک جناب امیرؑ کی اتنی دراز تھی کہ دست اقدس
اوسپر بخوبی پہیر سکتے تھے (ولے برحال اون بے ریشون پر کہ وہ ڈاڑہی صفاچٹ
کرواکے مخالفت جناب موصوف پر فخر کرتے ہین) **پنجم** جناب امیرؑ نے حضرت
شیخینؓ کو حضرت رسول خدا کے بہائی اور رفیق اور وزیر اور سردار قریش اور
مسلمانون کے باپ فرمایا **ششم** جناب امیرؑ نے تبرائیون یعنی ذریت ابن سبا
سے اس درجہ اپنی بیزاری اور ناراضگی ظاہر کی کہ جو کوئی نسبت حضرت شیخینؓ
گستاخی کریگا مین اوسکو عذاب کرونگا **ہفتم** جناب امیرؑ نے حضرت شیخینؓ کو فرمایا
کہ بالیقین یہ دونون بڑے باوفا دوست رسول اللہ کے تھے خدا کے کام مین کوشش
وسعی و جانفشانی کرتے تھے **ہشتم** جناب امیرؑ نے فرمایا کہ حضرت شیخینؓ عادلانہ فیصلہ
کیا کرتے تھے اگر کوئی کسی کو ستاتا تھا تو اوسکو موافق شرع شریف کے سزا دیتے
تھے **نہم** یہ کہ جناب امیرؑ نے فرمایا کہ حضرت شیخینؓ کی رای جہان آرای کو رسول خدا
نہایت ہی پسند فرماتے تھے یعنی بمقابلہ رائے حضرت شیخینؓ کے اور کسی کی رای
حضرت صلعم کو پسند نہین آتی تہی اس مدمین جناب امیرؑ و نیز بنی ہاشم و دیگر جلیلہ
صحابہ ہرگز شامل نہین **دہم** یہ کہ جناب امیرؑ نے فرمایا کہ حضرت شیخینؓ سے زیادہ رسول اللہ
کسی کو اپنا دوست ولی نہین رکھتے تھے اس لیئے کہ اونکو خدا کے کام مین جان و
مال سے مستعد پاتے تھے **یازدہم** جناب امیرؑ نے فرمایا کہ حضرت شیخینؓ اوسی
حالت پر مرے جیسے کہ حیات مبارک رسول صلعم مین تھے **دوازدہم** یہ کہ
جناب امیرؑ نے فرمایا کہ حضرت شیخینؓ سے حضرت رسول خدا نہایت راضی تھے

اور تمام مسلمان خوش تھے سیزدہم یہ کہ جناب امیرؑ نے قسمیہ فرمایا کہ جمیع اعمال و افعال حضرت شیخینؓ کے مصلحت رسول خدا صلعم پر مبنی تھے حالت حیات و بعد از وفات رسول خدا صلعم کے بھی چہاردہم جناب امیرؑ نے فرمایا کہ بخدا اسوقت حضرت شیخینؓ کی دوست کا درجہ بلند ہوگا وہ مومن پاک ہے اور اونکا دشمن بیدین کافر ناپاک ہے پانزدہم یہ کہ جناب امیرؑ نے تبرائیون کے پیران پر لعنت کی اور از راہ عتاب عبد اللہ مقہور کو اپنی دار الخلافت سے مدائن کیطرف نکلوا دیا دیکہو ان روایتون سے تمہاری صاف معلوم ہوگیا کہ درحقیقت بانی مذہب تبرائیونکا ابن سبا یہودی ملعون ہے بقول جناب امیرؑ

مجملاً ذکر فرقہای شیعان پاک کا

جن لوگون نے اپنی جان و مال سے رسول اللہ کی مدد کی اور قسم کی مصیبت و صعوبت محبت جلیب اللہ مین اپنے اوپر لی آیا اونکا لقب صحابہؓ ہے یا حضرات شیعہ کا اگر صحابہؓ کا لقب صحابہؓ ہے تو پہر شیعہ کون ہین اور اگر شیعہ کا لقب صحابہؓ ہے تو صحابہؓ کسکی صفت ہے اگر صحابہؓ اور شیعہ کا ایک ہی لقب ہے تو اس صورت مین روایت ابن عباسؓ کی جسکو سلیم بن الہلالی شیعہ نے کتاب وفات النبی مین لکہا ہے مخدوش ٹہرتی ہے وہ روایت یہ ہے عن امیر المومنین ان الصحابة ارتدوا بعد النبی الا اربعة انفس و فی روایتہ عن صادق الا ستة جب بقول حضرت امیرؑ یا بقول حضرت صادق سوا چار یا چہہ صحابہؓ کے سب ہی مرتد ہوگئے تو حضرت امیرؑ کی خلافت پر کسنے بیعت کی اگر کہین کہ اونہین مرتدون نے بیعت کی تو حضرت امیرؑ عیاذاً باللہ امیر المرتدین ٹہرے اور اگر کہین کہ اونہین چار یا چہہ صحابہؓ نے بیعت کی تو امیر المومنینؑ نہ ٹہرے کیونکہ امیر مومنان ہونا بغیر اجماع امت کے ثابت نہین ہوسکتا ہے اگر شیعہ اور ہین اور صحابہؓ اور درانحالیکہ تمام صحابہؓ مرتد ہوگئے تہے

تو شیعوں نے جناب امیرؑ کی کیوں نہ مدد کی اگر کہیں کہ شیعہ بہت تھے مگر ضعیف تھے تو قول
حضرت امیرؑ کا اسکو نفی کرتا ہے جو نہج البلاغہ میں مذکور ہے
... قال امیر المومنین انی والله لو لقیتهم واحدا وهم طلاع الارض کلها
ما بالیت ولا استوحشت وانی من ضلالهم الذی هم فیها والهدی الذی انا علیه
لعلی بصیرة من نفسی ویقین من ربی والی لقاء الله وحسن ثوابه لمنتظر راج
ترجمہ فرمایا حضرت امیر المومنینؑ نے کہ میں ایسا شجاع ہوں کہ اگر تمام زمین
پر دشمن ہوں تنہا سب کا مقابلہ کر سکتا ہوں اور ہرگز کسی سے نڈرون اور مشتاق
ہوں اور منتظر دیدار خدا اور امیدوار رحمت کا ہوں اگر کہیں شیعہ بھی تو حضرت رسالت
پناہ کے زمانہ میں موجود تھے تو اس صورت میں تکذیب حدیث جامع اخبار کی ہوتی
ہے کہ جناب امیرؑ سے مروی ہے ہوتی ہے فرمایا رسول اللہ نے کہ پیدا ہوگی ایک قوم
بعد میرے کہ میرے صحابہ کو لقب اسکا رافضی ہے پس اس حدیث سے بخوبی ثابت ہوا
کہ شیعہ رسول اللہ کے زمانہ میں نہ تھے اگر ہوتے تو ضرور صحابہ باصفا قتل اور کفار
کے فی النار کرتے اگر کہیں کہ رافضی اور ہیں اور شیعہ اور تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ جو جو
علامتیں حدیث موصوفہ میں ہیں وہ سب فرقہ شیعہ میں بعینہٖ پائی جاتی ہیں چنانچہ
مجالس المومنین میں مرقوم ہے کہ لقب قدماے اثنا عشری کا رافضی تھا ہاں اگر کہیں
شیعہ حضرت امیرؑ کے زمانہ میں موجود تھے تو یہ بات صحیح ہے کیونکہ کتب وافادات ابن
معلم میں مرقوم ہے کہ خطبہ پڑھا جناب امیرؑ نے کہ جو کوئی ہمکو حضرت شیخینؓ پر ترجیح دیگا
اسکو حد افترا کی کہ اسی کوڑے ہیں مارونگا اور جو کوئی خلفاء ثلثہ کو بد کہیگا اوسکے
لگائے نگا پس اس خطبہ سے معلوم ہوا کہ فرقہ شیعہ حضرت امیرؑ ہی کے زمانہ سے نکلا ہے
چنانچہ اسکی تصدیق مجملاً کلام الٰہی سے بھی پائی جاتی ہے سورہ انعام میں ہے ان الذین
فرقوا دینهم وکانوا شیعا لست منهم فی شیء ترجمہ اون لوگوں میں سے کہ تفرقہ ڈالا اونہوں نے

اپنے دین ہی پر اور ... وہ شخص نہیں اونمین سے کسی پیغمبر پر اور اس فرقہ ابن سبا کی بہت
بہت فرقے ہیں اور وہ یہ ہیں (۱) سبائیہ یہ فرقہ اصحاب عبداللہ بن سبا کا ہے
حضرت علی کے معبود ہونے کا معتقد ہے مگر اونکا یہ سبب ہے اور ... اللہ حنفا اور
اس بات کا بھی قائل ہے کہ حضرت مرتضیٰ شہید نہیں ہوئے بلکہ ابن ملجم نے شیطان کو
کہ بصورت آنحضرت کے متمثل تھا قتل کیا اور یہ اعتقاد بھی رکھتے ہیں کہ حضرت مرتضیٰ ابر
میں پوشیدہ ہیں رعد اونکی آواز برق اونکا چابک ہے سبب آواز گرج کی یہ فرقہ
سنتا ہے کہتا ہے والسلام علیک یا امیر المومنین اور یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ حضرت امیر
کچھ مدت بعد دنیا میں پھر پیدا ہونگے اور اپنے دشمنوں کو زیر وزبر کرینگے (۲)
مفضلیہ یہ فرقہ اصحاب مفضل صیرفی کا ہے اعتقاد اس فرقہ کے لوگ مطابق عقیدہ
نصارا کے رکھتے ہیں کہ حضرت مرتضیٰ کو خدا کے ساتھ وہ نسبت ہے جیسا کہ حضرت مسیح کو
خدا کے ساتھ نسبت ہے اور یہ بھی جانتے ہیں کہ معبود و عبد ایک چیز ہے اور ایسے
بھی معتقد ہیں کہ نبوت و رسالت منقطع یعنی ختم نہیں ہوئی اسی سبب سے اس فرقہ میں
مدعیان نبوت و رسالت کے بہت سے گذرے ہیں (۳) بزیغیہ یہ فرقہ اصحاب
بزیغ کا ہے اعتقاد رکھتے ہیں کہ ذات وحدت نے پانچ شخصوں کے جسم میں حلول فرمایا
ہے اول پیغمبر دوم عباس سوم علی چہارم جعفر پنجم عقیل (۴) بزیغیہ یہ فرقہ
اصحاب بزیغ بن یونس کا ہے حضرت جعفر صادق کی الوہیت کے قائل ہیں اور اماموں
کی نسبت الوہیت کے قائل نہیں ہیں مگر اونکے اوپر وحی نازل ہونے اور اونکو
معراج حاصل ہونے کے قائل ہیں (۵) کاملیہ یہ فرقہ اصحاب کامل کا ہے معتقد ہیں
کہ روح بعد انتقال کے ایک بدن سے دوسرے بدن میں داخل ہوا کرتی ہے
جسکو اہل ہنود آواگون کہتے ہیں یہ فرقہ غاصب جانکر تمام اصحاب کرام کی تکفیر کرتا ہے
اور نیز بسبب ترک حقوق کے حضرت علی کی بھی تکفیر کرتا ہے (۶) مغیریہ یہ فرقہ

اصحاب مغیرہ بن سعید عجلی کا ہے اعتقاد رکھتے ہیں کہ خدای تعالیٰ ایک آدمی نورانی کی
صورت پر ہے اور اپنے سر پر نور کا تاج رکھے ہوئے ہے اور دل اوسکا حکمتوں کا چشمہ ہے
(۷) جناحیہ یہ فرقہ تناسخ ارواح کا قائل ہے معتقد ہیں کہ اول روح خدا نے
جسم حضرت آدم میں حلول کیا بعد اوسکے حضرت شیث و تمام انبیا کے بدن میں
بعد اوسکے حضرت پیغمبر آخر الزمان کے بدن میں حضرت مرتضیٰ و حضرت حسنین و محمد
بن الحنفیہ کے جسم میں حلول کیا بعد اوسکے عبد اللہ بن معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر کے جسم
میں داخل ہوئی اور اسی ترتیب سے نبوت اور امامت کو قیاس کرتے ہیں آخرت
کے منکر ہیں محرمات کو حلال جانتے ہیں (۸) بیانیہ یہ فرقہ اصحاب بیان بن
سمعان نہدی کا ہے خدای تعالیٰ کو شکل و صورت انسان ثابت اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں
کہ ذات وحدت نے اول بدن محمد صلعم میں حلول کیا بعد اوسکے بدن حضرت
علی میں بعد اوسکے بدن محمد بن الحنفیہ بعد اوسکے بدن ابو ہاشم بن محمد بن الحنفیہ
بعد اوسکے بدن بیان بن سمعان میں خالق و مخلوق کو ذات واحد کہتے ہیں (۹)
منصوریہ یہ فرقہ اصحاب ابو منصور عجلی کا ہے معتقد ہیں کہ عالم قدیم ہے اور رسالت
ختم نہیں ہوئی اور احکام شریعت ملانوں نے بنالئے ہیں اور بہشت و دوزخ کوئی چیز
نہیں اور بعد امام محمد باقر کے امامت ابو منصور کے قائل ہیں (۱۰) غمامیہ اس
فرقہ کو ربیعیہ بھی کہتے ہیں معتقد ہیں کہ پروردگار عالم فصل بہار میں ابر کا پردہ کرکے
زمین پر اوترتا ہے اور تمام دنیا کے گرداگرد پھر کر پھر آسمان پر چڑھ جاتا ہے تمام
پھول پھلوار اور میوہ و سبزہ اوسی کے اثر سے پیدا ہوتے ہیں (۱۱) اموّیہ یہ
فرقہ قائل ہے کہ حضرت مرتضیٰ نبوت و رسالت میں شریک حضرت مصطفیٰ کے ہیں
(۱۲) مفوضیہ یہ فرقہ معتقد ہے کہ خدای تعالیٰ نے بعد پیدا کرنے تمام موجودات
سیاہ و سپید دنیا کے حضرت رسول اللہ کو سپرد کئے یعنی جو چاہئے سو آپ

خدا کو کچھہ کام نہین اور بعض کا یہ اعتقاد ہے کہ حضرت علیؑ کو سپرد کر دئیے اور بعض قایل ہین کہ دونون صاحب اس کام مین شریک ہین (۱۳) خطابیہ یہ فرقہ اصحاب ابو الخطاب محمد بن حبیب الاجداع الاسدی کا ہے اعتقاد رکھتے ہین کہ حضرت علیؑ معبود اکبر ہین اور حضرت جعفر صادقؑ معبود صغر ہین اور باقی آئمہ فرزندان خدا کے ہین اور قایل ہین کہ انبیائے ماضی نے منصب نبوت کا ابو الخطاب کو سپرد کر دیا اس لیے تمام مخلوقات پر اطاعت ابو الخطاب کی فرض جانتے ہین اس فرقہ مین اپنے ہم مذہب کے واسطے جھوٹی گواہی دینا جائز ہے (۱۴) معمریہ یہ فرقہ معتقد ہے کہ حضرت امام جعفرؑ نبی ہین اور اونکے بعد ابو الخطاب اور اوسکے بعد معمر کہتے ہین کہ معمر سب انبیا کے بعد ہین سے اس نے تکلیف شرعی مخلوق سے قطعی دور کر دی یعنی صوم و صلوٰۃ و حج و زکوٰۃ کی کوئی ضرورت نہین (۱۵) غرابیہ معتقد ہین کہ خدا ہی تعالیٰ نے حضرت جبرئیلؑ کو حضرت علیؑ کے پاس وحی دیکر بھیجا تھا حضرت جبرئیلؑ نے سہو سے حضرت محمدؐ کو پہونچائی چونکہ حضرت علیؑ کو حضرت محمدؐ کے ساتھ ایسی مشابہت تھی جیسی کہ کوئی کو کو کے ساتھہ اس لئے جبرئیلؑ کو شبہ ہو گیا چنانچہ شاعر اس مذہب کا کہتا ہے بیت جبرئیل کہ آمد ز بر خالق اکبر * در پیش محمدؐ شد و مقصود علیؑ بود * اس لیے یہ فرقہ حضرت جبرئیلؑ کی نسبت کہتا ہے لعنۃ اللہ علی صاحب الریش (۱۶) ذبابیہ یہ فرقہ حضرت رسولؐ خدا کو نبی اور حضرت علیؑ کو معبود جانتا ہے اور اعتقاد رکھتا ہے کہ حضرت علیؑ کو حضرت محمدؐ صلعم کے ساتھہ ایسی مشابہت تھی جیسے کہ مکھی کو مکھی کے ساتھہ کان محمد اشبہ بعلی من الذباب بالذباب (۱۷) ذمیہ یہ فرقہ معتقد ہے کہ علیؑ معبود نے محمدؐ کو واسطے دعوت خلق کے بھیجا تھا پس محمدؐ نے اپنی طرف دعوت کی اس لیے رسولؐ خدا کی مذمت کرتے ہین (۱۸) اثنینیہ یہ فرقہ معتقد ہے کہ محمدؐ و علیؑ دونون صاحب معبود ہین بعض اس فرقہ کے کہتے ہین کہ معبود محمدؐ غالب ہے اور

لیتے ہیں معبود ہونا کو غالب سمجھتے ہیں (۱۹) خمسیہ یہ فرقہ پنجتن کو معبود بتاتا ہے
کہتا ہے کہ پنجتن ہی ایک ساتھ ہے اگرچہ قالب پانچ ہیں اور ان پانچوں میں کسی کو کسی
پر ترجیح نہیں (۲۰) نصیریہ یہ فرقہ معتقد ہے کہ خدا نے حضرت علی اور اولاد میں
حلول فرمایا (۲۱) اسحاقیہ یہ فرقہ اعتقاد کرتا ہے کہ زمین کبھی نبی سے خالی نہیں
رہتی ہے اور ہر امام ائمہ میں بھی حلول خدا کے قائل ہیں (۲۲) علبائیہ یہ فرقہ
اصحاب علبا بن ذراع اسدی کا ہے معتقد ہیں کہ حضرت علی معبود ہیں اس لئے
محمد سے افضل ہیں اور محمد نے اطاعت حضرت علی کی اپنے اوپر لازم کی (۲۳)
رزامیہ یہ فرقہ سلسلہ امامت کو حضرت علی سے محمد بن الحنفیہ تک بعد اون کے
ابو ہاشم بن الحنفیہ تک بعد اونکے علی ابن عبداللہ بن عباس تک بعد اونکے
اسمعیل سے منصور دوانقی تک پہچانتے ہیں ترک فرائض کرتے ہیں محرمات پر حلال
جانکر مرتکب ہیں اور ابومسلم مروزی کے ساتھ کہ صاحب دعوت عباسیہ کا تھا حلول
خدای تعالی کا اعتقاد رکھتے ہیں (۲۴) مفوضیہ یہ فرقہ بعد حضرت امام حسین کے قتل
کے معبود ہونے کا قائل ہے یہاں تک شیعان غلات کا بیان ہوا کہ معتقد بندگان
خدا کی الوہیت کے ہیں اب آگے سنئیے (۲۵) کیسانیہ کیسان غلام حسن
مجتبی کا ہے اور شاگرد محمد بن الحنفیہ کا اسکے فرقون کے لوگ اس بات کے قائل
ہیں کہ دشمنون کے ڈر سے حضرت صاحب زمان یعنی امام مہدی چھپ رہے ہیں کچھ
مدت بعد ظہور کرینگے اب یہ اعتقاد تمام فرقون شیعہ کا ہے بلکہ اسی امید موہومہ
پر اپنے دل کی تسلی کرتے ہیں (۲۶) کربیہ یہ فرقہ اصحاب ابو کریب ضریر کا ہے
یہ فرقہ بعد امامت حضرت علی کے امامت محمد بن الحنفیہ کے کہ جنکی کنیت ابوالقاسم
ہے قائل ہیں اور یہ دلیل کرتے ہیں کہ حضرت امیر نے بصرہ میں اونکو نشان دیا
تھا اسی حجت سے محمد ابن الحنفیہ سزاوار امامت ہوے اور یہی اعتقاد

رکھتے ہین کہ محمدؒ بن الحنفیہ حی لا یموت ہین یعنی تا قیامت تک زندہ رہینگے اب وہ کوہ
رضوی مین پوشیدہ ہین اور وہان ہمیشہ ایک شہد کا اور ایک آب کا انکے سبب جاری ہے
اور اس فرقہ کے لوگ انہین کو صاحب زمان جانتے چنانچہ اس مذہب کا شاعر مشہور
کثیر عزہ ابیات عربی لکھتا ہے وسبط لا یذوق الموت حتی یقود الخیل یقدمہا
اللواء - یغیب لا یری فیہم زمانا برضوی عنده عسل وماء (۳۷) ...یہ
فرقہ بادشاہ اسلام سے جنگ کرنیکو جائز جانتا ہے شاید یہی مذہب بادشاہ ایران کا ہے
کہ بمقابلہ حامی حرمین شریفین حضرت ظل اللہ سلطان روم کے شاہ روس کی اپنا
ولیعہد بھیجکر زر ولشکر سے پوری پوری مدد کی تھی ناظرین اخبار جنگ روم وروس کو
یاد ہوگا (۳۸) عباسیہ فرقہ علیؓ بن عبد اللہ بن عباسؓ کو بوصیت ابو ہاشم
کے امام جانتا ہے اور بعد علی سطوت کے اونکی اولاد مین منصور عباسی تک امامت کا اعتقاد
رکھتا ہے (۳۹) طیاریہ یہ فرقہ بعد ابو ہاشم کے عبد اللہ بن معاویہ بن عبد اللہ بن
جعفرؓ بن ابی طالب کو امام جانتا ہے (۴۰) مختاریہ یہ فرقہ بعد حضرت مرتضیؓ کے
حضرت حسنینؓ کو بعد اونکے محمدؒ بن الحنفیہ کو امام جانتے ہین یہ فرقہ مخالف کیسانیون کا
ہے امامت مین یہانتک کیسانیونکا بیان ہوچکا (۴۱) زیدیہ یہ فرقہ آپکو زید
بن علیؓ بن الحسینؓ بن علیؓ بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کے ساتھ منسوب کرتا ہے اس
مذہب کے لوگ اصحاب کبار پر تبرا نہین کرتے ہین مگر یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ خلافت حق
مرتضیؓ کا تھا لیکن اونہون نے اپنی خوشی سے اصحاب ثلثہ کو دیدیا اس لئے بیعت
خلفاء ثلثہ کی خطا پر نہ تھی کیونکہ معصوم خطا پر راضی نہین ہوتا یہ فرقہ امامت کو خاندان
فاطمہؑ مین درست جانتا ہے یہ مذہب متقدمین زیدیہ کا ہے مگر متاخرین نے بسبب
اختلاط فرقہ معتزلہ وشیعہ کے اپنے مذہب کو بالکل خراب کردیا اب اصول اس
مذہب کا مطابق اصول مذہب معتزلہ کے ہے اور فروع موافق مذہب ابو حنیفہؒ کے

(۳۲) جارودیہ یہ فرقہ اصحاب ابوالجارود زیاد بن ابی زیاد کا ہے بعد رسول اللہ کے حضرت مرتضیٰ کو امام جانتے ہین اور بعد اونکے حضرت حسنین کو بہ ترتیب امام کہتے ہین اور بعد اونکے امامت کو اونہین کی ذریت مین شوریٰ ہونیکا اعتقاد رکھتے ہین اور اصحاب باصفا کی تکفیر کرتے ہین (۳۳) جریریہ اس فرقہ کو سلیمانیہ بھی کہتے ہین یہ فرقہ معتقد امامت شوریٰ کا ہے صرف رضامند ہونے دو صلحاء مسلمین سے اپنا اتفاق لیں اسی لیے یہ فرقہ حضرت شیخین کی امامت کا قایل ہے کہتا ہے کہ امامت حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خطا پر نہ تھی مگر حضرت عثمان و حضرت طلحہ و حضرت زبیر و حضرت عایشہ صدیقہ کی تکفیر کرتے ہین (۳۴) تبریہ اس فرقہ کو تومیہ بھی کہتے ہین یہ فرقہ اصحاب مغیرہ بن سعد ملقب بابتر کا تھا معتقد ہین کہ بیعت ابوبکر و عمر خطا پر نہ تھی اسلیے کہ حضرت مرتضیٰ نے اوس پر سکوت کیا ما سکت علیہ المعصوم فھو حق مگر بیعت حضرت عثمان مین تذبذب رکھتے ہین اس لیے آپکی خلافت مین سکوت کرتے ہین اور حضرت علی کو اونکی بیعت خلافت کے وقت سے امام جانتے ہین (۳۵) نعیمیہ یہ فرقہ اصحاب نعیم بن الیمان کا ہے تمام اصحاب کرام کی نسبت گمان خیر کا رکھتے ہین اور سب کو نیکی سے یاد کرتے ہین مگر صرف حضرت عثمان کی تکفیر کرتے ہین (۳۶) دکینیہ یہ فرقہ اصحاب فضل دکین کا ہے حضرت طلحہ و حضرت زبیر و حضرت عایشہ کی تکفیر کرتے ہین مابقی تمام صحابہ سے نیک اعتقاد رکھتے ہین (۳۷) خشبیہ یہ فرقہ اصحاب خلف بن عبدالصمد کا ہے اعتقاد رکھتے ہین کہ امامت شوریٰ اولاد فاطمہ کو سزاوار ہے اگر دوسرا مدعی امامت ہو تو اوسپر جہاد کرنا چاہیے خشب کے معنی لکڑی کے ہین چونکہ اس فرقہ نے اپنے بادشاہ وقت پر لاٹھیون اور لکڑیون سے حملہ کیا تھا اور سوا اسکے اور ہتیار نہ رکھتے تھے لہذا اس اسم سے موسوم ہوے (۳۸) یعقوبیہ یہ فرقہ اصحاب یعقوب کا ہے حضرت شیخین کی امامت کے منکر ہین بلکہ بعض اس مذہب کے تبرا بھی اونپر

کرتے ہین (۳۹) صالحیہ یہ فرقہ اصحاب حسین بن صالح کا ہے اولاد حضرت فاطمہ مین
امامت کو شوری جانتے ہین اور جو کوئی کہ اون مین سے بصفت علم وشجاعت وسخاوت موصوف
ہو اور جہاد بہی کرے امام ہے اس مذہب مین ایک وقت بلکہ ایک شہر مین چند اماموں کا
ہونا جائز ہے یہانتک فرقون زیدیہ کا بیان ہوچکا (۴۰) امامیہ یہ فرقہ کوئی زمانہ
تکلیف کا خالی امام فاطمی سے نہین جانتا (۴۱) حسنیہ یہ فرقہ بعد حضرت مرتضی حضرت
مجتبی کے بعد اونکے حسن مثنی کو انکو ضامن آل محمد بہی کہتے ہین بعد اونکے اونکے فرزند عبداللہ
کو امام جانتے ہین اور وہ جہگڑا کہ فیمابین عبداللہ اور امام جعفر صادق کے ہوا کلینی سے
ابواب الجنان مین موجود ہے بعد اونکے اونکے فرزند محمد کو کہ ملقب بنفس زکیہ تہے بعد اونکے
اونکے بہائی ابراہیم بن عبداللہ کو ان دونون بہائیون نے منصور دوانقی پر خروج کیا
تہا اور خلایق کو اپنی طرف دعوت کی اور بعد جدال وقتال سخت کے امراء منصور کے ہاتہون
سے شہید ہوے (۴۲) نفسیہ یہ فرقہ اعتقاد رکہتا ہے کہ نفس زکیہ یعنی محمد بن عبداللہ
شہید نہین ہوے بعد چند روز کے ظاہر ہونگے (۴۳) حکمیہ یہ فرقہ اصحاب ہشام بن الحکم
کا ہے بعد حضرت امام حسن کے حضرت امام حسین کی امامت کے معتقد ہین اور بعد اونکے
علی الترتیب اونکی اولاد کو امام جانتے ہین مگر خدای تعالی کو مجسم ومصور متصور کرتے ہین
کہتے ہین کہ معبود ائمہ موصوف کا جسم رکہتا ہے (۴۴) سالمیہ یہ فرقہ اصحاب ہشام
بن سالم جوالیقی کا ہے یہ فرقہ بالترتیب امامت کا قائل ہے مگر خدای پاک کو بصورت
انسان بتلاتا ہے (۴۵) شیطانیہ یہ فرقہ اصحاب محمد بن نعمان صیرفی کا ہے جس کا
مشہور لقب شیطان الطاق تہا امامت کا امام کاظم تک اعتقاد رکہتے ہین اور خدا کو جسم
واعضا ثابت کرتے ہین (۴۶) زراریہ یہ فرقہ زرارۃ بن اعین کوفی کا ہے امام
جعفر تک امامت کے معتقد ہین صفات ذات الہی کو حادث جانتے ہین کہتے ہین کہ خدا تعالی
روز ازل مین نہ علم نہ قدرت نہ سمع نہ بصر نہ حیات کچہہ بہی نہ رکہتا تہا (۴۷) یونسیہ

یہ فرقہ اصحاب یونس بن عبد الرحمن قمی کا ہے اعتقاد رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ عرش پر بیٹھا ہے اوسکو فرشتے اوٹھائے ہوئے ہیں (۴۸) بدائیہ یہ فرقہ معتقد ہے کہ خدا تعالیٰ بعض کام خلاف مصلحت کے کرتا ہے پھر شرمندہ ہوتا ہے اسپر آیات بینات قرآنی کو جو بیچ اور منقبت صحابہ یا اصفیا کی شان میں نازل ہوئی ہیں قیاس کرتے ہیں (۴۹) مفوضہ یہ فرقہ تین طرح پر ہے ایک گروہ کہتا ہے خدا نے دنیا حضرت محمد رسول اللہ کو سپرد کردی پس جو کچھ دنیا میں ہے پیدا کردہ محمد ہے اور دوسرا گروہ معتقد ہے کہ خدا نے حضرت علیؑ کو تمام جہان کا مالک کردیا پس جو کچھ ہے جہان میں سب پیدا کردہ علیؑ سے ہے تیسرا گروہ کہتا ہے کہ دونوں صاحب اس کام میں شریک ہیں (۵۰) باقریہ یہ فرقہ امام محمد باقر کو زندہ جانتا ہے ھو حی لا یموت وھو المنتظر (۵۱) حاضریہ یہ فرقہ بعد امام محمد باقر کے اونکے فرزند ارجمند ذکریا کو زندہ جانتا ہے اور کہتے ہیں کہ تا ظہور حکم غیب کوہ حاجز میں پوشیدہ رہینگے (۵۲) ناوسیہ یہ فرقہ اصحاب عبد اللہ بن ناوس بصری کا ہے امام جعفر کے زندہ اور غائب ہونیکے معتقد ہیں کہتے ہیں ھو المہدی الموعود القائم المنتظر مگر بعض اس فرقہ کے غائب ہونیکے منکر ہیں اعتقاد رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اکثر لوگوں نے امام موصوف کو بچشم خود دیکھا ہے خلوت میں (۵۳) عماریہ یہ فرقہ اصحاب عمار کا ہے معتقد ہیں کہ بعد انتقال کرنے امام جعفر کے اونکے صاحبزادے محمد نام امام ہوے (۵۴) اسماعیلیہ یہ فرقہ معتقد ہے کہ بعد امام جعفر کے ان کے صاحبزادے کلان اسمعیل نام امام ہوے بموجب قول امام جعفر ان ھذا الامر فی الاکبر ما لم یکن بہ عاہۃ (۵۵) مبارکیہ یہ فرقہ اصحاب مبارک کا ہے معتقد ہے کہ بعد اسمعیل اونکے صاحبزادے محمد نام امام ہیں کہتے ہیں ھو القائم المنتظر والمہدی الموعود اعتقاد کرتے ہیں کہ محمد بن اسمعیل قائم مقام [illegible] کے ہیں (۵۶) باطنیہ یہ فرقہ اولاد اسمعیل کو امام جانتے ہیں معتقد ہیں کہ عمل کتاب کا واجب ہے

باطن ہین نہ ظاہر یعنی صرف جی مین خیال کر لینا صوم و صلوٰۃ و حج و زکوٰۃ وغیرہ کا کافی ہے
(۵۷) **قرمطیہ** یہ فرقہ باختلاف راویان تبع حمدان بن قرمط کا ہے کہ بانی اس
مذہب کا ہے اسمعیل بن جعفر کو خاتمۃ الائمہ وحی لایموت کہتے ہین اور محرمات کو مباح
جانتے ہین (۵۸) **شمطیہ** یہ فرقہ اصحاب یحیی بن ابی شمط کا ہے معتقد ہین کہ بعد امام
جعفر صادق اونکے پانچون صاحبزادے بترتیب ذیل امام ہین اول اسمعیل بعدہ محمد
بعدہ موسیٰ کاظم بعدہ عبداللہ افطح بعدہ اسحاق (۵۹) **میمونیہ** یہ فرقہ اصحاب عبداللہ
بن میمون اقداح اہوازی کا ہے عمل ظاہری کتاب اللہ و سنت رسول اللہ پر کرنا
حرام جانتے ہین اور آخرت کے منکر ہین (۶۰) **خلفیہ** یہ فرقہ معتقد ہے کہ جو کچھ قرآن
اور حدیث مین ہے مثل روزہ نماز وغیرہ کے صرف اوسکے لغوی معنی سمجھ لینا چاہیئے نہ
عمل کرنا اور قیامت و دوزخ و بہشت کا قطعی انکار کرتے ہین (۶۱) **برقعیہ** یہ فرقہ
اصحاب محمد بن علی برقعی کا ہے احکام شریعت و قیام قیامت اور بعض انبیاء علیہم السلام
کی نبوت کے منکر ہین اون پر لعن کرنا واجب جانتے ہین (۶۲) **جنابیہ** یہ فرقہ
تبع ابوطاہر جنابی کا ہے عامل قرآن پاک و حدیث صاحب لولاک کا قتل واجب
جانتے ہین اکثر اس فرقہ کے لوگ موقع پاکر حاجیون کو قتل کیا کرتے ہین اور ہمیشہ
قسم قسم کی ایذا مسلمانون کو دیا کرتے ہین ایک مرتبہ حجر اسود کو بھی چرا لے گئے تھے
تاکہ زوار زیارت سے محروم رہین (۶۳) **سبعیہ** یہ فرقہ معتقد ہے کہ سات انبیا
رسول ہین اول آدمؑ دوم نوحؑ سوم ابراہیمؑ چہارم موسیٰؑ پنجم عیسیٰؑ ششم محمدؐ ہفتم
مہدی اور اعتقاد رکھتے ہین کہ درمیان دو رسولون کے سات آدمی اور ہوا کرتے
ہین کہ وہ شریعت دونون کے درمیان مین قائم رکھتے ہین چنانچہ ازانجملہ اسمعیل بن
جعفر ہین کہ اونہون نے درمیان محمدؐ و مہدی کے شریعت کو قائم کیا ہے ان
ساتون کا ہر زمانہ مین موجود رہنا واجب لازم جانتے ہین ابداً (۶۴) **مہدویہ**

اسی فرقے کے لوگ اکثر بادشاہ ممالک مغربی کے ہوئے اور بہت کچھ تصنیفات و تالیفات بھی
اس مذہب کے لوگون نے کی ہین یا ین سلسلہ امامت کے قائل ہین اول امام اسمٰعیل بعد
اونکے اونکے فرزند محمد وصی بعد اونکے اونکے فرزند احمد وفی بعد اونکے اونکے فرزند حسین تقی بعد
اونکے اونکے فرزند عبداللہ رضی بعد اونکے اونکے فرزند ابو القاسم عبداللہ بعد اون کے
اونکے فرزند محمد ملقب بہ مہدی بعد اونکے اونکے فرزند احمد قائم بامر اللہ بعد اونکے اسمٰعیل
بن احمد منصور بقوة اللہ بعد اونکے سعد بن اسمٰعیل معز الدین اللہ بعد اونکے ابو منصور نزار
بن سعد عزیز باللہ بعد اونکے ابو علی منصور بن نزار حاکم بامر اللہ بعد اونکے ابو الحسن علی بن
منصور ظاہر الدین اللہ بعد اونکے سعد بن علی بن منصور مستنصر باللہ بعد اسکے امر قدرے رہا و
امامت مختلف الاقوال ہین کہ جسکا بیان نہین ہے بلکہ باہم مخالفین کے بڑا مناقشہ رہا
ہے اس فرقہ مین ایک شخص حسن نام کہ نطفہ حرام سے پیدا ہوا تھا مدعی امامت کا ہوکے
اس طرح کے خطبہ پڑھا کرتا تھا کہ مین نے تم سے تکلیف شرعی معاف کی اور محرمات تم پر
حلال کین جو چاہو سو کرو کچھ گرفت نہین صرف امام وقت کی اطاعت تم پر فرض ہے
اور بعد امام کے اولاد امام کی اطاعت فرض ہوگی اسیطرح سے اوسکی اولاد در اولاد کی
اطاعت فرض ہوگی اسنے تمام کتب خانے اپنے آباء کے جلوا دیے (۶۵) **فطحیہ** جسکو
عمائیہ بھی کہتے ہین یہ فرقہ اصحاب عبداللہ بن عمار کا ہے عبداللہ بن جعفر صادقؑ کی امامت
کے قائل ہین جنکا لقب افطح تھا بعد اونکے سلسلہ امامت کو ختم جانتے ہین اس لیے کہ
اونکے کوئی اولاد نہ تھی (۶۶) **قطعیہ** یہ فرقہ اصحاب مفضل بن عمر کا ہے امام موسیٰ
کاظمؑ کی امامت کے قائل ہین اور قطع کرتے ہین امامت کو اونکی موت کے بعد (۶۷)
موسویہ یہ فرقہ امام موسیٰ کاظمؑ کی موت وحیات مین متردد ہے اسلیئے اونکی امامت
مین شبہ کرتا ہے اور اونکے سلسلہ امامت کو جاری نہین جانتا ہے (۶۸) **ممطوریہ**
یہ فرقہ قائل امامت موسیٰ کاظمؑ کا ہے اور اونکو حی لا یموت و مہدی موعود جانتا ہے اس فرقہ

کا لقب ممطوریہ اس سبب سے ہوا کہ ایک مرتبہ اس فرقہ کو فرقہ قطعیہ کے لوگون سے اتفاق مناظرہ کا پڑا یونس بن عبد الرحمن رئیس قطعیہ نے کہا انتم اھون عندنا من الکلاب الممطورۃ اوسوقت سے یہ فرقہ ملقب بلقب ممطوریہ ہوا (۶۹) رجعیہ یہ فرقہ امام موسیٰ کاظم کو مردہ جانتا ہے مگر پھر رجعت کا یعنی اونکے دوبارہ زندہ ہونے کا منتظر و معتقد ہے (۷۰) احمدیہ یہ فرقہ بعد موت امام موسیٰ کاظم کی امامت احمد بن موسیٰ کاظم کے معتقد ہین (۷۱) اثنا عشریہ یہ فرقہ دوازدہ آئمہ کی امامت کا قائل ہے اور منکر فضائل صحابہؓ و ازواج رسول اللہ کا یہ فرقہ مثل فرقہ امامیہ کے تمام فرقون کا عیب پوش ہے جب کسی فرقہ کو فرقون مذکورہ سے مناظرہ یا مباحثہ کا اتفاق پڑتا ہے تو اسی فرقہ مین پناہ گزین ہوتا ہے (۷۲) جعفریہ یہ فرقہ بعد حسن عسکری کے اونکے بھائی امام جعفر بن علیؑ کی امامت کا قائل ہے اور قول مہدی کا منکر ہے یہ سب بہتر فرقے ہوئے اور ایک فرقہ ناجیہ ملاکر کل تہتر فرقے ہوئے بموجب حدیث شریف کے **حدیث**

ان بنی اسرائیل تفرقت علی اثنین وسبعین ملة وستفرق امتی علی ثلث وسبعین ملة کلھم فی النار الا ملة واحدة قالوا ما ھی یا رسول اللہ قال الذین ھم علی ما انا واصحابی **ترجمہ** تحقیق بنی اسرائیل بہتر فرقے ہو گئے اور میری امت مین تہتر فرقے ہونگے سب دوزخی ہونگے مگر ایک فرقہ پوچھا حضرات نے کہ یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہین فرمایا جسپر مین ہون اور میرے اصحابؓ **حدیث** ثنتان وسبعون فی النار وواحدة فی الجنة وھی الجماعة **ترجمہ** بہتر فرقے دوزخ مین ہونگے اور ایک بہشت مین اور وہ جماعت ہے یعنی اہلسنت والجماعت چنانچہ مطابق اسی حدیث کے ایک روایت نہج البلاغت مین جو شیعون کی بڑی مستند کتاب ہے جناب امیرؑ سے منقول ہے والزموا السواد الاعظم فان ید اللہ علی الجماعة وایاکم والفرقة فان الشاذ من الناس للشیطان کما ان الشاذ من الغنم للذئب **ترجمہ** اور لازم پکڑو تم جماعت کلان تر کو بالتحقیق

ہاتھ اوٹھا کر اونپر جماعت کے ہے اور وہ رہ ہو گئیں جدائی سے ہیں ایک سا تھ ۔۔۔ ہم

سے شیطان کا جیسا کہ وہ ریوڑ سے جدا ہو کر بھیڑیئے کا ہے یہ روایت شیعون کی متواتر

صحیح ہے ۔ اور شرح نہج البلاغت مین یہ عبارت نسبت حضرت معاویہ کے جناب امیر

سے منقول ہے ما کنت الا رجلاً من المہاجرین اوردت کما اوردوا و صدرت کما اصدروا و ما کان اللہ

لیجمعہم علی الضلال ترجمہ نہ تھا مین مگر ایک آدمی مہاجرین مین سے وارد ہوا مین جیسا

کہ وہ وارد ہوئے اور پہرا مین جیسا کہ پہرے اور خدا انہین جمع کریگا اونکو گمراہی پر اور

جناب امیر کے بہی دو قول سے فرقہ سنت جماعت ہی کے ناجی ہونے کی بوجہ حسن

تصدیق ہوتی ہے الحمد للہ ثم الحمد للہ اب وہ مسائل کہ جو شیعون مین بکثرت شائع

ہین اور اون پر انکو گھمنڈ ہے اونہون کی ہی معتبر کتابون سے انتخاب کرکے بدیہ

ناظرین با تمکین کرتا ہون تاکہ بنظر عبرت ملاحظہ فرماوین ۔

مجملاً ذکر مسائل شیعیان پاک کا

مسئلہ حق الیقین کے ۱۶ باب ۱۹ فصل مین خلفاء راشدین و عایشہ و بقیہ حضرات

مکرمہ و حضرت طلحہ و زبیر رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نسبت لعن کرنا واجب لکہا ہے ۔

حالانکہ رسول اللہ نے دشمن خدا ابو جہل کو بہی باوجودیکہ آپ کو اوس سے ازحد تکلیف

ایذا پہونچی تہی کبہی نہین لعن کی اور نہ کبہی کسی کو جناب امیر نے طعن کی مجالس المومنین

کی مجلس اول مین مرقوم ہے کہ لعن بر خلفاء ثلثہ واجب نیست اگرچہ جاہلان شیعہ حکم

بوجوب کنند سخن الشان معتبر نیست اور اسی موقع پر یہ روایت بہی نقل کی ہے

کہ عایشہ از حرب امیر توبہ کرد برین تقدیر لعن حضرت صدیقہ سے قطعی ممانعت کی

ہے اور مصباح الشریعت کے باب معرفت مین قول حضرت امام صادق یون منقول ہے

کہ بگذارید الیقین را از شک جرائت نکنید بر اعتقاد زور و بہتان در حق صحابہ خیر الانام

وعتقاد دارید محبت آنها و بیان کنید فضائل آنها اور جامع الاخبار کے باب نہم مین ہے قال النبی
صلعم من سب اصحابی فقد کفر ترجمہ فرمایا نبی صلعم نے جسنے برا کہا میرے صحابہؓ کو پس
تحقیق وہ کافر ہوگیا الحمد للہ کہ یہی عتقاد ہے اہلسنت کا تمام صحابہؓ خیر الانام کے ساتھ
اگر اس مقام پر کوئی شیعہ کہے کہ امیر معاویہؓ نے حضرت علیؓ کے مقابلہ مین خطا کی پائین
تو ہم کہین بلاشک حضرت معاویہؓ سے بمقابلہ حضرت علیؓ کے خطاء اجتہادی واقع ہوئی جو
قبل از مرض الموت حضرت معاویہؓ کا توبہ کرنا معتبر تواریخون سے ثابت ہے لہذا ہم حضرت
معاویہؓ کے ساتھ بہی گمان نیک رکھتے ہین کیونکہ ابہی تک توبہ کے دروازے بند نہین
ہین اس مقام پر ہم ایک تحقیق اور بہی روایت شیعون کی معتبر کتاب سے لکہتے ہین
چنانچہ اوس تفسیر مین جسکو شیعہ حسن عسکری کی طرف نسبت کرتے ہین یہ روایت موجود ہے

ان الله اوحى الى آدم ليفيض على كل واحد من محبي محمد وآل محمد واصحاب
محمد ما لو قسمت على كل عدد ما خلق الله من طول الدهر الى آخرة
وكانوا كفارا لاداهم الى عاقبت محمودة وايمان بالله حتى يستحقوا به الجنة
وان رجلا من يبغض آل محمد واصحابه او واحد منهم يعذب الله عذابا
لو قسم على مثل خلق الله لاهلكهم اجمعين ترجمہ تحقیق وحی کی اللہ تعالی نے آدمؑ
کی طرف یہ کہ البتہ محمدؐ اور آل محمدؐ اور اصحاب محمدؐ کے دوستون سے ہر ایک کو اس قدر
فیض دیگا اگر اوسکو ساری مخلوق پر جسکو اللہ تعالی نے ابتداء زمانہ سے انتہا تک پیدا کیا
ہے اور وہ سب کافر ہون تقسیم کرین البتہ اونکو عافیت نیک اور ایمان کو پہنچاوے
تاکہ اون سب سے جنت کے مستحق ہوجاوین اور البتہ جو دشمنی رکہتا ہے آل محمدؐ اور صحابہ
محمدؐ سے یا ایک سے بہی اون مین سے البتہ عذاب کریگا اوسکو اللہ تعالی اوسقدر کہ اگر
اوسکو مخلوق خدا کی برابر تقسیم کرین تو سب کو ہلاک کردے فقط دیکہو حضرت امام حسنؑ عسکری
کی روایت سے صاف ظاہر ہوگیا کہ محبت آلؑ اور صحابہؓ کی برابر رکہنا ضرور ہے

اور بغض اور دشمنی دونون مین سے ایک کے ہی باعث ہلاکت کا ہے
ہے مقام محبت مین او واحدا منهم نہ فرمایا بلکہ مقام بغض مین کلمہ احد منهم کو بڑہایا "تا کہ اہل
ایمان کو معلوم ہو جاوے کہ محبت سب کی ہی رکہنا چاہیے چنانچہ یہی مذہب ہمارا ہے اور
اون مین سے ایک کی ہی دشمنی سبب عذاب کا ہے چنانچہ یہی مذہب خاص صحابان اہلبیت
کا ہے **مسئلہ** شیعون کے نزدیک متعہ سے بڑہکر کوئی عبادت نہین ہے اس لیئے ثواب
اس عبادت کے بگمان شیعان پاک صوم و صلوٰۃ اور حج و زکوٰۃ سے بہی بہت زیادہ ہے
اس بارے مین کتب معتبر شیعون مین بکثرت اقوال منجملہ انکے [illegible] نمونہ از خروارے
چند روایت لکہی جاتی ہین **اول** خلاصۃ المنہج کے [illegible] مین بتفسیر آیہ کریمہ
فما استمتعتم بہ منہن کے لکہا ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ جو شخص دنیا سے جاوے
اور اوس نے متعہ نکیا ہو وہ قیامت کے دن بدمنظر اور بدہیئت اوٹہیگا مانند اوس
آدمی کے نکٹا ہو **دوسرا** اسی کتاب مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ جو کوئی ایک بار
متعہ کرے درجہ حسین کا پاوے اور جو دو بار متعہ کرے درجہ حسن کا پاوے اور جو تین بار
متعہ کرے درجہ علی کا پاوے اور جو کوئی چار بار متعہ کرے میرا درجہ پاوے پہر فرمایا کہ
جس دم فاعل و مفعول متعہ کرکے باہم بیٹہتے ہین اون پہ فرشتے نازل ہوتے ہین اور
اونکی پاسبانی کرتے ہین یہانتک کہ وہ اپنا جلسہ برخاست کرین اور جو کچہہ کہ باہم گفتگو
کرتے ہین وہ کلمات تہلیل و تسبیح بنجاتے ہین اور جب ایک دوسرے کا ہاتہہ پکڑین
تمام گناہ اونگلیون کے پورون سے نکل پڑتے ہین اور جب ایک دوسرے کا بوسہ لین حق
تعالی ہر بوسہ پہ ثواب حج و عمرہ کا لکہدیتا ہے اور جب خلوت کرین تو ہر لذت شہوت
پر حسنات پاوین مانند کوہ ہاے بلند کے اور جب فارغ ہو کر غسل کے واسطے مشغول
ہون خداے تعالی فرشتون سے فرماتا ہے کہ دیکہو میرے ان دونون بندون کو کہ یہ
اعتقاد رکہتے ہین کہ مین انکا پروردگار ہون گواہ ہو جاؤ کہ مینے قطعی انکو بخشدیا اور جو پانی کہ

بالون سے ٹپکتا ہے ہر ایک بال پر نیکی لکھی جاتی ہے اور برائی دور کیجاتی ہے اور درجہ
درجہ بلند ہوتے ہین پس امیر المومنین اوٹھے اور کہا یا رسول اللہ ایسے شخص کی جزا کیا ہے
فرمایا کہ جب مرد متمتع و عورت ممتعہ غسل سے فارغ ہوتے ہین اونہون کے ہر ایک قطرہ
آب غسل سے اللہ تعالی فرشتے پیدا کرتا ہے اور وہ اوسکی تسبیح اور تقدیس کرتے ہین
اور ثواب اوسکا فاعل ومفعول کے واسطے قیامت تک ہوتا ہے سوم اسی کتاب
مین ہے کہ ایک دن رسول خدا اوٹھے اور بہت بڑا خطبہ پڑہا بعد اوسکے فرمایا کہ اے
آدمیون جانو کہ اسدم میرے پاس بہائی جبرئیل علیہ السلام ایک تحفہ پروردگار سے
لائے وہ متعہ ہے مومنہ عورات کا مجھسے پہلے یہ تحفہ کسی پیغمبر کو عطا نہین ہوا پھر فرمایا
کہ کوئی اہل مجلس سے ہے کہ میری مخالفت کرے اوسکو باطل کرے بسبب بغض کے
میرے ساتھہ پس مین گواہی دیتا ہون کہ وہ اہل دوزخ سے ہے لعنت خدا کی اوسپر
جو مخالفت میری کرے گویا کہ اوس نے انکار نبوت میری کا کیا اور جسنے انکار نبوت
کا کیا اوس نے انکار خدا کا کیا وہ دوزخی ہے اس موضوعات بے اصل سے مطلب
شیعون کا نسبت حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی مخالفت و منافقت کا
ثابت کرنا ہے نعوذ باللہ چہارم تہذیب الاحکام کی کتاب النکاح مین ہے کہ جو کچھ
عورت ممتوعہ کو دیا جاتا ہے اجرت ہے بقولہ تعالی فاتوھن اجورھن اس کو
عوام خرچی کہتے ہین پنجم اسی کتاب مین ہے کہ تعداد اجرت اور تعین ایام کی طرفین
کی رضامندی پر موقوف ہے قال امیر المومنین لا یکون متمتعہ الا بامرین باجل
مسمی واجر مسمی ششم استبصار کے ۲ باب مین ہے کہ فاحشہ عورت سے بھی
متعہ جائز ہے سال عمار وانا عنده من الرجل یتزوج الفاجرة متعة قال لا باس
ہفتم اسی کتاب کے باب یجوز الجمع بین اکثر من اربعة فی المتعة زرارہ سے
منقول ہے کہ چاہو جتنی عورتون سے متعہ کرو جائز ہے فالقلت ما یحل من المتعة قال کم شئت

ہشتم تہذیب الاحکام کی کتاب النکاح میں ہے کہ متعہ مین ضرورت شہادت و اعلان کی
نہین ہے ولیس فی المتعة اشہاد ولا اعلان نہم اسی کتاب کے باب شروط متعہ مین
ہے کہ متعہ سے جو اولاد ہو اوسکو حق وراثت نہین پہونچتا ہے الا انہ فی المتعة نفی التوارث
وانما یحتاج ثبوت المواریثة الی الشرط دہم استبصار کی کتاب [illegible]
مین ہے عورت ممتوعہ کو پردہ کی قید نہ لگائی جائے [illegible]
عنده امرأة متعة تحصنه قال لا انما هو علی الشی الدائم [illegible] یازدہم
تہذیب الاحکام کی کتاب النکاح مین زرارہ و ابی جعفر سے روایت ہے کہ ایک [illegible] اپنا
متعہ کیا کسی مرد سے پہر دوسرے سے پہر تیسرے سے پہر اوسی [illegible] کہ جسنے پہلے متعہ
کیا تھا غرضکہ مکرر سہ کرر متعہ کر لینا جائز ہے دوازدہم حضرت کے باب النکاح مین ہے
کہ متعہ مین طلاق ولعان وظہار نہین ہے سیزدہم استبصار مین ہے کہ متعہ کی عدت
یکماہ ۱۵ یوم کی ہے چہاردہم مصائب النواصب جلد رابعہ طایفہ سادس عشرین مین ہے
کہ متعہ دوری بہی جائز ہے یعنی چند آدمی باہم متفق ہو کر ایک عورت سے متعہ کرین
اور اپنی اپنی باری سے تا ختم سیاد اوس سے صحبت کرتے رہین درست ہے مگر یہ حکم
خاص اوس عورت کے واسطے ہے جسکا حیض بند ہوگیا ہو پانزدہم [illegible] عباسی کے
باب المطلب اول مین ہے کہ متعہ مین جماع کی باریان ٹھہرا لینا کہ اتنی مرتبہ صحبت کرینگے
جائز ہے الخ اسیطرح سے بہت کچہہ روایات مخالف نصوص قرآنی کتب شیعون مین مرقوم
ہین اس مختصر مین گنجایش بیان کی نہین ہے **جواب** اگرچہ یہ تمام خیالات واہیات
شیعون کے جو درباب متعہ کے رکہتے ہین آیہ تزویج فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ وثلث وربع
سے باطل ہوتے ہین مگر ہم اسکا جواب شیعون کی معتبر کتابون سے ثبت کرتے ہین **اول**
من لا یحضرہ الفقیہ کے کتاب النکاح باب المتعہ مین ہے عن ابی عبد الله سأل فی
الرجل یتزوج بکرة متعة قال یکرہ للعیب علی اهلها یعنی باکرہ کے ساتہہ متعہ کرنا اوس کے

خاندان کو بٹا لگاتا ہے اس روایت سے صاف ظاہر ہے کہ متعہ در اصل برا ہے اگر برا نہوتا
تو باکرہ کے ساتھہ متعہ کرنا کیون عیب ہوتا اور کیون اوسکے خاندان کو دہبا لگاتا دوم
خلاصۃ المنہج ۲ جز و تفسیر آیہ کریمہ احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نساءکم مین لکہا ہے
باید کہ غرض اصلی از مباشرت طلب بقاء نسل باشد نہ مجرد لذت شہوت چہ حکمت ست از
خلق شہوت و مشروعیت نکاح او لذت الخ اس تفسیر کی بہی سیاق عبارت سے بخوبی
معلوم ہوتا ہے کہ مشروعیت نکاح کی بنص قرآنی بقاء نسل و اولاد کے لیے ہے نہ فقط واسطے
حظ نفس کے اور متعہ مین سوائے حظ نفس کے یقیناً زنا ہے کوئی فائدہ مقصود نہین ہوتا
ہے سوم بڑا تعجب ہے کہ جب متعہ مین ایسے فضائل تہے کہ ادنی سے مومن کو اعلی درجہ
کو پہنچاوے حتی کہ خاتم المرسلین کے ہمرتبہ ہو جاوے اور آئمہ طاہرین اور اونکی اولاد
کرام مین ایسی نعمت عظمی و دولت کبری ہی سے محروم رہین کتب سیر مین مرقوم ہے کہ حضرت
امام حسنؑ اکثر نکاح کرتے پہر طلاق دیدیتے تہے حضرت علیؑ آدمیون کو منع فرماتے کہ کوئی
اپنی لڑکی کا حسنؑ کے ساتھہ نکاح نکرے کیونکہ وہ طلاق دیدیتے ہین چنانچہ مجالس المومنین
کی مجلس دوم مین مسطور ہے کہ اگر متعہ روا بودے امامؑ بر حق چرا التفات بنکاح و طلاق فرمودے
اس دلیل سے بہی ثابت ہوا کہ متعہ قطعی حرام ہے اگر حرام نہوتا تو امام صاحب کیون نکاح
کرتے اور کیون طلاق دیتے متعہ مین تو بہت کچھہ آسانی تہی چہارم بروایات مستندہ
صحاح ستہ اہل سنت کے ثابت ہے کہ رسولؐ اللہ نے بعد و نیے اجازت تین روز کے
جنگ اوطاس مین متعہ کو قیامت تک کے لیے حرام فرمایا جس کسی کو یہ حکم پہونچا عامل ہوا
اور جسکو نہ پہونچا جاہل رہا چنانچہ بسبب لاعلمی کے اکثر جگہون مین یہ امر شنیع شائع تہا
جب زمانہ خلافت حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کا پہونچا آپنے سنا کہ بعض جگہہ رسم
متعہ کی مروج ہے پس آپ نے تہدیداً و تنبیہاً فرمایا کہ رسولؐ برحق نے متعہ کو قطعی حرام کیا
ہے جو کوئی آیندہ مرتکب اس خباثت کا ہوگا تو مین اوسکو حد زنا مارونگا پہر آپنے بہت

کچھہ دلائل متعہ کے حرام ہونے پر بیان فرمائے وہ کتب صحیحہ اہل اسلام مین لکھے
مرقوم ہین جسکا جی چاہے دیکھ لے پنجم فما استمتعتم کے لغوی معنی فائدہ گرفتن کے ہین
اصطلاحی معنی واسطے دخول کے اور دلیل اسپر کلمہ فا کہ تعقیب کے واسطے ہے دلیل ہے
کیونکہ تعقیب فرع ہوتا ہے اصل جملہ ماسبق کا پس جملہ سابق مین بیان مہر و نکاح کا
ہے لہذا بدلیل کلمہ فا معنی استمتعتم کے واسطے دخول کے ہوسکے نہ عورتون سے
متعہ کرنیکے چنانچہ شیعون کی معتبر تفسیر مجمع البیان مین بھی یہی معنی لکھے ہین مگر شیعہ
اپنے حظ نفس کے واسطے فما استمتعتم کے معنی عورتون سے متعہ کے لیتے ہین اور کسی
مقام پر تمام کلام الٰہی مین فما استمتعتم کے معنی متعہ کے استعمال نہین کرتے ہین
جیسے فاستمتعوا بخلاقہم فاستمتعتم بخلاقکم کما استمتع الذین من قبلکم بخلاقہم وغیرہ آیت
اسکے جواب مین ہم اس آیت شریف کو پیش کرتے ہین قال اللہ تعالی والذین ہم
لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر
ملومین فمن ابتغی وراء ذالک فاولئک ہم العادون **ترجمہ** جو لوگ کہ وہ واسطے اپنی
شرمگاہونکے حفاظت کرنے والے مگر اپنی بیبیون یا وہ چیز کہ ملکیت ہے اونکے ہاتھون
کی غیر ملامت کی گئی پس جسنے زیادتی کی (یعنی سوائے زوجہ اور مملوکہ زرخرید کے اور
عورت سے صحبت کی) پس وہ لوگ حد سے گذرنے والے ہین شیعون کو چاہیے کہ اس
آیت کو ناسخ آیہ فما استمتعتم کا سمجھین کیونکہ حفاظت شرمگاہونکی بغیر نکاح ممکن نہین ہے
اور مشروعیت نکاح کی بچند شرائط مشروط ہوتی ہے **اول** چار عورتون سے زیادہ
نکاح کرنا حرام ہو **دوم** اولاد کو وراثت ترکہ ضرور ملے **سوم** زمانہ عدت تین حیض گذرنے
سے کم نہو **چہارم** ظہار و لعان و ایلاء و طلاق ہوسکتا ہو **پنجم** پابند پردہ نشینی کی ہو
ششم عورت ایک مرد سے زیادہ شوہر نہین کرسکتی ہے حائضہ ہو یا غیر حائضہ
ہفتم عورت تا زیست بغیر طلاق مرد سے جدا نہین ہوسکتی ہے **ہشتم** نکاح مین

جواز باکرہ وغیر باکرہ باعث افتخار خاندان ہونا باعث عیب کا نہیں زوجہ پر اطاعت وثوق وحفاظت حقوق زوج کے لازمی ہون واینگا ویسا ہی زوج پر رعایت حقوق زوجہ کے بھی مثل کہانا کپڑا دینے مدامی لازمی ہو فرضا علی ہذ القیاس اسیطرح سے بہت سے شرائط نکاح کے بنص قرآنی ثابت ہین اور متعہ مین تمام شرائط برعکس نصوص فرقانی ہین اس سے صاف معلوم ہوگیا کہ متعہ حقیقت مین زنا ہے کیونکہ متعہ اور زنا اور اجرت اور خرچی مین ذرہ برابر فرق نہین پایا جاتا ہے اسی سبب سے علامہ شیخ علی جو شیعونکے بڑے مجتہد ہین اپنی کتاب حقائق الحق کے بیان حد زنا مین اجازت بالوطی کو باطل لکھتے ہین اور منع فرمانا رسول مقبول کا متعہ کو صحیح حدیثون سے ثابت ہے چنانچہ استبصار کے باب تحلیل متع مین یہ حدیث حضرت علیؑ سے منقول ہے قال حرم رسول اللہ لحوم الحمر الاھلیۃ ونکاح المتعۃ ترجمہ کہا حضرت علیؑ نے حرام کیا رسولؐ اللہ نے گوشت گہر وگدہے کا اور نکاح متعہ کا لیکن اس حدیث کو راوی نے تقیہ پر محمول کیا ہے مگر سیاق عبارت سے یہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ یہ تقیہ رسولؐ اللہ کا ہے یا راوی کا یہ طرہ بہی خالی ابلہ فریبی سے نہین ہے کیونکہ حضرت علیؑ تو حضرت عمرؓ کے شورے مین اکثر شریک رہتے تھے اور اونکے ہر حال مین مدد ومعاون ہوتے تہے پس راوی نے اس خیال سے تقیہ کی قید لگائی کہ کہین حضرت علیؑ کی روایت حضرت عمرؓ کی رائے سے نہ مطابقت وموافقت کر جا اور سب سے بڑہکر ہماری یہ حجت لاجواب ہے کہ حضرت امیرؑ نے کیون نہ اپنے زمانہ خلافت مین متعہ جاری کیا اور کیون نہ حضرت امام حسنؑ نے اپنے زمانہ خلافت مین حکم جواز کا دیا اور کتاب فقہ الرضا مین یہ حدیث مرقوم ہے اعلم یا اخی النبی سئلت الامام علیہ السلام عن المتعۃ فقلت جعلت روحی فداک اروی جدک امیر المؤمنین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حلل المتعۃ یوم فتح مکۃ حرمہا عام خیبر وفی نہا

فقال صدقوا فی الروایات انها واللہ منھیۃ حرام ماموربھا الا انھم غلطوا فی وجوہ الحدیث الی ان قال وانما حللھا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لشباب العرب کانوا معہ فتشکوا الیہ عزوبتھم فاطلق ولا مثالھم فی تلک الحالت کیلا یقیمون فی الحرام واما من تمتع وھو قادر علی التزویج او علی الشری للامۃ وھو بالحضرت او مقیماً فی مصرٍ من امصار من غیر ازعاجٍ ولا اختلاف من بلدٍ الابلد فقد تعدی علی حرم المسلمین واستباحٍ لنفسہ ما قد حرم اللہ علیہ من فروج الحرایر بغیر ما قد امر اللہ فی کتابہ واللہ یقول ومن یتعد حدود اللہ فاولئک ھم الظالمون وقال فقد ظلم نفسہ یابنی المتعۃ الاعند الاضطرار والضرورۃ المضطر ممن امکن لہ غیرھا فلیس لہ ان یتمتع ومثلھا مثل قول اللہ تبارک وتعالی حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر الی قولہ فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیہ ان اللہ غفور رحیم

ترجمہ راوی کہتا ہے کہ اے برادر پوچھا مین نے امام رضا علیہ السلام سے کہ اے حضرت روح میری آپ پر قربان یہ فرمایئے کہ متعہ کی نسبت آپ کیا فرماتے ہین کہ روایت کیا ہے آپکے دادا امیر المومنین علی علیہ السلام نے کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال کیا متعہ کو فتح مکہ کے روز اور حرام کیا خیبر مین اور ممنوع کردیا اوسکو امام نے کہا سچ فرمایا امیر المومنین نے خدا کی قسم متعہ حرام ہے البتہ اجازت دیگئی تھی قبل مین پھر امام علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کو حلال نہین فرمایا تھا مگر جوانان عرب کے واسطے کہ جو مسافرت مین رسول خدا کے ساتھ موجود تھے اور شکایت اپنی تکلیف کی کرتے تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت متعہ کی نہین دی مگر ایسے لوگون کے واسطے تاکہ حرام سے بچین لیکن جس شخص نے متعہ کیا اوس حالت مین کہ قادر ہے نکاح پر یا خریدنے لونڈی پر یا اپنے مکان پر موجود ہے

یا کسی شہر مین مقیم ہے پس بیشک اوس نے مباح کیا اپنے نفس پر اوس چیز کو جسکو حرام کیا خدا تعالی نے اوسکے واسطے اور فرمایا خدا تعالی نے جس شخص نے تجاوز کیا اللہ کی حدون سے داخل ہوا وہ ظالمین مین سب بیٹے سیرے نہین تھا جواز متعہ کا مگر وقت اضطرار اور ضرورت کے جیسا کہ جائز ہے وقت ضرورت کے گوشت سور کا اور مردار اور خون دیکھو اس حدیث سے بہی متعہ قطعی حرام ثابت ہوا اور سنتئے۔ کتاب محاسن برقی شیعہ مین یہ حدیث مرقوم ہے

قال لابن عباس انک رجل تائہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن المتعۃ

ترجمہ فرمایا امیر المومنین نے واسطے ابن عباس کے کہ بالتحقیق تو ایک مرد عیاش ہے تحقیق رسول اللہ نے منع کردیا ہے متعہ سے ۔ دیکھو اگر متعہ حرام نہوتا تو جناب امیر ابن عباس کے حلال کہنے پر کیون خفا ہوتے اور کیون اونکو عیاش کہتے تحفۃ المومنین سے یہ دونون حدیثین نقل کی گئین **نقل ملیح** تذکرۃ الغوثیہ مین میان غوث علی شاہ صاحب صوفی سیاح تحریر فرماتے ہین کہ مین اتفاق سے لکھنؤ پہونچا وہان اکثر لوگ میرے پاس آتے تھے ازانجملہ ایک نوجوان کسی شیعہ صاحب کا صاحبزادہ بہی روزمرہ اپنے معمولی وقت پر آیا کرتا تہا اوسکو مجھسے حسن عقیدت تہی اور مجھکو بہی اوس سعید ازلی سے گونہ محبت اتفاق سے وہ حمیدہ خصال تین روز تک میرے پاس نہ آیا لبسا اوقات مجھکو اوسکا خیال رہتا تھا ناگہان چوتھے روز وہ سعادت کیش خود ہی آنکلا جب مین نے اوس سے سبب دریافت کیا اوس نے خوش ہوکر یہ جواب دیا کہ حضرت شاہ صاحب بندہ کی شادی ہے بفضل خدا صورت خانہ آبادی ہے جب سے غیر حاضر ہوا ہون مائیون بیٹھا ہون اوبٹنا ملوایا جاتا ہے تیل چڑہایا جاتا ہے پرسون مانجہ کی رسوم تہی کل حنا بندی کی دہوم آج منڈوا ہے اور کل برات جناب کا بہی اس کار خیر مین شریک ہونا عین ثواب بلکہ سراسر برکت ہوگا مین نے جب از بس مصر دیکہا ناچار اوس سعادتمند سے اقرار کرلیا کہ فقیر ضرور ہی شامل ہوگا۔ دوسرے دن اوسکے والد بزرگوار تشریف لائے اور فرمایا کہ قبلہ

جلد چلیئے نوشہ معہ برات کے دولہن کے دروازے پر پہونچا مین حسب عدہ او سیدھم سیر حساب
کے ہمراہ ہو لیا جب جلسۂ برات مین داخل ہوا دیکھا کہ صیغہ کی تیاریان ہو رہی ہین دست راست
کیطرف مجتہد صاحب ماشاء اللہ کتاب الصیغہ و الاجرت لیے ہوئے استخارہ دیکھکر سعد اکبر کی
ساعت تبلارہے تھے اور دست چپ کی سمت وکیل و شاہد حساب و کتاب اجرت (یعنی مہر
معجل کا) لگا رہے تھے جب ان ضروری امورات سے فراغت پائی صیغہ کا آغاز ہوا اسی اثنا مین دولہن
عزیزہ کی آتون جی معظمہ مکرمہ پارسا عفیفہ خاص عصمت سرا سے نکلکر محفل مین جلوہ گر
ہوئین اور بصد ناز و نیاز زبان صدق ترجمان سے فرمایا کہ یا ایہا المومنین اس موقع پر
لونڈی کو کچھ امر حق عرض کرنا ہے ذرا دو بدو آنکھ ملائیے اور امر مشروع و مستحسن کے
جان و دل سے سننے پر کان لگائیے حاضرین جلسہ سنتے ہی اس بات کے ہکا بکا رہگئے
بعض گستاخ دست بستہ عرض کی کہ آتون جی صاحبہ مخدومہ ارشاد کیجیے کہ
آپکا عندیہ دلی کیا ہے آتون جی نے فرمایا کہ وہ نوید ہمیون جاوید یہ ہے کہ بطفیل مولی
مشکلکشا علی اس دوشیزہ ناکدخدا عفیفہ پارسا کو کہ جسکا اسدم عقد صیغہ باندھا جاتا ہے
پانچ مہینے کا حمل ہے کوئی بیدین اوسکو حرام پر محمول نکرے اس مومنہ صالحہ نے بسبب
غلبہ الشباب جنون و نیز بنظر ثواب بحیاب المتاع مسنون کے اپنا متعہ بیعانی ابتغ
فی سبیل اللہ ایک خوشرو نوجوان مومن پاک سے کرلیا تھا عفا عنہ اللہ یہ نونہال گلشن اسید
ثمرۂ حلال و طیبہ سے بارور ہو گئی اب ببرکت امام ضامن ثامن نوشہ کے پدر بزرگوار
کو ایک لقریب مین دو مبارکبادہین ع چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار سنتے ہی
اس گل و بگر شگفت کے کل مومنین صورت تصویر بلبل سکوت مین رہ گئے اس خیال سے
کہ اگر کچھ چون و چرا کرین تو اصول دین مین بٹا لگتا ہے بلکہ الزام مخالفت آیہ کریمہ فما استمتعتم
کا لازم آتا ہے مگر نوشہ کی رگ غیرت حرکت مین آئی سنتے ہی اس خبر وحشت اثر کے
ندامت سے عرق عرق ہو گیا فوراً سہرہ کنگن توڑ رومال کٹار پھینک جامہ قنعہ پھاڑ طرہ کلغی

پتنگ صورت دیوانگان پری بجواب دید محفل شتاب زور سے اوٹھکر باہر جا کھڑا ہوا
جب اوسکے والد ماجد نے اپنے نور چشم سرور دل کی یہ حالت دیکھی فرمایا کہ اے طفلک نادان
یہ کیا حماقت ہے کہ تو خیر کو شر سے بدلتا ہے اور حق کو چھوڑ کر باطل کی پیروی کرتا ہے
لڑکے غیرت مند بیدار بخت نے جواب دیا کہ لعنت حق اس مذہب باطل پر جو شر
کا نام خیر رکھین اور حرام کام کو حلال کہین باپنے عتاب کرکے کہا کہ اے احمق کیا تو
سنی ناصبی ہو گیا لڑکے نے شتاب لکھا کر جواب دیا کہ پہلے تو نہ تھا مگر الحمد للہ اب
بالیقین بفضل رب العالمین بے شک و شبہ اہل سنت والجماعت ہو گیا یہ کہا اور زبان سے
امام غائب کی طرح فقرو ہوا تمام اہل برات بھی یہ کیفیت عجیبہ مشاہدہ کرکے چھو ہو گئے
بیت حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد * روے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد * شاہ صاحب
ممدوح فرماتے ہین کہ مین یہ تماشا دیکھکر اپنے جی مین نہایت ہی پریشان ہوا اور اپنے کئے
ہوئے پشیمان چند روز بعد وہ سعادت نشان پھر میرے پاس بصدق ارادت آیا اور بتصدیق
دل و اقرار زبان کلمہ طیبہ پڑھکر مذہب حقہ اہلسنت پر ایمان لایا بیت چاہتا ہے جسکو
بلا آتا ہے یون * شربت اسلام پلاتا ہے یون * الله ولی الذین امنوا یخرجہم من الظلمات الی النور
غرضکہ شیعہ لوگ اس گمان سے کہ متعہ بمشورہ حضرت فاروق منع کیا گیا ہے بہت
کچھ ساعی ہین کہ حتی الوسع رسم فواحش کے مومنین اور مومنات مین جاری ہو تاکہ
مخالفت رائے جہان آرائے امیر المومنین حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے
پلہ سیئات کا فسق و فجور مومنین اور مومنات کا بھاری ہو اس وساوس شیطانی نے
و ہواجس نفسانی نے شیعون مین اس درجہ ترقی حاصل کی ہے کہ ایسی ویسی عورت اور
مرد کا تو ذکر ہی کیا ہے بلکہ بڑے بڑے مجتہد العصر اس بلا مین مبتلا ہوتے ہین نعوذ
باللہ من شرور انفسہم مسئلہ شیعون کے نزدیک پانون پر مسح کرنا جائز ہے برخلاف
قول و فعل رسول اللہ صلعم کے کہ آپنے بغیر قدم مبارک دھوئے ہوئے کبھی وضو نہین فرمایا

اور ایسے ہی آپنے اپنے اصحاب با صفا کو تعلیم کیا اور خلاف قرائت کا جو فیمابین ہے بسبب جہل مرکب اہل تعصب کے ہے ورنہ پانون کا دہونا تو بقاعدہ صرفی بھی ثابت ہے کیونکہ بعض کے نزدیک ارجلکم مفتوح بالفتح اور بعض کے نزدیک مجرور بجر اس توجیہ سے بھی ارجلکم مفعول فاغسلوا کا ہے بسبب جوار جر کے اور عطف بعید کے واوسے بھی ارجلکم کا مفعول فاغسلوا ہونا ثابت ہوتا ہے پس اس صورت مین پانون کا دہونا بھی فرض ٹھہرا سوا اسکے معتبر کتب شیعہ مین پانون کا دہونا لکھا ہے **اول** استبصار کے باب وجوب المسح علی الرجلین مین مرقوم ہے الوضو بالمسح ولا یجب فیه الا ذالك ومن غسل فلا باس یعنی وضو مین پانون کا مسح واجب ہے اور جو شخص کہ پانون دہوئے تو کچھہ ڈر کی بات نہین اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ پانون دہونا درست ہے **دوم** اسی کتاب کے اسی باب مین ہے کہ رسول اللہ صلعم با امیر المومنین تعلیم وضو نمود کہ اعضاء وضو دو بار و مسح سر یکبار کافی ست و در غسل قدمین خلال در انگشتان ہر دو پا باید نمود اس مضمون سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ پانون دہونا ضرور ہے **سوم** اسی کتاب کے باب وجوب الترتیب مین ہے ان نسیت مسح الراسك حتی اغسل رجليك فامسح الراسك ثم اغسل رجليك یعنی وضو مین مسح سر کا کرنا بھول گیا یہانتک کہ پانون بھی دہو ڈالے جب یاد آئی تو مسح سر کا کرکے از سر نو پہر پانون دہوئے اس فعل مکرر سے بھی بخوبی واضح ہوا کہ پانون کا دہونا یقینی ہے اور بعض شیعہ جو از راہ تعصب کے کہتے ہین کہ پانون دہونے سے وضو نہین ہوتا ہے محض دروغ ہے مسئلہ شیعہ خلاف حکم فاغسلوا وجوہکم کے اپنا منہ دہوتے ہین یعنی جتنا چہرہ انگشت نر و انگشت وسطے کے درمیان مین آوے مثل ہنود کے ایک ہاتہہ سے دہونا افضل جانتے ہین اور دست کو پیشانی سے زنخدان تک کہینچتے ہین حالانکہ یہ فعل مخالف افعال آئمہ ہدی کے ہے کیونکہ آئمہ سے کبھی کسی نے اس طرح سے اپنا چہرہ نہین دہویا **مسئلہ**

شیعہ خلاف نص ایدیکم کے ہاتھونکو کلائی کی طرف سے دہونے کو بہتر جانتے ہین حالانکہ یہ
فعل بھی اونکا محض خلاف افعال آئمہؑ کے پایا جاتا ہے ایسے مسائل کے موضوع کرنے مین
شیعون نے فائدہ مخالفت اہلسنت والجماعت کا دیکھا ہے سوائے اسکے دوسری
بات نہین ہے **مسئلہ** استبصار کے باب اتیان النساء فیما دون الفرج مین مرقوم ہے
سالت اباعبدالله عن الرجل یاتی المراۃ فی دبرھا فقال لا باس یعنی مین نے
پوچھا اباعبداللہ سے ایک مرد کا حال کہ وہ اپنی عورت کی مقعد مین داخل کرتا تھا
کہا کچھ ڈر نہین اور خلاصۃ المنہج کے ۱۰ جزو مین تفسیر آیہ کریمہ نساءکم حرث لکم
فاتوا حرثکم انی شئتم کی اس طرح سے لکھی ہے کہ زنان شما کشت اند پس بیائید
بکشت زار خود ہر گونہ کہ خواہید خواہ روئے زنان بجانب شما باشد خواہ پشت یا غیر آن
شاید لفظ غیر آن سے مراد مفسر کی دہن سے ہو کیونکہ سوائے مُنہ کے اور کوئی جگہ
قابل دخول نہین ہے اور استبصار مین مذکور ہے اذا اتی الرجل المراۃ فی الدبر
و لم ینزل فلا غسل علیھما فان انزل فعلیہ الغسل و لا غسل علیھا
یعنی جسوقت داخل کرے مرد عورت کی دُبر مین اور انزال نہوا پس دونون پر غسل
نہین اور اگر انزال ہوا تو مرد پر غسل ہے عورت پر غسل نہین **جواب** خالق اکبر نے
ہیئت جماع عورت کو مزرعہ سے تشبیہ دی ہے اور مرد کو مزارع سے اور نطفہ کو
تخم سے اور اولاد کو ثمر سے سوائے اسکے اور کوئی علت غائی متصور نہین ہوتی ہے
کیونکہ کلمہ انی شئتم ظرف زمانی ہے یعنی جسوقت چاہو اپنی بیبیون سے صحبت کرو اور
اگر ظرف مکانی ہے تو یون معنی ہونگے کہ جس مکان مین چاہو اپنی بیبیون سے قربت
کرو یا مراد کلمہ طیبہ سے ہیئت جماع ہے جسکو ہندی زبان مین آسن کہتے ہین بہرحال
اصلی مطلب آیہ شریف کا فرج سے ہے نہ دبر سے چنانچہ دوسری آیت دعوی
بیدلیل شیعون کی تکذیب کرتی ہے فاعتزلوا النساء فی المحیض ولا تقربوھن حتی

لیطہرن فاذا تطہرن فاتوھن من حیث امرکم اللہ ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین

ترجمہ کنارہ کرو تم عورتوں سے حیض کی حالت میں اور نہ قریب ہو تم اونہوں سے یہانتک کہ پاک ہوں پس جب وہ پاک ہوں پس آؤ تم اوس طور سے کہ حکم کیا تم کو خدا تعالیٰ نے تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور بہت دوست رکھتا ہے پاکی کرنے والوں کو اس آیت شریف سے بخوبی معلوم ہوگیا کہ اگر حکم دخول فی الدبر کا ہوتا تو حالت حیض میں کیوں مردوں کو حکم تاکیدی کنارہ کشی عورتوں سے ہوتا کیونکہ حیض مقعد میں نہیں ہوتا غرضکہ شیعان پاک نے اپنے حظ نفس کے واسطے مثل متعہ دخول فی الدبر کو بھی جائز کرلیا ہے استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ

مسئلہ شیعہ نوروز کو کہ دن عید مجوس کا ہے فرض ترین عیدین مومنین سے تصور کرتے ہیں حتی کہ نماز بھی پڑھنا واجب جانتے ہیں وجہ تسمیہ نوروز کی یہ ہے کہ گبران عجم نے واسطے حظ نفس کے کہ پہلا دن بہار کا اور گذرنے آفتاب کا نقطہ معدل النہار پر اور داخل ہونے بیت الشرف یعنی برج حمل میں بحساب شنکرات کے نوروز موضوع کیا ہے اسی دن سے شروع سال شمسی کا ہوتا ہے حقیقت میں یہ رسم بحش مشرکان و جاہلان اہل ایران کی ہے مگر شیعوں کا اس عید پلید کے معمول میں آنے دعوی یہ ہے کہ اسدن جناب امیر نے تخت خلافت پر جلوس فرمایا ہے اس لیے یہ عید کرتے ہیں **جواب** اگر یہ عمل صحیح ہے تو شمار یوم ولادت و یوم معراج و یوم وفات سید العالمین اور یوم ولادت و وفات آئمہ طاہرین کا بھی اسی حساب سے چاہیئے حساب قمری کہ نص قرآنی ثابت ہے داخل شریعت میں کرنا کیا ضرور ہے سوائے اسدن کے کسی تاریخ اور کتاب شیعوں میں حساب شمسی نہیں دیکھا گیا اس سے ثابت ہوا کہ یہ فعل شیعوں کا موافق فعل مجوسان ایران کے ہے **مسئلہ** شیعوں نے ایک عید بابا شجاع بھی ایجاد کی ہے **جواب** حقیقت اس عید ناسعید کی یہ ہے کہ جب ابولولوبد اطوار نے امیر المومنین

حضرت عمر فاروقؓ خلیفہ برحق کو کہ ۲۸ ذوالحجہ کی تہی دغا سے شہید کیا خوف جان سے فرار ہوکر مجوسان کاشان کے پاس پناہ لیگیا مجوسان کاشان نے یہ خبر سنکر نہایت ہی خوشی کی اس لیئے کہ حضرت فاروقؓ نے تمام ملک عجم کو اپنی شجاعت نفسی سے درہم برہم کردیا تہا اور بڑے بڑے سرداران عجم کی بیبیون اور بچون کو اونے اونے عرب کا لونڈی و غلام بنادیا تہا پس اسی خوشی مین کہ اب زمانہ خلافت حضرت فاروقؓ کا گذر گیا مجوسان کاشان نے نہم ربیع الاول کو ایک جشن ترتیب دیا شیعون نے بہی بسبب بغض قلبی کے کہ نسبت حضرت فاروقؓ کے رکہتے ہین تقلید مجوسان کی کرکے بالالحاظ اس امر کے کہ ۹ ربیع الاول باختلاف روایات تاریخ وفات سرور کائنات کی بہی ہے اسی جشن مذکور کا نام عید بابا شجاع کرکے اپنے صول مذہب مین داخل کیا حالانکہ مصائب النواصب کے باب خامس مین یہ عبارت برخلاف عمل شیعون کے مرقوم ہے کہ براعمال عید مذکور علما امامیہ فتوی ندادہ اند بلکہ جہلا آن را از پیش خود بر سبیل خلاف تجویز کردہ اند **مسئلہ** شیعہ ۲۸ ذوالحجہ کو عید غدیر کرتے ہین سبب اسکا یہ ہے کہ تاریخ مذکور کو حضرت عثمان غنیؓ نے شہادت پائی ہے پس یہ خوشی شیعون کی بسبب سستی بنیان خلافت اصحاب ثلثہ رضی اللہ عنہم کے ہے اور شیعہ کہتے ہین کہ تاریخ جلوس حضرت امیر المومنین کی ہے تو ہم یہ جواب دیتے ہین کہ تاریخ تزویج حضرت زہرا بنت سید الانبیا کہ باعث افتخار حضرت شیر خدا کا ہے بدرجہا افضل عید غدیر سے ہے اس تاریخ موصوفہ مین شیعہ کیون نہین عید کرتے **مسئلہ** عوام شیعون نے بمقابلہ جہاد کے تعزیہ داری کو اور بمقابلہ جوانمردی کے مصائب حسینؑ مین گریہ وزاری کو اور بمقابلہ مساجد اللہ کے امام باڑون کو اور بمقابلہ شادی نعمت اسلام کے غم والم و ماتم کے اکہاڑون کو اور بمقابلہ تسبیح و تہلیل کے تبرا کو اور بمقابلہ درود بہیجنے کے اہل ایمان کے حق مین بددعا کو اور بمقابلہ زیارت حرمین کے زیارت روضہ حسینؑ کو ایجاد کیا ہے **جواب** حالانکہ اس مخترعات بے معنی سے بہت بڑا افساد اسلام مین پڑا ہے **مسئلہ**

عام شیعہ تعزیہ داری و گریہ زاری کو علامت ایمان تصور کرتے ہین اور معاون اس بدعت
سیئہ کو محبان اہلبیت سے جانتے ہین اگر محرم مین کھچڑا کھلائے یا ہنڈی شیر و شکر کا
شربت پلائے یا تقال شیر مال چکہائے یا سطر حلوا تہ چپائے اوسکو عزاداری سیدالشہدا
سے بڑھکر جانتے ہین اور اوسکو تبرک سمجھتے ہین حرام و حلال کی تمیز ضرور نہین ہے جواب
ہر چند کہ تعزیہ داری کی ممانعت معتبر کتب شیعہ مین ہی موجود ہے مگر اس بدعت کو بعدہ فرائض
دیگر فرائض سے جانتے ہین اول کتاب من لا یحضرہ الفقیہ کے باب نوادر مین امیر المومنین
سے منقول ہے من جدد قبرا او مثل مثالا فقد خرج من الاسلام یعنی فرمایا حضرت
علی نے کہ جسنے از سر نو قبر بنائی یا تصویر کھینچی پس تحقیق وہ اسلام سے خارج ہوا دوم
کلینی کی کتاب الجنتہ مین حضرت زین العابدین سے روایت ہے انما یحتاج المرأة الی النوح
مثل دمعها ولا ینبغی لها ان یقول هجرا فاذا جاء اللیل فلا یوذی الملائکه بالنوح
یعنی حاجت ہوتی ہے عورتون کو نوحہ کی آنسوؤن کے ساتھ اور نہین لائق کلمات کفر وغیرہ زبان
اوپر لاوین جسوقت کہ رات ہو فرشتون کو نوحہ سے ایذا مین دیکھوان دونون روایتون سے
کیسی ممانعت تعزیہ و نوحہ کی پائی جاتی ہے اگر یہ امر مشروع ہوتا تو کیون علماء سلف
شیعون کے آئمہ دین سے ایسی روایتین بیان کرتے جس سے اس امر نامشروع کا
ممنوع ہونا ثابت ہو اس سے معلوم ہوا کہ یہ اختراعات نا واقفان خلف کی ہے مسئلہ
شیعہ کہتے ہین کہ محرم غم کا مہینا ہے اس مین پان کہانا نچاہیئے جواب ہم کہتے ہین کہ گوشت
بہ نسبت پان کے بدرجہا قیمتی و لطیف ہے محرم مین نہ کہانا چاہیئے کیونکہ پان سے گوشت مین
زیادہ مزہ ہے ہان اگر بجاے پان کے برگ بکاین اور بجاے کتھہ کے ایلوا اور بجای
چونہ کے راکھ اور بجاے سپاری کے کچلا اور بجاے تنباکو کے برگ لکہونہ اور بجای
دانہ الائچی کے ستیاناسی کے بیج کہاتے تو ہم جانتے کہ سچے محب حسین ہین اور اگر حضرت
ہمہ تن شیعہ کہانے اور پینے کی صورت مثل تشنگان و گرسنگان میدان کربلا کے نہ دیکھتے

تو بھی ہم کہتے کہ یکے محب حسینؑ ہین ۔ عر برعکس نهند نام زنگی کافور ۔ سچ یہ ہے کہ جو عمدہ سامان کھانے اور پینے کے محرم مین ہوتے ہین وہ کسی مہینے مین نہین ہوتے ہین جدہر جاؤون عید رات شبرات پاؤن مسئلہ شیعون کے نزدیک محرم مین سیاہ لباس پہننا شعار ماتم سے ہے و لاشک کہ سیہ پوشی رسم کفار عالم سے ہے چنانچہ معتبر کتاب من لا یحضرہ الفقیہ باب ما یصلی فیہ شیعون مین سے ہے سئل الصادق عن الصلوٰۃ یلبس السوداء . فقال لا یصلی فیہا فانہا لباس اہل النار و قال امیر المومنین فیما علم اصحابہ لا تلبسوا السواد فانہا لباس فرعون یعنی سوال کئے گئے امام صادقؑ کہ عورتین سیاہ کپڑے پہن کر نماز پڑھین فرمایا کہ نہین نماز ہوتی ہے سیاہ کپڑے پہن کے اس لیے کہ سیاہ پوشی لباس اہل نار کا ہے اور فرمایا امیر المومنینؑ نے سیاہ پوشی کے بابت مین کہ سکھلایا رسول اللہ نے اپنے اصحاب کو نہ پہنو تم سیاہ لباس کیونکہ سیاہ پوشی لباس فرعون کا ہے دیکھو حضرت صادقؑ نے سیاہ لباس پہنے والون کو اہل نار فرمایا ہے اور حضرت امیر المومنینؑ نے کالے کپڑے پہنے والون کو فرعون بتایا ہے مگر بیت

خوئے بد در طبیعتے کہ نشست ... نرود جز بوقت مرگ از دست

مسئلہ شیعون کے نزدیک تقیہ کرنا ایک ضروریات دین سے ہے چنانچہ کشف الغمہ کے ۲ باب ۳ فصل احوال آئمہؑ و والاہنت مین حضرت امام رضاؑ سے روایت ہے لا دین لمن لا ورع لہ ولا ایمان لمن لا تقیۃ لہ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم فقیل لہ یا ابن رسول اللہ الی متی قال الی وقت یوم وھو خروج قائمنا فمن ترک التقیۃ قبل خروج قائمنا فلیس منا یعنی نہین دین اوس شخص مین جو پرہیزگار نہین اور نہین ایمان اوس شخص مین کہ تقیہ نہین پوچھا امامؑ سے کہ کب تک تقیہ چاہیئے فرمایا نکلنے امام آخر الزمانؑ تک پس جو شخص کہ تقیہ کو ترک کرے آگے نکلنے امام زمان سے وہ ہمسے نہین یعنی دائرہ شیعگی سے خارج ہے اور جامع الاخبار کے ۲ باب فصل اول مین یہ حدیث مرقوم ہے) قال النبی تارک التقیۃ کتارک الصلوٰۃ

ترجمہ یعنی تقیہ کا ترک کرنے والا بے نمازی کے برابر ہے جواب پس بموجب اس
روایت اور حدیث کے شیعون کو فرض ہوا کہ ابدالآباد تک زندان تقیہ مین گرفتار رہین جب
اس قید سخت مین شیعون کو پیچیدگیان نظر آئین تو بند خلاصی کے واسطے اور ہی دام تزویر
پھیلایا وہ حیلہ منہج الفاضلین کے خطبہ کی عبارت سے ظاہر ہے کہ تقیہ سابق بواسطے قلت
احباب و انصار و اعوان و خلان اہل ایمان ضعف قلت اخیار و کثرت اعداء فجار واجب
بود اکنون بسبب کثرت اعوان و انصار و خلان اہل ایمان و ضعف و قلت اشرار منافقان
نکردہ شد کیا خوب عقل چہ کیفیت کہ پیش مردان بیاید جو زمانہ کہ خاص ترقی اسلام کا تھا
شیعان پاک کی قلت تھی اب کہ زمانہ تنزل کا ہے ذریت ابن سبا کی کثرت ہے
غرض شیعونکی تقیہ سے صرف یہ ہے کہ کہین الزام متابعت و موافقت خلفاؓ عظام کا نسبت
آئمہؑ کرام کے نہ عائد ہو جاوے ہم پوچھتے ہین کہ جب تقیہ اصول دین سے تھا تو سید العالمینؐ
نے باوجود کثرت کفار اور قلت مسلمانان کے اور حضرت امام حسینؑ اور حضرت امام مسلمؑ
اور اونکے صاحبزادون نے کیون نہ تقیہ کیا اور ورع یعنی پرہیزگاری کے یعنی شیعہ
لیتے ہین کہ متقی بموجب حدیث مذکورہ کے وہ ہے کہ جو سوائے شیعہ کے کسی کے ہاتھہ کا کھانا
پینا وغیرہ نہ کھاوے پیوے اور نہ دہوبی کے دہوئے ہوے کپڑے کو بغیر غوطہ دیئے
ہوئے استعمال مین لاوے نمک بھی بسبب میل کے ناپاک سمجھا جاتا ہے اس مشکل کے
آسان کرنیکے واسطے علماء متاخرین شیعون نے ایک حیلہ نکال یا ہے کہ اگر کلمہ گو خواہ
ناصبی ہی کیون نہو کوئی چیز کسی قوم سے لاکر دیدے تو وہ چیز خواہ کہانے کی ہو خواہ
پینے کی اوسپر حلال ہو جاویگی گو اوسکا علم بھی شیعہ کو ہو گیا ہو کہ فلان ہندو یا یہود سے
لاکر دیگئی ہے پس بموجب حدیث کے تمام شیعہ ہندوستان کے بے دین ٹھہرے شیعون پر
فرض ہے کہ ایران کو ہجرت کر جاوین ورنہ محافظت دین ہند مین غیر ممکن ہے خصوصاً
اون متعصبون کے دین کی تو کسیطرح سے حفاظت ہو ہی نہین سکتی ہے شیعون غلات

ہین سے ہین کیونکہ اونکے نزدیک اتقا کے یہ معنی ہین کہ اگر پاک سنی کا کپڑا بھی بدن سے لگجاوے
تو وہ شیعہ ناپاک ہوجاوے جبتک غسل نکرے کسی کام کا نہین ہے **مسئلہ** حیاۃ المتقین کے
۱۰ باب ۱ فصل مین ہے کہ حلف دروغ حالت تقیہ مین گناہ وکفارہ نہین رکھتا اور مین
لا یحضرہ الفقیہ کے باب ضحایا مین ہے کہ مصلحتًا جھوٹ بولنا جائز ہے اور اسی کتاب کے
دوسرے مقام پر ہے کہ مومن کے دل مین کچھہ چیز ہو اور قسم کسی اور چیز کی کھاوے
قسم کا علاقہ دلکی چیز سے ہوگا اور استبصار کے باب ایمان مین ہے صلاح دینی اور
دنیوی کے واسطے مومن کو خلاف قسم کھانا درست ہے اور قاسم پر کفارہ لازم نہین آتا
جواب جبکے اصول ملت مین حلف دروغ و دروغگوئی صلاح کار دین اور دنیا
کے واسطے جائز ہے اوسکے قول وفعل بھی معاملات دینی اور دنیوی مین ساقط عن الاعتبار
ہین **مسئلہ** جامع عباسی کے ۴ باب ۲ فصل مین ہے کہ اگر سنی شیعہ بھی ہوجاوے تو بھی
حکم اصلی کافر کا رکھتا ہے کیونکہ اوسپر قضا روزہ نہین **مسئلہ** کتاب زاد المعاد کے ۴ باب ۱ فصل
مین ہے کہ اگر شیعہ میت سنی پر بضرورت نماز پڑھے بعد ۴ تکبیر کے میت کو نفرین اور لعنت
کرے اور جامع عباسی کے باب الصلوۃ مین ہے کہ اگر شیعہ میت مخالف کے ہمراہ ہو تو یہ
دعا پڑھے اللھم املاء جوفہ نارا و قبرہ نارا و سلط علیہ الحیات والعقارب
ترجمہ یعنی اے اللہ اس میت کا پیٹ آگ سے بھر اور قبر بھی اس کی آگ سے بھر اور اسپر
سانپ اور بچھو مقرر کر **مسئلہ** حق الیقین کے باب ۱۲ فصل ۸ مین امام جعفرؑ سے
منقول ہے کہ جب امام قائم یعنی حضرت مہدی ظاہر ہونگے تو کافرون سے پہلے سنیون
اور اونکے عالمون کو قتل کرینگے **مسئلہ** شیعونکے نزدیک اہلسنت کو ایذا دینا باعث نجات
وثواب کا ہے خواہ بضرب سنان خواہ بحرب لسان چنانچہ اکثر معاملات لکھنو کے عدد
مین کوفہ کی برابر ہی شاہد ہین نوابی کے زمانہ مین تو ادنی سا غلام بھی اہلسنت کے لیے
یزید پلید سے بڑھکر تھا معرکہ مولوی امیر علی شاہ صاحب کا کہ اظہر من الشمس ہے

ہمارے دعوے صادق کی شہادت دیتا ہے دیکھو لکھنوؤں نے مولانا مرحوم کے ساتھ کیا کیا
حق یہ ہے کہ یہ معرکہ بھی میدان کربلا کا نمونہ ہے سوائے اسکے اور ایک عجیب واقعہ قابل اطلاع
ہے اہلسنت بنظر عبرت ملاحظہ فرماوین وہ یہ ہے کہ مخبر شمس الاخبار مدراس مطبوعہ ۵ ماہ
نے معتبر اخبار پانیر سے یہ حادثہ غریبہ نقل کیا ہے کہ حال مین شہر ... ...
میں ایک قریہ میں شیعون نے بڑی بیرحمی سے ایک سنی مسلمان کا خون کیا قریہ مذکور بولاہم
کے نام سے مشہور ہے اور وہان چند صد شیعہ بود و باش کرتے ہین انکے سوا ... سات
یا آٹھ ہندو پنڈت بھی وہان رہتے ہین شیعہ لوگ سنیون سے سخت عناد و خصومت رکھتے
ہین اور انکے گوشت پوست کے بھوکے اور لہو کے پیاسے ہین ... ... عقیدہ ... ...
کرنا ہمین ثواب ہے حال مین انہون نے تین یا چار سنیون کا خون کیا ایک ہفتہ ہوا آٹھ
سال کی عمر کا ایک مسلمان لڑکا جو اپنی پیٹھ پر کچھہ بوجھ لیجا رہا تھا شام ہوتے قریب
اس قریہ مین پہونچا اسکو یہ کچھہ خبر نہ تھی کہ وہ صرف شیعون کا مسکن ہے اور کوئی سنی
وہان نہین رہتا ہے غرض اس نے اپنی پیٹھ سے بوجھ اوتارا کر ایک مسجد مین نماز پڑھی اوس
وقت ایک آدمی نے پوچھا کہ آیا تم مسلمان ہو لڑکے نے جواب دیا کہ ہان مین مسلمان ہون
پھر اوس نے پوچھا کہ تمنے کچھہ کھایا یا نہین لڑکے نے جواب دیا کہ نہین تب وہ آدمی بیچارے
مسافر لڑکے کو اپنے گھر بلا لیگیا اور گھر کے اندر ایک کوٹھری مین اوسکو بٹھایا تھوڑی
دیر بعد چند آدمی وہان آموجود ہوے اوس وقت اس مسلمان لڑکے نے معلوم کیا کہ
یہ سب شیعہ ہین اور مجھکو ہلاک کیا چاہتے ہین پہلے ان بدذاتون نے لڑکے کی
آنکھ مین سرمہ لگایا پھر ہاتھون مین مہندی رچی پھر اوسکے سینہ و گردن سے کپڑا ہٹاکر
چھریون سے گودنا شروع کیا جو خون کہ زخمون سے جاری ہوتا تھا اوسکو پیالون مین
بھر کر شیر مادر کیطرح سے پی جاتے تھے جب لڑکا سخت مجروح ہوا ظالمون نے کہا کہ اگر
کچھہ کہنا ہے تو کہو لڑکے مظلوم نے کہا کہ مین چاند اور ستارے دیکھا چاہتا ہون کہا ظالمون نے

جھروکے سے دیکھ لے لڑکے نے کہا کہ مین کوٹھری سے باہر نکلکر دیکھنا چاہتا ہون اسوقت
ملعون لڑکے کو باہر لیگئے وہ ستم کش باآواز بلند شور مچانے لگا کہ آیا اس قریہ مین کوئی مسلمان
بھی ہے جو مجھکو ناحق بیگناہ رفاض قتل کئے ڈالتے ہین یہ فریاد پردرد سنکر فوراً چند پنڈت
دیوان آموجود ہوئے شیعون نے بخوف گرفتاری پنڈتون کو پچاس روپیہ رشوت دیکر
منالیا پنڈت روپیہ وصول کرکے لڑکے کو مکان کے باہر لیگئے اور مشن ہاسپٹل مین
روانہ کیا مگر چار دن بعد وہ لڑکا مر گیا اس خوفناک جرم کی علت مین پانچ ملعون گرفتار
کئے گئے یقین ہے کہ انکو معقول سزا دیجائیگی سنیون کو سنکے اس باعث سے سخت
جوش پیدا ہوا اسیطرح سے قبل ازین واقعہ قریہ مذکور مین شیعون نے بہت سے سنیون کو
ہلاک کیا ہے اور یہ قریہ شہر پاپور متصل اسلام آباد و سری نگر کی سڑک کلان پر واقع ہے
کشمیر کے جانے والے خوب جانتے ہین کہ وہان کے شیعہ سنیون کو ہلاک کرکے گوشت
کہا جاتے ہین اغلب ہے کہ اظہار دن کے وقت تھوڑا سا مبالغہ ہوا اس قریہ مین بہت بڑی سیہ
کاری ہوتی ہے جب کوئی مظلوم ظالمون کے پنجہ ظلم مین گرفتار ہوجاتا ہے اوس کو
موذی قاتل یزید خصائل بڑی بے رحمی سے قتل کر ڈالتے ہین پندرہ برس پہلے بھی شیعون
نے ایسے ہی ایک سنی کو موقع پاکر ہلاک کیا تھا جب سنیون نے یہ ستم دیکھا مشتعل ہوکر
تمام مکان شیعون ظالم کے آتش لگاکر سوختہ کردیے تھے مخبر پانیر کی یہ رائے ہے کہ اگر
گورنمنٹ انگریزی اس مقدمہ مین دخل نہ دیگی تو ایک فساد برپا ہوگا اور سنی لوگ
کہ جنکا شعلہ غضب واقعہ مذکورہ کے باعث بھڑکا ہوا ہے بڑا فساد برپا کرینگے فقط اے
بھائیو اہلسنت والجماعت ذرا تو اپنی مظلومیت پر نظر کرو کہ تم متعصبون کے ہاتھون سے
کیسی ایذائین پاتے ہو پھر بھی محرم مین یزیدیون کا دس روز اتباع ضروری کرتے ہو
حق یہ ہے کہ نہ آل پاک نے ایسا کیا اور نہ صحابہؓ صاحب لولاک نے اگر کتب فریقین کو
اس بارے مین ملاحظہ کرو تو جانلو کہ حق کس کی طرف ہے بیت

گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو + از شما یک تن نشد اسرار جو * مسئلہ شیعون کی معتبر کتب مین کفار سے سود لینا عموماً اور اہلسنت کا مال کھانا خصوصاً حلال ہے اور اسکے اباحت مین بخلاف نص قرآنی بہت کچھ حیلے نکالے ہین بعض نے لفظ سود کو لفظ وثیقہ سے بدل دیا ہے اور بعض نے بیع وشری کا نام رہن شرعی کیا ہے غرضکہ مجتہدون کی شادی اور حسین آباد کی آبادی تو سود ہی کی توکل پر موقوف ہے مسئلہ کوئی شبہہ نہین ہے کہ علماء اربعہ اہلسنت کے مقلد افعال ومعتقد اقوال آئمہ ہدیٰ کے ہین چنانچہ معتبر کتب شیعہ اسپر گواہ ہین فی اعتقاد قواعد کی بحث خامس مطلب ثانی مین مرقوم ہے کہ ابی حنیفہ تلمیذ حضرت امام جعفر صادقؑ کا ہے اور احمد حنبل تلمیذ شافعی کا اور شافعی تلمیذ محمد ابن الحسن کا اور محمد ابن الحسن تلمیذ ابی حنیفہ کا اور مالک تلمیذ جعفر بن محمدؑ کا ہے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اسیطرح سے علامہ ابن مطہر حلی نے اپنی کتاب منہج الکرامۃ مین لکھا ہے شیعہ علماء اربعہ کو مقتدا مسلک تقیہ آئمہ ہدیٰ کا نہین جانتے ہین تاکہ فائدہ اختلاف کا ظاہر ہو اور محاسن برقی معتبر کتاب شیعون مین ہے کہ ایکروز حضرت امام جعفر صادقؑ نے ابی حنیفہ سے فرمایا کہ من می بینم ترا کہ تو زندہ خواہی کرد سنت جد را بعد متروک شدن آن و ہدایت خواہی کرد مردم را و خدا مددگار تو باد اور حلیۃ المتقین کے ۳ باب ۲ فصل مین ہے کہ حضرت صادقؑ ابی حنیفہ را از آذوق سیری منع میکرد و باز ابی حنیفہ طعام سیر نخورد تا از دنیا برفت اور ابن مطہر شیخ حلی شیعون کے امام اعظم نے شرح تجرید مین یہ دو روایتین نقل کی ہین روی ابو المحاسن الحسن بن علی باسنادہ الی ابی البختری قال دخل ابو حنیفۃ علی ابی عبد اللہ علیہ السلام فلما نظر الیہ الصادق قال کانی انظر الیک وانت تحیی سنۃ جدی بعدما اندرست وتکون مفزعا لکل ملہوف وغیاثا لکل مہموم بک یسلک المتحیرون اذا وقفوا وتہدیہم الی واضح الطریق اذا تحیروا فلک من اللہ العون والتوفیق حتی یسلک الربانیون بک الطریق + ترجمہ کہا داخل ہوے ابو حنیفہ عبد اللہ امام جعفر صادقؑ پاس پس جب نگاہ کی طرف انکے امامؑ نے فرمایا کہ ایسا دیکھتا ہون مین تجھکو کہ تو زندہ کریگا سنت جد میری کو بعد اوسکے

کہ مشکل ہوا اور ہوگا تو کرینگا وہ ہر شخص کی فریاد رسی اور ہر محزون کا سبب تیرے جاوینگے
حیرت زدہ لوگ جبکہ کھڑے ہیں راہ دکھاوے تو اونکو طریق واضح جبکہ متحیر ہوں پس
تجھکو دو توفیق ہیں تو جاوین خدا طلب لوگ تیرے سبب سے راہ مین اسی ضمن مین یہ عبارت
ہے کہ جب ابوحنیفہ خلیفہ وقت ابوجعفر منصور عباسی کے پاس پہونچے اوس وقت بادشاہ
کے پاس عیسیٰ بن موسیٰ بیٹھا تھا دیکھتے ہی ابوحنیفہ کو بادشاہ سے کہا کہ یا امیر المومنین ہذا عالم
الدنیا الیوم یعنی آج کے دن یہ تمام دنیا کا عالم ہے جب بادشاہ نے یہ بات عیسیٰ سے سنی ابوحنیفہ
سے کہا یا نعمان عمن اخذت العلم ترجمہ اے ابوحنیفہ کس سے تمنے علم حاصل کیا کہا عن صحابۃ
علیؓ عن علیؓ وعن اصحاب عبداللہ بن عباسؓ عن ابن عباسؓ بادشاہ نے کہا لقد استوثقت
فی تقسلت یا فتے ترجمہ البتہ سند مضبوط حاصل کی تونے اے جوانمرد۔ دوسری روایت یہ ہے
ان اباحنیفۃ کان جالسا فی المسجد الحرام وحوله ازدحام کثیر من کل الآفاق
قد اجتمعوا یسالونہ من کل جانب فیجیبهم وکانت المسائل فی کمه فیخرجها فیناولها
فوقف علیه الامام ابو عبداللہ ففطن به ابوحنیفۃ فقام ثم قال یا ابن رسول اللہ لو شعرت بك اول
ما وقفت لا رانی اللہ جالسا وانت قائم فقال له ابو عبداللہ اجلس یا حنیفۃ واجب الناس فعلی هذا ادركت ابائی
ترجمہ تحقیق ابوحنیفہ خانہ کعبہ مین بیٹھا تھا اور گرد اوسکے اژدہام بہت تھا اور ہر طرف کے
آدمی جمع تھے پوچھتے تھے اوسکو ہر طرف سے پس وہ جواب دیتا تھا اونکو تھے سوال آستین
اوسکی مین پس باہر کرتا تھا اور اونکو دیتا تھا پس آ کھڑے ہوئے اوسکے سر پر امام جعفر صادقؑ
پس آگاہ ہوا ابوحنیفہ اون سے پھر کہا اون سے اے پسر رسول اللہ اگر مجھکو خبر ہوتی آپکے
کھڑے ہونیکی تو آگے آپکے کھڑا ہو جاتا مین نہ دیکھے مجھکو خدا تعالیٰ بیٹھا ہوا اور تم کھڑے
رہو پس فرمایا امام جعفر صادقؑ نے بیٹھ اے ابوحنیفہ اور جواب دے آدمیونکو پس ایسے ہی
شغل مین پایا ہے مینے اپنے باپون کو۔ دیکھو ان دونون روایتون سے کیسی فضیلت ابوحنیفہ
کی ثابت ہوتی ہے اب سنئے حضرت ابوحنیفہ امام اعظم رحمۃ اللہ کے سند اجتہاد حاصل کرنیکا حال

ابن مطہر حلی نے نہج الحق و منہج الکرامۃ مین لکھا ہے کہ ابوحنیفہ کو اجازت فتویٰ دینے کی
حضرت امام محمدؑ باقرؑ و حضرت زیدؑ شہید و حضرت امام جعفر صادقؑ سے ملی ہوی ہے
وائے برحال اون لوگون کے جو حضرت ابوحنیفہ کی تقلید سے انکار کرین اور اونکی جناب مین
انحراف ظاہری و سوء ادبی باطنی رکہین اور پہر بہی آپکو مدعی اسلام کہین افسوس اونکی
ضعف الایمانی پر اگر شیعہ کہین کہ ابوحنیفہ نے اکثر مسائل مین آئمہؑ کا اختلاف کیا ہے تو
اسکا جواب مجالس المومنین مین موجود ہے کہ ابن عباسؓ نے سند اجتہاد و تحصیل
علوم کی جناب امیرؑ سے حاصل کی اور اکثر مسائل مین جناب امیرؑ کی مخالفت کیا تہا پس
جب شاگرد خاص جناب امیرؑ کا یہ حال ہو تو ابوحنیفہ مورد طعن نہین ہو سکتے ہین سوا
اسکے اس قسم کے معاملات دیگر شاگردون آئمہؑ کی بکثرت کلینی وغیرہ معتبر کتب شیعہ مین
مرقوم ہین مسئلہ شیعہ خلاف علماء اربعہ اہلسنت پر طعن کرتے ہین اور اختلاف اپنے
آئمہؑ پر نظر نہین کرتے جواب کتاب علل الشرائع کی دو جلد باب علت مین ابی عبداللہؑ
سے منقول ہے سئل عن اختلاف اصحابنا فقال فعلت ذالک بکم لو اجمعتم علی امر
واحد لاخذ برقابکم یعنی فرمایا حضرت ابی عبداللہؑ نے کہ شیعون مین مینے اختلاف ڈالا ہے
اگر مجتمع ایک کام پر ہوتے گرفتار ہو جاتے اور اسی کتاب مین مذکور ہے کہ امام ابی جعفرؑ
نے تین سائلون کے ایک مسئلہ مین تین جواب مخالف یکے بعد دیگرے دیئے جسکو زیادہ
اختلافی مسائل شیعہ کے دیکھنے ہون وہ بحار الانوار کے باب کتمان الدین عن غیر اہلہ کو ملاحظہ
کرے کہ ایک مسئلہ مین نوبت ۷۰ تک جواب کی پہونچی ہے چنانچہ اسی کتاب مین حضرت
امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے عن ابی عبداللہ قال انی لا تکلم علی سبعین
وجہا لی فی کلہا المخرج ترجمہ یعنی امام جعفرؑ فرماتے ہین کہ مین ایک بات مین ستر پہلو
رکہتا ہون جس کروٹ چاہون پلٹ جاؤن اور صاحب فوائد مدینہ نے لکھا ہے کہ استبصار
اور تہذیب الاحکام مین پانچہزار ۵۰۰۰ سے زیادہ حدیث مختلفہ مرقوم ہین اور بعید

خلاف اماموں کی طرف سے ہے نہ راویوں کی طرف سے مسئلہ شیعہ حضرت ابوہریرہ وغیرہ راویان اہلسنت پر طعن کرتے ہین جواب حالانکہ بے شبہ وشک حضرت ابوہریرہ صحابی رسول اللہ سے ہین اور استاد حضرت امام باقر کے امام صاحب موصوف نے آپ ہی سے سند حدیث کی حاصل کی تھی چنانچہ کشف الغمہ وکتاب علل الشرائع کے باب علت مین ہے کہ اگر مرجی وقدری وخارجی کسی حدیث کو آئمہ طاہرین کے ساتھ نسبت کرین تو تم تکذیب مت کرو اوسکی کیونکہ نہین جانتے تم کوئی چیز شاید کہ وہ حق ہو پس تکذیب ہوگی حق تعالی عرش کی مسئلہ لعنت بدترین نشان غضب الٰہی کا ہے اسی سبب اہلسنت کسی کافر کو بھی لعنت نہین کرتے حالانکہ کافر بنص قرآنی مستوجب لعنت کا ہوتا ہے اور نہ کبھی قاتلان حضرت عمر وحضرت عثمان کو لعنت کرتے ہین مگر عادت شیعون کی اسی منحصر ہے کہ اپنی چند روزہ زندگی گالی گلوج مین صرف کرتے ہین ع ہر کسے را بہر کارے ساختند جواب حلیۃ المتقین کے ۱۰ باب ۸ فصل مین حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے فرمود کہ لعن وقتیکہ از دہان بیرون می آید بگردد اگر صاحبش را مے یابد آنجا قرار بگیرد وگرنہ بر گوینده اش برگردد افسوس کہ شیعہ اپنے امام صاحب کے قول کی بھی تعمیل نہین کرتے ہین اور بزرگان دین کی نسبت اول فول بکتے ہین بیت گر نہ بیند بروز شپر چشم * چشمہ آفتاب را چہ گناہ * اسیطرح یہ اور ہے کہ صوفیہ واخیار یہ باہم گر لعن وطعن کرتے ہین مسئلہ شیعون کے نزدیک دعوت اسلام ممنوع ہی چنانچہ اصول کلینی کی کتاب التوحید باب الہدایت مین حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہے کفوا عن الناس ولا تدعوا احدا الی امرکم یعنی باز رہو تم آدمیون سے اور مت بلاؤ کسیکو اپنے دین مین مسئلہ جامع عباسی مین ہے کہ ستر عورت صرف قبل ودبر وخصیتین کا کافی ہے اور تحریر الاحکام کی کتاب الصلوٰۃ مقصد اول فصل رابع مین ہے الرجل ستر القبل والدبر یعنی مرد کا پردہ ایک لنگوٹی سے ہوتا ہے

[illegible]

فقط حلقہ مقعد اور آلہ تناسل بطریق لفافہ حریر پوشیدہ ہونا کافی ہے اس کتاب کے مصنف
نے روایت ستر حصتین کو ضعیف لکھا ہے مسئلہ جامع عباسی مین ہے کہ اگر مکان
نجس خشک ہو باشد و نجاست او سرایت نکند نماز دران صحیح ست مگر جائے سجدہ اگر
آن نجس باشد نماز صحیح نیست ہر چند کہ خشک شدہ اسی سبب سے شیعہ صرف پاکی سجدہ گاہ
پر اکتفا کرتے ہین مسئلہ بعض صحیح ثابت ہوگا کہ اوقات نماز کے پانچ ہین سوائے
روز عرفات کے کہ اس دن واقعی تین ہی وقت مین نماز پنجگانہ ادا کیجاتی ہین کیونکہ
درصورت تاخیر ارکان حج مین خلل پیدا ہوتا ہے پس تداخل اوقات یوم عرفات
کا اقوال و افعال رسول و ائمہ سے ثابت ہوتا ہے مگر شیعون نے اپنے نفس کی
آسائش کے لیے صرف تین ہی وقت ہمیشہ کے لیے فرض کر لیئے ہین چنانچہ استبصار
کے باب مواقیت الصلوٰۃ مین ہے اذا زالت الشمس دخل الوقتان الظہر والعصر فاذا
غابت الشمس دخل الوقتان المغرب والعشاء ترجمہ جب وقت زائل ہوا آفتاب داخل ہوا وقت ظہر و
عصر کا پس جب وقت ڈوبا آفتاب داخل ہوا وقت مغرب و عشا کا مسئلہ شیعہ اذان مین
پڑھتے ہین محمد و آلہ خیر البریہ دو بار اور بعض اشہد ان علیا ولی اللہ دو بار اور
بعض اشہد ان امیر المومنین حقا دو بار حالانکہ انہین کی کتابون مین سخت
ممانعت ہے من لا یحضرہ الفقیہ کے باب اذان مین ہے مفوضہ لعنہم اللہ در اذان
زیادہ کردہ اند این الفاظ را کہ دران در اصل داخل نیست مسئلہ اقامت جماعت
کی نص قرآنی واجب ہے مگر شیعون نے اپنی طرف سے ایسے شرائط بہ تعجیل ایجاد
کیے ہین کہ مدت العمر مین بھی کبھی کسی شیعہ کو جماعت میسر نہین ہوتی ہے بلکہ ترک
اس امر خطیر کا باعث ویرانی مساجد اللہ کا ہوا ہے مولف مین زمانہ طالب علمی
مین چند برس لکھنؤ مین رہا بچشم خود دیکھا کہ مساجد شیعان پاک مین یا کسی امیر کی پالکی
پینس رکھی ہے یا کوئی پتنگ باز کنکوے بناتا ہے یا منبر پا مین بیٹھا ہوا چنڈو باز

حقہ اوڑاتا ہے اگر کوئی کبوتر باز صحن مین کبوترون کو دانہ چگاتا ہے ان امام بارون کو
البتہ الیاسمرین پایا کہ اونکی آراستگی اور پیراستگی کے مقابلہ مین زیب و زینت متہرا
بندرابن کے مندرون کی بہی گرد ہے اور اونکے سجاوٹ کے مقابلہ مین گرمی بازار
پوجا پاٹ کی بہی سرد ہے مسئلہ نماز جمعہ کے واسطے خاص سورۂ جمعہ نازل ہوئی ہے
مگر شیعون کے نزدیک حرام ہے چنانچہ مصائب النواصب مین ہے فی نماز الجمعۃ
اقوال ثلثة احدها التحریم و ہو قول المرتضی ترجمہ نماز جمعہ مین تین قول ہین ایک
اونکا حرام ہونا جمعہ کا اور وہ قول مرتضی کا ہے مسئلہ شیعون کے نزدیک خاک کربلا کو کہ
ملقب بخاک شفا ہے بامید حصول شفا یا بغرض آسانی سختی نزع کے کہانا درست ہے
چنانچہ حلیۃ المتقین مین مرقوم ہے حالانکہ کتاب علل الشرائع کی ۲ جلد باب علت نہی
عن اکل الطین مین ابی عبداللہ سے یون منقول ہے الطین حرام اکلہ کلحم الخنزیر
من اکلہ ثم مات فیہ لم یصل علیہ ترجمہ یعنی مٹی کا کہانا حرام ہے مثل
بدجانور کے جسنے کہایا اوسکو پہر مرگیا اوس پر نماز نہین ہے مسئلہ شیعہ میت کو
نجس بعین جانتے ہین اور بعض المیت کالخنزیر کہتے ہین اگر کسی کا تابوت سے کپڑا لگجاتا
ہے تو اوس شیعہ پر غسل واجب ہوجاتا ہے چنانچہ ذخیرہ آخرت مولفہ طالب علی شیعہ
مین بحوالہ الکلینی مرقوم ہے اور استبصار کی کتاب الطہارت باب الثوب مین ہے
کہ اگر کسی شیعہ کا کپڑا میت سے چہوجائے اوسپر غسل واجب ہوجائے مگر گدہے مردہ
کے چہوجانے سے غسل واجب نہین ہوتا ہے عبارت استبصار کی یہ ہے کہ اگر ملبوس
کسے ببدن میت آدم برسد غسل ملبوس لازم آید اگر بحمار مردہ برسد مضائقہ ندارد
اس سے معلوم ہوا کہ میت مومن کی گدہے مردہ سے بہی بدتر ہے مؤلف نے
بچشم خود دیکہا ہے کہ لکہنو مین شہدے میت مومن و مومنات کی نہایت ہی مٹی خراب
کرتے ہین ایسی اسود ادبی میت کے ساتہ کسی ملت و مذہب مین روا نہین ہے

مسئلہ شیعونکے نزدیک سجدہ تلاوت کے واسطے ستر عورت و طہارت حکمی و رعایت
سمت کعبہ ضرور نہین ہے چنانچہ جامع عباسی مین ہے کہ در سجدہ تلاوت و رمثال سجدہ
پاک بودن از حدث و جنب و رو بقبلہ کردن و ستر عورت نمودن لازم نیست **مسئلہ**
استبصار کے باب جنب والحائض یقرء القرآن مین ہے لا باس ان تتلوا الحائض و
الجنب القرآن ترجمہ یعنی پڑہنا قرآن کا ناپاک عورت اور ناپاک مرد کو جائز ہے
اور کتاب مختصر نافع مین ہے کہ قرآن بستہ کیا ہوا ناپاک شیعہ کو ہاتھ مین لینا مکروہ ہے
غرضکہ شیعونکے نزدیک محل لا یمسہ الا المطہرون کا تنقیح نہین **مسئلہ** من لا یحضرہ الفقیہ
کے باب ارتیاد المکان المحدث مین ہے کہ بقدر آیۃ الکرسی پاخانہ مین قرآن پڑہنا
جائز ہے **مسئلہ** من لا یحضرہ الفقیہ باب وقت الذی یحل فیہ الافطار مین ہے قال
رسول اللہ اذا غاب القرص افطر الصیام و دخل وقت الصلوۃ یعنی فرمایا رسول اللہ نے
کہ جب چہپا جرم آفتاب کا کہولو روزہ اور اوسی وقت نماز پڑہو یہ حدیث شیعونکے مطابق
آیہ کریمہ اتموا الصیام الی اللیل کے ہے ترجمہ تمام کرو روزہ جب دن تمام ہو مگر شیعہ
واسطے مخالفت اہلسنت کے معنی الی اللیل کے رات کے لیتے ہین حالانکہ کلمہ الی
جب درمیان غیر جنس کے داخل ہوتا ہے تو دونون جنسون مین مغائرت و مفارقت
پیدا کرتا ہے بہ قاعدہ صرف جسکا جی چاہے شرح مائۃ عامل وغیرہ مین دیکھ لے مگر سمجھنے کو
لیاقت چاہیئے غرضکہ شیعہ بہ سبب تعصب کے یہود و نصاریٰ کے روزے کی مشابہت کو
اولیٰ جانتے ہین اور صریح مخالفت حکم خدا و رسولؐ کی کرتے ہین **مسئلہ** جامع الاخبار
کے باب ۵ فصل ۲ مین ہے قال رسول اللہ من صیام یوم عاشوراۃ کتب
اللہ لہ عبادۃ ستین سنۃ بصیامہا وقیامہا یعنی جسنے عاشورہ محرم کا روزہ رکھا
اللہ نے اوسکے لیے ساٹھ برس کے روزون اور قیام کی عبادت کا ثواب لکھا
اور اسیطرح سے استبصار مین روزہ عاشورہ محرم کو عمل رسولؐ مقبول سے تسلیم کیا ہے

مگر زاد المعاد کے ۱۶ باب ۳ فصل مین روزہ عاشورہ محرم کو ممنوع لکھا ہے چنانچہ اب اسی پر شیعون کا عمل ہے بلکہ متعصب بجاے روزہ کے فاقہ کو فرض جانتے ہین حالانکہ یہ فعل عبث بدلائل عقلی و نقلی محض ناروا ہے مسئلہ جامع عباسی کے ۹ باب ۳ فصل مین ہے کہ کافر سے سود لینا درست ہے اور اسپر علماء شیعہ کا فتویٰ ہے اسی تاویل پر شیعہ اہلسنت کو نسبت تکفیر کرکے سود لیتے ہین نعوذ باللہ من عمل الشیطان مسئلہ شیعون کے نزدیک بہی اگرچہ نکاح صحیح ہے مگر واسطے مخالفت اہلسنت کے صیغہ کو عمدہ تر سنت جانتے ہین اور عوام فرض و واجب سے زیادہ تر مسئلہ جامع الاخبار کے ۲ باب ۶ فصل مین ہے قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم اکرموا اولادی الصالحین للہ والطالحین لی ترجمہ یعنی پیغمبر خدا نے حدیث فرمائی کہ اللہ کے واسطے میری صالح اولاد کی بزرگی کرو اور اگر بری ہو تو میری خاطر سے اوسکی عزت کرو والحمد یہی مذہب ہے اہلسنت کا جسکی تصدیق دوسری حدیث سے ہوتی ہے جو اسی باب کے اسی کتاب شیعون مین مرقوم ہے قال النبی صلے اللہ وسلم من مات علی حب آل محمد مات علی السنۃ والجماعۃ یعنی جو شخص کہ آل نبی صلعم کی محبت مین مرا وہ مرا سنت جماعت کے طریقہ پر مگر شیعہ نسبت آل پاک کے بہت کچہہ گستاخ ہین خصوصاً حضرت سید عبد القادر جیلانی و سید جلال بخاری وغیرہم کہ سید صحیح النسب ہین نہایت ہی درجہ کی سوء اعتقادی رکھتے ہین بلکہ اون اولیاء اللہ کی نسبت ترک ادب کلمات بکتے ہین حالانکہ کرامات اولیاء حق ہے اور بہت سے اولیاء اللہ سے بڑی بڑی کرامتین جو کتب سیر مین بکثرت مرقوم ہین ظاہر ہوئی ہین مگر شیعہ بسبب سوء اعتقادی و حسد ظاہری و باطنی کے سواے آئمہ کرام کے کسی ولی اللہ کی کرامت کو کرامت نہین جانتے ہین ع حسود را چہ کنم کو ز خود برنج درست مسئلہ شیعون کو مسئلہ رجعت پر بہت بڑا ناز ہے بلکہ اس قدر فخر ہے کہ جامہ مین پہولے نہین سماتے چنانچہ اس مسئلہ کی نسبت لکھا ہے کہ یہ

عقیدہ خاص مذہب اثنا عشریہ کا ہے سوا اس فرقہ کے تمام فریق اس عقیدہ
پاک نیک سے بے نصیب محروم ہین اسپر طرہ یہ ہے کہ خود ہی شیعہ مقر ہین کہ یہہ عقیدہ
اس مذہب کا عبد اللہ بن سبا سے چنانچہ ترجمہ تاریخ طبری مین کہ مترجم بھی اوسکا
شیعہ ہے صاف لکھا ہے کہ عبد اللہ ابن سبا یہودی یمنی صنعانی کہ تابع دنیا اسلام
ہوا تھا اور باوجہ فتنہ پردازی زمانہ خلافت حضرت عثمانؓ مین مصر کی جانب نکال دیا
گیا تھا ۳۵ھ ہجری مین اوس نے مذہب رجعت کو ایجاد کیا اور لوگون کو سمجھایا کہ
عیسائیون کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ پھر اس جہان مین آوینگے پس اہل اسلام اوسکے
زیادہ مستحق ہین اس بات کے لینے اور سمجھنے پر کہ ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پھر اس جہان مین واپس آوینگے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان الذی فرض علیک
القرآن لرادک الی معاد ترجمہ یعنی جس خدا نے کہ تجہپر فرض کیا قرآن کو البتہ پھیرنیوالا
ہے تجکو جگہہ پھر آنے کے پس معلوم ہوا کہ شیعان پاک اس مسئلہ مین خاص اپنے پیران پیر
کی سنت پر عمل کرتے ہین تحفۃ المومنین مسئلہ خلاصۃ المذہب کی کتاب الصوم مین
ہے کہ غلام اگرچہ حرام ہے مگر فاعل مفعول کا روزہ اس فعل سے نہین ٹوٹتا مسئلہ
جامع عباسی کے ۱۱ باب ۲ قسم مین ہے کہ دخول اغیار کے واسطے خاص اپنی کنیز کی
فرج حلال کر دینا جائز ہے مسئلہ تہذیب الاحکام کے شروع باب النکاح مین
ہے کہ اگر کنیز محللہ کے کسی غیر سے اولاد پیدا ہو جاریہ سے ہے اور مالک اوس اولاد کا
آقا ہے نہ داخل کرنے والا عن ابی عبد اللہ فی الرجل یحل فرج جاریۃ لاخیہ قال لا باس الخ
قلت فان اولدھا قال یضم اللہ ولدہ برد الجاریۃ علی امام حسین مولاۃ سے روایت ہے اوس آدمی کے بارے مین کہ
حلال کرتا تھا فرج جاریہ کی اپنے بھائی کے واسطے فرمایا کچھ اس مین ڈر کی بات نہین ہے
کہا مین نے پس تحقیق بیٹا اوسکا پس فرمایا ملیگا اوسی کو بیٹا اوسکا ساتھ پھیر دینے جاریہ
کے اوسکے آقا پر مسئلہ استبصار کے باب الحکم ولد الجاریۃ محللہ مین مرقوم ہے

سألت ابا عبد الله عن عارية فرج قال لا بأس به ترجمہ پوچھا مینے حضرت امام حسینؑ کو کہ عاریت دینا فرج کا کیسا ہے فرمایا کچھ ڈر کی بات نہین معاذ اللہ ایسے مسائل لاطائل کسی مذہب و ملت مین روا نہین مگر ابن سبا نے اپنی ترقی قوم کے واسطے حکم جواز اس فعل شنیع فاحش کا دیا ہے مسئلہ حلیت المتقین کے ہم باب ہم فصل مین حضرت موسیٰ کاظم سے روایت ہے کہ عورت کی فرج کا بوسہ لب بلب لگا کر لینا درست ہے آخ تہو اور اسی موقع پر حضرت امام صادقؑ سے روایت ہے کہ عورت کو سراپا برہنہ کرکے دیکھنا بہترین لذات جہان سے ہے بلکہ اس سے بڑھکر دنیا کے پردہ پر کوئی مزیدار چیز نہین ہے اسیطرح سے کلینی کی کتاب النکاح باب النوادر مین ہے مسئلہ استبصار کی کتاب الطہارت باب قبل مس الفرج مین لکھا ہے کہ مرد کو حالت نماز مین اپنے عضو تناسل سے بطریق لعب شغل کرنا جائز ہے سألت ابا عبد الله عن الرجل يعبث بذكره في الصلوٰة المكتوبة فقال لا بأس به اور اسیطرح کا حکم کتاب مذکور مین عورت کے لیے ہے کہ اگر عورت نیچے یا اوپر اپنی فرج کے مس کرے جائز ہے سألت ابا عبد الله عن المرأة تمس على فرجها او اسفل من ذالك وهي قائمة تصلي بعد وضوء فقال لا بأس به انما هذا الا من جسدها مسئلہ تہذیب الاحکام طوسی مین ہے کہ اگر مصلی حالت نماز مین سر ذکر محاذی فرج عورت جمیلہ لیجاوے حتے کہ مذی بہی سیلان کرکے پنڈلی تک پہونچے نماز صحیح ہے شیعون کو نماز مین بہی ایسی مزیدار باتین سوجہین اور کوئی موقع ہاتھہ نہ لگا مسئلہ من لا یحضرہ الفقیہ کے باب نوادر المیراث مین ہے کہ عورت کا جائداد منقولہ و غیر منقولہ مین کچھہ حق نہین ہے فالارض والعقار فلا میراث لهن مسئلہ شیعونکے نزدیک جلد خوک کا کہ بالاتفاق نجس لعین ہے اگر ڈول بنایا جاوے جائز ہے چنانچہ من لا یحضرہ الفقیہ کے کتاب الطہارت باب المیاہ مین ہے سئل الصادق علیہ السلام من جلد الخنزیر یجعل دلوا فقال لا بأس به مسئلہ شیعونکے نزدیک پانی آبدست و استنجا کا طاہر بلکہ مطہر ہے اگر پارچہ مومن پاک کا اوس مین بہر جاوے تو ناپاک نہین ہوتا چنانچہ تحریر الاحکام و من لا یحضرہ الفقیہ مین مرقوم ہے خرج

من الخلاء فاستنجی بالماء فیقع ثوبہ فی ذالک الماء الذی استنجی بہ قال لا باس بہ ولیس علیک شئی

ترجمہ نکلا کوئی شخص پائخانہ سے پس استنجا کیا پانی سے پس گرا اوسکا کپڑا اوس مین یا آیا وہ شخص کہ آبدست لیا پس کہا کچھ ڈر کی بات نہین اور اوسکا دہونا بھی ضرور نہین سنئے کیا خوب آبدست و استنجا کا آب مستعمل مومن کے کپڑون کو ناپاک نہین کرتا اور آب دریا و چاہ و تالاب وغیرہ کا اگرچہ گاؤ دستی ہی کیون نہ ہووے بغیر تین غوطہ دے دہکیلے یا طشت مین پاک نہین کرتا مسئلہ شیعون کے نزدیک پانی مستعمل وضو کا پاک ہے کافی کلینی کی کتاب الطہارت باب المیاہ مین ہے الماء الذی یتوضا بہ الرجل فی شئی اللطیف فلا باس بان یاخذہ غیرہ فلیتوضا بہ

ترجمہ وہ پانی کہ وضو کرتا ہے اوس سے آدمی کسی چیز پاک مین پس کچھ ڈر کی بات نہین کہ لے اوسکو غیر اوسکا پس وضو کرے ساتھ اوسکے مسئلہ شیعون کے نزدیک غسل جنب کا مستعمل پانی طاہر ہے اور اوسکا استعمال مین لانا بھی جایز ہے چنانچہ کتاب من لایحضرہ الفقیہ مین ہے مسئلہ علل الشرایع مین ہے اگر کوئی آدمی پانون اپنا زانون تک اور ہاتھ اپنا کہنیون تک گوہ کے چہبچہ مین ڈال دے جب خود بخود ازالہ جرم نجاست ہو جاوے بغیر دہوئے مومن پاک کو نماز پڑہنا جائز ہے مسئلہ ابو القاسم نجم الدین معتبر فقیہ شیعہ نے اپنی کتاب شرایع الاحکام مین لکہا ہے کہ حالت نماز مین اکل و شرب جائز ہے مسئلہ من لایحضرہ الفقیہ کی کتاب الطہارت باب المیاہ مین ہے اگر ایک موری سے پانی نکلے اور دوسری موری سے پیشاب جب دونون دہارون کا ملان ہو جاوے طاہر بلکہ مطہر ہے

سئل عن میزاب البول و میزاب الماء فاختلطا ثم اصابک ثوب فیہ لم یکن فیہ باس بہ مسئلہ تحفۃ العوام مین ہے کہ پاک چیز ناپاک جگہ پر لگنے سے پاک کرتی ہے جیسے جگہ جائے ضرور و پیشاب کی ڈہیلے یا لتہ سے تین بار پونچہنے سے پاک ہوتی ہے اور صاحب تجرید العقائد نے ڈہیلے سے استنجا خشک کرنے کو بڑی تحقیقات سے ثابت کیا ہے مگر ابن سبا نے اپنی امت کو نہایت مخالفت اہلسنت پر تعلیم کیا ہے کہ اگر پانی میسر نہو تو تہوک سے پاک کر لینا

سلہ خلاصۃ المنہج مین بھی تین پتھرون سے استنجا کرنیکو باعث خوشنودی خدا کا لکھا ہی جیسا کہ مسجد قبا کی نماز اونکے حق مین مرقوم ہی جس شیعہ کو شبہ تفسیر مذکور مین ہو دیکھ لیوے ۱۲

مگر موافقت اہلسنت کی ہرگز بخرنا بقول شیعہ اگرچہ کلوخ گرفتن اولی ست چونکہ این عمل
سنیان ست نباید کرد مسئلہ تحفۃ العوام مین ہے اگر گوہ گیلا یا سوکھا کنوئین مین گرے
تو پچاس ڈول کھینچے جاوین اگر چھینیر نجاوے باہر نکالکر دس ڈول کھینچے اگر پیشاب
مرد کا گرے چالیس ڈول کھینچے - اگر پیشاب لڑکے کا جبتک بالغ نہو گرے سات ڈول
کھینچے اگر دودھ پیتا ہو تو ایک ڈول کھینچے مسئلہ تحفۃ العوام کے آداب صحبت مین ہے
کہ توبہ توبہ رسول مقبول نے جناب امیر سے فرمایا کہ پہلے عورت سے خوش طبعی کر پھر
فلان فلان دن اور فلان فلان وقت چنین وچنان کر معاذ اللہ من ذالک حق یہ ہے
کہ شیعون نے دین کو تماشہ بینون کے مذاق کا سیرگاہ بنایا ہے اور باوجود دعوی
معصومیت صریح رسول خدا و سید الاوصیا پر اتہام عیاشی کا لگایا ہے بیت
نے فروعت محکم آمد نے اصول * شرم بادت از خدا و از رسول مسئلہ جامع عباسی
کے باب ہم فصل مین ہے کہ جب دو حدیث مخالف ہون شیعونکی کتاب مین تو اوسپر
عمل کرے جو مذہب اہلسنت کے موافق نہو اگرچہ موضوعی ہی کیون نہو مسئلہ
تہذیب الاحکام کے مسائل الصلواۃ مین ہے کہ اگر مقتدی کے حالت نماز مین اپنے بدن یا کپڑے
پر گوہ انسان یا سگ یا گربہ یا منی یا خون لگا ہوا دیکھے نماز صحیح ہے مسئلہ بنص قرآن
پاک و احادیث صاحب لولاک محقق ہے کہ کلمہ طیبہ صرف اسقدر ہے لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ مگر شیعونکے نزدیک کلمہ پاک جب پورا ہوتا ہے کہ اوس مین علی ولی اللہ
وصی محمد رسول اللہ کی دم لگائی جاتی ہے ورنہ صرف کلمہ کو ادھورا جانتے ہین نہین
معلوم کہ شیعہ اپنے جی مین لفظ ولی کے کیا معنی سمجھتے ہین قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ
دوست کے معنی مین لفظ ولی کو استعمال کرتے ہین سوا اسکے اور خیال اونکے ذہن
مین نہین ہے ہم کہتے ہین کہ یہ گمان اونکا محض وہم ہے بلکہ لفظ ولی کے معنی دشمن کے بھی
آتے ہین اسبات کو ہم معتبر تفسیرون شیعون سے ثابت کرتے ہین چنانچہ خلاصۃ المنہج کے

۸ پارہ سورہ اعراف مین ہے ولا تتبعوا من دونہ اولیاء ترجمہ و پیروی مکنید بجز
از خدائے دوستان ہمراو تبانند کہ کفار ایشان را دوست میگرفتند یا شیاطین کہ خلق
را در گمراہی مے افگنند اور عمدۃ البیان عار علی مین تفسیر آیہ موصوفہ کی یون لکھی ہے
اور نہ پیروی کرو تم سوا اوس خدا کے دوستون کی کہ وہ بت ہین اور کفار اونکو دوست
رکھتے ہین یا یہ کہ شیاطین کی پیروی مت کرو کہ وہ لوگون کو گمراہ کرتے ہین اگرچہ
اس تفسیر مین بھی معنی لفظ ولی کے بت ہی لیے گئے ہین مگر سیاق عبارت سے صاف
یہ مطلب سمجھا جاتا ہے کہ سوائے خدا کے دوستون کی کہ وہ پیغمبر ہین یا اولیا پیروی مت
کرو بلکہ بتون کی پیروی کرو کہ کفار اونکو دوست رکھتے ہین کیا مفسر صاحب وقت تحریر
تفسیر بھنگ پیکر بیٹھے تھے کہ جسکی موج مین جو چاہا سو اہرین لینے لگے بیت چہ
خوش گفت ست جامی در کریما ٭ کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا۔ جب
احبا۔ یون نے عمدۃ البیان مین یہ مضمون لکھا ہوا دیکھا باتباع اپنے مفسر کے فوراً تصاویر
مثل حضرت امیر و حضرت امام حسینؑ و حضرت عباسؑ علمبردار کھینچ اکر چوکھٹون مین جڑ واکر حسین آباد
کے امام باڑہ مین لٹکا دین اور دیے اونکو جھک جھک کر سلام کرنے اور مجرا بجالانے اور
تعزیون مین شیرون اور براقون اور پتلیون کی مورتین بلکہ قسم قسم کی صورتین بنانا
یہ تو ایک معمولی فرض محرم الحرام کا ہے مسئلہ شیعون کے نزدیک جس امر واقعی
کے اظہار مین توہین مذہب شیعگی کی ہوتی ہو اوس سے چشم پوشی کرنا عین عبادت ہے
چنانچہ ہمراہیان حضرت امام حسینؑ مین سے سوائے حضرت عباسؑ علم بردار و حضرت
قاسمؑ کے کسی اور شہدائے کربلا کا نام تک بھی زبان پر نہین آتا ہے اور نہ میان انیس و دبیر
وغیرہم کے مرثیون اور نہ کتاب وہ مجلس کی روایتون مین اونکا کچھ ذکر دیکھا جاتا ہے
گویا معرکہ کربلا مین بجز حضرت عباسؑ و حضرت قاسمؑ کے اور کوئی صاحب حضرت
امام حسینؑ کے ساتھہ تھے ہی نہین اس اغماض کا باعث یہ ہے کہ تمام شہداء کے

نام صحابہؓ عظام کے ناموں پر ہیں مثل حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ و نیز دیگر صحابہؓ کرام کے پس شیعہ نہایت ہی گھبراتے ہیں کہ اگر سوائے دو صاحبوں کے تیسرے صاحب کی شجاعت و جوانمردی و اعانت و ہمدردی کا اظہار نام لیکر سنینگے تو اہلسنت وستاویز پاکر او سیدھم شیعوں پر حجت لاوینگے کہ یہ نام تو وہی ہیں جن پر تم سعادۃ الدہر دم تبرا کیا کرتے ہو اوس وقت سوائے خجالت و ندامت کے شیعوں کو کیا چارہ ہوگا لطیفہ اگر سنی شیعہ سے جان و مال طلب کرے چاہیے تو دیدے اور اگر شہداء کربلا کے نام دریافت کرے کبھی بھولکر بھی نہ بتلے مجرب ہے وہ اسماء مبارک یہ ہیں (۱) حضرت حر بن یزید الریاحی (۲) مصعب برادر حر (۳) علی ابن حر (۴) عروہ غلام علی پسر حر رحمکم اللہ تعالیٰ (۵) زہیر ابن حسان (۶) عبداللہ بن عمر کلبی (۷) بریر صاحب زہد والعرفان (۸) وہب کلبی نو کتخدا (۹) عمر بن خالد (۱۰) خالد بن عمر (۱۱) سعد بن حنظلہ (۱۲) عمر ابن عبداللہ (۱۳) جماد انس (۱۴) وقاص و شریح عبید (۱۵) مسلم عوسجہ اسدی (۱۶) پسر مسلم (۱۷) ہلال ابن نافع (۱۸) عبدالرحمان بن عبداللہ (۱۹) یحییٰ ابن السلیم (۲۰) عبداللہ بن عمرہ (۲۱) مالک بن انس (۲۲) عمر بن مطاع (۲۳) قیس بن منبہ (۲۴) ہاشم بن عتبہ و قاص برادر چچازاد عم سعد و فضل علی معہ تن دیگر صحابے (۲۵) حبیب بن مظاہر (۲۶) حر با حریر (۲۷) یزید مہاجر جعفی (۲۸) انیس معقل اصبحی (۲۹) عابس شبیث (۳۰) حجاج بن مسروق جعفی موذن (۳۱) سیلف بن حارث و مالک (۳۲) غلام ترکی حضرت زین العابدینؑ (۳۳) مالک بن انس (۳۴) حنظلہ ابن سعد (۳۵) یزید بن زیاد (۳۶) عبداللہ بن سعد (۳۷) جنادہ ابن حارث (۳۸) عمر بن جنادہ (۳۹) مرد معروف با بن ابی مرہ (۴۰) محمد ابن مقداد و عبداللہ رحمہم اللہ علیہم اجمعین (۴۱) عبداللہ ابن مسلم (۴۲) جعفر ابن عقیل (۴۳) عبدالرحمٰن ابن عقیل (۴۴) محمد ابن جعفر طیار (۴۵) عون بن عبداللہ بن جعفر (۴۶) عبداللہ بن حسنؓ (۴۷) قاسم ابن امام حسنؓ (۴۸) ابوبکر ابن علی (۴۹) عمر ابن علی (۵۰) عثمان ابن علی

(۵۱) جعفر ابن علی (۵۲) عبداللہ ابن علی (۵۳) عباس ابن علی (۵۴) علی اکبر ابن امام حسینؓ (۵۵) علی اصغر ابن امام حسینؓ (۵۶) امام حسین رضوان علیہم اجمعین یہ کل صاحب ۵۶ ہین جو میدان کربلا مین شہید ہوسے یہ اسمار مبارک وہ ہین جو تکملہ حملہ حیدری مطبع طلسم منظری آگرہ کے صفحہ ۱۶۰ سے صفحہ ۲۲۰ تک مین مرقوم ہین بقیہ ا ہل بیت یا تو وہ ہین جو بعد شہدار موصوفہ بالا اہلبیت سے باقی رہنے مثل بچون اور بیبیون کے یا مورخ کو اونکے نام بہم نہین پہونچے اب تبرائی اسمار موصوفہ دیکھین اور اپنے گریبانون مین سرڈالین اور آنکھین پھاڑ کر انصاف کی نگاہ سے دیکھین کہ یہ وہی نام ہین تا ہین کہ جن پر معاذ اللہ چلتے پھرتے بیٹھتے اوٹھتے کھاتے پیتے روتے ہنستے سوتے جاگتے سوتے تبرا کیا کرتے ہین ولے برحال آئمہ جنہون نے اپنی اولاد کے نام ایسے رکھ کر اون بیچارون پر شیعیان علی ہمیشہ تبرا کیا کرتے ہین اور اوسپر طرہ یہ ہے کہ پھر بھی محبت کا دم بھرتے ہین ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند مسئلہ شیعہ آٹھوین تاریخ محرم کی حاضری حضرت عباسؓ علمبردار کو منجملہ دیگر فرائض کے واجبات سے جانتے ہین اہتمام اس غائبانہ کاروائی کا یہ ہے کہ تاریخ مذکور کو شیعہ خلوت مین جمع ہو کر ایک مجلس بصد تکلف ترتیب دیتے ہین اوس وقت متفق البیان ہو کر معاذ اللہ صحابؓ عالی صفات وازواج مطہرات رحمت العالمینؐ پر تبرا کہتے ہین اور اسی مد مین اون اہلسنت کو بھی جو بہ فضل خدا رد روافض لکھتے ہین شریک کرتے ہین ہم یقین کہتے ہین کہ شیعون نے اس فہرست زشت مین ضرور ہی ہمارا بھی نام درج کیا ہوگا اگر بمقابلہ ہمارے پیشتر شیخ جی دیوبندی کو جو بزعم شیعان مولوی بھی ہین اس کارخیر مین شامل کرین تو قند مکرر و حلوائے تر کا مذاق دیگا اسلئے کہ موجد اس سلسلہ مجادلہ کے وہ ہین نہ ہم نہ وہ قی تر جگاتے نہ شیعہ اوسکے ڈنک زہر آلود سے گلی کوچون مین بلبلاتے ابھی کیا ہوا ہے اور بھی نمونے دکھائے جائینگے **مولف** بہت روکتا ہون نہین یہ نہین

مگر خائنہ تند رکتا نہین ۔ ذرا چھری تلے دم لیجیئے زیادہ شور و شغب نہ کیجیئے دیکھئے شیخ جی صاحب کیسی آپکی قلعی بگڑواتے ہین ع لے روشنی طبع تو بر من بلا شدی ۔ خلاصہ یہ ہے کہ بہت کچھ مسائل لاطائل معتبر کتب شیعو نمین مرقوم ہین جنکے اظہار مین شرم آتی ہے حق یہ ہے کہ ایسے واہیات مسائل کسی ملت و مذہب مین جائز نہین ہین اب سنئیے امت ابن سبا کے عقائد پر مکائد کا حال ۔

مجملاً ذکر عقائد شیعان پاک کا

اول کافی کلینی کی کتاب الحجتہ باب ان الائمتہ یعلمون متی یموتون مین مرقوم ہے کہ آئمہؑ کو اپنی موت کا حال معلوم رہتا ہے کہ فلان روز فلان تاریخ کو مرینگے حالانکہ بنص قرآنی ثابت ہے کہ علم موت و حیات کا مخصوص بذات خدا ہے کقولہ تعالےٰ ھو الذی یحییٔ و یمیت ترجمہ وہ اللہ وہ ہے کہ مارتا ہے اور جلاتا ہے سوا اسکے اگر آئمہؑ کو علم موت و حیات کا ہوتا تو وہ تقیہ کیون کرتے اور خوف جان سے کیون کسی سے ڈرتے ان وجوہات مدلل سے یقیناً معلوم ہوا کہ آئمہؑ کو علم موت و حیات کا ہرگز نہ تھا دوم کافی کلینی کی کتاب الحجتہ باب ان الائمتہ یعلمون ما کان و ما یکون مین مرقوم ہے کہ آئمہؑ کو علم حضرت خضر و حضرت موسیٰ علیہما السلام سے زیادہ تھا حالانکہ یہ بات بھی محض خلاف ہے اسلئیے کہ سورہ کہف مین قصہ زیادہ علمی حضرت خضرؑ و حضرت موسیٰؑ کا موجود ہے سوم کتاب عیون الرضا مین ابن بابویہ نے لکھا ہے کہ امیر المومنینؑ حضرت آدم علیہ السلام سے افضل ہین حالانکہ خدا تعالیٰ حضرت آدمؑ کی شان مین فرماتا ہے انی جاعل فی الارض خلیفۃ ترجمہ تحقیق مینے بنایا زمین مین اپنا نائب (یعنی حضرت آدمؑ کو) اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت آدم ابو البشر علیہ السلام ہی افضل ہین نہ آئمہؑ چہارم حق الیقین کے ہم باب ہم مقصد مین ہے کہ آئمہؑ جمیع ملائک سے افضل ہین غرض اس افترا صریح سے صرف

مفتریون کی یہ ہے کہ کسیطرح سے آئمہؑ کو حضرت جبرئیلؑ پر ترجیح دین تا کہ لوگ سمجھین کہ جب
جناب امیرؑ و دیگر آئمہؑ حضرت جبرئیلؑ و دیگر ملائکہؑ سے افضل ہین تو بمقابلہ البشر کے افضل تر
ہوے لہذا اسی دلیل سے آئمہؑ استحقاق نیابت کا رکھتے تھے حالانکہ یہ بات بھی نص قرآنی
سے محض لغو ہے اس لیے کہ خداے تعالی نے جا بجا اپنے کلام پاک مین ملائکہ کی تعریف
فرمائی بلکہ اونپر ایمان لانیکی ایسی قید لگائی ہے جیسی کہ اپنی اور اپنی کتابون اور اپنے
رسولون کے اوپر ایمان لانیکی قید لگائی ہے کقولہ تعالی کل آمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ
اگر آئمہؑ کچھہ بھی فضل رکھتے ہوتے تو خداے تعالی بجاے ملائکتہ کے آئمہؑ فرماتا
پنجم مذہب اہلسنت والجماعت کا یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام ابو البشر صفی اللہ
تہے اور حسد وبغض و اصرار ونافرمانی خدا سے پاک کقولہ تعالی ثم اجتباہ ربہ وھدی فتلقی آدم من ربہ
کلمات فتاب علیہ انہ ھو التواب الرحیم ان اللہ اصطفی آدم ونوحا وآل ابراھیم وآل عمران علی العالمین
ترجمہ پہر قبول کیا اوسکو یعنی حضرت آدم کو رب اوسکے نے اور ہدایت کی پس سیکھے
آدمؑ نے رب اپنے سے کلمے پس رجوع کی اوسپر اوسکی تحقیق شان یہ ہے کہ وہ توبہ کا
قبول کرنے والا ہے رحم والا تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا آدمؑ اور نوحؑ اور آل ابراہیمؑ
اور آل عمران کو جہان والون پر مگر شیعہ بہ نسبت حضرت آدم علیہ السلام کے نہایت ہی
بے ادب وگستاخ ہین اور اونکو بغض وحسد ونافرمانی وگمراہی مین منسوب کرتے ہین
بلکہ نعوذ باللہ شیطان سے بڑہکر اونکو گمراہ جانتے ہین کہتے ہین کہ توبہ توبہ آدمؑ نے مراتب
آئمہؑ پر حسد کیا اس لیے خدا نے غضبناک ہوکر معاذ اللہ اونکو ملعون ابدی بنادیا چنانچہ
محمد بن بابویہ نے علی بن موسی الرضا سے عیون اخبار الرضا مین یہ روایت بڑے فخر
سے نقل کی ہے انہ قال ان آدم لما اکرمہ اللہ تعالی باسجاد الملئکۃ لہ وادخالہ الجنۃ قال
فی نفسہ انا اکرم الخلق فنادی اللہ عزوجل ارفع راسک یا آدم فانظر الی ساق عرشی فرفع
آدم راسہ فوجد فیہ مکتوبا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وعلی

ذریت الله امیر المومنین تو صیہ فاطمہ سیدۃ النساء العالمین والحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة فقال ادم یا رب من هولاء فقال عز وجل هولاء من ذریتك وهم خیر منك ومن جمیع خلقی ولولا هم ما خلقتك وما خلقت الجنة والنار ولا السماء والارض فایاك ان تنظر الیهم بعین الحسد فاخرجك عن جواری فنظر الیهم بعین الحسد فسلط علیه الشیطان حتی اکل من الشجرة [illegible]

ترجمہ بدرستیکہ آدمؑ کو جسوقت بزرگ کیا خدا نے بسبب سجدہ کرنے فرشتوں کے اور داخل کرنے بہشت کے پس کہا آدمؑ نے اپنے جی مین کہ مین بزرگ ترین تمام خلق کا ہون پس ندا کی خدا نے عز وجل نے کہ اے آدمؑ تو اپنا سر اوٹھا کر میرے عرش کیطرف دیکھ پس آدم نے اپنا سر اوٹھایا پس پایا اوس جگہ لکھا ہوا لا اله الا الله الخ پس کہا آدمؑ نے اے رب یہ کون لوگ ہین پس فرمایا عز وجل نے کہ یہ تیری ذریت مین سے ہین اور تجھسے بہتر بلکہ تمام خلق میری سے اگر نہ پیدا کرتا مین اونکو نہ پیدا کرتا مین جنت و دوزخ و آسمان و زمین تو آگاہ ہو تو اونکو بچشم حسد ہرگز نہ دیکھنا پس مین تجھکو اپنی ہمسائگی سے نکال دونگا پس آدمؑ نے اونکی طرف بچشم حسد نظر کی پس مسلط کیا اوسپر شیطان کو یہانتک کہ کہایا اوس درخت سے کہ منع کیا تھا خدا تعالی نے اوسسے اور اسیطرح سے یہ روایت معنی الاخیار معتبر کتاب شیعہ مین مفضل بن عمر سے ابی عبد الله سے بڑی طول وطویل نقل کی ہے جسکا خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ خدا نے بسبب سے کے معاذ الله حضرت آدم صفی الله علیہ السلام و شیطان کو مخذول کیا اہل البصیرت بنظر عبرت ان روایتون موضوعہ مریدان ابن سبا کو ملاحظہ فرماوین کہ حضرت آدمؑ صفی الله سے کیسی بد اعتقادی رکھتے ہین اور برملا حضرت ابو البشرؑ کی توہین و تحقیر کرتے ہین افسوس جسکا پتلا خدا نے پاک اپنے ید قدرت سے بناوے اور اوسکو فرشتوں معصوم سے سجدہ کراوے اور اوس مین اپنی روح ڈالے اور اوسکی پشت سے انبیا و اولیا نکالے اور اوسکو تمام بشر کا باپ بناوے اور اوسپر صحیفے نازل فرماوے

اور شیعہ دس معصوم ہی نبی برحق کی شان میں روایات ترک ادب جنکو سنکر کفار بھی
والمتون میں اونکی وباوین بڑی دہوم دہام سے اپنی مستند کتب میں فخریہ نقل کرتے
اور اوسپر طرہ یہ کہ باوصف اقرار ذریت ہونے کے بہ نسبت آئمہ ع کے دعوی معصومیت
کرتے ہیں جب باعتقاد شیعان معاذ اللہ ثم معاذ اللہ حضرت ابو البشر
شیطان رجیم سے بڑھکر خوار وگنہگار ٹہرے تو اونکی ذریت بالخصوص آئمہ جو نگہبان شیعان
ہیں ہزارہا درجہ عالم سے بالاتر ہیں بلکہ استغفر اللہ خدا کے برابر کیونکر معصوم ہوسکتے ہیں شیعہ
شیعہ نسبت حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے نعوذ باللہ الزام تین جہوٹ بولنے
کا قائم کرتے ہیں چنانچہ مجمع البیان طبرسی میں یہ عبارت پر خسارت بڑے شد ومد
سے مرقوم ہے ان ابراہیم کذب ثلثة کذبات ترجمہ یعنی ابراہیم ع نے تین جہوٹ بولے
پہلے یہ کہ جب چاہتے ہول اپنی بی بی کو بہن بتایا دوم جب کفار اشرار نے اپنی ہمراہ
لیجانے کی پیلہ شرک میں کہا بلا علالت آپکو بیمار بنایا سوم جناب نے خود توبت توڑے
اور نام بڑے بت کا لگایا۔ حالانکہ یہ تاویل حضرت ابراہیم کی کہ بنص قرآنی معصوم
ہیں محض اصلیت وقت پر مبنی تہے ہرگز اوس میں جہوٹ کو دخل نہیں ہے اسلیے
کہ حضرت ابراہیم کی تاویل اول سے خاص اخوت اسلامی مراد تہی جو بہیت کل
سے اون میں اخوت تہا اور تاویل دوم سے مراد بیماری روحی تہی بموجب آیہ سقیم اور تاویل
سوم سے مراد تقبیل کرنا کفار نابکار کا تہا بموجب فعلہ کبیرہم پس اس صورت میں کیونکر
ممکن ہے کہ اطلاق کذب کا نبی معصوم پر عائد کیا جاسکے بلکہ اس افترا سے فائدہ
بعثت محض عبث ٹہرتا ہے جب معاذ اللہ حضرت آدم صفی اللہ و حضرت ابراہیم
خلیل اللہ علیہما السلام بعقیدہ شیعان گمراہ و کاذب ٹہرے تو آئمہ کیونکر معصوم
ہوسکتے ہیں لعن ایسے عقیدہ پر اور نفرین ایسی تہمت پر سبحان گر مسلمانی ہمین ست
کہ حافظ دارد وائے گر از پس امروز بود فردائے ہفتم کلینی میں ابن ابی یعفور نے

ابا عبداللہؑ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے خدا کی نافرمانی کی
اسلئے کہ تکلیف پر صابر نہوے اور کافرون کے ڈرسے بھاگ نکلے اس سبب سے خدا
نے اونپر عتاب شدید فرمایا حالانکہ یہ امر کسیطرح سے نافرمانی و بے صبری پر محمول نہین
ہوسکتا ہے اس وجہ سے کہ حضرت یونسؑ کو قرائن سے بخوبی معلوم ہوچکا تھا کہ کفار
اشرار ہرگز ایمان نہ لاوینگے پس آپنے اونکے حق مین بد دعا کی جب آپ کو ثابت ہوا
کہ بالیقین اون پر عذاب الٰہی نازل ہوگا چونکہ عذاب کے آنے مین دیری ہوئی
بمقتضای بشریت ڈرے کہ مبادا ظالم ایذا پہونچاوین اور کہین کہ کیون ہم پر اتبک
عذاب نہ آیا ناچار آپ بلا انتظار حکم خدا کے مقام خوف سے دریا کی طرف چلے گئے
چونکہ مرتبہ انبیاؑ کا بس عالی ہے لہذا اتنیہا آپ پر اس قدر عتاب ہوا کہ مچھلی نگل
گئی جب آپنے اوسکے پیٹ مین نہایت ہی خشوع و خضوع سے یہ دعا کی
لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ترجمہ نہین ہے کوئی معبود مگر تو پاک
ہے تو تحقیق تھا مین ظالمون مین سے جون ہی آپنے یہ دعا کی فوراً دریاے رحمت
جوش مین آگیا پھر پروردگار نے اپنے فضل سے اونکو اوسی منصب پر مقرر فرمایا
آپکی ہدایت سے ایک لاکھ سے زیادہ کافر مسلمان ہوے دیکھو نافرمانی و بے صبری
کہان رہی غرض شیعہ اسیطرح سے انبیا معصوم سے بد اعتقادی رکھتے ہین بلکہ اکثر
مرسلین کو تارک وحی کہتے ہین مثل حضرت موسیٰ علیہ السلام وغیرہم کے باقی آیندہ

بیت دل بردی و دین و جان شیرین ☆ وین طرفہ کہ باز درکمینی **ہشتم**

اب اس سے بڑھکر اور بھی ستم سنئے کہ اکثر فرقے شیعون کے خداے پاک کی نسبت
معاذ اللہ جسم و جان و بینی و کان و چہرہ و دندان و لب و دہان و کلہ و زبان و دست
و پا و حواس خمسہ و موی سیاہ تا بن گوش و جوف و تحت و فوق و قیام و قعود
و سکونت و عرض و طول و عمق و مکان وغیرہم ثابت کرتے ہین چنانچہ اعتقادات

مذکورہ بالا کا شرح مفصل حال کافی کلینی مین موجود ہے حالانکہ ایسے عقائد پر کلام
بکثرت کتب نصاریٰ مین بھی مرقوم ہین لہذا فی مابین عقائد مین کچھہ فرق نہین ہے معاذ اللہ
دونون کا معبود ایسا ہے کہ کہاتا پیتا چلتا پہرتا سوتا جاگتا ہنستا روتا تہکتا ہوتا ہی ہوگا بچارا
تو ایسے خدا کو دور سے سلام ہے جیسا کہ انہین کتب مین بلا شبہ کار طفلان تمام
خواہد شد ہوا ہیہ اس افترا کی بھی تردید بعینہ کتب شیعہ سے ہی کیجاتی ہے چنانچہ
نہج البلاغت مین قول جناب کا اس طرح سے منقول ہے قال ان اللہ تعالی لا یوصف بشیء من
الاجزاء ولا بالجوارح ولا الاعضاء ترجمہ فرمایا امیر المومنین نے تحقیق شان یہ ہے کہ خداے پاک
کسی چیز کے ساتھہ نہین وصف کیا جاتا ہے نہ اجزا سے اور نہ جوارح سے اور نہ
اعضا سے (یعنی ہاتھہ پانون جوڑ بند مثل بشر کے مطلق نہین رکھتا ہے) یہ روایت
مطابق آیہ کریمہ کے ہے لیس کمثلہ شیء ترجمہ نہین ہے مثل اوسکے کوئی چیز شیعہ
بالکل دیدار خدا کے منکر ہین چنانچہ تحفۃ العوام کے صفحہ ۳ مین مرقوم ہے کہ خدا دیکھنے مین
نہین آتا نہ دنیا مین نہ آخرت مین اور حق الیقین کے باب ۳ بحث ۴ مین ہے کہ صانع
عالم دیدنی نیست و بدیدہ نیز ادراک آن نتوان کرد نہ در دنیا و نہ در آخرت حالانکہ
اس اعتقاد پر فساد کی تکذیب کلام الہی سے ہوتی ہے کقولہ تعالی وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا
ناظرۃ ترجمہ بہت سے منہ اوسدن تروتازہ ہونگے طرف رب اپنے کے دیکھنے
والے الحمد للہ یہی عقیدہ اہلسنت کا ہے پس بموجب وعدہ صادق رب اکبر کے ضرور
یہ نعمت عظمیٰ و دولت کبریٰ اہلسنت کو نصیب ہوگی انشاء اللہ تعالی اس آیت شریف
کے مطابق شیعون کی بھی مستند کتب مین روایات موجود ہین اول من لا یحضرہ الفقیہ
کی کتاب الصلوۃ مین ہے کقولہ تعالی اشکر لہ کما شکر لی واقبل الیہ بفضلی واریہ وجہی
ترجمہ جیسا کہ فرمایا خدا تعالی نے شکر کرونگا مین اوسکا جسنے شکر کیا میرا اور پیش آونگا
مین فضل اپنے سے اور اوسکو اپنا جمال دکھاونگا دوم ابن بابویہ نے اپنے رسالے

اعتقادات مین لکھا ہے سألت اباعبد الله فقلت اخبرنی عن الله عزّ وجلّ هل يراه المؤمنون يو
ترجمہ پوچھا مین نے حضرت امام حسینؑ سے پس کہا کہ خبر دے تو مجھکو الله عزّ وجلّ سے
آیا دیکھینگے اوسکو ایمان والے فرمایا ہان پس بموجب آیہ کریمہ وروایات شیعونکے منکرین
دیدار مصداق اس آیت شریف کے ٹھہرے یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود
فلا یستطیعون خاشعة ابصارهم ترهقهم ذلة وقد كانوا يدعون الى السجود وهم سالمون
ترجمہ جسدن کھولی جاوے پنڈلی اور بلائے جاوین سجدے کو پھر نکر سکین نیچی ہین اونکی
آنکھین چڑھی آتی ہے اون پر ذلت اور پہلے اونکو بلاتے تہے سجدے کو اور وہ چنگے تہے
یعنی حشر کے دن ہر امت جسکو پوجتی تہی اوسکے ساتھہ جاویگی مثلاً بت پرست بتون کے
ساتھہ ہونگے اور تعزیہ پرست تعزیون کے ساتھہ ہونگے اور مسلمان جو خالص خدا کی
بندگی کرتے تہے اور منتظر دیدار خالق اکبر کے رہتے تہے کھڑے رہجاوینگے پھر پروردگار
آویگا جس صورت مین کہ نہ پہچانین فرماویگا مین تمہارا رب ہون میرے ساتھہ آؤ تب
مسلمان کہینگے کہ جب ہمارا رب آویگا تو ہم پہچان لینگے فرماویگا تم اوسکا کچھہ نشان جانتے
ہو کہینگے ہان پھر ظاہر ہوگا اونکی پہچان کے موافق اور پنڈلی کھولیگا تو سجدہ مین گرینگے
اور جو سچی نیت سے سجدہ نہ کرتا تہا اوسکی پیٹھہ نہ مڑیگی اولٹا گریگا یہ اونکا اعتقاد توحید
آزمانے کو کہ صورت پوجنے سے ایسے بیزار ہین یا منافقین سزاوار آیہ موصوفہ کے ہین
قد خسر الذين كذبوا بلقاء الله ترجمہ تحقیق ٹوٹا پایا اون لوگون نے کہ جھٹلایا ملاقات خدا
کو یعنی منکر دیدار خدا کے ہوے پس لاریب فیہ وہ لوگ ہمیشہ ٹوٹے مین رہینگے اے
ابن سبا کے مرید و ذرا اپنے عقیدہ کی طرف غور کرو کہ تم راہ راست چھوڑ کر کس
کجروی مین پڑے ہو نہ خدا کی آیتین مانتے ہو اور نہ اپنے ائمہؑ کی روایتین سچی جانتے
ہو بیت دو گونہ رنج و عذابست جان مجنون را ۔ بلائے صحبت لیلی و فرقت لیلی
وہم شیعہ ضلالت کا خالق شیطان لعین کو جانتے ہین چنانچہ مجمع البیان کے جزو پنجم مین

تفسیر آیہ کریمہ یرید الشیطان ان یضلہم ضلالا کی یہ لکھی ہے کہ خالق ضلالت کا شیطان ہے حالانکہ تکذیب اس عقیدہ کی کلام الٰہی مین موجود ہے کقولہ تعالےٰ من یہد اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ہادی لہ ترجمہ جسکو ہدایت کرتا ہے خدا پس اوسکا کوئی گمراہ کرنے والا نہین اور جسکو گمراہ کرتا ہے وہ پس اوسکا کوئی ہدایت کرنیوالا نہین۔ اس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ درحقیقت خالق ہدایت وضلالت کا خداتعالیٰ ہی ہے اور اسی طرح سے مسئلہ خیر وشر کا اعتقاد رکھتے ہین یہ عقیدہ شیعون کا موافق عقیدہ گبران ایران کے ہے کہ وہ یزدان کو خالق خیر اور اہرمن کو خالق شر جانتے ہین یہ رسم اونکی جدید نہین ہے بلکہ قدیمی ہے ہان یون اعتقاد رکھنا درست ہے کہ خدا خیر سے خوش ہے اور شر سے بیزار اور انسان کاسب اوسکا ہے بارادہ خدا اور شیطان رغبت دلانے والا ہے افعال شر کا اور اوسپر اعانت کرنے والا نہ خالق شر یہی مذہب ہے اہلسنت کا بارہوان خلاصۃ المنہج کے شروع جزو اول مین تفسیر آیہ ہدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب کے یہ لکھی ہے کہ مراد ازان ایمان آوردن بمہدی آخرالزمان است حالانکہ فساد اس اعتقاد کا آیہ ذالک الکتاب لاریب فیہ سے اہل بصیرت پر مخفی نہین ہے کیونکہ ہدی للمتقین خاص صفت کتاب اللہ کی ہے نہ صفت مہدی مظنونہ شیعان کے کہ آجتک سنیون کے ڈر کے مارے سرداب سرمن راے مین اصل ہدایت کو بغل مین دبائے چھپے بیٹھے ہین پس کیونکر وہ مصداق ہدی للمتقین کے ہوسکتے ہین غرض ایسی تاویل دور از عقل سے صرف شیعون کی یہ ہے کہ تمام فضائل کارگذاریان اہلسنت کی جو مطابق کتاب اللہ کے ہے شروع زمانہ اسلام سے ظاہر ہوتی چلی آتی ہین معاذ اللہ باطل ہین مگر مصرعہ دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست تیرہوان زعم شیعون کے نزدیک زیارت مزار مقدس حضرت امام حسنؑ کی کچھ بھی وقعت وعزت نہین رکھتی ہے مگر زیارت قبر حضرت امام حسینؑ مین ازبس بلکہ زیادہ از حد مبالغہ کیا جاتا ہے

اور اس بات مین بڑے غلو کے ساتھ احادیث نقل کیجاتی ہین چنانچہ تہذیب الاحکام کے باب فضل زیارت ابی عبد اللہ الحسین ؑ مین یہ حدیث منقول ہے من زار قبر ابی عبد اللہ بشط الفرات زار اللہ فوق عرشہ ترجمہ یعنی جس شخص نے زیارت قبر حسین ؑ ساتھہ دریای فرات کی کی (فرات سے بسبب اتصال کے مراد روضہ مبارک حضرت امام حسین ؑ ہے) گویا اوس شخص نے زیارت خدا کی کی عرش پر دوسری کتاب امالی ابن بابویہ مین یہ حدیث مرقوم ہے من زار قبر الحسین وعرفہ بحقہ رفع اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر ترجمہ یعنی جس شخص نے زیارت کی قبر امام حسین ؑ کی اور پہچانا اوسکو جیسا کہ حق اوسکے پہچاننے کا ہے دور کردیے خدائے تعالی نے تمام گناہ اگلے اور پچھلے اوسکے اور تہذیب الاحکام حد حرم الحسین ؑ و فضل کربلا مین لکھا ہوا ہے خلق اللہ کربلا قبل ان یخلق الکعبۃ باربعۃ وعشرین الف عام وقدسہا وبارک علیہا ترجمہ یعنی پیدا کیا خدائے تعالی نے کربلا کو آگے کعبہ سے چوبیس ہزار برس پہلے اور اوسکو مقدس کیا اور برکت دی اوسپر (یعنی کعبہ شریف پر) پھر اسی کتاب کے باب فضل زیارت ابی عبد اللہ مین روایت ہے

من زار قبر ابی عبد اللہ یوم عرفۃ فضل الف الف حج مع مہدی اخر الزمان وثواب الف الف عمرۃ مع رسول اللہ ترجمہ یعنی جس شخص نے زیارت قبر حسین ؑ کی دن عرفہ کے کی پس ثواب اوسکو ہزار ہزار حج کا ہے ہمراہ مہدی آخر الزمان کے اور ثواب ہزار ہزار عمرہ کا ہمراہ رسول اللہ کے غرض اس عقیدہ باطل سے اہل نفاق پر فساد کی یہ خاص ہے کہ خانہ خدا ویران ہوجاوے اور جماعت مسلمانون مین جو ایام حج مین رقم کثیرہ خرچ کر کے نہایت مشقت اوٹھا کے ملکون سے جمع ہوتے ہین تفرقہ پڑجاوے سوا اسکے ثواب زیارت قبر حسین ؑ اور ثواب زیارت کربلا اور کچھ معنی نہین رکھتا ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا جواب اب ہم اس گمان غلط شیعون کی بھی تردید اونہین کی صحیح کتابون سے کرتے ہین اول جامع الاخبار کے باب ۲ فصل ۲ مین یہ حدیث

نبوی منقول ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اتی مکۃ حاجا ولم یزرنی فی المدینۃ فقد جفانی
ومن جفانی فقد جفوتہ یوم القیامۃ ترجمہ فرمایا رسول اللہ نے کہ جسنے حج خانہ کعبہ کا اور کیا
اور میرے مدینہ کی زیارت نکی پس تحقیق اوسنے جفا کی مجھپر اور جسنے کہ جفا کی مجھپر پس
تحقیق مین جفا کرونگا اوسپر قیامت کے دن کو دوم کافی کلینی کے باب زیارت مین
قول جناب امیرؑ کا یون منقول ہے الکعبۃ حرم اللہ والمدینۃ حرم الرسول والکوفۃ حرمی
ترجمہ کعبہ کو حرمت دی خدا نے اور مدینہ کو حرمت دی رسول اللہ نے اور کوفہ
کو حرمت دی مینے دیکھو ان دونون حدیثون سے بطلان عقائد مریدان ابن سبا کا
ہوتا ہے پس جو بداعتقاد از راہ فساد کے ترجیح خانہ کعبہ و مدینہ طیبہ پر کربلا کو دیگا وہ
منکر حدیث رسول اللہ و قول جناب امیرؑ کا یقیناً سمجھا جائیگا بیت کورانہ مرو
در کربلا ٭ تا نیفتی چون حسینؑ اندر بلا ٭ سیزدہم بنص قرآنی ثابت ہے کہ جمیع انبیا
اللہ صغیرہ و کبیرہ گناہ و نسیان و دروغ و بہتان عمداً و سہواً سے مطلق مطہر او مبرا
ہین مگر کتب شیعہ مین خلاف اسکے مرقوم ہے چنانچہ عیون اخبار الرضا کے باب ۱۵ مین
یہ عبارت مرقوم ہے کہ بعد نبوت کے اگر کوئی خطا رسول اللہ سے صادر ہوتی تھی تو
خداتعالی فوراً اوسکے عتاب و تادیب سے آپکو متنبہ کر کے اونھون سے اوسکو محو کر دیتا تھا
اور استبصار کی کتاب الصلوۃ مین تحریر ہے کہ انبیاؑ سے سہو و نسیان بھی ہوتا ہے چنانچہ
اسکے حوالہ مین یہ عبارت مرقوم ہے کہ ایک مرتبہ رسول خدا نے دو رکعت نماز ظہر
پڑھکر ختم کر دی جب کسی نے آپکو اطلاع دی تب باقی ماندہ نماز پھر پڑھی حالانکہ یہ
فعل حضرت کا خاص واسطے تعلیم امت کے تھا کہ جب کسی کو سہو ہو تو اسطرح سے
اپنی نماز پوری کر لیا کرے پس یہ اتہام معصوم مطلق کی نسبت لگانا خالی از خبث
باطنی سے نہین ہے چہاردہم شیعہ معتقد ہین کہ مرتبہ شیعان علیؑ کا مرتبہ جمیع انبیا
اللہ سے از روے فضیلت کے بہت بڑھکر ہے چنانچہ خلاصۃ المنہج مطبوعہ ایران کے

۲۳ جزو تفسیر آیہ کریمہ وان من شیعتہ لابراہیم کی یہ لکھی ہے کہ ابراہیمؑ از پیروان نوحؑ ست پھر اس سے آگے لکھا ہے کہ ابراہیم گفت کہ خداوندا مرا از شیعان علیؑ ابن ابی طالبؑ گردان خدای تعالی دعار او را قبول کردہ و یرا داخل شیعان امیرالمومنینؑ نمود و رسولؐ خود را خبر داد ازین آیتہ الخ مطلب اس تمہید پلید سے صرف شیعون کا یہ ہے کہ معاذ اللہ مرتبہ شیعان علیؑ کا مرتبہ تمام انبیاؑ اللہ سے افضل ہے حالانکہ نسق عبارت آیہ کریمہ سے صاف صاف ظاہر ہے کہ حضرت علیؑ و شیعان حضرت علیؑ کو آیہ موصوفہ سے کچھ بھی علاقہ نہین ہے یہ سب سمجھ کا پھیر ہے بلکہ اسیکا نام غلو و تعصب و افراط و تفریط ہے خدا کی پناہ ایسے افراط محبت سے کہ نوبت الحاد کی پہونچا دی چنانچہ ایسے عقیدہ عنیدہ کی نسبت قول صحیح جناب امیرالمومنینؑ کا نہج البلاغت مین کلام الجوارح مین یون منقول ہے سیہلک فی صنفان محب مفرط یذہب بہ الحب الی غیر الحق ومبغض مفرط یذہب بہ البغض الی غیر الحق وخیر الناس من فی حال النمط الاوسط ترجمہ جناب امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ دو گروہ میرے لیے بالضرور ہلاک ہون گے ایک وہ کہ افراط کرے میری محبت مین اوس درجہ کہ وہ اوسکو ناحق کیطرف کھینچی دوسرا وہ کہ افراط کرے میری بغض مین اوس قدر کہ وہ اوسکو ناحق کی طرف کھینچے بلکہ بہترین آدمیون کا وہ شخص ہے کہ افراط و تفریط مین متوسط ہو اس قول معقول و مقبول طرفین مین جناب امیرالمومنینؑ نے تین گروہون کے عقائد بیان فرمائے اول گروہ افضیون کا کہ وہ محبت مین بسا مبالغہ کرتے ہین حتی کہ معاذ اللہ جناب امیرؑ کو خدا سے و رسولؐ سے بھی بڑھکر جانتے ہین دوم گروہ خارجیون کا کہ وہ ظالم نعوذ باللہ عداوت و نفاق حضرت امیرالمومنینؑ مین بکثرت افراط کرتے ہین سوم گروہ اہلسنت والجماعت کا کہ وہ بفضل خدا افراط و تفریط مین متوسط ہے الحمد للہ یہی مذہب پاک ہمارا ہے پانزدہم شیعہ عصمت و علم و معجزات مین آئمہ کرامؑ کو

ہمرتبہ خاتم المرسلین جانتے ہین اور معراج و کلمہ مین شریک حالانکہ قول جناب امیرؑ
کا کافی کلینی کی کتاب التوحید فی الکون و المکان مین حضرت امام جعفر صادقؑ سے
یون منقول ہے قال امیر المومنین انما انا عبد من الرسول ترجمہ فرمایا حضرت علیؑ
نے جز ینیست کہ مین ایک غلامون رسولؐ سے ہون دیکھو جناب امیرؑ ہی اپنی زبان
مبارک ترجمان سے اقرار غلامی کا کرتے ہین پھر کیونکہ ہو سکتا ہے کہ غلام ہمرتبہ
بادشاہ دوجہان کا ہو ہان یہ امر بجا ہے کہ جو کچھ مناصب و مراتب و فیض و مناقب جناب
امیرؑ نے پائے وہ سب بسبب کتخدائی حضرت زہراؑ کے پائے ورنہ حضرت رسولخداؐ
کی مثل جناب امیرؑ کے اور بھی تو تین بھائی تھے انکو یہ مرتبہ کیون نملا اگر دامادی مساوا
و اشتراک پیدا کرتی ہے تو حضرت عثمانؓ ذی النورین زیادہ تر مستحق ہونے چاہیئے
شانزدہم جلاء العیون کے باب ۱ فصل ۵ مین ہے کہ وقت وفات حضرت
رسولؐ خدا صلعم حضرت جبرئیلؑ حاضر تھے کہا کہ اے رسولؐ خدا یہ آخری سیر آنا
ہے زمین پر جب آپ میرے صاحب دنیا پر تھے تو مجھکو بھی آپسے تعلق تھا اب
مجھکو آنے کی حاجت نہین ہے طرفہ یہ ہے کہ اسی کتاب کے باب ۲ فصل ۶ مین
یہ عبارت بخسارت مرقوم ہے کہ بعد رسولؐ اللہ کے جبرئیلؑ حضور مین سیدۃ النساؑ
کے حاضر ہوا کرتے تھے اور انکو حالات آیندہ کی خبر دیا کرتے تھے اور اون خبرونکو
جناب مظہر العجائبؑ اور حضرت حسنینؑ لکھا کرتے تھے چنانچہ اسی وحی من اللہ کا نام
مصحف فاطمہؑ ہے اور حق الیقین کے باب ۵ مقصد ۱۶ مین ہے کہ مصحف فاطمہؑ
امام غائب کے پاس ہے اور اوس مین حالات قیامت تک بادشاہون کے لکھے
ہوے ہین اور اسیطرح سے کافی کلینی کی کتاب الحجۃ باب فی ذکر الصحیفۃ والجفر والجامع
مین ہے ہفتدہم جلاء العیون کے باب ۱ فصل ۵ مین ہے کہ جبرئیلؑ و دیگر ملائکہ
یازدہ آئمہ کے تجہیز و تکفین مین شریک ہوا کرتے تھے ہیزدہم ملا باقر مجلسی نے

اپنے رسالہ رجعت کے آٹھوین حدیث مین واسطے ابطال فضیلت حضرت شیخین رضی اللہ عنہما کے احوال مہدی مین لکھا ہے کہ جو کفر و شرک و ظلم و گناہ معاذ اللہ ابتدا سے عالم سے ہوا ہے اور جو کچھ کہ قیامت تک ہوگا وہ تو بہ تو بہ حضرت شیخین کی گردن پر رکھا جاویگا غرض اس مضمون ابلہ فریب سے وجوب امامت علی اللہ و معصومیت آئمہ کا ثابت کرنا ہے اور حضرت شیخین کی عدالت و ہدایت خلق اللہ و نیابت و حمایت رسول اللہ مین بٹا لگانا ہے **نوزدہم** شیعہ حضرت عباس بن عبد المطلب الہاشمی عم رسول اللہ و حضرت عقیل بن ابی طالب برادر حقیقی حضرت امیر کرم اللہ وجہہ سے نہایت ہی سوء اعتقادی رکھتے ہین چنانچہ مجالس المومنین کی ۳ مجلس مین نسبت حضرت عباس کے ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اکرام و اشتے و تعظیم و تبجیل اونمودی و فرمودے کہ عباس بمنزلہ پدر منست چونکہ حضرت عباس حضرت عمر و حضرت ام کلثوم کے نکاح کے وکیل تھے اس تعصب کے سبب سے یہ مضمون آگے لکھا ہے کہ ازین وکالت فضول حضرت امیر عباس را مانند دیگر یاران فدائے راسخ در محبت و اخلاص نسبت بخود نمیدانست کیا خوب جنکی تعظیم و تکریم رسول اللہ کرین اونکو حضرت امیر نظر سے گرادین اور انوار الہدی کے صفحہ ۲۵۲ مین مرقوم ہے کہ حضرت عقیل جناب امیر سے رنجیدہ ہو کر امیر معاویہ سے جا ملے اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ جناب امیر نے اپنے حقیقی بھائی کے روٹھ جانے او رمعاذ اللہ کافر سے بیعت کرنے کی کچھ پروا نکی ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ بلکہ ان دونون بزرگون کی نسبت علماء شیعہ نے بہت کچھ کلمات ترک ادب بکے ہین بلکہ صاف صاف گالیان سنائی ہین چنانچہ علامہ طبرسی معتبر علماء شیعہ نے کتاب احتجاج مین حضرت علی سے یہ روایت کی ہے

ذھب من کنت اعتضد بھم علی دین اللہ من اھلبیتی ولقیت بین حضرین قریبۃ العھد بجاھلیہ عقیل و العباس

ترجمہ وہ لوگ میری اہلبیت کے جاتے رہے جنکی قوت کا خدا کے دین مین مجھکو بھروسا تھا

اب صرف دو خوار و ذلیل قریب زمانہ جاہلیت کے رہے ہین وہ عقیل و عباس رضی اللہ عنہما ہین اور
ملا باقر مجلسی مجتہد معتمد شیعہ نے کتاب حیات القلوب مین حضرت علی سے یہ روایت
کی ہے کہ ابو جعفر طوسی بسند معتبر روایت کردہ از امام صادق کہ نفیلہ مادر عباس
کنیز مادر زبیر و ابو طالب و عبد اللہ ابنای عبد المطلب بود عبد المطلب با او مقاربت
کرد کہ عباس ازان بہم رسید زبیر با عبد المطلب دعوی کرد و بہ پدر خاصش بر آمد کہ این
کنیز از مادر ما بمیراث رسیدہ است تو بے رخصت با او مقاربت کردی و این
فرزند کہ بہم رسید (یعنی حضرت عباس) بندہ ماست پس عبد المطلب اکابر قریش
را نزد وے فرستاد تا آنکہ زبیر راضی شد کہ دست از عباس بردارد بشرطیکہ
نامہ نوشتہ شود کہ عباس و فرزندانش در مجلسیکہ ما و فرزندان ما نشستہ باشند ننشینند
و در ہیچ امرے با ما شریک نشوند و حصہ نبرند باین مضمون نامہ نوشتہ شد و اکابر
قریش بر و مہر کردند و این نامہ نزد آئمہ علیہم السلام بود و پھر اسی کتاب مین بسند صحیح
مرقوم ہے کہ حضرت امام زین العابدین فرمود کہ در حق عبد اللہ و پدرش یعنی حضرت
عباس این آیت نازل شد من کان فی ہذہ اعمی فہو فی الآخرۃ اعمی ترجمہ جو اس دنیا
مین اندھا ہے وہ آخرت مین بھی اندھا ہے الخ استغفر اللہ تشیع بھی عجیب مذہب ہے
کہ جسکے تیر ملامت سے کوئی بھی نہ بچا صحابہ کو تو پہلے ہی سے معاذ اللہ کافر و مرتد و
مشرک و منافق و ظالم بنا چکے تھے صرف اہلبیت بچے تھے سو اونکو بھی گالی گلوچ
سے باقی نچھوڑا خدایا مذہب ابن سبا زندقہ ہے یا الحاد یا مشرب تشیع منافقہ ہے
یا ارتداد کہ جسکے بانی نے نہ خدا و رسول کو چھوڑا نہ دیگر انبیا و صحابہ تا آئمہ علیہم السلام
کو باقی رکھا کسیکو گمراہ بنایا کسی کو کافر بتایا صرف اہلبیت باقی بچے تھے سو اونکی
بھی خبر لے ڈالی غرض جو سامنے آیا اوسیکو تبرا سنایا بیت ایک ہم ہی تیری چال
سے پٹتے نہیں صنم * پامال کبک بھی تو ہوی کوہسار مین۔ اب ہم صرف صحابہ

۲ بیت صلاح کار کجا و من خراب کجا * ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا *

رسالت مآبؐ کے برا بھلا کہنے پر کیا شکوہ کرین اس فرقہ حیا دشمن بنے تو کسی کو تبرے سے خالی نہین چھوڑا بیت گھائل تری نگہ کا بنوع دگر ہر ایک ٭ زخمی کچھ ایک بندہ درگاہ ہی نہین - یاایہا المومنین ذرا اپنے مسائل و عقائد پر نظر کرو اور داد انصاف کی دو کہ اسیکا نام ایمان ہے بیت ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا ٭ بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا - خدا حضرات شیعہ کو ذرا عقل و انصاف عطا فرما وے اور تھوڑی سی شرم و غیرت عنایت کرے کہ وہ ان اقوال کے نتائج پر غور کرین اور جو جو غلط بیان اونھین پڑ رہی ہین اون پر نظر کرین یار خدایا یہ کیسے دوست اہلبیتؑ کے ہین اور کیسے اونکی فضیلت اور بزرگی کے قائل ہین کہ ایسی باتین اونکی طرف منسوب کرتے ہین کہ محبت کے پردہ مین اونکی صاف صاف برائیان ثابت ہوتی ہین خدا کے لیے کوئی انصاف کی آنکھ سے نظر کرے کہ وہ کیا کیا تہمتین خدا و رسولؐ و انبیاؑ و آلؑ و صحابہؓ پر رکھتے ہین اور کوئی پنبۂ غفلت گوش ہوش سے نکالکر سنے کہ فرقہ ابن سبا کیسی کیسی برائیان اہلبیتؑ اطہار کی بیان فرماتے ہین بان مین کہانی خندق تو ہے ہی نہین جو چاہا اول فول بکڈالا نعوذ باللہ من ھفواتھم وسوء عقیدتھم اللھم احفظنا من شرور انفسھم ومن سیات اعمالھم آیات بینات

مجملاً ذکر مطعونات شیعون کا

شیعہ بحیلہ محبت حضرت علیؑ کے عداوت صحابہؓ رسالت مآبؐ مین بہت کچھ گستاخ ہین اور بطلان خلافت حقہ خلفاء الراشدینؓ پر بکثرت تاویلین لاطائل اختراع کیا کرتے ہین اور قسم قسم کے مطاعن مختلفہ بے اصل اپنی کتب مین نقل کرتے ہین جنکا کوئی اثر کتب اہلسنت مین پیدا نہین ہے لہذا چند مطاعن ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہین طعن اول یہ کہ ابو بکرؓ نے واسطے بیعت لینے کے ارادہ جلانے

خانہ سیدۃ النسا کا کیا چنانچہ حق الیقین کی ۳ طعن مین ہے کہ عمرؓ نے ابوبکرؓ سے کہا کہ
کیون تو آدمی نہین بھیجتا ہے کہ علیؑ اور اوسکے چند آدمیون کو پکڑ لاوے پھر لکھا
ہے کہ عمرؓ غضب مین آیا اور اہلبیتؑ کے دروازہ پر لکڑیان چنکر آگ منگا کر لگادی
جواب یہ افترا صریح ہے کوئی جاہل بھی تو یقین نہین کر سکتا ہے اس لیے کہ
حضرت شیخینؓ کو بسبب بیعت کرنے تمام مہاجرینؓ و انصارؓ کے وہ شوکت و صولت
حاصل تھی کہ اگر کوہ قاف کی طرف بھی نظر بھر کر دیکھتے تو وہ بھی غبارؔ منثور بنجاتا اور
اگر لشکر جعفر جن پر بھی غضب فرماتے تو وہ بھی آتش ہیبت سے جلکر خاک سیاہ ہوجاتا
پھر سعد وہ چند کس شمار مین تھے کہ مخل انداز انتظام امر خلافت ہوئے ہون جب
اس الزام بے اصل پر اہلسنت کا یہ اعتراض ہوتا ہے کہ شیعون کے اس عقائد پر کامل
سے جناب امیرؑ غالب علیٰ کل غالب نہ ٹھہرے اوسوقت شیعہ یہ جواب دیکر
جان بچاتے ہین کہ رسول اللہ نے جناب امیرؑ کو وصیت کی تھی کہ خلفا ثلثہؓ جتنا
چاہین جبر کرین دم نمارنا جب اس دلیل مجہول پر بھی یہ اعتراض لازم آتا ہے کہ حضرت
رسولؐ خدا نے تو با وجود کثرت کفار و قلت مسلمانان کے ہمیشہ جہاد کیے کیونکر ہو سکتا
ہے کہ اپنے وصی کو کہ درحقیقت باعتقاد شیعان[۱۲] نبیؐ بھی تھے ایسا حکم کیا ہو جس کا نتیجہ
جبانت سمجھا جاوے اوسوقت حضرات شیعہ تقیہ علیہ السلام کو سپر بنا کر میدان سے
پیٹھ دکھاتے ہین یہ امر مبنی اسپر ہے کہ فقط جناب امیرؑ ہی حضرت اصحابؓ ثلثہ سے
نہین ڈرتے تھے بلکہ عیاذاً باللہ حضرت رسولؐ خدا بھی ڈرا کرتے تھے پھر اسی طعن
مین ہے کہ فاطمہؑ نے فریاد کی عمرؓ نے سر غلاف شمشیر کا پہلوی آنحضرتؐ پر مارا
اور تازیانہ ذراع شریف پر حضرت امیرؑ نے تلوار کھینچی عمرؓ نے ہاتھ سے چھین لی پھر
جناب امیرؑ کے گلے مین رسی ڈالکر گھسیٹتا ہوا گھر سے باہر لایا اور قنفذ نے در کو بزور بازو
اوکھاڑ کر پہلوے فاطمہؑ پر مارا کہ اوسکے صدمہ سے استخوان مبارک ٹوٹ گئی

۱۲ یعنی نبی نہین تھے [illegible] نہین ہے

اور وہ فرزند جنکا نام رسول ﷺ نے شکم مین محسنؑ رکھا تھا ساقط ہوا پھر تازیانہ شانۂ
مبارک پر مارا کہ استخوان ٹوٹ گئی اور اسی صدمہ سے شہید ہوئین ہنگام تکفین
اونکے شانہ پر بڑی گرہ اوس ضرب کی پائی جاتی تھی پھر صاحب احتجاج نے لکھا ہے
کہ حضرت فاطمہؑ اپنے شوہر اور اوس مجمع کے درمیان مین حائل تھین اور نہین
چھوڑتی تھین کہ ابو الحسنؑ کو پکڑ کر باہر لیجاوین جب دروازہ کے قریب پہونچے
چاہا کہ حضرتؑ کو اینچ گھسٹیکر اندر سے باہر لیچلین حضرت فاطمہؑ منع کرتی تھین مگر
وہ کسیطرح حضرتؑ سے ہاتھ نہین اوٹھاتے تھے حضرت فاطمہؑ ایک ہاتھ مین حضرتؑ
کا دامن پکڑے تھین اور دوسرے ہاتھ مین چوکھٹ در کی جواب ایہا الناس
بنظر عبرت مفتریون کی افترا کو ملاحظہ کرو کہ اونکے مجتہد کیسی روایات بدتر و حکایات
منکر نسبت اہلبیتؑ اطہر کے نقل کرتے ہین جنکا ذلیل ترین خلائق مین سے بھی
کوئی یقین نہین کرسکتا ہے کہ حضرت اسد اللہ الغالب علی کل غالب نے ایسی رسوائی
کو جنکی شان مین لافتیٰ الا علی لا سیف الا ذو الفقار فخریہ بولا جاتا ہے کیونکر اپنے اوپر
گوارا کیا ہوگا اور حضرت سیدۃ النساء نے اوس مجمع کثیرہ نامحرمون مین توبہ توبہ
بحالت کذائی کسطرح سے اپنی عصمت کو ہاتھ سے دیا ہوگا اس تفضیح صریح کی مثال
ایسی ہے جیسے تحصیلدار چپراسی کو واسطے پکڑنے بیگاری کے بھیجے اور وہ چپراسی کسی
ارزل کو پکڑکے لیچلے اوسوقت اوسکی عورت شور و غل مچا کرکے تماشائیون کے
انبوہ مین بصورت پریشان گھس پڑے اور ایک ہاتھ سے چپراسی کا دامن دوسرے
ہاتھ سے اپنے مرد کی کمر پکڑ کر کھڑی ہوجاوے اور فریاد و زاری کرکے کہ اپنے مالک کا
پانون گھر سے باہر نہ رکھنے دونگی اگرچہ جان پر بن جائے مگر چپراسی باوجود اصرار
و انکار عورت کے اوسکے خاوند کو زبردستی پکڑ کر حاکم پاس لیجائے وہ چاہے سو
خدمت لے بیگاری کا کچھ بس نہ چلے اے شیعو انصاف کرو کہ اسنے کا نام محبت اہلبیت ہے

جیسا کہ بکثرت تمہاری کتب معتبرہ مین مرقوم ہے اس عار کو کوئی گنوار بہی اپنے بزرگونکی
نسبت تسلیم نہین کرسکتا ہے اسپر طرہ یہ ہے کہ تم باوصف اقرار ذلت و جبانت اونکی
نسبت دعوی لافتی و شجاعت کا کرتے ہو ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

اب سنئے جواب اسکا کہ حضرت رسولؐ خدا نے بچہ کا نام شکم محترم حضرت زہراؑ مین
محسن رکہا تہا یہ دعوی شیعون کا نص قرآنی باطل ہے اس لیے کہ علم ارحام
مخصوص بذات الہی ہے کقولہ تعالی ویعلم ما فی الارحام یعنی جانتا ہے اوس چیز کو کہ رحمون
مین ہے اگر کہین کہ حضرت کو اسپر علم لدنی حاصل تہا کہ بالضرور لڑکا پیدا ہوگا تعجب کہ
حضرت رسولؐ خدا کو یہ علم کیون نہوا کہ بچہ اندر میعاد کے ہی ناتمام ساقط ہوجائیگا پہر مضغہ
گوشت بے جان کے نام رکہنے سے کیا فائدہ ہوا صحیح مذہب اکثر مورخین کا یہ ہے کہ حضرت
محسن پیدا ہوے تہے چند روز زندہ رہکر انتقال فرما گئے اور نسبت مصائب حضرت
امیرؑ و حضرت زہراؑ کے ہمارا یہ جواب ہے کہ ایسی مصیبت سخت مین بنی ہاشمؑ و حضرت
مقداد و سلمان فارسی و عمار یاسر و ابوذر غفاری و شیعان جان نثار نے کیون نہ
مدد کی افسوس جان فدائی محبان اہلبیتؑ پر کہ باوجود گذرنے ایسے معاملات دور از قیاس
کے نزدیک سے کہڑے ہوے تماشا دیکہتے رہے اور اس سے بڑہکر جناب امیرؑ کے
حال زار پر اور بہی افسوس آتا ہے کہ باوجود حکم محکم آیہ کریمہ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ
کے ایسی خواری کو کیونکر اپنے اوپر پسند کیا جس سے اونکے وصف لافتی مین بٹا
لگا ایسے وقت مین تو واجب تہا کہ ایران کو ہجرت کر جاتے کقولہ تعالی یا عبادی الذین
امنوا ان ارضی واسعۃ فایای فاعبدون ترجمہ اے بندو وہ لوگ جو ایمان لائے
تحقیق زمین میری کشادہ ہے پس مجہی کو عبادت کرو دوم قالوا الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا
ترجمہ کہا اون لوگون نے (یعنی فرشتون نے) آیا نہین تہی زمین اللہ کی کشادہ پس
ہجرت کرتے تم اوسمین سوم ومن یہاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا وسعۃ

ترجمہ اور جو شخص کہ ہجرت کرتا ہے خدا کی راہ مین پاویگا زمین مین چلنے کی جگہ بہت کشادہ
دیکھو خدا تعالی فرماتا ہے کہ جب تم پر ظالم ظلم کرین تو تم اوس سرزمین کو چھوڑ دو
اور اپنے ایمان اور عزت کی حفاظت کر کے اور کسی جگہہ جا کر بسو آپکا ایمان تو تقیہ مین
گذرا عزت رہی تہی سو بھی خاک مین ملگئی پہر بھی آپکی شان مین لافتی اور مشکلکشا بلکہ
ہر دو جہان کے حاجت روا بولا جاتا ہے اب ہم اس خرافات کی تردید کتب شیعہ
سے ہی کرتے ہین چنانچہ حق الیقین کے ۵ باب ۱۰ فصل صفات جناب امیر مین یہ
عبارت منقول ہے شجاعیکہ ہرگز نگریخت و از ہیچ لشکر نترسید و ہرگز خصمے در برابرش
نیامدہ کہ از دستش نجات یافتہ باشد اور نہج البلاغت مین قول جناب امیر کا یون
منقول ہے قال امیر المومنین انی واللہ لو لقیتہم واحدًا وہم ملأ الارض کلہا ما بالیت ولا
استوحشت وانی من ضلالتہم التی ہم فیہا والہدی الذی انا علیہ لعلی بصیرۃ
من نفسی ویقین من ربی وانی الی لقاء اللہ وحسن ثوابہ لمنتظر راج
ترجمہ بتحقیق مجھکو قسم ہے خدا کی اگر ملاقات کرون مین ان لوگون کی تنہا اور وہ
لوگ تمام روئے زمین پر ہون کچھہ پروا نکرون مین اور وحشت نہ کہاؤن مین
اور مین بتحقیق گمراہی سے ان لوگون کے کہ ہین اوسمین اور وہ ہدایت کہ ہین اوسپر
ہون باخبر ہون مین اپنی جان سے اور یقین رکہتا ہون مین اپنے پروردگار سے
اور مین اللہ سے ملنے کا اور اوسکے ثواب کا منتظر اور امیدوار ہون پس جو شخص یا تن
تنہا باوجود کثرت اعدا یکدست روئے زمین کو چہاپلیوین جنگ کرے اور کبہی کسی
سے نڈرے اور وحشتناک نہو اور مشتاق لقاء اللہ کا ہو اور منتظر ثواب اور امیدوار
کرامت خدا کا ہو کیونکر ممکن ہے کہ ایسے یکتائے روزگار حلال مشکلات جہان پر
ایسے مصائب دور از عقل گذرے ہون ان دونون روایتون سے صاف معلوم
ہوگیا کہ وہ روایات بیہودہ جو سابق مین مذکور ہوئین اختراع متاخرین شیعہ کا ہے

ورنہ متقدمین کی کتب مین بھی اسکا کچھ اثر ضرور ہوتا اور ان دونون روایتون سے شیعون کی اوس گمان غلط کی بخوبی تکذیب ہوتی ہے جو کہتے ہین کہ جناب امیرؑ سے جبراً بیعت لیگئی چنانچہ احقاق الحق کے مسئلہ خامس بحث رابعہ مین مرقوم ہے اور منہج الفاضلین کے باب نہم فصل امین ہے کہ مقداد و زبیر و سلمان و ابوذر سے بھی بجبر بیعت لیگئی دیکھو ان روایات موضوعہ کو تقیہ سے مطابق لگاؤ نہین بنتے کیونکہ در صورت تقیہ جبر کیا اور بصورت جبر تقیہ کیا ہر دو حالت مین نقیض واقع ہے سوائے اسکے یہ اور بھی شان شجاعت اور تہوری جناب امیرؑ و دیگر شیعان سے بعید ہے کہ اونھون نے ذلت کو عزت پر مقدم رکھا اور کچھ بھی اپنی ذوالفقار کا جسنے جبرئیلؑ کے پر کاٹے اور جعفر جن کو قتل کیا جوہر نہ دکھلایا ایسے وقت مین تو قدرت یداللہی کو کام فرمانا واجب تھا اور جرأت شہیدان کربلا کا نمونہ دکھلانا مناسب تھا ورنہ خلعت غالبؑ علی کل غالب کا آپکے قد اقدس پر نازیبا معلوم ہوتا ہے بیت اگر دوزی بہ قد زشت دیبا ء زدیبائے نگردد زشت زیبا۔ واضح ہو کہ جناب امیرؑ کی بیعت مین مورخین کا اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ آپنے بعد رحلت آنحضرت صلعم کے تیسرے دن صدیق اکبر کی بیعت کی اور بعض کا قول ہے کہ بعد رحلت حضرت زہرا کے کہ رحلت رسول اللہ سے چھ ماہ بعد واقع ہوئی آپنے بیعت کی غرض بیعت کرنا جناب امیرؑ کا صحیح تواریخون سے اسطرح سے مرقوم ہے کہ جناب امیرؑ نے صدیق اکبر کو اپنے مکان پر طلب کرکے یہ شکایت کی کہ اے ابوبکرؓ تم جانتے ہو کہ مین زمانہ رسول اللہ مین مثل دیگر عظمائے صحابہؓ کے اصحاب شوری سے تھا کیا وجہ جو داخل بیعت نہ کیا گیا خلیفہ برحق نے عذر معقول پیش کیا جناب امیرؑ نے قبول فرمایا پس اوسیدم بہ خوشی تمام بیعت کی طعن دوم یہ کہ ابوبکرؓ و عمرؓ نے ارادہ قتل علیؑ ابن ابی طالب کا کیا تھا چنانچہ حق الیقین مین ہے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ

خالدؓ کو مقرر کیا تاکہ حالت نماز مین جناب امیرؑ کا سر کاٹ لے جناب امیرؑ جب مسجد مین
آئے ازراہ تقیہ ابو بکرؓ کے پیچھے اپنے نماز ادا کی خالد اونکے پہلو مین تلوار لئے ہوئے کھڑا تھا
ابو بکرؓ نے خالدؓ کو منع کیا حضرتؑ نے کہا کہ اے خالد کیا تھا خالدؓ نے کہا کہ مجھکو ابو بکرؓ
و عمرؓ نے حکم دیا تھا کہ آپکو گردن ماروں اگر سیدھم ابو بکرؓ مجھکو منع نکرتا تو ضرور آپکو مار ڈالتا
سنتے ہی اسبات کے جناب امیرؑ کو غصہ آیا خالدؓ کو اوٹھا کر زمین پر دے مارا عمرؓ نے
کہا کہ بخدای کعبہ سوگند تو اوسے مار ڈال جب آدمیون نے قسم دلائی تب حضرتؑ
نے اوس سے ہاتھ اوٹھایا پھر لپک کر عمرؓ کا گریبان پکڑ لیا الخ جواب اگرچہ یہ
خرافات قابل جواب نہین ہے مگر طعن اول کی روایت بیعت مین تطبیق دینے
سے یقینی تکذیب اس افترای صریح کی ہوتی ہے اس موضوعات واہیات سے
صرف وجوب تقیہ کا ثابت کرنا ہے ورنہ ارادہ قتل در اصل کچھ بھی اثر نہین رکھتا
افسوس است ابن سبا پر کہ شرفاے عرب کی شان مین ایسی روایات بیہودہ
نقل کرتے ہین جو اجلاف ایران کی ذات پر بھی صادق نہین آتی ہین معاذ اللہ منہ
اور غصہ فرمانا جناب امیرؑ کا محض مخالف حلم جناب موصوف کا ہے کیونکہ صفت
آپکے حلم کی جلاء العیون کے ۳ باب ۲ فصل مین یون مرقوم ہے کہ فرمایا جناب امیرؑ نے
ابن ملجم کے حق مین کہ اگر کوئی دیکھنا چاہے میرے قاتل کو وہ دیکھے اس مرد کو بعض
نے حاضرین مین سے عرض کی کہ اے امیر المومنینؑ اسکو کیون نہین قتل کر ڈالتے
فرمایا تعجب ہے مجھکو تمھارے اس کہنے پر آیا قتل کرون مین اوسکو جسنے ہنوز مجھکو قتل
نہین کیا پھر آپنے وقت شہادت تحسین کر کے فرمایا کہ عفو اولی من القصاص
جیسا کہ کافی کلینی کی کتاب الحجۃ باب الاشارۃ مین مرقوم ہے درصورت غصہ
فرمانیکے آپ حلیم نہ ٹھہرے اور قول عفو اولی بھی جناب کا لغو ٹھہرا طعن سوم
یہ کہ ابو بکرؓ نے مخالفت جیش اسامہ بن زیدؓ کی چنانچہ حق الیقین کی ۲ طعن مین یہ

عبارت ہے کہ حضرت رسول خدا نے قریب زمانہ اپنی وفات کے اسامہ کو امیر لشکر
کرکے غزوۂ روم کے واسطے مقرر فرمایا تھا تاکہ وہ رومیون سے اپنے باپ کے خون
ناحق کا بدلہ لے اور موضع موتہ کو کہ وہان اوسکے باپ زید کو شہید کیا تھا غارت کرے
اور شیخین و دیگر مہاجرین و انصار کو اوسکا محکوم بنایا تھا اور لعنت کی تھی اوس پر
جو مخالفت لشکر اسامہ کی کرے اور مکرر سہ کرر فرما دیا تھا کہ جو کوئی اوسکے ساتھ
نجاویگا خدا اوسپر لعنت کریگا اور غرض اس سے یہ تھی کہ مدینہ منافقون سے خالی
ہوجاوے بعد حضرت کے خلافت امیر المومنین کو پہونچے پس اسامہ بموجب ارشاد حضرت بحکم
خاتم رسالت بعد تکرار و مبالغہ آنحضرت کے شیخین و جماعت دیگر صحابہ مدینہ سے
باہر گئے اور جرف مین لشکرگاہ بنایا دوسرے دن اسامہ حضرت رسول خدا کی بیماری کی
حالت سنکر واپس آیا اوسکی ہمراہ شیخین نے بھی مدینہ کو مراجعت کی اوسیدن حضرت
نے رحلت فرمائی الخ اس معاملہ مین شیعون کے تین اعتراض ہین اول یہ
کہ اسامہ امیر تھے اور حضرت شیخین تابع اسامہ خلیفہ نہ تھے پس ضرور ہے کہ حضرت
شیخین بھی خلیفہ نہون واجب تھا کہ دوسرے خلیفہ کی اطاعت کرتے جواب
اس افترا کا یہ ہے کہ اسامہ باقرار مجتہدین شیعہ خلیفہ تھے اس لیئے کہ جب حضرت
رسول خدا نے اسامہ کو واسطے تدارک اہل روم اور بدلہ لینے اونکے والد کے امیر
لشکر کیا تو اونکی خلافت مین کیا شبہ رہا یقیناً خلیفہ ٹھہرے اور ہمراہ کرنا رسول خدا
کا حضرت شیخین کو مصلحتاً بسبب تجربت واسطے تربیت و غمخواری و حمایت و
ہوشیاری و نیز دیگر وجوہات محتملہ کے تھا نہ صرف مطلب رسول اللہ کا تابع کرنے
تھا اور یہ جملہ معترضہ مفتریون کا کہ رسول خدا کی یہ غرض تھی کہ مدینہ منافقون سے
خالی ہو محض براہ نفاق ہے اسکا کچھہ اثر تواریخون معتبرہ مین نہین پایا جاتا پس شیعون کے
اس اعتراض سے یہ عمدہ دستاویز ہاتھہ آئی کہ حضرت شیخین خود مدعی خلافت

نہیں ہوسکے بلکہ بعد بیچ حضرت ابوبکر کو حضرت رسول اللہ صلعم نے اونکو نماز مین امام
است بنایا اور خود بھی امام الانبیاء نے اقتدا فرمائی یہ تمام فضیلت بلا شرکت غیری
بفضل الٰہی حضرت صدیق اکبر کے ہاتھ آئی چنانچہ اسی بنا پر جمہور صحابہ مہاجرین
وانصار و اہل بدر نے اونکو اپنا خلیفہ مقرر کیا اور بادشاہ ذی شان سب نے اونکی بیعت
کی جنمین تمام بنی ہاشم بھی داخل ہیں خواہ اول میں خواہ بالعد اور اسامہ نے بھی
اپنے لشکر کے باوجود حصول شوکت و صولت و عظمت و قوت کے بخوشی تمام بیعت
کی خلیفہ برحق نے اسامہ کو بموجب حکم رسول خدا اوسی خدمت پر بدستور مقرر رکھا
پس اس دلیل معقول سے تمام اعتراض شیعون کے کالعدم ہوگئے اسلیے حضرت
اسامہ کے بیعت کرنے پر کسی مجتہد شیعہ نے الزام جبر و اکراہ کا ہنوز نہیں دیا ہے
دوم یہ کہ حضرت شیخین نے مخالفت لشکر اسامہ کی کی اور جسنے مخالفت کی وہ ملعون ہے
جواب اس تاویل لاطائل کا یہ ہے کہ صحیح کتب اہلسنت مین صرف ارسال
لشکر اسامہ کا ذکر ہے جملہ لعن اللہ من تخلف عنہ کا کوئی اثر نہیں پایا جاتا و بصورت
تسلیم اس الزام سراسر اتہام سے جناب امیر و دیگر بنی ہاشم و حضرت ابوذر و مقداد
و عمار و سلمان بھی بری نہیں ہو سکتے ہین اس لیے کہ اوس دم یہ سب بزرگ بھی تو
حاضر تھے تخصیص حضرت صدیق اکبر کی کیا ہے سواے اسکے جب بقول شیعیان
حضرت اسامہ خود ہی واپس آئے مخالفت کہاں رہی سوم یہ کہ حضرت شیخین
نے رسول خدا کے حکم سے انحراف کیا جو منحرف ہوتا ہے وہ مومن نہیں جواب
اس کا یہ ہے کہ جب باقرار شیعیان حضرت شیخین مدینہ سے باہر ہمراہ لشکر اسامہ
چلے گئے پھر انحراف کہاں۔ طعن چہارم قصہ قرطاس اصل یہ قصہ
اہلسنت کی معتبر کتب مین صرف اسقدر ہے کہ رسول خدا نے شدت بیماری
مین کسی وقت فرمایا کاغذ لاؤ تو مین تمکو لکھدون تاکہ پھر تم کبھی گمراہ نہو جب

حضار حضرت سے باہم قیل قال کرنے لگے بعض کہتا کاغذ و قلمدان لانا چاہیے
بعض کہتا کہ حضرت کو اگر لکھنے مین تکلیف ہوگی بعض کہتا کہ حضرت کو غلبہ مرض سے
ہذیان ہو نعوذ باللہ بعض کہتا کہ اس معاملہ کو حضرت سے پھر دریافت کرنا ضرور ہے
جب حضرت نے صحابہ کو جھگڑتے دیکھا بنظر مصلحت فرمایا کہ اے بھائیو
خاموش ہو اسوقت مجھکو شدت درد سے کمال ہی تکلیف ہے جھگڑنے
سے کیا فائدہ ہمکو کتاب اللہ کافی ہے باوجود منع کرنے حضرت عمرؓ کے پھر بھی بعض
نے حضرت سے کیفیت پرچہ قرطاس کی دریافت کی حضرت نے فرمایا کہ تم سب
نزع کے وقت میرے پاس سے ہٹ جاؤ پس کتابت موقوف رہی شیعون نے
بسبب عناد قلبی کے کہ بہ نسبت حضرت فاروق اعظم رکھتے ہین صرف اتنی ہی سی
بات کا بتنگڑ بنا دیا اور قسم قسم کے الزام واتہام آپکی جانب عائد کر دیے جنکا یقین
جاہل بھی نہین کر سکتے اول یہ کہ عمرؓ نے حکم رسول اللہ کی تعمیل نکی جواب
اسکا یہ ہے کہ اگر حضرت عمرؓ نے تعمیل نکی تو جناب امیرؓ پر فرض تھا کہ جھٹ پٹ
کاغذ و قلمدان لیکر رسولؐ خدا کے حضور مین حاضر ہو جاتے اور عرض کرتے کہ
جو کچھ ارشاد ہو قلمبند کر لیا جاوے کیا امر مانع تھا جو آپ بھی ردّ و بدل صحابہؓ
مین شریک رہے کیا سبب تھا کہ باوجود علم و یقین اسبات کے کہ ضرور ہی
سند مستند میری سے نیابت کی لکھی جاویگی آپنے توجہ نہ فرمائی اور مطلق
حکم رسولؐ اللہ کا خیال نہ کیا حالانکہ جانتے تھے کہ قول پیغمبرؐ کا وحی ہے اس
صورت مین جناب امیرؑ سب سے بڑھکر نافرمان ٹھہرے اس لیے کہ آپ تو
اکثر کتابت وحی بھی کیا کرتے تھے غرض شیعون کی اس افترا سے صرف یہ ہے
کہ اکثر وحی الٰہی مطابق رائے مصلحت پیرای حضرت عمرؓ کے نازل ہوتی تھی
اور آپ ہمیشہ حضور مین رسولؐ خدا صلعم کے مشیر خوش تدبیر بھی تھے اوس سے

مخالفت کیجاوے ورنہ معترضین کے الزام بیجا کے مضمون سے ہی صاف ظاہر ہے
کہ حضرت عمرؓ نے ہرگز مخالفت و عدول حکمی نہین کی اس لیئے یہ فرمانا حضرت عمرؓ
کا کہ ہمکو کتاب اللہ کافی ہے اس مصلحت سے تہا کہ رسول اللہ کو بسبب جھگڑے صحابہ
کے تکلیف نہو یہ امر ہرگز داخل نافرمانی نہین بلکہ سبقت آپکی محض براے مصلحت
تھی اور یہ فرمانا بہی حضرتؐ کا کہ میرے سامنے سے چلے جاؤ عتاباً نہ تھا اور اگر تہا
تو اس تہدید سے جناب امیرؑ نیز دیگر بنی ہاشم کہ اوسوقت موجود تھے بری نہین
ہوسکتے ہین تخصیص حضرت عمرؓ کی کیا ہے اس پر ہم ایک مثال بیان کرتے ہین وہ
شیعون کی بہی تفاسیر مین موجود ہے کہ ایک مرتبہ ناقہ حضرت صدیقہؓ کا راہ مین
رہگیا تہا منافقین نے موقع سخن پاکر حضرت عائشہؓ پر زبان طعن کہولی جب حضرتؐ
سنا آپکو کمال ہی ورجہ کا رنج ہوا جناب امیرؑ نے واسطے رفع رنج رسول کریمؐ کے عرض کی
یا رسول اللہ عائشہؓ کو طلاق دیدیجیے رسول مقبولؐ نے تامل فرمایا آیہ تطہیر
حضرت صدیقہ کی شان مین نازل ہوئی منافقین پشیمان ہوئے اور بہ فضل
رحمان احترام و اکرام حضرت ام المومنینؓ کا زیادہ ہوا اسی قبیل سے اس معاملہ کو
بہی قیاس کرنا چاہیئے کہ حضرت امیرؑ نے واسطے رفع رنج حضرتؐ سے عرض کی کہ
حضور عائشہ کو طلاق دیدین ویسے ہی حضرت عمرؓ نے بہی واسطے رفع رنج حضرتؐ کے
کہ غلبہ مرض الموت سے بیتاب تہے حضار سے جو درباب قرطاس نزاع کرتے تھے
کہا کہ ہمکو کتاب اللہ کافی ہے تو گناہ کیا کیا قطع نظر یہ خطاب تو عام ہے خصوصیت
حضرت عمرؓ کی کیا تھی اوس مجمع مین تو جناب امیرؑ و حضرت حسنینؑ و دیگر بنی ہاشم
بہی تہے پس باعتقاد شیعان یہ صاحب بہی مرتکب معصیت ٹھہرے بلکہ
تخصیص اس الزام بیجا کی نسبت جناب امیرؑ وغیرہ کے سب سے بڑھکر لازم
آتی ہے بوجہ چند اول آپ کاتب وحی بہی تہے دوم حالت بیماری مین آپ ہی

حضرت صلعم کے بعد ہمارے تئیں بعد آپ ہی کی نیابت کا جھگڑا اٹھا جب تشیع متاخرین نے
دیکھا کہ فی الواقع جناب امیر و غیرہم بھی اسی قدین داخل ہو گئے تو اس مضمون سے شرمندہ
ہو کر اس طعن کو اپنی تصنیفات سے نکالنا شروع کیا چنانچہ خواجہ نصیر الدین نے
باوجود تعصب تجرید الاعتقاد میں کچھ ذکر بھی قرطاس کا نہیں لکھا تواریخ جانبین سے
ثابت ہے کہ قصہ قرطاس پنجشنبہ کو واقع ہوا اور رسول خدا صلعم نے دوشنبہ کو رحلت
فرمائی اس مدت کے درمیان میں اکثر اوقات حضرت کو افاقہ بھی ہوا مگر آپ نے پھر
قرطاس کا کچھ ذکر نہ فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ ذکر قرطاس بالوحی نہ تھا اگر بالوحی ہوتا
تو حضرت ضرور ہی ابلاغ فرماتے کقولہ تعالے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک
من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ ترجمہ اے رسول پہونچا تو اس چیز کو کہ نازل کی طرف
تیرے رب تیرے سے اور اگر نہ پہونچاوے تو پس نہ پہونچائی تو نے رسالت اسکی
اسکا جواب شیعوں پاس سوائے اسکے کہ تقیہ یعنی معذوری خدا و رسول و جناب
امیر کا حیلہ پیش کریں اور کچھ نہیں ہے ہم اس حیلہ کی بھی تردید دوسری آیہ
کریمہ سے کرتے ہیں کقولہ تعالے یا ایہا النبی اتق اللہ ولا تطع الکافرین والمنافقین
ترجمہ اے نبی ڈر تو اللہ سے تئیں اور نہ اطاعت کر تو کافروں اور منافقوں کی کہو
اس آیت سے صاف معلوم ہو گیا کہ جو کچھ خاطر اقدس میں گذرا وہ بالوحی نہ تھا
بلکہ کوئی امر آسان تھا جسکی تبلیغ کی ضرورت نہ تھی ورنہ رسول اللہ بالضرور ابلاغ
فرمان الہی فرماتے پس انہیں وجوہات معقولہ کے سبب جمیع صحابہ نے قول حضرت
عمر کا تسلیم کیا چونکہ از کج فہمی کی متاخرین شیعہ کی دلمیں یہ خدشہ گذرا کہ رسول اللہ کو اس قصہ سے مراد یہی
کہ خلافت جناب امیر کا نام لکھدیں چنانچہ حق الیقین کے طعن اول مطاعن عمر میں مرقوم ہے بایدکہ از آنحضرت
مشتمل بر مصالح بہت شد از رقیابت وقت است این کہ آنکہ خلیفہ و جانشین عالم عادل معصوم تعین کنند کہ تمام
باشد جمیع مصالح امت عموم مسائل دین و خطا ہرو دانیا شد الخ یہ وہم ہی شیعوں کا محض

خلاف ہے اسلیے کہ اونکی معتبر کتب مین مرقوم ہے کہ رسول اللہ صلعم نے بمقام غدیر
ستر ہزار آدمیون کے روبرو خطبہ پڑھا اور جناب امیر کو اپنا قائم مقام بھی بنایا اور سب
تمام حاضرین نے بیعت کی پس جس بات کو ستر ہزار آدمی جانتے ہون پھر اوسی
معاملہ مین پرچہ لکھنے کی حضرت صلعم کو کیا ضرورت تھی ہان اگر یہ کہا جاوے کہ حضرت
کو پرچہ قرطاس لکھوانا در باب خلافت حضرت صدیق اکبر یا حضرت عمر کے
منظور تھا تو بجاے خود ہے اسلیے کہ مجمع البیان شیعہ مین تفسیر آیہ کریمہ واذ اسر النبی
الی بعض ازواجہ حدیثا کی یہ لکھی ہے کہ رسول اللہ نے حفصہ سے فرمایا کہ بعد میرے
ابو بکر و تیرا باپ یعنی عمر مالک امت ہونگے اور بادشاہی کرینگے حفصہ یہ راز سنکر
خوش ہوگئے اور عایشہ سے یہ بھید کہدیا اسیطرح سے خلاصۃ المنہج کے مضمون
سے مترشح ہوتا ہے دیکھو اس راز پوشیدہ کو کہ سواے حضرت رسول خدا و حضرت
حفصہ و حضرت عایشہ کے اور کوئی نہین جانتا تھا اگر حضرت کو لکھوانا خلافت کا
بنام حضرت شیخین منظور تھا تو بعید نہ تھا یا حضرت کا مقصود اوس وصیت لکھنے کا
جسکا مذکور ذکر خلافت مین ہو انسبت حضرت امیر و دیگر بنی ہاشم کے یہ تھا کہ جب
حضرت شیخین خلیفہ ہون تو تم اون سے خلافت پر جھگڑا نکرنا تاکہ انتظام اسلام مین
خلل واقع نہو یہ امر بھی قرین قیاس ہوسکتا ہے دوم یہ کہ شیعہ کہتے ہین کہ حضرت
عمر نے بے ادبی کی کہ کلمہ ہذیان کو حضرت کی طرف منسوب کیا جواب اس کا
یہ ہے کہ اول تو اس افترا کا کچھ بھی اثر کتب اہلسنت مین نہین ہے بغرض تسلیم
حاضرین بالخصوص جناب امیر و دیگر بنی ہاشم پر واجب تھا کہ حضرت عمر کو اس خطا
پر قتل کر ڈالتے شیعون کے اس الزام بے اصل سے جناب امیر و دیگر بنی ہاشم
و باقی ماندہ چار چھ اصحاب گنہگار ٹھہرے اس صریح اتہام سے یہ بات باعتقاد
شیعیان پیدا ہوئی کہ جناب امیر شجاع نہ تھے اور حضرت رسول خدا کے ہی زمانہ مین

حضرت عمرؓ سے ڈرتے تھے سوم یہ کہ شیعہ کہتے ہین کہ عمرؓ نے رفع صوت کی سید الانام
کے حضور مین یعنی چلا کر بولے حالانکہ بموجب آیہ کریمہ رفع صوت ممنوع ہے کقولہ تعالیٰ
یاایہا الذین امنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ترجمہ یعنی اے ایمان والے لوگو نہ بلند کرو
تم آواز اپنے نبیؐ کی آواز پر اس وجہ سے حضرت کو غصہ آیا اور سب کو اپنے آگے سے
نکال دیا الخ جواب اسکا یہ ہے کہ ہرگز ثابت نہین ہے کہ حضرت عمرؓ نے رفع
صوت کی بلکہ جن صاحبون نے رفع صوت بھی کی تھی تو اون پر بھی کچھہ عتاب الٰہی نہین ہوا
اسلئے کہ خاص نبیؐ کی آواز پر عام کو آواز بلند کرنا ممنوع ہے نہ یہ کہ آپسمین باآواز
بلند باتین نکرین اور یہ فرمانا رحمت العالمینؐ کا کہ اسوقت میرے پاس سے ہٹ جاؤ
ازراہ وصیت و نصیحت کے تھا یا واسطے رفع تکرار صحابہؓ یا بسبب نازک مزاجی علالت
کے ہرگز دلیل خشم نہین اگر ہے تو جناب امیرؓ بھی اس الزام سے باہر نہین ہوسکتے
ہین طعن ششم یہ کہ عثمانؓ بن عفان نے بے ادبی کی کہ کچھہ حصہ قرآن کا جلوا دیا
اب قرآن ناقص باقی رہگیا اور جو قرآن کہ کامل ہے وہ امامؑ آخر الزمان کے پاس
موجود ہے چنانچہ حق الیقین ملا کے طعن سوم مطاعن حضرت ابوبکرؓ احوال حضرت
علیؑ مین مرقوم ہے کہ آنحضرتؐ نے گھر مین بیٹھکر قرآن جمع کیا جب مسجد مین لیکر
آئے عمرؓ نے کہا کہ ہمکو حاجت تمھارے جمع کئے ہوئے قرآن کی نہین ہے حضرت نے
فرمایا کہ تو دوبارہ اس قرآن کو نہ دیکھے گا جبتک کہ میرا فرزند مہدی ظاہر نہ کرے
یہ کہکر گھر کو لوٹ گئے اور اسی کتاب کے طعن ہفتم مطاعن عثمانؓ مین یون مرقوم
ہے کہ عثمانؓ نے چاہا کہ قرآن کو جمع کرے زید بن ثابت کو حکم جمع کرنے قرآن
کا دیا اور مصاحف دیگر کہ عبداللہ بن مسعود و دیگر صحابہؓ کے پاس موجود تھے چھین
چھین کر جلوا دیئے بعض کا یہ قول ہے کہ دیگ مین جوش کرکے جلوا دیئے تا
کسیکو اوسپر اطلاع نہو پھر اسی کتاب مین ہے کہ اب جو باقی ہے وہ مصحف عثمانی ہے

اور منہج الفاضلین کے سہم باب ۵ فصل مین ہے کہ عثمانؓ نے بعض آیات قرآن کو نکلوا کر جلوا
دیا۔ اور اصول کلینی کی کتاب الحجۃ باب فیہ نکت ونتف مین بکثرت روایات دربارۂ
نقصان قرآن آئمہؑ سے منقول ہین بخوف طوالت مختصر بیان کیا گیا غرض تمام
شیعہ یقیناً قرآن پاک کو ناقص جانتے ہین جواب اس بہتان عظیم کا یہ ہے کہ
یہ قرآن لاریب فیہ وہی ہے جسکی حفاظت کاملہ کا وعدہ خدا تعالی نے فرمایا ہی شبہ
اوسکو حضرت ذی النورینؓ نے اپنے عہد خلافت مین بڑی کوشش سے باتفاق
جناب امیرؑ و دیگر مشاہیر صحابۂ رسول اللہ جمع کیا اور اون ماسوای قرآنون کو جو
بعض کے پاس بے ترتیب و غلط تھے لیکر محو کردیے تا کہ سب کے پاس صحیح قرآن
ہوجاوین اور کوئی مخالف اوس مین مثل دیگر کتب سماویہ کے تحریف و تبدیل
نکرسکے بات حق یہ ہے کہ اگر حضرت عثمانؓ قرآن پاک کو صحیح الترتیب نکردیتے تو
بالضرور مثل توریت و انجیل و زبور وغیرہ کے محرف و مختلف ہوجاتا پس یہ امر
جلیل القدر بہترین حسنات حضرت عثمانؓ سے ہے اور قیامت تک اہل ایمان
مین جاری رہیگا لہذا یہ بہت بڑا داغ جگرسوز اہل نفاق کے دلون پر ہے بیت
بمیر تا برہی ای حسود کین رنجی ست * کہ از مشقت او جز بمرگ نتوان رست۔ اگر
کہین کہ آیات فضائل امیر المومنینؑ و اہلبیتؑ کو حضرت عثمانؓ نے نکال ڈالا تو یہ
بہی محض غلط ہے اسلیئے کہ سورۂ ہل اتی و آیہ مباہلہ و دیگر آیات بینات شان مین
جناب امیرؑ و اہلبیتؑ کے موجود ہین چنانچہ تفاسیر فریقین سے ثابت ہے اگر کہین کہ
آیات خلافت کو معدوم کردیا تو یہ بات بھی صحیح نہین اس لیے کہ آیات خلافت
بہی قرآن مین موجود ہین جیسا کہ تفاسیر فریقین سے ذکر اصحابؓ و ذکر خلافت مین
بیان کی گئین پس اون آیات محکمات سے صاف ظاہر ہے کہ واقعی یہ نعمت
عظمی النصیب خلفاء الراشدینؓ کے ہوئی منجملہ مہاجرینؓ۔ اصحابؓ بدرؓ و شریکیں

[illegible] پوری اصلاح ... یاد رکھا گیا کہ قرآن میں کوئی [illegible]
[illegible] قرآن سے اگر یہ جو بھی ہوتا تو شیعہ اسی کا بہت بنا دیتے [illegible]
جواب اسکا ... قرآن سے قرآن کو جلوا دیا یہ بے ادبی کی ہم کہتے ہیں
عثمانؓ نے قرآن کو جلوا یا اور نہ بے ادبی کی بلکہ جو کچھ کہ جلایا گیا وہ ماسوا
قرآن تھا اور یہ فعل بے ادبی ہرگز نہیں اگر بے ادبی ہے تو اس سے بڑھکر
بکثرت بے ادبیاں معتبر کتب شیعہ میں آئمہ سے منقول ہیں چنانچہ [illegible]
بن جہم ہلالی نے امام جعفر صادقؑ سے یہ روایت کی ہے انہ قرأ ولا تکونوا کالتی
نقضت غزلها من بعد قوة انكاثا تتخذون ايمانكم دخلا بينكم ان تكون ائمة
هي ازكى من ائمتكم فقلت جعلت فداك ائمة قال اي والله قلت انما [illegible]
قال وما اربى واومى بيده فطرحها اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ اس
آیت میں حضرت امام جعفرؑ نے امة کی جگہ آئمہ پڑھا تو زید مذکور نے عرض کی کہ
اے حضرت کیا یہاں آئمہ ہے فرمایا ہاں زید کہتا ہے کہ پھر میں نے عرض کی کہ لوگ
تو اربی پڑھتے ہیں اور آپنے ازکی پڑھا فرمایا اربی کیا چیز ہے پھر قرآن کو ہاتھ سے
ہاتھ میں لیکر زمین پر پٹک دیا واضح ہو کہ شیعوں نے اپنے مطلب کے موافق تکونوا کی بجائے
یکونوا اور امة کی بجائے آئمة اور اربی کے بجائے ازکی اور من امة کی بجائے
من ائمتکم بنا لیا ہے ورنہ قرآن میں اسطرح سے ہے ولا تکونوا کالتی نقضت غزلها
من بعد قوة انكاثا تتخذون ايمانكم دخلا بينكم ان تكون ترجمہ اور نہ ہو تم جیسے وہ عورت
کہ توڑا اپنا سوت محنت کے پیچھے ٹکڑے ٹکڑے کہ ٹھہراؤ اپنی قسمیں پیٹھنے کا بہانہ
ایک دوسرے میں اسواسطے کہ ایک فرقہ ہو کہ زیادہ وہ چڑھا ہو دوسرے فرقہ سے
دیکھو اس کا نام بے ادبی ہے جو امام صاحب موصوف نے کلام پاک کے ساتھ کی
اگر حضرت عثمانؓ نے اوراق مشکوکہ و مشتبہ کو بنظر مصلحت محو کروا دیا تو یہ بات کسی

طرح سے داخل بے ادبی نہین ہوسکتی ہے اگر آپ ایسا نکرتے تو بیشک شیعہ قرآن مین
شامل ہو دو نصارا التحریف و تبدیل کر ڈالتے پس اسلام مین ضرور تفرقہ پڑجاتا
جیساکہ علماے شیعہ مین تفرقہ پڑا ہے بعض فرماتے ہین کہ یہی قرآن صحیح ہے بعض کہتے ہین
کہ یہ کتاب عثمانی محض غلط ہے بہت اگر کہین سچ تو فضیلت ہو صحابہ کی ثبوت +
اور کہین بوٹ تو ایمان سے خارج ہون امام ۔ ع اینہا ز تو آید و چنینہا تو کنی دوم
شیعہ ناپاک کو مرد ہو خواہ عورت قرآن پاک کی تلاوت کرنا جائز ہے جیساکہ استبصار
مین مرقوم ہے لا باس ان تتلو الحائض والجنب القرآن اور من لا یحضرہ الفقیہ مین ہے کہ قرآن بقدر
آیت الکرسی پاخانہ مین پڑھنا درست ہے ناو دیکھو یہ ہین بہت بڑی بے ادبیان کلام
ربانی کے ساتھ مگر کانے دوسرے کی پہلی او گنتی ہے اور اپنے ٹینٹ پر نظر نہین
کرتے بہت چشم سے کر تو دیکھو صاحب ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے سوم
اے شیعو کل کی تو بات ہے معرکہ اجودھیا کہ کچھ کم معرکہ کربلا سے نہ تھا یاد کرو کہ
جب کفار اشرار نے کلام الٰہی جلائے اور غریب مسلمانون نے اوراق سوختہ حکام
لکھنؤ کو کا اعداد مین کوفہ سے کم و زیادہ نہین ہے دکھائے سب نے آنکھون پر پٹی باندھ
لی اور کانون مین کو دڑا ٹھونس لیا نہ کسی نے مظلومون بیکسون کی دادرسی کی
اور نہ انکو کسی نے مدد دی بلکہ خلاف اسلام کفر کے حامی بنگئے آخر قرآن کی ایسی
مار پڑی کہ طبقہ او لٹ گیا اور سارا کارخانہ پلٹ گیا پھر بھی خوف خدا نہین ہے افسوس
قوم ناحق شناس پر کہ بیچارے حضرت عثمان خیرخواہ امت شفیع استان کو
بسبب احراق اوراق مشکوکہ محرق قرآن ٹھہراوین اور اپنی بے ادبیون پر نظر نہ
فرماوین ع خمیر مایہ دوکان شیشہ گر سنگ ست ۔ واضح ہو کہ یہ قصہ کتب صحیحہ مین
صرف اس قدر ہے کہ جب قرآن پاک کی قراتون مین اس حد کو اختلاف پڑا کہ
اکثر عوام الفاظ غیر منزلہ کو پڑھنے لگے اور اختلاف قراتون کا بہانہ پکڑنے لگے

اور بعض مصنفوں نے مثل مصحف ابی کعب کے قرأتین شاذہ نہیں اور اکثر آیتیں منسوخ
التلاوہ اور بعض الفاظ تفسیر ان کے جنکو جناب رسالتمآب وقت تلاوت بیان
فرماتے تھے لوگ داخل قرآن سمجھتے تھے اسیطرح سے مصحف ابن مسعود کا حال تھا
کہ برخلاف اجماع و تواتر کے دعا قنوت کو داخل قرآن جانتے تھے اور سورہ
معوذتین کو قرآن سے خارج کرتے تھے جیسا کہ استاد کلینی نے تفسیر البیت میں
ابی بکر حضرمی سے یہ روایت کی ہے قال قلت لابی جعفر ان ابن مسعود کان یمحو المعوذتین
من المصحف قال کان ابی یقول انما فعل ذلک ابن مسعود برایہ وھما من القرآن
ترجمہ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفرؑ سے پوچھا کہ ابن مسعود معوذتین یعنے
قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس کو اپنے قرآن سے مٹا دیتے تھے کہا اوس نے
کہ میرا باپ کہتا تھا کہ یہ فعل ابن مسعود کا اپنی رائے سے تھا معوذتین البتہ قرآن میں
سے الغرض ایسے وجوہات سے حضرت عثمان غنی خیر خواہ امتؐ نے بمشورہ جناب امیر
و حضرت حذیفہ ابن الیمان و دیگر صحابہ کبار رضی اللہ عنہم ارادہ فرمایا کہ ایک مصحف میں قرآن
جمع ہو جاوے اور اختلاف تمام عرب و عجم کا اوٹھ جاوے صحابہ نے اسکو پسند کیا
چنانچہ ابی کعب نے اپنا مصحف اور سید مع بخوشی تمام حوالہ حضرت عثمانؓ کیا مگر ابن مسعود
نے اپنا مصحف نہ دیا اسبات پر غلامان حضرت عثمانؓ سے کسیقدر شکر رنجی بھی ہوئی
نہ وہ اخراج قرأت شاذہ وغیرہ پر راضی ہوے اور نہ ادخال معوذتین پر جب حضرت
عثمانؓ نے یہ تنازعہ کا حال سنا ابن مسعود سے بہت کچھ معذرت کی اور تمام نقصان
نا مکملی قرآن کے سمجھائے ابن مسعود اسپر بھی راضی نہوئے اگر اس عذر واجبی اور
وجہ لازمی کو ابن مسعود نے قبول نہ کیا تو حضرت عثمانؓ کی نسبت طعن کیا ہے
یہ امر ہرگز باعث الزام نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ ایسے معاملات عالم سیاست
میں کثیر الوقوع ہیں خصوصا جسمیں دین میں رخنہ پڑنے لگے یا خلاف جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم

جناب امیرؑ بھی شریک ہوں کوئی شریعت پر اڑے رہنے لگے تو مجبور کیا گیا تعصب و عداوت صحابہ
اونہوں کے واسطے تھی اب باقرار معتمد مجتہد شیعہ مسمیٰ سلطان ... دلائل ... تفسیر ...
مین مرقوم ہے کہ جناب امیرؑ نے خلاف حدیث لا تعذبوا بعذاب اللہ ایک لوطی کو آگ مین
جلایا اور ابوموسیٰ کا گھر لٹوا کر پھنکوایا اور حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ کی ہتک عزت
کی اور اپنے بھائی حقیقی حضرت عقیلؓ ابن ابی طالب کو ایسا تنگ کیا کہ وہ جنگ
صفین مین رنجیدہ خاطر ہو کر حضرت معاویہؓ سے جا ملے ہم حضرات شیعہ سے پوچھتے
ہین کیا یہ لوگ صحابیؓ نہ تھے جنکے حقوق صحبت برسہا برس کی جناب امیرؑ نے رعایت
نہکی اگر اسوزی خلافت پناہ کی قرآن سوزی سے ظاہر ہے تو جان سوزی امامت
دستگاہ کی انسان سوزی سے روشن و باہر ہے پھر بھی زمین و آسمان کا فرق ہے
کہ وہان ماسواے قرآن جلا تو یہان نفس انسان ع سخن شناس نہ دلبرا خطا
اینجاست - اب ہم بدلائل عقلی و نقلی ثابت کرتے ہین کہ درحقیقت یہ قرآن صحیح الترتیب
ہے اس مین مطلق تبدیل ترتیب کو دخل نہین ہے اول یہ کہ اگر یہ قرآن معاذ اللہ
بے ترتیب ہوتا تو جناب امیرؑ کہ بڑے متقی تھے ہرگز تلاوت نہ فرماتے اور نہ اپنی
اولاد امجاد کو ایسے قرآن کی تلاوت کی تاکید فرماتے بلکہ اپنے زمانہ خلافت مین قطعی
منع کر دیتے کہ کوئی اس قرآن بے ترتیب کو نہ پڑھے پس رواج دینا و تلاوت
کرنا جناب امیرؑ کا صحت ترتیب پر دال ہے دوم اگر اس قرآن مین کچھ شک
ہوتا تو آئمہؑ ہرگز اپنے دست پاک سے نقلین نہ کرتے چنانچہ اکثر مقامون پر قرآن
آئمہ کے نقل کئے ہوے ہنوز موجود ہین - سوم اگر اس قرآن مین کچھ بھی شبہ ہوتا
تو آئمہ و مجتہدین شیعہ مطلق تفاسیر نہ لکھتے مثل تفسیر حسینی و مجمع البیان و منہج الصادقین
و خلاصۃ المنہج و عمدۃ البیان وغیرہ کے چہارم امام مہدی نے فرضی قرآن مرتبہ
جناب امیرؑ کو جسکا نتیجہ خاص ہدایت تمام ہے کیون غائب نکرتے کیونکہ کام انبیا و اولیا کا

ہدایت کرنیکا ہے نہ بندگان خدا کو گمراہ کرنیکا نتیجہ اگر مجتہدین شیعہ کو صحت قرآن پر
یقین کامل نہوتا تو وہ نادم ہوکر ہرگز اس طعن کو انکی کتب معتبرہ سے نہ نکالدیتے جیسا
کہ خواجہ نصیر طوسی نے اس طعن کو اپنی تجرید العقائد مین نہین لکھا ششم
مجمع البیان طبرسی مین ہے ذکر الاجل المرتضی علم الہدی ذو المجد ابو القاسم علی
بن الحسین الموسوی ان القرآن کان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
مجموعا مولفا علی ما ھو علیہ الآن واستدل علی ذالک بان القرآن کان یدرس و
یحفظ جمیعہ فی ذالک الزمان حتی عین علی جماعۃ من الصحابۃ فی حفظہم وانہ کان یعرض
علی النبی صلعم ویتلی علیہ وان جماعۃ من الصحابۃ کعبد اللہ بن مسعود وابی کعب
وغیرھما ختم القرآن علی النبی صلعم عدۃ ختمات وکل ذالک یادنی تامل یدل علی
انہ کان مجموعا مرتبا غیر منثور ولا مبثوث وذکر ان من خالف الامامیۃ و
الحشویۃ لا یعتد بخلافہم فان الخلاف مضاف الی قوم من اصحاب الحدیث نقلوا
اخبارا ضعیفۃ ظنوا صحتہا لا یرجع بمثلہا عن المعلوم المقطوع علی صحتہ
ترجمہ ذکر کیا علی بن الحسین الموسوی نے کہ قرآن تھا حضرت پیغمبر صلعم کے وقت
مین جمع اور ترتیب کے ساتھ اس طور پر جیسا کہ اب موجود ہے اور وہ دلیل لایا اس
بات پر اس طرح سے کہ حضرت پیغمبر صلعم کے وقت مین قرآن پڑھا جاتا تھا تمام وکمال
اور ایک جماعت صحابہ کے مثل ابن مسعود و ابن کعب وغیرہ نے ختم کئے بہت ختم روبرو
حضرت کے اور ادنی تامل سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب باتین دلالت کرتی ہین کہ قرآن
مرتب تھا پراگندہ نہ تھا اور ذکر کیا اوس نے کہ جس نے امامیہ یا حشویہ نے کچھ اس قرآن موجود
مین اختلاف کیا اوسکا اعتبار نہین اس واسطے کہ وہ خلاف اون لوگون کا ہے جنہون نے
اخبار ضعیفہ نقل کئے ہین اور اونکو صحیح سمجھے پس معلوم یقینی کو چھوڑ کر اون کا قول
معتبر نہوگا ہفتم حق الیقین کے ۵ باب ۵ مقصد مین ہے کہ بہترین معجزات آنحضرت

صحابہ کا قرآن مجید ہے روز قیامت تک باقی رہیگا ہشتم مصائب النواصب کے جلد
رابع طائفہ امامیہ مین ہے کہ تغیر ہونا قرآن مین قول جمہور امامیہ کا نہین ہے مگر تھوڑون
نے اوسے لکہا ہے اور وہ لائق اعتماد کے نہین ہے نہم تفسیر مجمع البیان کے خطبہ مین
مذکور ہے کہ یہی قرآن صحیح ہے الحاصل اے ابن سبا کے مریدو تعصب کے سر پر خاک
ڈالو اور اس قرآن کو سچا سمجھو ورنہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاؤگے اور تمہارے
ایسے عقائد پر مکائد سے تمام امام اور مجتہدین بیدین سمجھے جاوینگے مصرعہ
تیشہ بر پائے خود زد ابلہ طعن ششم تجرید العقائد مین خواجہ نصیر نے لکہا ہے
کہ عثمانؓ سے اصحاب رسول اللہ اس وجہ ناراض تھے کہ قتل کر ڈالے گئے
اور لاش اونکی پڑی رہی بعد تین روز کے دفن ہوئے متاخرین نے اس پر
بہی چند اہانت اضافہ کی ہین چنانچہ حق الیقین کے ۔ اطعن مین مرقوم ہے کہ
اہل مدینہ نے عثمانؓ کی لاش کو نہ غسل دیا نہ نماز پڑہی نہ دفن کیا جناب امیرؑ اس
فعل سے خوش ہوئے جواب اس بہتان عظیم کا بچند دلائل معقولہ یہ ہے اول
تواریخ طرفین سے ثابت ہے کہ حضرت عثمانؓ غنی نے اپنے عزیزون اور قریبون
کو بموجب ذوی القربی مالا مال کر دیا تھا اس سبب سے اونکے رشتہ دارون مثل حضرت
طلحہؓ و حضرت زبیرؓ و حضرت امیر معاویہؓ و حضرت عمروؓ بن العاصؓ و غیرہم جماعہ کثیرہ
اور اونکے غلام صدہا زر خرید و جان نثار سے بقصد قصاص خون حضرت عثمانؓ کا
کیا تھا اس سے مدینہ مین فتنہ عظیم برپا ہوا ایس کیونکر ممکن ہے کہ جس کے بکثرت
رشتہ دار و غلامان جان نثار ہون اوسکی لاش تین روز تک بے گور و کفن پڑی
رہے ولو فرضنا اگر ایسا ہی ہوا ہو تو اس مین حضرت عثمانؓ کی توہین کیا ہے یہ
حادثہ معرکہ کربلا سے بڑہکر نہین ہے ذرا شہدائے کربلا کی اہانت و اہلبیتؑ کی ذلت
کو غور فرماوین جسکو معاذ اللہ شیعہ بڑے آب و تاب سے ہر سال مرثیون مین

فخر ہے پڑہواتے ہین بلکہ بہت کچھ جہوٹ اپنی طرف سے ملاکر عوام کو سنواتے ہین پنجم
اس کا نام اہانت ہے دوم جامع عباسی کے دسوان باب مین ہے کہ جنت البقیع
نخلستان مہاجرین کا تہا حضرت رسالت پناہ نے واسطے مصالح مسلمانون
کے خاص کیا تہا جب حضرت عثمانؓ بہی اوسے مقام بزرگ مین کہ مدفن ازواج
مطہرات و اولاد امجاد و اکثر صحابہؓ باصفا و شہداء راہ خدا کا ہے دفن ہوے پہر
یہ الزام کیسا اگر بگمان غلط شیعون کے حضرت عثمانؓ سے جناب امیرؓ و دیگر صحابہ
بیزار تہے تو کیون آپکے جنازہ کو مقام مقدس مین جو مخصوص واسطے مصالح مسلمانون
کے خاص کیا گیا تہا دفن کرنے دیا اس صورت مین جناب امیرؓ و دیگر صحابہؓ توبہ
توبہ گنہگار ٹہہرے اگر کہین کہ جناب امیرؓ تو صحابہؓ ثلثہ سے ہمیشہ ڈرا کرتے تہے
اس لیے روک ٹوک نکی کیا خوب زندون سے تو ہر شخص ڈرتا ہے مردون سے ڈرنا
شاہ مردان کی ہی شان ہے ہم کہتے ہین کہ فضیلت حضرت عثمانؓ ذی النورین
کی جناب امیرؓ و دیگر صحابہؓ پر بخوبی متحقق تہے اس سبب سے جنت البقیع ہی مین سب نے
دفن کرنا مناسب سمجہا چنانچہ ہمارے دعوی کی تصدیق جامع عباسی معتبر کتاب
شیعہ کے مضمون مذکورہ بالا سے ہوتی ہے سوم تواریخون معتبرہ مین ہے کہ شہادت
حضرت عثمانؓ اول فتنہ ہے مدینہ مین جو واقع ہوا روز جمعہ کو بعد نماز عصر واقع
ہوئی اور اوسی شب کو بدستور شہداء بے غسل و کفن با جامہ خون آلودہ بجماعت
کثیرہ صحابہؓ و بنی ہاشمؓ باماست حضرت جبیر بن مطعمؓ نماز ادا کرکے جنازہ کو جنت البقیع مین
دفن کیا دیکہو تواریخون سے بہی ثابت نہین ہوتا کہ لاش حضرت عثمانؓ غنی
رضی اللہ عنہ کی تین روز تک پڑی رہی ہو اگر یہی فرض کیا جائے تو اس مین
حضرت عثمانؓ شہید کا قصور کیا ہے بلکہ خطا اون حضار کی ہے جو اس حادثہ جانگداز
کے وقت موجود تہے اس الزام سراسر اتہام مین تو جناب امیرؓ و حضرت حسنینؓ

[illegible]

و دیگر بنی ہاشم بھی تو شامل ہین صحیح قصہ تواریخون مین صرف اس قدر ہے کہ حضرت عثمان غنی نے اپنی خلافت مین محمد بن ابو بکر کو بمشورہ حضرت علی حاکم مصر کا کیا تھا مروان نے از راہ حسد کے اوسکے نکلوانے کی فکر کی بلکہ ایسا فریب دیا کہ وسکو اوجسے ناگوار گذرا غرض محمد بن ابو بکر ایک گروہ کوفیون اور مصریون کا جمع کر کے مدینہ مین لایا اور مروان کو حضرت عثمان سے طلب کیا مگر حضرت نے اس مصلحت سے مروان کو نہ دیا کہ مبادا مسلمانون مین کشت و خون واقع ہو تب بلوائیون نے رنجیدہ ہو کر حضرت عثمان خلیفہ دوران پر ہجوم کیا ہر چند کہ جناب امیر نے اوس بلوہ کے دور کرنے مین سعی موفورہ فرمائی مگر سودمند نہ پڑی بسبب قلت جماعت یاران و کثرت دشمنان کے پھر اوسیدم حضرت عبد اللہ بن عمر و زید بن ثابت چند آدمی اپنی ہمراہ لیکر پہونچے اور حضرت عثمان سے اجازت جنگ کی طلب کی خلیفہ برحق نے فرمایا کہ مین نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ مین تلوار سے شہید کیا جاؤنگا پس نہین چاہتا ہون کہ مدینہ طیبہ مین خونریزی واقع ہو اور مسلمان اور کلمہ گو قتل کئے جاوین ہر چند کہ آپ راضی برضا تھے مگر جناب امیر بسبب حقوق صحبت و قرابت اپنی اور رسول اللہ کے بلوہ کے دفع کرنے مین زیادہ تر کوشش فرماتے تھے اور نیز حضرت امام حسن و حضرت امام حسین اور قنبر غلام جناب امیر اور حضرت زبیر و حضرت ابو ہریرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین محافظت دروازہ کی کرتے تھے اور برابر حضرت عثمان کو کھانا پانی پہونچاتے تھے اور بلوائیون کے اینٹون اور پتھرون کا منہ پھیرتے تھے چنانچہ اوسی ہنگامہ مین حضرت امام حسن کے پارچہ پوشیدنی بسبب لگنے اینٹون کے خون آلودہ ہوگئے اور قنبر زخمی ہوئے جب بلوائیون نے دیکھا کہ بنی ہاشم و دیگر صحابہ معظم و آل اکرم نگہبان در خلافت خلیفہ برحق ہیں اونکے مقابل مین کچھ جرات نہ بن پڑی گی تب اونہون نے مایوس ہو کر

براہ کید پس پشت خانہ جنت کاشانہ حضرت عثمانؓ کے نقب لگائی اور اندر آئے اور سوقت
حضرت عثمانؓ تلاوت کلام الٰہی مین مشغول تھے دشمنون نے حضرت کو شہید کیا خون
حضرت ذی النورین کا اس آیۂ کریمہ پر پڑا فسیکفیکہم اللہ وھو السمیع العلیم بیان
کرتے ہین کہ وہ قرآن پاک ہنوز مدینہ شریفہ مین موجود ہے دیکھو ان وجوہات بینہ
سے صاف طور پر معلوم ہوگیا کہ جنکی مدد جناب امیرؓ و حضرت حسنینؓ و صحابہؓ کرین
اونکی لاش تین روز کسطرح سے بے گور و کفن پڑی رہی ہو سوائے اسکے جب باعتقاد
شیعان جناب امیرؓ و حضرت حسنینؓ نے تادم واپسین قید تقیہ سے خلاصی حاصل
نکی تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ تین روز کے واسطے بند تقیہ سے آزادی اختیار کی ہو یہ
محض افترا ہے چہارم یہ کہنا شیعون کا بھی محض لغو ہے کہ جناب امیرؓ شہادت
حضرت عثمانؓ سے خوش ہوئے کیونکہ اس دعوی بے اصل کی تکذیب تو جناب امیرؓ
ہی کے قول سے ہوتی ہے چنانچہ نہج البلاغت من کلام علیہ السلام لما
اجتمع الناس الیہ والشکوا کی مین ہے فدخل علی علیہ السلام علی عثمان فقال
ان الناس ورائی وقد استفسرو بینک وبینہم ما ادری ما اقول لک ما اعرف
شیئا تجہلہ ولا ادلک علی امر لا تعرفہ انک تعلم ما نعلم ما سبقناک
الی الشیئ فنخبرک عنہ ولا خلونا بشیئ فنبلغکہ وقد رایت کما راینا وسمعت
کما سمعنا وصحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما صحبنا وما ابن ابی قحافۃ
ولا ابن الخطاب باولی بعمل الحق منک وانت اقرب الی رسول اللہ و
شیجۃ رحم منہما وقد نلت من صھرہ ما لم ینالا
ترجمہ یعنی جناب امیرؓ حضرت عثمانؓ کے پاس آئے اور کہا کہ آدمی میرے
پیچھے پڑے ہین اور بہ تحقیق مجھکو سفیر کیا ہے مین تجھے کہتا ہون نہین جانتا ہون کوئی
چیز کہ تو اوس سے انجان ہو اور مین نہین پہچانتا ہون اوس چیز کو کہ تو نہین پہچانتا ہو

اوس چیز کو مین جانتا ہون نہین سبقت کرتا مین اوس چیز پر کہ تجھکو اوس سے خبر
دون مین اور نہین پایا مین نے اوس چیز کو کہ تجھکو پہونچاؤن مین تو نے دیکھا ہے
جو کچھہ کہ دیکھا مین نے اور تو نے سنا ہے جو کچھہ سنا ہے مین نے تو صحبت
رسول اللہ کی پائے ہوئے ہے اوس قسم سے کہ مین صحبت پائے ہوئے ہون
ابوبکرؓ و عمرؓ کچھ تجھسے بہتر نہ تھے عمل مین حق تیرا قریب تر ہے اونہون سے قرابت
رسول اللہ مین اور تجھکو پہونچا ہے دامادی و خویشی سے جو اونکو نہین پہونچا تھا
دیکھو اگر جناب امیرؑ حضرت عثمانؓ اپنے خلیفہ برحق کی شہادت سے خوش ہوتے
تو ہرگز اپنی زبان صدق ترجمان سے کلمات افسوس و خیرخواہی و ہمدردی انکی
و توصیف و تعریف کے نہ نکالتے اس قول سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ جناب
امیر نے ضرور ہی رفع بلوہ مین کوشش بلیغ فرمائی مگر سود مند نہ ہوئی جیسا کہ
نہج البلاغت مین ہے کہ بدلہ نہ لینا جناب امیرؑ کا قاتلان عثمانؓ سے محض بسبب
ناچاری تھا ورنہ آپ ضرور ہی قاتلون کو سزا دیتے قول جناب امیرؑ کا یہ ہے
قال له بعض اصحابه لو عاقبت قوما اجلبوا على عثمان فقال يا اخوتاه انى لست اجهل ما تعلمون
ولكن كيف لى بهم والمجلبون على شوكتهم يملكوننا ولا نملكهم وها هم هؤلاء قد ثارت معهم
عبدانكم والتفت اليهم اعرابكم وهم خلالكم يسومونكم ما شاؤا ترجمہ کہا واسطے اوسکے (یعنی حضرت
علیؑ کو) بعض اوسکے یارون نے کاش سزا دیتے تو اوس قوم کو جنہون نے ہجوم کیا
عثمانؓ پر فرمایا اے بھائیو مین بیخبر نہین ہون اوس حال سے کہ تم خبر رکھتے ہو لیکن
کیونکر قدرت ہو مجھکو اون پر حالانکہ ہجوم کرنیوالے اپنی شوکت پر مختار ہین اور ہم اونپر
مختار نہین اور انکے ساتھہ جوش کیا ہے تمہارے غلامون نے اور جمع ہوئے
اونکی طرف جنگل کے لوگ اور یہ درمیان تمہارے ہین تکلیف کرتے ہین تمہارے
تئین جو کچھہ کہ چاہتے ہین دیکھو اس روایت سے بخوبی معلوم ہوگیا کہ حتے الامکان

جناب امیر نے بہ پاس قرابت ہی دونون کا بیاہ حضرت عثمان سے کیا نکہ بسبب جلالت شان
اور آپکی قدرت فضائل نہونے پاے جو ظاہر حق الیقین مین ہے کہ عثمان ابن مظعون قدیم الاسلام
تھے کہ اوس زمانہ مین ملقب بہ عثمان کے نہ تھا جو آپ اونکے نام پر نام رکھتے
تو کہو جناب امیر نے اپنی اولاد کے نام مثل حضرت ابوبکر و حضرت عمر و
حضرت عثمان کے رکھے یعنی تینون صاحب معرکہ کربلا مین شہید ہوئے چونکہ شیعہ
اس امر کو موجب عناد قلبی رکھتے ہین لہذا صرف صاحبزادہ حضرت امام حسین و حضرت
عباس و حضرت قاسم ہی پر اکتفا کرتے ہین بلکہ اظہار شجاعت دیگر شہداء کربلا مین
کرتے ہی تو ہمنام اصحاب ثلثہ و دیگر صحابہ کے ہین اونکی بھی اہانت چاہتے
ہین نہ سنے کبھی سنا ہے ان صاحبون کے کسی شہداء کربلا کا نام بیان انمین سے
مرثیون مین سننا اور نہ بیان اونکا مرثیون مین دیکھا مگر پسران حضرت امام حسن
و دیگر ائمہ نے بھی اپنی اولاد کے نام صحابہ کے نامون پر رکھے جیسا کہ سوالات
مین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی طعن ہفتم شیعہ کہتے ہین کہ حضرت عثمان جنگ احد
مین بھاگ نکلے اور معرکہ بدر و بیعت الرضوان و تبوک مین حاضر نہ تھے جواب
اسکا واقعی یہ ہے کہ جنگ احد مین فرار ہونا صرف حضرت عثمان غنی سے ہی نہین ہوا
بلکہ سواے تیس ۳۰ صحابہ کے کہ منجملہ اونکے سولہ مہاجرین اور باقی انصار تھے سب ہی
تو بھاگ نکلے تھے اس مین بنی ہاشم و غیر بنی ہاشم سب برابر ہین مگر شیعہ ازراہ بدگمانی
کے کہ نسبت صحابہ کے رکھتے ہین سب کو معذورون مین شمار کرتے ہین حالانکہ
معتبر تواریخون سے ثابت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق و
حضرت طلحہ و حضرت عبدالرحمن بن عوف و حضرت سعد بن وقاص وغیرہم
اوس حادثہ ناگہانی کے وقت ثابت قدم رہے ہے لیکن شیعہ ازراہ تعصب کے اونکو
بھی فراریون مین شامل کرتے ہین اگر شیعون کا ہی قول مجہول تسلیم کیا جاے

تو یہ بھی گناہ حد کے درجہ کو گناہ کبیرہ سے اور کبیرہ بنص قرآنی ایک ہی توبہ سے بخشا جاتا ہے اوراس لغزش خاص کو توستغفر حقیقی نے اپنے فضل خاص سے قطعی معاف فرمایا کقولہ تعالیٰ ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعان انما استزلہم الشیطان ببعض ما کسبوا ولقد عفی اللہ عنہم ان اللہ غفور حلیم ترجمہ تحقیق اون لوگون سے کہ روگردانی کی تم مین سے اوس دن کہ لڑنے کو آئے دو گروہ خیر نیست کہ ڈگمگایا اونکو شیطان نے بسبب شامت بعض اوس چیز کے کہ عمل مین لائے تھے سر آئندہ معاف کیا خطائے اونہون سے تحقیق اللہ بخشنے والا بردبار ہے دیکھو سفیر لو جسکے گناہ کو کہ خدا تعالیٰ معاف فرماوے پھر کسی کی کیا مجال ہے جو صحابہ رسالت مآب کی شان مین بدگمانی کرے اور اونکی نسبت ترک ادب کلمات کہے حق یہ ہے کہ جسکو علم تواریخ سے بہرہ حاصل ہے وہ بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ جب لشکر کو اپنے افسر کے قتل کی خبر پہونچتی ہے تو اوسکے پاؤن میدان معرکہ سے ضروری ہی اوکھڑ جاتے ہین چنانچہ یہی معاملہ احد مین پیش ہوا کہ جب کفار اشرار نے لشکر اسلام پر یورش سخت کی اور شیطان نے بصورت انسان متمثل ہوکر بآواز بلند پکار کر کہا کہ حضرت رسول خدا شہید ہوگئے جون ہی یہ خبر وحشت اثر صحابہؓ نے سُنی حیران و پریشان ہوکر میدان سے قدم ہٹا دیے یہ لغزش صحابہؓ کی مثل لغزش حضرت موسیٰ و حضرت یونس علی نبینا وعلیہما السلام کی بسبب بشریت کے تھی جب معصوم مقتضائے بشریت سے بری نہین ہین تو غیر معصوم ہرگز مورد طعن نہین ہوسکتے ہین اور جنگ بدر مین حضرت عثمان ذی النورین کے حاضر نہ ہونے کا سبب یہ تھا کہ حضرت رسول خدا نے اونکو اپنے جگر گوشہ حضرت رقیہؓ کی تیمارداری کے واسطے مقرر کیا تھا کیونکہ حضرت رقیہؓ اون روزون مین نہایت ہی علیل تھین اور غزوہ تبوک مین حاضر نہ ہونیکا باعث یہ تھا کہ حضرت رسول خدا نے خاص اپنی اہلبیت پاک کی

نگرانی کے واسطے اونکو تیار فرما رکھا تھا پس ان دونون صورتون مین حضرت
عثمان غنی کا غیر حاضر ہونا حاضر ہونے سے بہتر تھا اس لیے کہ مقصود اصلی اطاعت رسول
ہے سو اس سے بڑھکر اور کونسی اطاعت ہوگی اور بیعت الرضوان مین موجود نہونے
کی حقیقت یہ ہے کہ حضرت رسول مقبول صلعم نے حضرت عثمان کو قاصد بناکر
کفار قریش کے پاس مکہ معظمہ روانہ فرمایا تھا جیسا کہ آیات بینات مین مذکور ہوا جسکو
خدا نے ذرہ برابر بھی عقل عطا کی ہے وہ یقین کرسکتا ہے کہ وجہ تسمیہ بیعت الرضوان
کی بفضل الٰہی آپ ہی باعث ہین کیونکہ نہ آپکے قتل کی خبر مشہور ہوتی نہ رسول اللہ
درخت ثمرہ کے تلے بیٹھکر بیعت لیتے حق یہ ہے کہ اوس وقت نازک مین کہ طوفان
بے تمیزی کفار اشرار کا مکہ معظمہ مین حد کے درجہ سے گذر گیا تھا بلکہ ہر ایک شریر صورت
فرعون بے سامان کے اہل اسلام کی ایذا رسانی مین کمی نہین کرتا تھا پیغام پیغمبر برحق
کا دلیرانہ لیجانا آپ ہی کا کام تھا کیا اوس جلسہ نفیسہ مین امامت دستگاہ موجود نہ تھے
جو اس نعمت عظمیٰ و دولت کبریٰ دارین کو دوسرون کے حصہ مین چھوڑا اور عدم
لازم تھا کہ اسد اللٰہی دکھلاتے ذوالفقار کو میان سے باہر نکالتے عرش سے اوتری
ہوئی تلوار کے جوہر دکھلاتے مرحب و انتر کی طرح کفار مکہ کے پاس جاکر ایک
ایک وار مین دو دو ٹکڑے کرتے آخر وہ تلوار جسنے جبرئیل امین کے پر کاٹے اور
وہ ذوالفقار جسنے جعفر جنی کے دو ٹکڑے کرکے کس دنکے لیے تھی اور وہ شجاعت و
مردانگی جو روز بدر و حنین مین کفار کو دکھلائی اور وہ قوت جو جنگ خیبر مین ظاہر
فرمائی کس دن کے واسطے رکھ چھوڑی تھی برائے خدا اور رسول کوئی اس فرقے
عقل کے دشمن سے پوچھے کہ اس سے بڑھکر حضرت شیر خدا کے حق مین اور کیا
ہتک ہوگی کہ دوسرے بحکم رسول اللہ جانبازی وعدہ کارسازی پر مستعد ہون
اور اسد اللہ الغالب مظہر العجائب و الغرائب امام المشارق و المغارب شیر خدا سرادیا

سید الاصفیاء سید الاوصیاء امیر المومنین علی ابن ابیطالب دشمنون کو ایک نگاہ مین ہلاک کرنے والے جنون کو ایک ہی دو وقتی مین زیر و زبر فرمانے والے جنکی ذات پاک خدا کی قدرت کی نشانی جنکا وجود باجود اللہ کے جلال و عظمت کا نمونہ جنکے نام سے کفار عجم لرزان جنکی صورت سے شجاعان عرب ترسان یعنے علی خدا کے شیر رسول کے بھائی بتول کے شوہر نامدار حسنین کے پدر بزرگوار ابیات

وصی نبی جفت پاک بتول	فروزندۂ شمع دین رسول
فشانندۂ جان براہ خدا	نمایندۂ کفر از دین جدا
بر آرندۂ عمرو مرحب ز پا	برارندۂ باب خیبر ز جا
رہانندۂ موسیٰ از رود نیل	دمانندۂ گل ز نار خلیل
بساحل رسانندۂ فلک نوح	کشایندۂ باب ہاے فتوح
ہوا خواہ او جبرئیل امین	بفرمان او آسمان و زمین
نہ کس جز نبی ہمتراز وی او	قوی دست قدرت ز بازوی او

باین ہمہ شجاعت و ہیبت و باین جلال و عظمت غلبہ کفار مکہ کا سنکر دبجاوین اور اوس مقام خطرناک کی طرف قدم نہ بڑہاوین نشان جوانمردی کا تو یہ تھا کہ اوس محک امتحان ایمان کے وقت آپ رسول اللہ سے کہتے کہ یا رسول اللہ یہ کام میرے سپرد کیجیے اور مجھکو پیغام لیجانے کی اجازت دیجیے کیونکہ مین وصی ہون مین ولی ہون مجھسا شیر زمانہ مین نہین مجھسا دلیر اپنے بیگانہ مین نہین کیلئے آپ ایسے ناتجربہ کار بے اعتبار کو بھیجتے ہین کہ نہ کبھی معرکہ مین حاضر ہوا نہ کسی سے مقابلہ کیا اگر کفار سے ساز کر لیا تو اور بھی مشکل ہوگی جب یہ معروضہ پذیرائی نہ پاتا تو بھی سمجھا جاتا کہ جناب امیر بغیر اذن رسول خدا کسطرح سے جاسکتے تھے یا یہ بات ہوگی کہ جناب امیر اس مصیبت سخت سے جان بچا کر کسی گوشۂ عافیت مین جا بیٹھے ہونگے معاذ اللہ

غرض شیعہ کا بھی عجیب مذہب ہے کہ ظاہر مین اصحاب رسالت مآب پر طعن کرتے ہین اور باطن مین وہ صریح ہجو و مذمت جناب امیر کی نکالتی ہے جب اکثر علماء شیعہ نے دیکھا کہ یہ طعن بھی حقیقت مین لچر ہے اپنی کتب سے نکال ڈالے چنانچہ تجرید العقائد مین یہ طعن نہین ہے لیکن ابن سبا کے مرید جدید نے پھر اس غم کہنہ کو از سر نو تازہ کیا چنانچہ ویسا ہی اوس کا جواب پایا بیت فی فروعت محکم آمد فی اصول علیہ شرم باد ت از خدا و ز رسول ¤ **طعن ہشتم** شیعہ کہتے ہین کہ عائشہ نے جناب امیر سے جنگ کی حالانکہ وہ امام وقت تھے پس امام وقت سے جنگ کرنا کفر ہے **جواب** اس بہتان عظیم کا یہ ہے کہ تواریخ معتبرہ مین یہ قصہ یون مرقوم ہے کہ جب شہادت حضرت عثمان کی مدینہ طیبہ مین واقع ہوئی اوس وقت حضرت عائشہ ام المومنین مکہ معظمہ مین تشریف رکھتی تھین اتفاقاً حضرت طلحہ و حضرت زبیر اہل بلوہ کے خوف سے بھاگ کر پاس حضرت صدیقہ کے پہونچے اور واقعہ شہادت حضرت عثمان کو بیان کیا جب کیفیت اس حادثہ جانگزا کی حضرت صدیقہ نے سنی مدینہ کو جانا مصلحت نہ دیکھا بصرہ کیطرف تشریف لیگئین وہان فوج کثیر جمع ہوگئی اور سب نے متفق البیان ہوکر حضرت صدیقہ سے عرض کی کہ حضرت رسول خدا نے صرف خبر غلط قتل حضرت عثمان کی سنکر زیر درخت سمرہ بیعت لی تھی اور اوس کا نام بیعت الرضوان رکھا تھا پس اب تو خبر شہادت بالکل صحیح ہے کیا وجہ ہے جو ہم قاتلان خلیفہ برحق کے خون ناحق کا عوض نلین بلکہ ضرور ہے کہ ہم اتباع بیعت الرضوان کا کرین بعد اوسکے حضرت علی سے سب نے درخواست کی کہ آپ قاتلان حضرت عثمان کو مدینہ سے نکال دین حضرت علی نے اونکا نکالنا فتنہ تصور کیا اور لشکر عائشہ صدیقہ سے اندیشہ کرکے فوج کشی کی ناگاہ بے قصد و رضا جناب امیر و حضرت صدیقہ باغوائے بعض مفسدون کے طرفین سے لشکر مین جدال و قتال واقع ہوگئی اسی کا نام جنگ جمل ہے جب

جناب امیرؑ و حضرت صدیقہؓ سے بعل فتنہ پردازی و حیلہ سازی مفسدون کی
فوراً باہم صلح کی دیکھو جب یہ رنج خوشی سے بدل گیا تو پھر نسبت حضرت صدیقہ
کا کیسا اور اگر کفر ہے تو اسکا جواب بہی وہی ہوگا جو حضرت معاویہ کی بمقتضا سے
بشریت پیدا ہوگیا تاہم فرق ہے کہ باہم جناب امیر المومنینؓ
ہوئی گو بعض ائمہ اور ائمہ زادونکے کیلئے تا بزیست دور نہوئے
سواے دوازدہ ائمہ کے دعوی امامت کرتے
نہو معاذ اللہ یہ بزرگ بہی باعتقاد شیعان کافر ٹھہرتے ہین کیونکہ وہ بہی باہم
رنج در باب امامت ہوئے ہین جسکا جی چاہے مجالس المومنین وغیرہ کتب شیعہ دیکھ
لے مع نہان کے مانند آن رازے کزو سازند محفلہا۔ روایت ہے جب باہم حضرت
علیؓ و حضرت عائشہؓ کے صلح ہوئی جناب امیر المومنینؓ کو بڑی تعظیم و تکریم سے
انکے گھر لیگئے گویا فیمابین کچھہ بہی رنج نہ تہا بلکہ طرفین سے اپنی اپنی بے قصوری کا اظہار
کرکے باہم گرمعذرت چاہی چنانچہ مجالس المومنین نور اللہ شوشتری مین ہے کہ حضرت عائشہ
پیش جناب امیرؑ توبہ کرد پس توبہ کرنا حضرت صدیقہؓ کا عین دلیل ایمان کی ہے توبہ تو
نہ دلیل کفر کی سواے اسکے آیات بینات قرآنی بہی آپکے مومنہ ہونیکی شاہد ہین اور ان
آیتون کی تو تفسیر شیعون کی خلاصۃ المنہج وغیرہ مین مرقوم ہے پہر تہمت کفر کیسی
کوئی سزاوار آیہ تطہیر کو کافرہ سمجہے وہ بدنصیب ازلی خود ہی منافق ہے طعن
شیعہ کہتے ہین کہ عائشہؓ وقت رحلت رسولؐ خدا انکے گہر مین موجود نہ تہین بلکہ
پہلے ہی کہین چلی گئی تہین جواب اس اتہام صریح کا یہ ہے کہ نص قرآنی و احادیث
صحیحہ سے بخوبی ثابت ہے کہ ام المومنینؓ حضرت عائشہ صدیقہ محبوبہ خاص حبیب اللہ
کی تہین بہ نسبت دیگر ازواج مطہرات کی لباس اوقات حضور پرنور مقدس شریف سے
خانہ جنت آشیانہ حضرت صدیقہؓ بر حق کو منور فرماتے تہے اکثر وحی الٰہی بہی خانہ حضرت

تھا بقیہ ... بھی حضرت پر نازل ہوتی تھی ہجرت بھی کی تو حضرت نے خانہ حضرت
عائشہ ... ہی کی اور حضرت نے رحلت بھی فرمائی تو خانہ حضرت صدیقہ ہی مین فرمائی
... باجازت حضرت صدیقہ خاص اونہون کے حجرۂ مقدسہ مین دفن ہوئے پہر کیونکر
ہو سکتا ہے کہ وہ اپنا مسکن خاص چہوڑ کر اور کہین تین دن پہلے رحلت رسول خدا
... لیگئی ہون سوا اسکے شیعہ تو خود ہی اپنی معتبر کتاب مین مضمون
نقل ... ہین چنانچہ جلاء العیون باب اول فصل ۵ مین ہے کہ عائشہ دران حجرہ بود مطلع
... کردن بسبب آنکہ جبرئیل پیش او می آمد گرفتہ بود دیکہو اس مضمون سے صاف معلوم
ہو گیا کہ حضرت صدیقہ وقت رحلت سرور عالم بالیقین موجود تہین اس مضمون سے
... مؤلف انوار الہدیٰ کی بہی بخوبی تکذیب ہوئی جیسا کہ صفحہ ۹ مین مؤلف
... نے لکہا ہے کہ ازواج دو روز پیشتر سے وقت وفات رسول خدا سے علحدہ
... حالانکہ خود ہی کاذب نے آگے اس مضمون کے لکہا ہے کہ اوس روز عائشہ و
... تہوڑی دیر کے لیے بطلب وصیب آئین اس عبارت سے معنی دروغگو را حافظہ
نباشد کے ظاہر ہوتے ہین اگر شیعہ کہین حجرہ شریف جسمین روضہ مبارک حضرت سرور
عالم کا ہے وہ خانہ حضرت عائشہ صدیقہ نہ تہا تو اس بات کو ہم بہی شیعونکی ہی معتبر
تفسیر خلاصۃ المنہج سے ثابت کرتے ہین واذ غدوت من اھلک تبوئ المومنین ترجمہ
یاد کن اے محمد کہ چون بامداد بیرون شدی از منزل خود کہ خانہ عائشہ بود آنماہ شوال
بود سال از ہجرت گذشتہ فرود می آوردی مومنان را مگر تفسیر عمدۃ البیان
مین مفسر متعصب نے بجاے خانہ عائشہ کے خانہ اہلبیت کا لفظ لکہا ہے ناظرین اس
تیرہ صدی کی نشانی کو بچشم عبرت ملاحظہ فرماوین کہ کس درجہ کا غلو شیعون مین
جون جون قیامت قریب ہوتی جاتی ہے بڑہتا جاتا ہے بلکہ ہر ایک متعصب ساعت
بساعت ہٹ دہرمی کی راہ مین اڑتا جاتا ہے طعن دہم شیعہ حدیث متفق علیہ

حربک حربی وسلمک سلمی متفق علیہ کو اہلسنت پر اپنی سمجھ کے موافق حجت لاتے ہین حالانکہ یہ صریح خدشہ و وسوسہ ہے جسکو جنونی اونکے دلون مین القا کیا ہے جواب جو معنی حدیث کے شیعون نے موضوع کئے ہین وہ بچند دلائل محض لغو ہین اول یہ کلام مجاز ہے بسبب حذف حرف تشبیہ کے اس صورت مین لفظ حربک کے معنی کانہ حربی ہوئی سو بھی یہ تشبیہ مجازی ہے نہ حقیقی اس سے ثابت ہوا کہ جناب امیرؑ سے حرب کرنا قبیح تھا نہ کفر اسلیئے کہ مساوات مشبہ اور مشبہ بہ کا تمام احکام مین صرف حرف تشبیہ سے لازم نہین آتا بلکہ اس لفظ کو رسول مقبولؐ نے بہت سے صحابہؓ و نیز قبائل متعددہ کے حق مین استعمال فرمایا ہے مثل قبیلہ اسلم غفارہ جہینہ و مزینہ اگرچہ اس قسم کی بکثرت احادیث خاص کلینی و نہج البلاغت وغیرہ معتبر کتب شیعہ مین موجود ہین از انجملہ ہم صرف ایک حدیث بطریق نمونہ کے دکھلاتے ہین جسکی عبارت سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ اولیا اللہ کی اہانت کرنا گویا خدا سے لڑنا ہے حدیث عن ابان بن تغلب عن ابی جعفر قال لما اسری بالنبی قال یا رب ما حال المومن عندک قال یا محمد من اھان لی ولیا فقد بارزنی بالمحاربۃ وانا اسرع شیء الی نصرۃ اولیائی الی اخر الحدیث الطویل ترجمہ کہا جسوقت سیر کی نبی صلعم نے (یعنی جب رسول اللہ معراج کو تشریف لیگئے) عرض کی کہ بار خدایا کیا حال ہوگا ایمان والے کا تیرے حضور مین ارشاد ہوا کہ اے محمدؐ جسنے میرے دوستون کی اہانت کی پس تحقیق نکلا وہ میری لڑائی کے واسطے اور مین جلدی کرنے والا تمام چیز کا ہون طرف مدد دوستون اپنے کے الخ دوم شیعہ جو الزام حرب کا نسبت حضرت ام المومنینؓ صدیقہ و حضرت زبیرؓ و حضرت طلحہؓ و نیز دیگر صحابہؓ ہمراہیان کے قائم کرتے ہین وہ محض اتہام ہے اس لیے کہ یہ جنگ بالقصد نہ تھی بلکہ مستند تواریخون سے یہ ثابت ہے کہ حضرات موصوفہ بالا کو قصاص لینا قاتلان حضرت عثمانؓ سے مقصود تھا نہ جنگ کرنا جناب امیرؑ سے چونکہ جناب امیرؑ

بھی اوس گروہ مین شامل تھے لہذا اتفاقیہ جنگ واقع ہوگئی سو اوسکا انجام بھی بفضل خدا بخیر ہوا جیسا کہ مجالس المومنین مین مرقوم ہے سوا اسکے تواریخ طرفین سے ثابت ہے کہ قبل ازین باہم حضرت صدیقہ و جناب امیرؑ کے کبھی کسیطرح کی کوئی عداوت بھی نہ تھی تا کہ کہا جائے کہ فلان عداوت کی وجہ سے جنگ ہوئی سوم اگر فرض کیا جائے کہ محاربہ جناب امیرؑ محاربہ رسولؐ سے ہے تو یہ بات بھی ٹھیک نہین اس لیے کہ درحقیقت انکار نبوت و رسالت کفر ہے نہ فقط حرب کرنا اگر کوئی نادان بہ طلب مال ومنال نبیؐ اللہ سے حرب کرے البتہ فسق ہے نہ کفر بدلیل آیہ کریمہ کہ بالاتفاق قطاع الطریق کے حق مین واقع ہوئی لقولہ تعالےٰ انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادًا ان یقتلوا او یصلبوا الخ ترجمہ خبر نہیت کہ بدلہ اون لوگونکا جو لڑتے ہین ساتھ اللہ اور اوسکے رسولؐ کے اور کوشش کرتے ہین زمین مین از روے فساد کے یہ کہ قتل کرو تم اونکو یا سولی دو تم اونکو اسیطرح جیسے سودخوارون کے حق مین آیت نازل ہوئی ہے لقولہ تعالےٰ فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ ترجمہ پس اختیار کرو تم لڑائی اللہ اور اوسکے رسولؐ سے دیکھو دونون آیتون سے خدا و رسولؐ سے لڑنا ثابت ہوا بالاجماع قطاع الطریق و سودخوار عصیان غریق کافر نہین ہوتے مگر جو بداعمال ان دونون افعال کو حلال سمجھے بیشک کافر ہے جب خدا و رسولؐ سے لڑنا بنص صحیح کفر نہین ہے تو صرف رسولؐ سے لڑنا ہرگز کفر نہین ہوسکتا ہے کیونکہ حدیث مین فقط رسولؐ ہی کا ذکر ہے سو بھی تشبیہی ہان اگر از راہ انکار نبوتؐ و اہانت رسالتؐ کے جنگ کرے البتہ کفر ہے پس معاملہ حضرت ام المومنینؓ و جناب امیرؑ کا بعینہ ایسا ہے جیسا کہ فیمابین معاملہ حضرت موسیٰؑ و حضرت ہارونؑ کا یا مثل اولاد حضرت یعقوبؑ کے کہ باہم کسقدر حد کی رنجش واقع ہوئی کہ جسکا کچھ بیان نہین ہوسکتا ہے بلکہ بھائیون نے اپنے بھائی یوسفؑ کے مار ڈالنے مین کوئی دقیقہ نہین چھوڑا مگر بفضل خدا رفع ہوا اس صورت مین

اس صورت مین معاذ اللہ ثم معاذ اللہ یہ سب بزرگ موصوفہ بالا بھی باعتقاد شیعان کافر ٹھہرتے ہین اے شیعو ذرا محبوبہ مقبولہ رسولؐ خدا کے مراتب اور جنابؑ علے مرتضیٰ کے مناصب کو خیال کرو کہ باہم دونون بزرگون کے کیا مناسبت تھی اگر انصاف کی نظر سے دیکھو تو یہان نسبت مادری و پسری ہے اور وہان صرف نسبت برادری ہی تھی پس حال ملال مادر و پسر کا مستغنی بیان سے ہے خدا وس منہ پر خاک ڈالے جو جناب امیرؑ کی مادرؓ کی شان ذیشان مین بے ادب حرف زبان نکالے مصرعہ گر حفظ مراتب نکنی زندیقی طعن یازدہم شیعہ کہتے ہین کہ کوئی صحابیؓ جنازہ حضرت رسالتؐ مآب پر نعوذ باللہ حاضر نہوا جواب اس افترا کا شیعون کی ہی کتاب سے لکھا جاتا ہے چنانچہ جلاء العیون مین یہ عبارت ہے کہ وقت نماز جنازہ حضرت رسولؐ خدا ابو بکرؓ نے چاہا کہ پیش امام ہو امیر المومنینؑ نے ہٹا دیا اور خود امامت کی بعد اوسکے اجازت دی صحابہؓ کو تو دس دس آدمی داخل ہوتے اور درود بھیجتے تھے یہان تک کہ اہل مدینہ و اطراف مدینہ حضرتؐ پر درود بھیجتے تہے اس روایت سے صاف صاف معلوم ہوگیا کہ تمام صحابہؓ رسولؐ اللہ کے جنازہ پر حاضر تہے بلکہ کوئی بھی مدینہ کے لوگون مین سے باقی نرہا تھا حتیٰ کہ کوسون تک کے لوگ گرد و نواح مدینہ سے بھی آکر شریک ہوگئے تہے اے شیعو خدا تمکو شرماوے ایسے مجہول حوی کیون کرتے ہو جسکے جواب مین تم پشیمانی اوٹھاتے ہو طعن دوازدہم شیعہ کہتے ہین کہ حضرت زہراؓ کے جنازہ پر بھی تمام صحابہؓ بالخصوص حضرت شیخینؓ مین سے کوئی نہ آیا پس بمجبوری جناب امیرؑ و حضرت حسنینؑ نے جنازہ کو شب مین دفن کیا جواب اس بہتان کا بھی شیعون کی ہی کتاب سے دیا جاتا ہے معتبر کتاب علل الشرایع کی جلد اول باب العلت التی من اجلہا دفنت فاطمہؑ باللیل ولم تدفن نہارا مین یہ مضمون مرقوم ہے کہ عمرؓ نے چاہا کہ قبر فاطمہؑ کی کہود کر نماز جنازہ پڑھے جناب امیرؑ کو غصہ آیا مستعد

جنگ ہوئے پس مہاجرین و انصار جمع ہوگئے اور جناب امیرؑ کی رضامندی کو جنھے
اختیار کیا تب یہ مناصب شیخ ہوا اور تمہو تمہو جیسا علل الشرائع جو تمہارا بہت ہی بڑا معتمد ہے
کیا لکھتا ہے کہ وقت دفن حضرت فاطمہ زہراؑ کے تمام صحابہ رسول اللہ موجود تھے
طعن سیزدہم شیعہ کہتے ہین کہ معاویہؓ نے حضرت امیر سے جنگ کی لہذا وہ بھی
کافر ہوگئے **جواب** اس کا ہم تحقیقی اور الزامی بھی انشاء اللہ تعالی تحریر کرینگے پہلے
تھوڑے سے حالات تواریخی درباب امارت و بادشاہت حضرت امیر معاویہؓ گوش گذار
شیعان متعصب کے کیے جاتے ہین تاکہ آپکی حسن لیاقت و خوبی امارت ملاحظہ کر کے اہل
نفاق اپنے سینے کوٹین اور اونکے دلون سے داغ حسرت ابدالآباد تک نہ چھوٹین پس
معاویہؓ بن ابو سفیان بن حرب بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف بن قصی الاموی
کنیت ابو عبد الرحمن وہ اور اونکے والد ماجد فتح مکہ کے دن ایمان لائے اور جنگ حنین
مین حاضر ہوئے یہ پہر وہ صاحب اون لوگون سے تھے جنکی تالیف قلوب کیجاتی
تھی پھر اسلام مین اچھے ہوگئے اور حضرت رسولؐ خدا کے ہمنشینون مین سے تھے
اور اون سے ایک سو ترسٹھ ۱۶۳ حدیثین مروی ہین روایت کین ہین اون سے صحابہ مین سے
ابن عباس اور ابن عمر اور ابن زبیرؓ اور ابن درداء اور جریر بجلی اور نعمان بن بشیر
وغیرہ نے اور تابعین سے ابن مسیب و حمید بن عبد الرحمن وغیرہ نے اور حضرت معاویہؓ متصف
تھے زیرکی اور بردباری کے ساتھ اور اونکی فضیلت مین بھی بہت سی حدیثین ہین
جو ثابت ہین کم ہین ترمذی نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو حسن کہا ہے عبد الرحمن
ابن ابی عمیرہ صحابی سے انھون نے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے
حضرت معاویہؓ کے حق مین یہ دعا فرمائی کہ یا الٰہی کر تو معاویہ کو راہ نما اور راہ یافتہ اور
امام احمد نے اپنی مسند مین عرباض بن ساریہ سے روایت کی ہے کہ سنا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ فرماتے تھے کہ الٰہی معاویہؓ کو کتابت

وحساب سکہا اور اوسکو عذاب سے بچا اور ابن الشیبہ نے اپنی مصنف میں اور طبرانی
نے اپنی کبیر مین عبدالملک بن عمیر سے روایت کی ہے کہ حضرت معاویہؓ فرماتے تہے
مجہکو ہمیشہ خلافت کی طمع رہی جب سے مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ
اے معاویہ جب تو ملک کا مالک ہو تو لوگون کے ساتھہ سلوک کیجیو اور حضرت معاویہؓ
دراز قد گورے چٹے خوبصورت ہیبت ناک آدمی تہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی
طرف دیکہکر فرماتے تہے کہ یہ شخص عرب کا کسریٰ ہے اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ
وجہہ سے روایت ہے کہ آپ فرمایا کرتے تہے کہ حضرت معاویہؓ کی امارت کو برا نہ جانو
اگر تمنے اوسکو ہاتھہ سے کہودیا تو بیشک لوگونکے سرون کو اونکے کندہون سے گرتے
ہوئے دیکہوگے اور مقبری کا قول ہے کہ تم ہرقل اور کسریٰ کی زیرکی کو دیکہتے ہو
اور حضرت معاویہؓ کو چہوڑے دیتے ہو اور آپ بردباری مین ضرب المثل تہے ابن عون
کہتے ہین کہ آدمی حضرت معاویہؓ سے کہتا تہا کہ واللہ یا تو تم خود ہمارے ساتھہ سیدہے
ہو جاؤگے یا ہم تمکو سیدہا کر لینگے آپ کہتے کس چیز سے سیدہا کر لوگے وہ کہتا لکڑی
کے بل آپ کہتے ہان تو ہم ضرور سیدہے ہو جائینگے جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
نے لشکر جانب شام روانہ کیا حضرت معاویہؓ بہی اپنے بہائی یزید بن ابو سفیان کے
ہمراہ گئے جب اونکے بہائی یزید نے انتقال کیا حضرت صدیق اکبر نے دمشق پر
انہین کو اپنا خلیفہ مقرر کیا اور حضرت عمر و حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے بہی ان کو
بدستور بحال رکہا اور انہون نے تمام ملک شام اونکے واسطے اکہٹا کر دیا کعب الاحبار کا
قول ہے کہ اس امت کا ایسا بادشاہ کوئی ہرگز نہوگا جیسے امیر معاویہؓ ہوئے اور
ذہبی کا قول ہے کہ حضرت معاویہؓ بیس برس امیر رہے اور رعیت مین کوئی اون
جہگڑنے والا نہ تہا اور سنہ ۴۳ ہجری مین رخج وغیرہ بلاد سجستان اور وہان اقلیم برقہ
اور کوز اور ممالک سوڈان سے فتح کیا اور سنہ ۴۵ ہجری مین قیقان اور سنہ ۵۰ مین قہستان فتح ہوا

اسیطرح سے آپکے بہت اوصاف حمیدہ کتب اہل ایمان مین درج ہین اگر مخالف مورد طعن کرین کہ جب حضرت معاویہؓ نے بمقابلہ حضرت امیر المومنینؑ جنگ کی اور امارت حضرت حسنؑ سے چھین لی تو پھر اہلسنت تو بہ تو بہ کیون اونپر لعن نہین کرتے ہین

جواب تحقیقی یہ ہے کہ اہلسنت مومن مرتکب کبیرہ کو اس لیے لعن نہین کرتے ہین کہ خدا تعالی نے اپنے کلام حق مین جابجا اس امر شنیع کی ممانعت فرمائی ہے از انجملہ یہ ہے واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات ترجمہ اور طلب بخشش کر تو اپنے گناہ کے واسطے اور ایمان والون اور ایمان والیون کے واسطے دیکھو بموجب آیہ شریف کے گنہگارون کے لیے حکم استغفار کا ہے بالاتفاق دوم آیت والذين جاؤا من بعدهم يقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان ولا تجعل في قلوبنا غلا للذين امنوا ربنا ترجمہ اور وہ لوگ کہ آئے پیچھے اونکے کہتے ہین اے رب ہمارے بخش تو واسطے ہمارے اور واسطے بھائیون ہمارے کے وہ لوگ کہ سبقت کی اونھون نے ہمارے تئین ساتھ ایمان کے اور نکر تو بیچ دلون ہمارے کے کینہ اون لوگون کا جو ایمان لائے اے رب تحقیق تو ہے مہربان رحم والا دیکھو اس آیت مین بھی ترک عداوت وطلب مغفرت مومن کے حق مین پائی جاتی ہے محض بسبب ایمان بغیر عمل صالح کے اب جواب الزامی سنئے جناب امیر المومنین اپنے اصحابؓ کو برا کہنے اہل شام سے جبکہ وہ آپ سے صفین مین جنگ کرتے تھے منع فرماتے تھے اول کشف الغمہ ونہج البلاغت مین یہ قول جناب امیرؑ کا درج ہے قال امیر المومنین فانی اکرہ لکم ان تکونوا سبابین ترجمہ فرمایا حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے پس تحقیق مین بہت ہی برا جانتا ہون تمہارے واسطے یہ کہ ہو تم برا کہنے والے دوم نہج البلاغت مین ہے مگر شیعہ اس آیت سے بہت چشم پوشی کرتے ہین سمع امیر المومنین لعن اهل الشام من اصحابه خطب فقال اصبحنا نقاتل اخواننا فی اسلام علی ما دخل فیه من الزیغ والاعوجاج والشبهة والتاویل

ترجمہ سنا امیر المومنینؑ نے لعن کرنا اہل شام کو اپنے یاروں سے خطبہ پڑہا اور فرمایا
کہ ہلاک ہوے ہم کہ قتل کرین ہم بہائیون اپنے کو اسلام مین یا جو کچہ داخل ہوا ہے
اسلام مین بے راے اور کجروی اور شبہہ اور تاویل سے اس روایت سے چند فوائد
حاصل ہوے اول جناب امیرؑ نے لعن کرنے اہل شام سے اپنے اصحابؓ کو منع فرمایا
دوم اہل شام کو بسبب حقوق اسلام کے اپنا بہائی فرمایا سوم باوجود جنگ
کرنے کے اون مسلمانون کو منسوب بتکفیر جیسا کہ شیعہ معتقد ہین نہ فرمایا بلکہ یہ فرمایا کہ
ان لوگون کو ہماری خلافت پر شبہہ ہوا ہے اگر ہم بہی معاذ اللہ خلاف حکم خدا و حضرت
امیرؑ کے نسبت حضرت معاویہؓ رضی اللہ عنہ کے سوء ادبی کرین تو بیشک مثل رفاض کے
دنیا مین اہل ایمان کی نظر سے گرجاوین اور آخرت مین قسم قسم کے عذاب پاوین سوا
اسکے بزرگون کے درمیان مین باعتبار امورات دنیاوی اکثر ایسے آزردگی واقع ہوئی
ہین مگر اون بزرگون کے مراتب و مناصب مین کچہ کمی نہین کیجاتی ہے چنانچہ یوسف
علیہ السلام اور اونکے بہائیون کا تنازع جسکی شہادت مین قرآن نازل ہے ہمارے
دعوی کی تصدیق کرتا ہے ہمکو بجز تعظیم و تکریم اون سب بزرگون کے چارہ نہین ہے
اسیطرح سے شیعہ بہی اون منازعات و معاملات سے جو باہم آئمہؑ اور آئمہؑ زادون کے
سرزد ہوے چشم پوشی کرتے ہین اور اون سب کا بسبب نسبت رکہنے محبت حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کے نیک گمان رکہتے ہین بلکہ معصوم جانتے ہین لہذا ہم چند معاملات
متنازعہ فیما بین آئمہؑ کے واقع ہوے معتبر کتب شیعون سے نقل کرتے ہین اول
بحر المناقب کی مناقب اخطب خوارزم مین سبب تسمیہ ابوتراب بہ نسبت حضرت
علیؑ مرتضی یون منقول ہے کہ ایک دن رسولؐ خدا حضرت زہراؑ کے گہر تشریف لیگئے
اور پوچہا کہ ہمارا ابن عم کہان گیا ہے حضرت زہراؑ نے عرض کی کہ مجہپر غضبناک ہوکر
باہر چلے گئے ہین اور یہان قیلولہ نہین کیا جب حضرتؐ مسجد مین تشریف لیگئے دیکہا

کہ حضرت علی زمین پر کروٹ لیئے ہوسے ہوے ہین او منہ اور سر آپکا خاک آلودہ ہے
فرمایا قم یا ابا تراب قم یا ابا تراب یعنی اوٹھ اے مٹی کے باپ اوٹھ اے مٹی کے باپ
یہ حدیث متفق فریقین ہے اس لیئے کہ صحیح بخاری شریف مین بہی آئی ہے دیکھو غضبناک
ہونا جناب امیرؑ کا منافی شان حضرت سیدہؑ کا نہین ہوسکتا ہے دوم صاحب
فصول وغیرہ علمای شیعہ نے ابو مخنف لوط بن یحیی کہ معتبرین مورخین شیعہ سے
ہین یہ روایت حضرت حسینؑ سے نقل کرتے ہین کہ فرمایا حسینؑ نے مین بہت ہی
برا جانتا ہون اوسکو جو کچہہ کہ میرے بہائی حسنؑ نے کیا میرے ساتھہ صلح کرنے
معاویہ سے اگر میرا بہائی تلوار سے میری ناک کاٹ لیتا تو مجھکو اتنا ناگوار نہ گذرتا
دیکھو اسیوجہ سے شیعہ حضرت امام حسنؑ سے انحراف باطنی رکھتے ہین مگر ظاہرا طوعا
وکرہا ہر دو صاحب کو معصوم کہتے ہین بقول شخصے دل مین اینٹین بغل مین مدار
سوم مجالس المومنین مین ہے کہ محمد بن الحنیفہ پسر حضرت علیؑ نے دعوی امامت ۱۵
کا اپنے واسطے کیا اور منکر امامت امام زین العابدینؑ پسر امام حسینؑ کا ہوا اور بابت
امامت کے ہر دو صاحب مین اس قدر قضیہ ہوا کہ نوبت محاکمہ کی حجر الاسود تک
پہونچی حجر اسود نے حضرت زین العابدینؑ کی امامت پر شہادت دی تاہم محمد بن الحنیفہ
تا بزیست دعوی امامت سے دست بردار نہوسے اور مختار ثقفی کو کہ نہیے طالب جاہ و
مناصب دنیاوی کے تہا ہوکر شیعان کوفہ کو خطوط اونکی رفاقت اور حضرت زین العابدینؑ
کی مخالفت کے واسطے بہیجے تہے اپنا نائب کرکے واسطے کینہ خواہی خون حضرت
امام حسینؑ کے مقرر کیا تہا اوس نے امرا شام کے سراور تیس ہزار دینار معہ فتحنامہ
کے خدمت مین محمد بن الحنیفہ کے روانہ کئے محمد بن الحنیفہ نے وقت رحلت کے
اپنے فرزند ابو ہاشم کو دربارہ امامت وصیت کی دیکھو باوجود ایسے عناد و فساد
کے بہی شیعہ حضرت محمد بن الحنیفہ اور اونکے صاحبزادے کو معصوم جانتے ہین

اور کوئی کلمہ ترک ادب اونکی شان مین نہین کہتے ہین چنانچہ بکثرت فضائل معتبر کتب شیعہ مین ہر دو صاحب کے حق مین مرقوم ہین چہارم مختار ثقفی کہ بالاجماع منکر امامت امام زین العابدین کا تھا اور بہت سے اوس سے اعمال ناقصہ افعال رافضہ سرزد ہوے ازانجملہ یہ کہ پسر صلبی حضرت علیؑ کو کہ عبداللہ نام رکھتے تہے کوفہ مین قتل کر ڈالا باوجود ایسے جور و تعدی و دیگر بداعمالون و بدافعالون کے ملا نوراللہ شستری نے علامہ حلی سے یہ روایت نقل کی ہے کہ در حسن عقیدت او شیعہ را سخنے نیست غایت الامر حرف بر بعضے از اعمال او اعتراض داشتہ اند او را بذم و شتم تناول نمودہ اند و حضرت امام محمد باقرؑ برامیمعنی اطلاع یافتہ شیعہ را از تعرض مختار منع نمود کہ او کشندگان ما را کشت و سلبہا بما فرستاد الخ دیکھو باوصف اقرار ظلم و ستم شیعہ مختار کی بہی فضیلت کے قائل ہین اور باوجود ایسی خطا فاحش کے اوسکے معاملہ جفا سے چشم پوشی کرتے ہین پنجم مجالس المومنین مین ملا نوراللہ شستری نے ابوبکر حضرمی سے یہ روایت نقل کی ہے کہ زید شہید نے خاص اپنے واسطے دعوی امامت کیا اور خروج کیا تلوار لیکر اور کہا کہ امام وہ ہے ہم اہلبیت مین سے کہ آشکارا تلوار لیکر خروج کرے نہ وہ کہ اپنی امامت کو پوشیدہ رکہے اور امامت امام محمد باقرؑ سے قطعی انکار کیا اور سلسلہ امامت کا بہی برابر اونکی اولاد مین جاری رہا مگر شیعہ زید شہید اور اونکی اولاد سے کسی طرح کا گمان بد نہین رکہتے ہین بلکہ سب کو واجب المحبت جانتے ہین ششم درمیان امام حسن عسکری و امام جعفرؑ کے بابت امامت لعن و طعن و نسبت باہمد گر فسق و ارتکاب کبائر کے واقع ہوے چنانچہ کتب شیعہ مین بہی مرقوم ہے ہفتم پانچون صاحبزادون حضرت امام جعفر صادق یعنی محمدؑ و اسحاقؑ و عبداللہ و موسیٰؑ و اسماعیلؑ مین امامت پر بہت کچہ مخالفت ہوئی چنانچہ عبداللہ افطح نے کہ برادر حقیقی اسمعیلؑ کے تہے اور اسمعیلؑ اولاد اکبر امام جعفرؑ کے تہے جو اپنے والد ماجد کے روبرو انتقال کر گئے تہے بعد رحلت امام جعفرؑ اپنے بہائی اسمعیلؑ کے وراثت کا دعوی کیا

اور مدعی امامت کے بھی ہوئے اور انہوں نے والد ماجد کی بھی تجہیز و تکفین اونہون نے ہی کی
اور انگشتری بھی امام جعفر کی اونہون نے ہی لی حضرت امام جعفر نے حضرت عبد اللہ ہی
کو وصی امانتوں کا کیا تھا محمد نے اس سبب سے دعوی امامت کیا کہ حضرت امام محمد باقر
نے حضرت امام جعفر سے فرمایا تھا کہ تیرے گھر مین ایک فرزند ہوگا نام اوسکا محمد ہوگا وہ
امام ہوگا یہی سند ہے اونکی امامت کی اسیطرح سے اسماعیلیہ امامت اسمعیل و رجعائیہ
امامت اسحاق و موسویہ امامت موسی کے قائل ہین اور بعد امام علی رضا کے امام محمد تقی
کم عمر تھے اکثر شیعہ نے اونکی امامت سے انکار کیا ہے اور بعد امام تقی موسی بن محمد نے
دعوی امامت کیا اور بہت سی جماعت نے اونکی متابعت کی اور بعد حضرت علی نقی
کے جعفر بن علی نے دعوی امامت کیا اور اون لوگون کا لقب کہ قائل امامت حسن عسکری
کے تھے حماریہ ہوا جب حضرت امام حسن عسکری نے وفات پائی امام جعفر کی امامت کو
تقویت ہوئی اور اونہون نے اپنے دعوی مین بیان کیا کہ حسن بن علی نے کوئی اولاد
نہین چھوڑی اور امام کے واسطے شرط ہے کہ با اولاد ہو پس قائلین امام عسکری نے بھی
حضرت جعفر ہی کی امامت پر رجوع کی از انجملہ حسن بن علی بن فضال ہے جو معتمدین
مجتہدین شیعہ سے ہے بعد جعفر بن علی کے اونکے پسر علی بن جعفر کو دختر بنت جعفر نے
شراکت مین دعوی امامت کیا علی ہذا القیاس جسکو زیادہ اختلاف امامت آئمہ دیکھنا
منظور ہو وہ مجالس المومنین و کلینی وغیرہ معتبر کتب شیعہ مین دیکھ لے اس مختصر مین گنجایش
بیان کی نہین ع نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا ۔ پھر کیا وجہ ہے جو ہم
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے معاملات بشریت سے کہ معصوم بھی نہ تھے درگذر کرین
اور اونکے حقوق صحبت و قرابت کو کہ رسول اللہ کے ساتھ رکھتے تھے ملحوظ نہین اگر
شیعہ انصاف کرین تو بموجب اصول اونکے آئمہ و آئمہ زادے جنہین درباب
امامت بڑے بڑے عناد و فساد برپا ہوئے معاذ اللہ کافر ٹھہرتے ہین جیسا کہ اصول

کافی کلینی کی کتاب الحجۃ مین او بہار امامت مین روایت ہے جسکا یہ ترجمہ ہے کہ جو کوئی دعوی امامت کرے اور وہ دوازدہ آئمہؑ سے نہو منہ اوسکا کالا ہوگا قیامت کے دن اگرچہ سید علوی ہو اولاد علیؑ ابن ابی طالب ہی کیون نہو وہ کافر ہے دیکھو تمھارے ایسے عقائد ناقص سے سُبے جمیع بزرگان موصوفہ یا لا جنکو تم معصوم بھی جانتے ہو کافر ٹھہرے پس تم پر فرض ہے کہ بموجب اصول اپنے کے اون پر بھی تبرا کیا کرو تاکہ ثواب بحساب اخروی پاؤ۔ اب اسکے ذیل مین تھوڑا سا ذکر ابن سبا کے مریدان صادق و معتقدان واثق کے تعصبات کاسدہ اونکے حرکات ناشایستہ و سکنات ناباستہ کے لکھا جاتا ہے جسمین رائی برابر بھی ایمان ہوگا وہ ضرور ہی عبرت پکڑیگا بلکہ اس قوم خود دشمن ناحق شناس سے بالکل نفرت سچ تو یہ ہے کہ فی زماننا اس فرقہ کا وہ حال ہے جیسا کہ رسول اللہ کے زمانہ مین یہود کا تھا اور صاحب کیون نہو کہ در اصل مورث اعلیٰ تو اس قوم بد اندیش کا ابن سبا ہی تو ہے کل شیٔ یرجع الی اصلہ ع اصل بد از خطا خطا نہ کند ع عاقبت گرگ زادہ گرگ شود۔

مجملاً ذکر بعض اون تعصبات کا جسکے شیعہ معتقد ہین

تعصب اول یہ ہے کہ جب اہل سنت والجماعت کسی معاملہ متنازعہ فیہ مین کوئی آیت یا حدیث پیش کرتے ہین شیعہ قطعی انکار کر جاتے ہین اور اوسکے جواب مین اپنے مجتہدون کی روایات موضوعہ اور حکایات مصنوعہ کو حجت نامقبول و دلیل نامعقول لاتے ہین ہر چند کہ یہ قاعدہ عربی و شہادت رجالی کے صحیح نہون

تعصب دوم یہ کہ حضرت خاتم المرسلینؐ اور حضرت امیر المومنینؑ کو مراتب مین برابر جانتے ہین حالانکہ فضیلت حضرت سرور عالم کی تمام مخلوقات پر متواتر

معتبر کتب شیعہ مین مرقوم ہے تعصب سوم یہ کہ جو کوئی اپنے دل مین حضرت علیؓ
کی محبت رکھتا ہے گو یہودی ہو یا نصارا یا مجوسی ہو یا ترسا قطعی بہشتی ہے اور جو کوئی
کہ اصحاب رسول اللہ کی محبت اپنے دل مین رکھتا ہے گو متقی ہو یا زاہد نمازی ہو
یا عابد یقینی دوزخی ہے اگرچہ محبت اہلبیت کی بہی رکھتا ہو حالانکہ یہ امر خلاف نص
قرآنی ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نے ومن یعمل من الصّٰلحٰت وھو مومن فلا
کفران لسعیہ وانا لہ لکاتبون ۔ ترجمہ اور جو شخص کہ کام کرے نیکیون
سے اور وہ ایمان والا ہے پس نہین ناشکری ہے واسطے کوشش اوسکی کے اور
تحقیق ہم واسطے اوسکے لکہنے والے جب محبت رسول خدا صلعم کی بغیر ایمان کے
کفار کے حق مین مفید نہین تو محبت حضرت علیؓ کی مشرکون بیدین کے حق مین
کیونکر کارآمد ہوسکتی ہے ع برعکس نہند نام زنگی کافور تعصب چہارم یہ
کہ محبت حضرت امیرؓ کی جسکے دل مین ہوتی ہے اوسکو کوئی گناہ کبیرہ مثل فسق و
فجور کے ضرر رسان نہین حالانکہ اللہ تعالی یون فرماتا ہے من یعمل سوٓءً یجز بہ
ترجمہ اور جو شخص کام کرتا ہے بد بدلا دیا جاتا ہے اوس کا و من یعمل مثقال ذرۃ شرًا یرہ
ترجمہ اور جو شخص کہ عمل کرے برابر ذرہ کے بد دیکہے گا اوسکو تعصب پنجم شیعہ
بسبب عناد دلی و فساد قلبی کے امت مرحومہ محمدؐ یہ کو امت ملعونہ کہتے ہین حالانکہ
رب الکرامت موصوفہ کی صفت اس طرح پر قرآن مجید مین فرماتا ہے کنتم خیر
امۃ اخرجت للناس ترجمہ ہو تم نیک امت نکالی گئی واسطے آدمیون کے و
کذالک جعلنا کم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس ترجمہ
اور ایسے ہی بنایا ہمنے تم کو امت اوسط تاکہ ہو تم گواہ آدمیون پر اور نیز روایت مستندہ
صحیحہ حضرت امام حسن عسکریؓ جسکو ابن بابویہ نے تفسیر مین بسند صحیحہ نقل کیا ہے
کچہہ خیال نہین کرتے ع مرض بڑہتا گیا جون جون دوا کی تعصب ششم یہ ہے

کہ قرآن منزل من اللہ کو کتاب عثمانی جانتے ہین اور کہتے ہین کہ یقیناً کلام الٰہی کو حضرت
ذی النورینؓ نے تحریف و بے ترتیب کیا ہے اس لیے خلیفۂ ثالث پر تبرا کرتے
ہین حالانکہ اسے قرآن کو کہ جسے حضرت عثمانؓ غنی رضی اللہ عنہ نے جمع کیا ہے جمیع
آئمہ کرام بہ نیت عبادت حالت نماز و غیر نماز مین تلاوت کیا کرتے تھے بلکہ اکثر آئمہ
نے اسی فرقان حمید کی تفاسیر بھی لکھی ہین چنانچہ تفسیر حسن عسکری و تفسیر مجمع البیان
وغیرہ کہ منجملہ تفاسیر شیعون کے ہین ہمارے دعوے صادق کے شاہد ہین پس اس صورت
مین آئمہ بھی تبرے سے بری نہین ہو سکتے کیونکہ جب جامع قرآن پاک نعوذ باللہ
مستحق تبرا ہین تو عامل اوسکے بدرجہا مستحق تبرا کے ٹھہرے واہ کیا مذہب محبان
اہلبیت کا ہے کہ اپنے اماموں پر بھی تبرا کرنے سے نہین شرماتے **تعصب ہفتم**
حضرت عمرؓ پر لعن کرنے کو ذکر خدا سے بڑھکر جانتے ہین حالانکہ کسی مذہب مین برا کہنا
برون کے لیے بھی درست نہین چہ جائیکہ ذکر خدا سے کہ نزدیک ہر مومن و کافر کے افضل
اعمال و اکمل افعال ہے کیونکہ بہتر ہو سکتا ہے بموجب ارشاد رب اکبر کے ولذکر اللہ اکبر
ترجمہ اور البتہ ذکر اللہ کا بہت بڑا ہے **تعصب ہشتم** کتب شیعون مین ہے کہ لعن کرنا
حضرت شیخینؓ پر ہر صبح کو برابر ستر حسنات کے ہے اور لعن کرنا ابوجہل و فرعون اور
نمرود پر برابر حسنات نیم دانگ کے بھی نہین شمار کرتے ہین **تعصب نہم** شیعہ حضرت
رقیہؓ و حضرت ام کلثومؓ کو بہ سبب نکاح ہونے ہمراہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
کے اولاد رسولؐ اللہ سے خارج کرتے ہین حالانکہ شیخ الطائفہ ابوجعفر طوسی شیعی اپنی
کتاب تہذیب مین حضرت امام جعفر صادقؑ سے یون روایت کرتا ہے کان یقول
فی الدعاء اللھم صل علی رقیۃ بنت نبیک اللھم صل علی ام کلثوم بنت نبیک
ترجمہ حضرت امام جعفر صادقؑ اپنی دعا مین کہا کرتے تھے کہ اے اللہ رحمت کر اوپر
رقیہ بیٹی نبی اپنی کے اور اے اللہ رحمت کر اوپر ام کلثومؓ بیٹی نبی اپنی کے اسیطرح سے کلینی و شرح تفصیل و نہج البلاغہ

تعصب دہم شیعہ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کو منافقون سے شمار کرتے ہین حالانکہ
خدائے پاک نے حیات ہی صاحب لولاک مین ہی تمیز مومن و منافق فرما دی تھی بموجب آیہ
شریف ما کان اللہ لیذر المومنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب
ترجمہ نہین ہے اللہ تا کہ چھوڑے ایمان والون کو اوپر اوسکے کہ تم اوسپر ہو یہان تک کہ تمیز
کرے ناپاک کو پاک سے مزید بران حضرت خاتم المرسلین نے بنفس نفیس حالت
علالت مین حضرت صدیق اکبر کے پیچھے نماز پڑہی اور حضرت علی اور حضرت ابوذر
و سلمان فارسی و مقداد و عمار یاسر وغیرہ نے بہی ہمیشہ حضرت شیخین کے پیچھے نماز پڑہی بلکہ
حضرت علی نے خاص اپنی صاحبزادی حضرت عمر کو دی حالانکہ یہ امر مسلمہ فریقین سے
کہ منافق کے پیچھے نماز درست نہین ہے اور مشرک یا منافق کے ساتھ مومنہ کا نکاح
بہی صحیح نہین ہے فرمایا رب جلیل نے ولا تنکحوا المشرکین حتی یؤمنوا ترجمہ
نہ نکاح کرو تم مشرکین کے ساتھ یہان تک کہ ایمان لاوین تعصب یازدہم شیعہ
کہتے ہین کہ جتنے کلمات مدحت کلام خدا مین بحق مومنین و صالحین کے واقع ہوئی ہین
اون سے مراد ائمہ کرام ہین اور جتنے کلمات مذمت کہ بحق منافقین و فاسقین وارد
ہوے ہین اون سے مراد صحابہ عظام ہین معاذ اللہ تعصب دوازدہم شیعہ معتقد ہین کہ
جو آیات بینات کہ بحق مہاجرین و انصار نازل ہوئے ہین سب کی سب انہین مثل
حروف متشابہات کے تعصب سیزدہم شیعہ کہتے ہین کہ اہلسنت اہلبیت سے بغض
رکھتے ہین حالانکہ اہلسنت مثل فرائض دیگر محبت اہلبیت کو فرض جانتے ہین چنانچہ نماز
پنجگانہ و نماز جمعہ و دیگر واجبات و نوافل و تفاسیر و کتب حدیث و فقہ وغیرہ ہمارے
دعوے مدلل کی تائید کرتے ہین کوئی علما اہلسنت کا ایسا نہین جسنے اہلبیت کی
بکثرت تعریف و توصیف بیان نکی ہو جسکا جی چاہے تمام کتب اہل حق مین دیکھ لے
تعصب چہاردہم شیعہ کہتے ہین کہ جو شخص و تعالے جدک نماز مین پڑہے گا

اوس کی نماز فاسد ہوگی حالانکہ اللہ تعالے اپنے کلام حق مین فرماتا
ہے وانہ تعالی جدّ ربنا ترجمہ اور یہ کہ اونچی ہے
شان ہمارے رب کی اور نہج البلاغت مین قول حضرت علیؑ کا یون
منقول ہے الحمد للہ الغاشی حمدہ الغالب جندہ المتعالی جدہ
تعصب پانزدھم شیعہ کہتے ہین کہ اہلسنت یہود و نصاریٰ سے
بدتر ہین سبحان اللہ جو لوگ خدا اور رسولؐ اور ملائکہ اور قرآن
و جمیع کتب سماویہ و روز آخرت و محبت آلؑ و اصحابؓ و ذریت رسولؐ
پاک پر ایمان کامل رکھتے ہین اور تمام عبادات جانی و مالی مثل
صوم و صلواۃ و حج و زکواۃ و ورد وظائف و درود و تلاوت مین
شاغل رہتے ہین وہ تو یہود و نصاریٰ سے بدتر ٹھہرے اور
جو لوگ کہ ہر کام مین عبداللہ بن سبا یہودی منافق کا اتباع
کرتے ہین وہ مومنین سے بہتر ٹھہرے پس یہ آیہ کریمہ مطابق
حال اس گروہ کے ہے کقولہ تعالے الم تر الی الذین اوتوا
نصیبا من الکتاب یومنون بالجبت والطاغوت ویقولون للذین کفروا ھؤلاء
اھدی من الذین امنو سبیلا ترجمہ فرمایا اللہ برتر نے
آیا نہین دیکھا تونے طرف اون لوگون دیے گئے حصہ کے
کتاب سے ایمان لاتے ہین ساتھ جبت اور طاغوت کے
اور کہتے ہین واسطے اون لوگون کے کہ کفر کیا یہ لوگ
ہدایت پر ہین اون لوگون سے کہ ایمان لائے راہ کی تعصب شانزدھم
شیعہ اپنی اون روایات صحیحہ کو جو مذہب اہلسنت سے مطابقت
رکھتے ہین متروک العمل جانتے ہین مثل روایت وضو ٹوٹ جانے مذی

اور منی کے نکلنے سے وروایت سجدہ سہو کرنے جسکو ابو جعفر طوسی نے صحیح کیا ہے اور روایت غسل چشمہ کلان میں جسکو ابن معلم نے صحیح کیا ہے اور روایت اٹھا کرنا کلوخ سے جسکو صاحب جامع و تحفۃ العوام نے صحیح کیا ہے و نیز اکثر روایات کلینی جو مذہب اہلسنت سے موافق ہوتی ہین اون سب کو ساقط عن العمل کہتے حالانکہ وہ سب بلا شک و شبہ منجملہ سنت ہاے نبوی صلعم سے ہین تعصب ہشتاد ہشتم اکثر کتب شیعہ مین مرقوم ہے کہ ناصبی یعنی اہلسنت یہود و نصارا سے زیادہ تر نجس و ناپاک ہین اگر کپڑا یا بدن مس کر جائے اوسکا دہونا ضروری جانتے ہین جیسا کہ کتب فقہ شیعہ مین مذکور ہے تعصب ہشتاد نہم بجاے بسم اللہ کے ہر کام مین شروع کرنے کو لعن حضرت شیخین سے مبارک جانتے ہین حالانکہ خدا تعالی اونکی شان مین رضی اللہ عنہم و رضوعنہ فرماتا ہے تعصب نود نہم کہتے ہین کہ طلاق دینا ازواج مطہرات کا حضرت رسول خدا نے حضرت علی کے اختیار مین کیا تہا حالانکہ خدا تعالی نے مالک طلاق امہات المومنین کا رسول اللہ کو بہی نہین کیا تہا جیسا کہ فرمایا خداے کریم نے لا یحل لک النساء من بعد ولا ان تبدل بهن من ازواج ولو اعجبک حسنهن ترجمہ نہین حلال ہین واسطے تیرے عورتین پیچھے سے اور نہ یہ کہ بدلے تو ساتھ اونکے بیبیون سے اور اگرچہ نہایت تعجب مین ڈالے تجھکو حسن اونکا یہ فضیلت ازواج مطہرات کو اس سبب سے حاصل ہوئی کہ اونہون نے حرص دنیا سے قطعی دست بردار ہوکر آخرت کو اختیار فرمایا تھا اسی سے رب اکبر نے صاف صاف فرما دیا کہ یہ سب بیبیان رسول اللہ سے کبھی جدا نہ ہونگی نہ دنیا مین تلخی طلاق کی چکھین گی اور نہ عقبے مین علحدہ رہینگی یہ چند سے تعصبات حضرات شیعہ کے اس غرض سے قلمبند ہوے تا کہ مسلمانونکو اون کے خیالات فاسدہ سے عبرت ہو اور اونکی صحبت ناقصہ سے نفرت

رابع رسانیدن امر حق طاعت است ؛

مجملاً ذکر بعض استفسارات کا محبان اہلبیتؑ سے

سوال اول وہ کلام الٰہی جسکو حضرت امیر المومنینؑ کرم اللہ وجہہ نے جمع فرمایا تھا کہان ہے اگر کہین کہ گم گیا تو نسبت حضرت امیرؑ کی ہدایت کے گم کرنیکا بہت بڑا الزام آتا ہے اگر کہین کہ امام غائب کے پاس موجود ہے تو اس صورت مین امام غائب بھی گنہگار ٹھہرتے ہین کیونکہ اونھون نے عمداً حضرت امیرؑ کے زمانہ سے لیکر اپنے زمانہ خروج تک بندگان خدا کو گمراہ رکھا اس عقاد سے تمام ائمہ اور مجتہد شیعان پاک کے بیدین سمجھے جاتے ہین دوم یہ کلام حق جسکو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جمع فرمایا ہے اور اہلسنت نے اوسکو اپنی پتلی کا تار بنایا ہے اہل تشیع کیون پڑھتے ہین اور کیون اپنی اولاد کو پڑھواتے ہین اور کیون صواب مردونکو اپنے بخشتے ہین اور کیون اون سے پڑھواکے صواب بخشواتے ہین اگر کہین کہ یہ قرآن پاک صحیح ہے تو پھر انکار فضائل اصحابؓ رسول اللہ صلعم کہ بکثرت خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کیون کرتے ہین اگر کہین کہ ترتیب غلط ہے تو قرآن کے غلط پڑھنے سے گنہگار ہوتے ہین بلکہ اصرار و تکرار گناہ سے کافر ٹھہرتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے شیعون کے پاس اصول مذہب کی کوئی دلیل نہین ہے جس سے اپنے مخالفون کے مباحثہ مین ثابت قدم رہ سکین سوم جبکہ باعتقاد محبان اہلبیتؑ کے نعوذ باللہ تمام اصحابؓ کبار و صغار جنکے فضائل قرآن پاک کی آیتون اور نیز شیعون کی معتبر کتب کی روایتون سے ثابت ہین کافر یا مرتد یا منافق ہو گئے تھے تو پھر آئمہ ہدیٰ نے کیون اونکے نامون پر اپنی اولاد امجاد کے نام رکھے چنانچہ معتبر تواریخ فریقین سے ثابت ہے کہ جناب امیرؑ نے جو صاحبزادہ کہ بطن لیلیٰ بنت مسعود سے پیدا ہوا اونکا نام ابوبکر رکھا

اور ایک صاحبزادہ کا نام عمرؓ جو بطن حبیبہ بنت ربیعہ سے تولد ہوئے تھے رکھا اور ایک صاحبزادہ کا نام عثمانؓ جو بطن ام البنین بنت حزام بن خالد سے تھی رکھا اور ایک صاحبزادی کا نام ام المومنینؓ زوجہ رسول خدا صلعم کے نام پر جنکو حضرت میمونہؓ کہتے ہین رکھا علی ہذا اسیطرح سے آپنے اور صاحبزادیون کے نام بھی مثل حضرت رقیہؓ و حضرت ام کلثومؓ کہ ازواج حضرت ذی النورینؓ کی تہین رکھے اور حضرت حسنؓ رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے صاحبزادون کے نام حضرت ابوبکرؓ کے نام پر کہ بی بی منکوحہ کے شکم محترم سے تھے رکھے اور عمرؓ اور عبد اللہؓ کے نام کہ بطون بانیات سے پیدا ہوئے اور تینون صاحب ہمراہ حضرت امام حسینؓ رضی اللہ عنہ کے معرکہ کربلا مین شہید ہوئے تھے اور اسیطرح سے آپکے ایک صاحبزادے کا نام حضرت طلحہؓ کے نام پر تہا جو بطن ام اسحاق سے تولد ہوئے تھے اور حضرت امام زین العابدینؓ کے بھی ایک صاحبزادے کا نام عمرؓ تہا اور حضرت امام موسی کاظمؓ نے بھی اپنے صاحبزادون کے نام حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عبد الرحمنؓ و حضرت عبد الصمد کے نام پر نام رکھے اور حضرت امام رضاؑ نے اپنی نورچشمی کا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے نام پر نام رکھا اور حضرت امام علی نقیؑ نے بھی اپنی دختر کا نام عائشہ رکھا انکو عالیہ بھی کہتے ہین توقس علی ہذا ای ابن سبا کے مرید و جواب دو کہ عجب باعتقاد تمہارے عیاذاً باللہ اصحابؓ باصفا سزاوار فضیلت و کرامت کے نہ تہے تو کیون آئمہ کرام نے اونکے نامون پر اپنی اولاد کے نام رکھے **چہارم** ایسے مومن و جوانمرد کو کہ جسکے مقابلہ مین تمام جہان عاجز ہوا اور تنہا وہ عالم پر غالب ہو آیا اوسکو اپنے لڑکے منافق اور غاصب اور مرتد اور خائن کے ساتھ بیاہ دینا جائز ہے یا نہین اور یہ بہی فرماؤ کہ دختر مومنہ شیعی کا نکاح سنی ناصبی سے ہوسکتا ہے یا نہین آیات بینات **پنجم** جبکہ جناب امیرؓ نے ازراہ تقیہ کے اصحاب ثلثہ کی بیعت کی تہی تو پہر حضرت امیر معاویہؓ کے سے کیون جدال و قتال

کی اس مرتبہ تقیہ نکرنا کیا معنی رکھتا ہے **ششم** معتبر کتب شیعون سے بخوبی ثابت ہے کہ حضرت امیرؑ نے خلفاء ثلثہؓ کی بیعت کی اس صورت مین قول جناب امیرؑ کا محض لغو ٹھہرتا ہے
قال امیر المومنین انی واللہ لو لقیتہم واحدا وہم ملاء الارض کلہا ما بالیت ولا استوحشت وانی من ضلالتہم التی ہم فیہا والہدی الذی انا علیہ لعلی بصیرۃ من نفسی ویقین من ربی والی لقاء اللہ حسن ثوابہ لمنتظر راج الخ کذا فی النہج البلاغت **ہفتم** حضرت اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالبؑ نے ہمیشہ تقیہ کیا حضرت امام حسینؑ ونیز حضرت مسلمؑ وصاحبزادگان حضرت مسلم رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کیون نہ تقیہ کیا حتی کہ شہید ہوگئے اس سے صاف ظاہر ہے کہ شہیدان موصوف نے حضرتؑ شیر خدا کی مخالفت کی **ہشتم** جناب امیرؑ نے خولہ بنت جعفر یمامیہ کو جو عہد خلافت حضرت صدیق اکبرؓ مین حضرت خالد بن ولیدؓ کے ہاتھون سے گرفتار ہوکر آئی تہین اور محمدؒ بن الحنیفہ اونکے بطن سے پیدا ہوے جب یہ جہاد صحیح نہین تہا تو کیون اونکو ہمبستر فرمایا اور غنیمت ناجائز مین کیون تصرف کیا اگر کہین کہ اعتاق یعنی آزاد کرکے نکاح کر لیا تہا تو عتاق املاک غیر مین جائز نہین **نہم** حضرت شہربانو بنت یزدجرد شاہ فارس جو حضرت عمرؓ فاروق کے زمانہ خلافت مین مقید ہوکر آئی تہین چنانچہ اونکو خلیفہ برحقؓ نے حضرت امام حسینؑ کے حوالہ کیا جب یہ خلافت اور غنیمت درست اور حلال نہ تہی تو امام معصوم نے کیون عطیہ نادرست اور حرام مین تصرف کیا پس یہ تصرف ناروا منافی عصمت جملہ آئمہؑ ہدی کا ٹھہرتا ہے مزید بران کساد بازاری آنغرب کہ خود اسید سیکو باندی کی بہی ہوتی ہے بلکہ صحیح النسب نہین ہوسکتے اگر کہین کہ حضرت امام حسینؑ حقدار تہے تو بموجودگی حضرت علیؑ وحضرت حسنؑ کے کیونکر حضرت حسینؑ مستحق ہوسکتے تہے **دہم** سلیم بن قیس ہلالی کے کتاب وفات النبی مین ابن عباسؓ سے روایت ہے

عن امیر المومنین ان الصحابة ارتدوا بعد النبی الا اربعة و فی روایة عن صادق الا
بقول حضرت امیر المومنین صرف چار صحابہ مومن تھے اور بقول امام صادق تین
چھ ان دونون روایتون مین سے کونسی روایت سچی سمجھی جاے اگر حضرت امیر
کا قول صحیح ہے تو حضرت صادق جھوٹے ٹھہرتے ہین اور اگر حضرت صادق کا
قول صحیح ہے تو حضرت امیر عالم علم لدنی نہین سمجھے جاتے بلکہ ان دونون روایتون
سے حضرت امیر کا امیر المومنین ہونا بھی نہین ثابت ہوتا ہے کیونکہ امیر المومنین
بغیر اجماع کے ہو نہین سکتا اگر کہین کہ باجماع اونہین صحابہ کے جناب امیر المومنین
ہوئے تو اس صورت مین جناب امیر اپنے ہی قول کی رو سے امیر المرتدین
ہین اور قول امام کا بھی اسی اعتقاد فاسد کی صداقت کرتا ہے اس موقع پر یہ بات بھی
قابل دریافت ہے کہ چار صحابہ یعنی حضرت مقداد و حضرت سلمان فارسی و حضرت
ابوذر غفاری و حضرت عمار یاسر کہ منجملہ اصحاب مہاجرین سے ہین تو بتایے کہ صحابہ
انصار کونسے ہین جنکی بدرجہا صفت قرآن پاک مین مذکور ہے یازدہم
کتب شیعون مین فضیلت متعہ کی بکثرت مرقوم ہے حتی کہ ادنی سے مومن کو
درجہ اعلی امامت اور رسالت پر پہونچا دیتا ہے درصورت نکاح و صیغہ کے ترک
عبادات افضل و طاعت اکمل کا لازم آتا ہے اور آئمہ کرام خاطی و عاصی ٹھہرتے
ہین کیونکہ شیعون کی کتب معتبرہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ کبھی کسی امام نے متعہ نہین
کیا اور ہر ایک شیعہ بذریعہ متعہ ہمرتبہ آئمہ مہدیین و خاتم النبیین ٹھہرا صد حیف
تا فرق مدارج نہ کنی زندیقی دوازدہم حضرت امام حسن نے خلافت کیون
سپرد حضرت معاویہ کے کی حضرت امام حسین کو کیون نہ حوالہ کی آیا امام حسین
قابلیت امامت کی نہین رکھتے تھے یا باہم عداوت تھی یا بہ سبب مشورہ صحابہ
کے ایسا کیا اگر لیاقت نہ تھی تو امام نہ ٹھہرے اور اگر عداوت تھی تو معصوم نہ ٹھہرے

اور اگر شورہ سے سپرد کی تو یہی حجت ہماری خلفاء ثلثہ کی خلافت پر ہے سیزدہم
معتبر کتب شیعوں سے ثابت ہے کہ میت مومنین نجس العین ہوتی ہے بموجب شعر
نجس العین کے بود طاہر * سگ خوک ست میت و کافر * پس میت آئمہ کرام کی
نسبت کیا حکم کرتے ہیں علما شیعہ چہاردہم چہاردہم کہ حضرت رسول خدا نے دعوی
توحید خدا اور اپنے رسول ہونیکا کیا تھا آیا او سکے دعوی اپنے نائب کی نیابت کا کہ
بعد ہمارے حضرت علی ہونگے کیا یا نہین اگر کیا ہے تو شیعہ اپنی کتب معتبر سے ہمکو
ثابت کردین پانزدہم صحابہ خصوصاً خلفاء ثلثہ زمانہ پیغمبر خدا مین کافر یا منافق
تھے یا بعد وفات آنحضرت کے کافر یا منافق ہوئے اگر زمانہ حیات پیغمبر مین تھے
جیسا کہ کتب شیعہ مین مرقوم ہے کہ پیغمبر نے ابوبکر کو ہمراہ اپنے سفر ہجرت مین اسلیے
لیا تھا تاکہ کفار قریش کو نشان ندین تو پیغمبر آیہ کریمہ یا ایہا النبی جاہد الکفار والمنافقین
کو کیون نہ عمل مین لائے معاذ اللہ اس صورت مین پیغمبر برحق باعتقاد شیعان گنہگار
ٹھہرے اور پیغمبر کا کوئی یار غار و حامی و مددگار بھی نہین پایا جاتا بتلائیے تو وہ
کون لوگ ہین جنہون کی شان مین خدا تعالی نے بصفت مہاجرین والانصار
کے آیات بینات مثل والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین
اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ الخ وغیرہ نازل فرمائین اور وہ کون
لوگ ہین جنہون نے دین محمدی کو مشرق سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک
پھیلا دیا اگر بعد وفات پیغمبر کے کافر و منافق ہوے جیسا کہ سلیم بن قیس الہلالی
نے کتاب وفات النبی مین ابن عباس سے روایت کیا ہے عن امیر المومنین ان الصحابۃ
ارتدوا بعد النبی الا اربعۃ انفس وفی روایت صادق الا ستۃ
ان دونون کلامون مین تناقض وارد ہے بہرکیف جناب امیر آیہ کریمہ وقاتلوہم
حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ کو کیون نہ عمل مین لائے کیونکہ ترک قتال و مصالحہ

منافقین و مرتدین کے ساتھ بخوف فتنہ و فساد جائز نہیں ہے بلکہ ترک قتال بسبب
غلبہ کفار عین فتنہ و فساد ہے کقولہ تعالیٰ و قاتلوھم حتیٰ لا تکون فتنۃ اس عدول حکمی سے جناب
امیرؑ نعوذ باللہ خطا کا ٹھہرے اگر کہیں کہ جو سبب نسبت پیغمبر خدا ترک قتال
واقع ہوا تو لازم آتا ہے کہ پیغمبر خدا نے تعمیل آیہ موصوفہ کی نہ فرمائی بلکہ درصورت
تعلیل آیہ محکم امت کو امر الٰہی و نعمت تمنائی سے محروم رکھا پس بسبب اتباع
اہل باطل کے توبہ توبہ مخالفت پیغمبر خدا کی آیہ کریمہ یا ایہا النبی حرض المومنین
علی القتال سے لازم آتی ہے اظہر من الشمس ہے کہ جس زمانہ میں ایک مسلمان
دس کافروں سے مقابلہ کرتا تھا حضرت اوسکو تاکید شدید بموجب آیہ موصوفہ
ترغیب و تحریض جہاد کی فرماتے تھے پھر کیونکر ہو سکتا ہے کہ خلاف حکم اکملت لکم
دینکم و اتممت علیکم نعمتی کے تقیتاً ترک تبلیغ احکام الٰہی جس میں سراسر جبانت
و خیانت و تجویز عناد و فساد کی لازم آتی ہے فرماویں شان رسالت و نبوت
سے کمال ہی بعید ہے اگر کہیں کہ سبب سکوت کا تقیہ تھا تو جناب امیرؑ نے حضرت
ابوبکرؓ سے بیعت کرنے میں کیوں توقف کیا اور حضرت معاویہؓ سے کیوں لڑے
اور حضرت امام حسینؑ یزید پلید سے کیوں لڑے اس صورت میں قول جناب
امیرؑ کا جو نہج البلاغت میں مرقوم ہے علامۃ الایمان ایثارک الصدق
حیث یضرک علی الکذب حیث ینفعک جھوٹا ٹھہرا اگر کہیں ترک عجلت ممدوح ہے اس لیے توقف
کیا و کیھو امورات خیر میں ہرگز تاخیر لازم نہیں ہے کقولہ تعالیٰ اولئک یسارعون فی
الخیرات وھم لہا سابقون ہ بقول شخصے ۶ در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست
اگر کہیں کہ دیر کرنا جناب امیرؑ کا بامر الٰہی تھا پس معلوم ہوا کہ اس وقت تک
امامت جناب امیرؑ کی مستحق نہ تھی اس لیے کہ جناب امیرؑ نے پیغمبرؐ برحق
سے سنا تھا کہ خلافت بلافصل حق حضرت ابوبکرؓ کا ہے بعد اونکے حق حضرت عمرؓ کا

[illegible]

بعد اونکے حق حضرت عثمانؓ کا بعد اونکے حق حضرت علیؓ کا جیسا کہ مجمع البحرین مین امام رضاؑ سے منقول ہے وہ راوی ہین امام موسی کاظمؑ سے وہ راوی ہین امام جعفر صادق سے وہ راوی ہین امام محمد باقرؑ سے وہ راوی ہین امام زین العابدین سے وہ راوی ہین شہید کربلا سے وہ راوی ہین امیر المومنینؑ سے اسیطرحسے اثبات خلافت حقہ خلفاء ثلثہ کا معتبر تفاسیر شیعہ مثل مجمع البیان طبرسی و خلاصۃ المنہج کاشانی و تفسیر قمی و جرجانی و حسن عسکری وغیرہ سے پایا جاتا ہے اگر خلافت بلافصل حق جناب امیرؑ کا ہوتا تو ہرگز سکوت نہ فرماتے جیسا کہ بمقابلہ حضرت امیر معاویہ کے سکوت نہ فرمایا اس لیے کہ اس مرتبہ حق جناب امیرؑ ہی کیجانب متحقق تھا اگر کہین کہ بسبب قلت اعوان و انصارؑ کے ترک قتال اصحابؓ ثلثہ سے فرمائی تو جنگ کرنا جناب امیرؑ کا باوجود قلت اعوانؑ کثرت لشکر دشمنان سے ثابت ہوتا ہے چنانچہ معتبر کتاب مجالس المومنین شیعہ مین مرقوم ہے کہ از قریش ہمگی پنج ہا ہمراہ مرتضیؑ بودند و سیزدہ قبیلہ ہمراہ معاویہؓ بودند سوا سے اسکے کذب آیہ کریمہ کم من فئۃ قلیلۃ غلبت علی فئۃ کثیرۃ مین لازم آتا ہے پس ہر دو صورت مین یعنی حالت حیات یا بعد وفات پیغمبر خدا کا فر یا مرتد یا منافق ہوئے تو تکذیب اون اقوال آئمہؑ کی جو معتبر کتب شیعہ مین بکثرت اوصاف اصحابؓ باصفا مین مرقوم ہین ہوتی ہے جسکے چند نمونے نہ ذکر اصحابؓ رسالتمآب مین قلمبند کئے ہین شیعون کو چاہئے کہ اقوال موصوفہ بالا کی تکذیب مین زیادہ تر کوشش کرین بلکہ بموجب اپنے فرض مذہبی و واجب دینی ابن سبائی کے اس امر مکروہ مخالف طبع شیعگی کے بہت کچھ ساعی ہون کہ جہانتک ممکن ہو اقوال آئمہ کو جھوٹا کرین ورنہ ہماری کتاب کا جواب انشاء اللہ تعالی تا قیامت کسی شیعہ سے نہو سکے گا اگرچہ امام غائب بھی مدد کرین یا امام ثامن ضامن نہین واللہ ہمارے سے جواب باصواب نے شیعونکو کس ہونچال مین

سوال دیا ہے جواب شیخی سے نہ سکوت کرنے مین یہہ آیا ہے بیت
ضرر اور دیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد * وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد * شعر شنا فریم
یہ امر مسلم و یقینی ہے کہ اللہ تعالی نے رسول اکرم کو تمامی امت کی ہدایت کے مبعوث
فرمایا جب باعتقاد شیعون کے صرف چار پانچ ہی ہدایت پر رہے تو فرمائیے کہ نتیجہ
بعثت رسالت سے کیا ہوا اس عقیدہ خبیثہ سے یہ فعل جناب باری کا معاذ اللہ عبث
ٹھہرتا ہے علاوہ بریں یہ بات بھی طرفین سے متحقق ہے کہ دو شہر یعنی مکہ معظمہ و مدینہ
منورہ سے بڑھکر کوئی مقام متبرک و بزرگ نہین ہے حتی کہ دونون فریق ان دونون
مقدس شہرون کو ہمرتبہ عرش و کرسی کا جانتے ہین اور یہ بھی یقینی اعتقاد رکھتے
ہین کہ ان دونون مقام پاک مین دجال ناپاک کا ہرگز گذر نہوگا پھر کیا سبب ہے کہ
اسوقت تک یہ دونون مقام مبارک بدستور سابق مشرکون و کافرون و مرتدون
سے معمور ہین اور کوئی مومن پاک بغیر تقیہ کے گھسنے نہین پاتا اگر عقدہ کھلجاتا ہے تو
نوبت تا امروز یہانتک کی پہونچی ہے اس مین مشیت ایزدی کیا ہے سیزدہم پیغمبر
خدا اصحاب ثلثہ سے ڈرتے تھے یا نہین اگر ڈرتے تھے تو بموجب قول شیعون کے کہ کار انبیاء و آئمہ اخفاء
دین ہے رسول نہ ٹھہرے اور آپکو رسول بنانا خدا کا فعل عبث ہوا اسلئے
کہ آپ بسبب خوف کے ضرور ہے کہ تبلیغ احکام وحی مین قصور کرتے ہونگے خصوصا
اون اوامر مین جو برخلاف مزاج اصحاب ثلثہ اور اونکے احباب کی شان مین
نازل ہوتی ہونگی اور اگر نہین ڈرتے تھے تو نسبت خلافت حضرت امیر کے
وصیت کی کیا ضرورت تھی اپنی حیات ہی مبارک مین مسند نیابت پر بٹھاتے
جیسا کہ معتبر کتب اہلسنت سے ثابت ہے کہ حضرت رسول خدا نے حالت علالت
مین حضرت صدیق برحق کو امام جماعت بنایا اور خود بھی امام الانبیاء نے اونکے
پیچھے نماز ادا کی چنانچہ اسی دلیل مدلل سے حضرت صدیق اکبر باتفاق جمیع صحابہ

با صفا کے منصب خلافت اون کو پہونچے نور ۲ ہم کشف الغمہ وغیرہ معتبر کتب شیعہ
مین مرقوم ہے کہ چودہ سو صحابہ کی شان مین آیہ لقد رضی اللہ عن المومنین
اذ یبایعونک الخ نازل ہوئی جسمین بالاتفاق خلفاء ثلثہ بھی داخل ہین
اس صورت مین قول جناب امیر اور امام صادق کا کہ صرف چار یا چھ صحابہ
مومن تہے باقی سب مرتد ہوگئے محض لغو ٹھہرا بست ۲ ہم حضرت رسول خدا اپنی
حیات مبارک مین ازواج مطہرات وحضرت عباس رضی اللہ عنہم کو بھی محاصل
فدک سے دیتے تہے یا نہین اگر دیتے تہے تو بعد وفات خلاف عمل حضرت صلعم
کے حضرت زہرا نے کیون دعوے فدک کیا اور اگر نہین دیتے تہے تو پہر او رحصہ
اونکی کونسی تہی اس کا جواب شیعہ اپنی کتب سے دین بست و یکم جبکہ بعقیدہ شیعیان
محبت اہلبیت وعترت کی کافر او رمشرک کو بھی بہشت مین داخل کر یگی تو پہر کیون
شیعہ تکلیف عباوات کو کام فرماتے ہین اور کیون محرمات شرعیہ کو عمل مین نہین
لاتے بست و دوم اہلبیت باتفاق اہل لغت گہر کے لوگون کو کہتے ہین اور
قرآن پاک مین بھی خدای تعالیٰ نے حضرت سارہ بی بی حضرت ابراہیم علیہ السلام
کو یا اہلبیت فرمایا ہے پہر کیا وجہ ہے جو ازواج مطہرات رسول اکرم
داخل اہلبیت نہین کہے جاتے ہین بست و سوم عترت کے معنی بھی
لغتون مین اقارب کے ہین جیسے حضرت عباس عم رسول اللہ وحمزہ
برادر عمہ زاد رسول اللہ وحضرت ابوبکر صدیق وحضرت عمر فاروق خسر
رسول اللہ وحضرت عثمان ذی النورین وحضرت علی داماد رسول اللہ سوا
ان بزرگون کے حضرت فاطمہ اور اون کی اولاد بھی اس مد مین داخل
ہین پہر کیا وجہ ہے جو سوائے پنجتن کے اس لفظ کا اطلاق دوسرون پر
نہین کیا جاتا ہے بست و چہارم آل بمعنی تبع ہین جیسا کہ فرمایا

خدای تعالے نے آل فرعون حالانکہ فرعون کے کوئی بیٹا بیٹی نہ تھا
مگر شیعہ آل کے معنی اولاد فاطمہؓ لیتے ہین تا کہ حقوق اصحابؓ عالی صفات
و ازواج مطہرات واسطے مر جو کے باطل ہو جاوین کیا سبب ہے جو اپنے
مطلب کے معنی لیے جاتے ہین اور لغتون کے خون کیئے جاتے ہین
بست و پنجم مولیٰ بمعنی اولی و یار و یاری دہندہ و صاحب و غلام
آزاد شدہ وغیرہ تمام لغتون مین ہین پہر کیا دلیل ہے جس سے معنی
نیابت علیؓ سمجھے جاتے ہین اور تمام اصحابؓ نعوذ باللہ و اتیہ و دستی رسالت
پناہ سے خارج کیئے جاتے ہین بست و ششم نہج البلاغت مین ہے
قیل لمحمد بن الحنیفة لم یغرر ابویك فی الحرب ولا یغرر بالحسن والحسین علیہما السلام
فقال لانہما عیناہ وانا یمینہ فہو یدفع عن عینیہ بیمینہ ترجمہ لوگون نے محمدؓ بن الحنیفہ سے
سوال کیا کہ آپکے پدر بزرگوار لڑائیون اور جنگہون خوفناک ہین تمکو بہیجتے ہین
اور حضرت حسنینؑ کو اپنے سے جدا نہین کرتے اس کا کیا سبب ہے
حضرت ابو محمدؓ بن الحنیفہ نے بنظر انصاف فرمایا کہ حضرت حسنینؑ ہمارے
والد ماجد کی اولاد مین بمنزلہ آنکہ کے ہین تمام جسم انسان مین اور
دوسری اولاد بمنزلہ ہاتھ پانوان کے جبتک ہاتھ پانون سے
کام سرانجام ہو سکے آنکھون کو تکلیف دینا کیا ضرور ہے دیکھو اس
صورت مین معاذ اللہ حضرت حسنینؑ لائق امامت نہین سمجھے جاتے
ہین بست و ہفتم خلفاء ثلثہ اگر غاصب تھے یا جاہ و
مناصب کے طالب تو اون بزرگوارون نے بعد اپنے کیون جانشین
و ولیعہد اپنی اولاد کو کیا کیونکہ کوئی غصب نہین کرتا مگر بہ طمع و نفع
رسانی اپنی اولاد کے جیسا کہ حضرت معاویہؓ نے کیا اور اسدم

تک سلاطین ایران و لکھنؤ وغیرہ کرتے چلے آتے ہین لسبت وشتم جبکہ حضرت عمرؓ کو بزعم شیعان اہلبیتؑ سے معاذاللہ عداوت تھی جیسا کہ کتب شیعہ مین بہت کچھ روایات واہیات مثل خنجر مارنے پہلوی اقدس حضرت زہراؑ پر اور گھر جلانے حضرت موصوفہ کا آگ لگا کر مرقوم ہے پس تعجب ہے کہ معدودے چند اہلبیتؑ کو قتل کیون نکر ڈالا جیسا کہ یزید پلید نے خاندان نبوت کے ساتھ کیا لسبت وشتم ہر قول پیغمبرؐ وحی ہے یا نہین اگر وحی ہے پس ظہور خلافت خلفاءؓ ثلثہ خلاف وحی کیونکر واقع ہوا یہ امر دو شق سے خالی نہین ہے یا یہ کہ ہر قول پیغمبرؐ کا وحی نہین ہے پس وصی کرنا پیغمبرؐ خدا کا جناب امیرؑ کو اپنی رائے سے ہوگا اگر بالوحی ہوتا تو جناب امیرؑ ضرور ہی مسند خلافت بلافصل پر جلوس فرماتے یا خدا تعالے کو علم غیب حاصل نہ تھا کہ خلاف وحی اوسکے امر خلافت ظہور مین آیا یا مجبور محض تھا کہ اوس سے کچھ نہ بن پڑا ایسے عقائد سے خدا تعالی عالم الغیب وقادر وقدیر نہین سمجھا جاتا ہے بیت گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو * از شما یک تن نشد اسرار جو * والسلام علی من اتبع الھدی عقدہ لاینحل۔

شکر خدا بہ برکت سید الانبیا یہانتک تکمیل تکملہ کی کامل طور پر ہوئی
چونکہ یہ کتاب جواب ہے انوار الہدی و شمس الضحی کا لہذا
کچھ عبارت انوار الہدی ضمناً ہدیہ ناظرین کیجاتی ہے
تاکہ اوسکے مصنف کی قابلیت
ظاہر ہو
وہوا ہذا

مجملاً ذکر بعض تصرفات واہیات رسالہ انوار الہدیٰ مولفہ شیخ احمد صاحب وکیل جیپوری یونبدی شیعی جدید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علیٰ خیر خلقہ محمد سید المرسلین
وآلہ الصالحین واصحابہ المتقین وازواجہ الطاہرین وذریاتہ
الطیبین وعامل القرآن اجمعین الیٰ یوم الدین

امابعد معتقد صادق آل اطہار ومعتقد وثوق اصحاب کبار محمد جہانگیر خان سکنۂ اودی خدمت مین اہل ایمان کے التماس کرتا ہے کہ قبل ازین شیخ احمد صاحب شیعی جدیدی ماہر علم کلام واقف فنون تمام یکتا ہی روزگار حبیب کرائی عربی دان فارسی خوان نے ایک رسالہ اہانت قبالہ بلکہ پورا کٹھی کا بالکل شیعون کے اندہیرے گھر کا ودجالہ مسمی انوار الہدیٰ [سلہ] اپنی سمجھ اور رائے کے موافق لکھا تھا ماحصل و سر جملہ بیان کا صرف اس قدر تہا کہ معاذ اللہ صحابہ رسالتمآب بالخصوص خلفاء ثلثہ اکسی لائق نہ تہے نہ رسول اللہ کی کچھہ مدد کی اور نہ کبھی حرکہ مین شریک ہوئے اور اگر کبھی شریک بہی ہوئے تو بہاگ گئے بلکہ جو کچھہ فتوحات کہ رسول خدا کو میسر ہوئین وہ سب اسد اللّٰہی کی قدرت کا نمونہ ہین مثل بدر وحنین واحد وخندق وغیرہ یہ حالات مولف نے رسول اللہ کی حیات مبارک کے لکھے تہے جب بعد وفات رسالت پناہ کے دوازدہ آئمہ کے معاملات وواقعات کو بیان کرنا چاہا تو ازراہ مکائد بزرگ کے دوسری رنگت بدل دی (بقول شخصے بہرنگے کہ خواہی جامہ می پوش ـــ من انداز قدت را می شناسم) ہمہ دان بڑے فخر سے لکھتے ہین

کہ خلفاء ثلثہ سے کوئی معجزہ و کرامات و خرق عادات ظہور میں نہیں آئی اگر ائمہ
اس فن میں بدرجہا سباق بلکہ شہرۂ آفاق بلکہ طاق تھے کہ وہم بھر میں پیادہ
کو شیر اور بھیڑیہ کو بھیڑ چڑیا کو باز اور بگلے کو قاز سہا کو خورشید اور مشتری
کو ناہید کوڑی کو پیسا اور مکھی کو بھینسا بناتے تھے ہر نامراد کی مراد دیتے اور
بے اولاد کو اولاد چنانچہ اسی بنا پر مولف نے استحقاق نیابت نسبت
ائمہ کے ثابت کیا تھا اس کتاب خراب پر شیعوں کو اس قدر ناز تھا
کہ ابتدا ہی میں اکثر مرزا صاحب تو سنیوں سے فخریہ دریافت کرتے کہ قبلہ
آپ جناب مولوی شیخ احمد صاحب کو کہ وہ پہلے سنیوں کے بڑے عالم
بلکہ رکن اعظم تھے اب مذہب حقہ اثنا عشریہ جعفریہ کی حقیت سنیوں ہی کی
کتب سے ثابت کر کے شیعہ پاک ہو گئے ہیں پہچانتے ہیں اور بعض میر صاحب
شیخ جی کے کاغذات سیاہ کو پڑھکر سو بھی آنکھیں بند کر کے بے سمجھے بوجھے
ایسے اتراتے کہ جسکا کچھ ٹھیک ٹھکانا ہی نہ تھا جہاں کہیں سید صاحب کسی
سنی ناواقف کو پاتے فوراً بغل سے نکال شیخ جی کا نامۂ اعمال پڑھکر سناتے
بیچارے سنی مظلوم شیعوں کی اس زیادتی سے ازبس تنگ تھے بالخصوص
ان خاص مقاموں پر جہاں اس طوفان بے تمیزی کی ازحد طغیانی ہے
جب یہ شور و شغب ہمنے بھی سنا بڑی وقت سے شیخ جی کی گوگر و سرخ
کو ہم بہونچایا دیکھی سراسر ہیچ پوچ بلکہ بالکل خاک و دھول مضمون خبط معنی
غلط بلکہ خود ہی غلط حتی کہ آیات قرآنی میں بھی تبدیل و تحریف جسکا نمونہ انوار المدی
مطبوعہ مطبع عترت حسین شکوہ آبادی کے صفحہ ۲۰۵ سے صفحہ ۲۱۱ تک میں موجود
ہے سوا اسکے اور تو مولف لی یہوز کان یکون و قال یقول بمعنی کے
مطلب مربوط کے سمجھنے کو انسان کی تو طاقت کیا ہے بلکہ جن کو بھی لیاقت نہیں

۲۷۶

کہ مولف کے طلسم حیرت نے ایسا ہی منتر کوس ایسکے خونکا کہ تمام شیعیان مسلم
کا اسمین مولف صاحب اوستاد اول ایسا ہی قابل تھے کہ بسبب
تحصیل عشق و رندی آسان ہو گیا۔ اوائل جاذب اسوقت آخر زمانکا سبب ایسے فتنہ سازان
لہذا ہمنے بھی واسطے اعانت و حمایت اپنے دین دار بھائیون کے جو طلبا ان فساد
سے نالان تھے جوابا ایک رسالہ مسمی اظہار الہدی بلا تعصب لکہا الا اور اوسمین
اہتمام یہ کیا کہ جسقدر کل معاملات اصحاب ثلثہ وغیرہ کے بہم وکیفیت حالات آئمہ اثنا
عشرہ کو بطریق اختصار معتبر تواریخ فریقین سے لکہا ہے کہ اگر صحابہ رسالت
مآب کسی قابل نہ تھے تو کیون خدای تعالی نے اونکی شان مین آیتین اوتارین
اور اگر باعتقاد شیعیان خدای تعالی کو بہ توبہ بہول ہی گیا تھا تو آئمہ ہدای نے
کیون اونکے حق مین حدیثین بیان کین اگر وہ بھی غلطی پر تہے تو کیون مفسرین
ومجتہدین شیعیان پاک نے وہ حدیثین و آیتین اپنی معتمد کتب مین درج کردین
جب ہمارے جواب پر شیعون کی نظر پڑی جل بہن کر کباب ہو گئے اپنے ایمان
کا تو قدر کیا بڑے بڑے دانشمندون کے حواس خمسہ بگڑ گئے بسبب جسکے دیکہا یہ کہا آن
تڑاکا نانہ جیسے پتنگین ... کے دنبالے سے کچہو آنکہین۔ ہرچند کہ میرصاحبون
ومرزا صاحبون نے جا بجا گٹہیان کین مگر ہمارے اظہار ہدایت حق کا جواب
کسی صاحب سے نہ بن پڑا اب ہار کر بعض مرزا صاحب توشہ سفر ناگزیر کرکے
لگا امام ضامن کا پیسہ بازو پر باندہ یا علی یا ایلیا یا ابو الحسن یا بوتراب پڑہتے
ہوئے آگرہ سے ٹکٹ لیکے سٹے جیپور کے اسٹیشن پر جا اوترے
اور وہان سے بحالت پریشان یا علی مدد یا مولی مدد یا مشکلکشا مدد کہتے ہوئے
شیخ جی کی دولتسرا مین داخل ہو گئے شیخ جی نے جو مہمانان بے تکلف کو دیکہا
پوچہا کہ یا ایہا المومنین خیر تو ہے مرزا صاحبون نے ہمارا رسالہ شیخ جی کے روبرو

بتکلف فرمایا کہ ہم اس شہر سے دکہانیکو آپ کے پاس آئے ہین بیت
ما نہ یاران چشم یاری داشتیم * خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم - شیخ جی آدہ سر و جسم
سے ہنسی ہنسکر فرمایا کہ اگرچہ یہ رسالہ اظہار الہدی ہماری کتاب کا تو جواب نہین ہے
مگر اس کا ہم جواب لکہدینگے بیت مشکلے نیست کہ آسان نشود * مرد باید کہ ہراسان
نشود - غرض شیخ جی کی تہمت سے شیعون کو اپنا پشت پناہ بنا کر اپنے ماتہے سے
کلنک کا ٹیکا چہٹانے کو ایک وسوسہ کل طویل تیار کرکے اور اوسکا نام شمس الضحی کہ
فی الواقع مونث سماعی بہ قاعدہ نحوی ہے رکہکر جہٹ پٹ اپنے معتقدون کی تشفی
وتسلی کو پارسل مین بند کرکے آگرہ کو روانہ کردیا اگرچہ منصف مزاج شیعون نے بہی
اوسکو ناپسند کیا مگر بعض نے اہلسنت کے منہ چڑانے کو اوسکو بہی مغتنمات
روزگار سے معلوم کیا بقول جعفر زٹلی * گندم اگر بہم نرسد بہس غنیمت ست
جب اوس کید عظیم کا طبع ہونا شروع ہوا ہمنے بہی بعد معائنہ اوس مزخرفات
واہیات کے اوسکی تکذیب کا مصمم جہد کیا بالخصوص اون معاملات کی جن مین
مولف شمس الضحی نے بزعم خود موقع سخن پاکر اور ہمارے جواب باصواب سے
اغماض کرکے زبان درازی کی تہی بوجہ احسن تردید کی بیت شیوہ چشمت فریب
جنگ داشت * ما غلط کردیم و صلح انگاشتیم - اب بہ فضل خدا و بہ طفیل سید الانبیا
جواب الجواب کا جواب مسمی بہ الدواہی معروف بہ تکملہ اظہار الہدی بہی تیار
ہو گیا امید واثق ہے کہ ناظرین باتمکین اہلسنت پہلے سے زیادہ براہ کرم قدردانی
فرمائینگے اور اس خیر خواہ خلایق کو دعای خیر سے یاد فرمائینگے حق یہ ہے
کہ جو مسلمان اس اردو رسالہ کو حرز جان بناوے گا وہ ہمیشہ چشم زخم شیعون
سے انشاء اللہ گزند نپاوے گا ع بر رسولان بلاغ باشد و بس - اہلسنت کو مناسب
ہے کہ خود بہی ملاحظہ فرماوین اور اپنی اولاد و احباب کو بہی دیکہنے کی رغبت دلاوین

اس لیئے کہ فی زماننا امت ابن سبا کا تعصب بہت گندا ہوا ہے کسی کو اپنے
عقائد پر ناز ہے کوئی اپنے مسائل پر فخر کرتا ہے کوئی خوارق کا مدعی ہے کوئی
امامت کا مستدعی ہے کوئی قرآن کو بے ترتیب و غلط بتاتا ہے کوئی احادیث
صحیحہ کو موضوع ٹھہراتا ہے بہرحال جہان کہین جاؤ شیعون کی جانب سے
ایسے ہی خرخشے پاؤ بارو کیا تقیہ (یعنی دین چھپانا) آئمہ پر ہی فرض تھا کہ تقلید سخت
شیعون نے اپنے اوپر واجب بھی نہ رکھی بلکہ ایسی آزادی حاصل کی ہے کہ جو بات کہ
منہ آجاتے ہین بلکہ بچارے ناواقفون کو تو بہت ہی کچھ ستاتے ہین اس لیئے
یہ اردو رسالہ کہ شیعون کے لیے حربۂ زہرآلود ہے تالیف کیا تاکہ اہلسنت کو مدد
ملے ہر چند کہ ہمنے تردید انوار الہدیٰ و تکذیب شمس الضحیٰ مین کوئی دقیقہ نہین چھوڑا
ہے مگر شیخ جی صاحب اب تک اپنی کتاب کا جواب ہی نہین سمجھتے اس ہٹ
دھرمی کا تو کچھ علاج ہی نہین ہے سچ ہے مریض عشق پر رحمت خدا کی
مرض بڑھتا گیا جون جون دوا کی۔ شاید شیخ جی اس کا نام جواب سمجھتے ہین
کہ اول انکی کتاب خراب کا مضمون نقل کیا جاتا بعد اسکے جواب دیا جاتا
جیسا کہ انھون نے ہمارا منہ چڑا کر اپنا جی خوش کر لیا ہے تو اسکے اس شبہ
کا جواب یہ ہے کہ آپکی گندی عبارت جسکو خود شیعہ ہی ناقص بتاتے ہین وہ
اس قابل نہ تھے کہ ہمارے مضمون پاک کے مقابل مین درج کیجاتی اسلیئے
ہمنے اوسکی پلیدگی سے بچکر صرف اصلی دعاوے کی تردید و تکذیب کی چونکہ
اصل بنا فساد شیخ جی کی صرف ابطال خلافت و اثبات امامت پر تھی لہذا
اوسکے انہدام کی قرار واقعی تدبیر کی گئی اور وہ سکاتین و ثباتین جن سے
شیخ جی نے چشم پوشی کر کے اہلسنت کو الزام ناحق دیا تھا شیعون کی ہی کتب معتبرہ
سے نکالکر لکھدی گئین اور اونکا جواب سب اہلسنت کی طرف سے ادا دیا گیا

کہ انشاء اللہ تعالیٰ شیخ جی اور معتقدان شیخ جی کے ۔ لون پر تا قیامت کہٹکا رہیگا ۔ ع کلوخ انداز را پاداش سنگ است ۔ اس ضمن مین تہوڑے سے شعر انوار الہدیٰ و شمس الضحےٰ کے بہی لگے ہاتہون ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہین اور ہم اپنی مظلومیت اور شیخ جی کی قابلیت کی داد اہل انصاف سے چاہتے ہین وہو ہذا ۔ صفحہ ۳ مین شیخ جی لکہتے ہین ۔ چنانچہ اوسیوقت سے کتب بینی اپنا شعار کیا اور خدا کے فضل سے ہر قسم کی کتابین گہر مین موجود تہین کچہ دقت ہی اونکے جمع کرنے مین نہوئی و تین برس تک خوب سیر کی الخ

جواب ۔ اے شیخت پناہ اول یہ تو فرمائیے کہ آپنے کونسے مدرسہ مین کس فاضل سے سند فضیلت حاصل کی یا بغیر سند ہی کے رکن اعظم اہلسنت کے زبردستی سے بنائے ہو بقول شخصے کس نشنود یا نشنود من گفتگو سے میکنم ۔ ہمنے تو آپکے کسب ہنر کی کیفیت جیسا روایۃً سنا ہے یہی سنا ہے کہ نہ آپ عالم ہین اور نہ فاضل نہ مولوی ہین نہ قابل ہان کسی قدر آپ [illegible] دیوبندی شیعی نے اپنی صحبت مین رکہکر کچہ نیچہ شدہ بدہ کروا دیا ہے اس سے آپکی استعداد البتہ اتنی پائی جاتی ہے کہ آپ اشعار ذیل کا شاید مطلب بہی سمجہ لیتے ہون

نظم

سب ہین ہنر خورشید	کالا اوجلا سیہ سپید
نیلا پیلا زرد کبود	تانا بانا تن سست و بود
آتش آگ آب ہے پانی	خاک دہول جو باد اڑاتی

پہر آپکی ہمہ دانی و کتب بینی کیونکر اہل بصیرت کی نظرون مین آسکتی ہے اپنے منہ سے میان مٹھو بن جانا اور چیز ہے اور قابلیت اور چیز اگر آپ قابل ہی ہوتے تو کیون آپکی انوار الہدیٰ مطابق مضمون اس قطعہ کے ہوتی قطعہ

عربی نہ فارسی نہ ترکی ❊ نہ تال کی نہ سم کی نہ سُر کی ❊ انوار الہدیٰ لکھی کسی لُر کی
جس مین غلط شلط عبارت پُر کی ❊ سوائے اسکے ہر ایک سے دست بستہ
التماس ہے اصلاح کی کرنا یہ دوسری فضیلت ہے بیت

اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالان	طوق زرین ہمہ در گردن خر می بینم

صفحہ ۱۰ و ۱۱ مین مولف نے دعوی کیا ہے کہ اس رسالہ کی تالیف ختم ہونے تک مذہب شیعہ کی کسی کتاب کو مطالعہ نہین کیا اور ایک لفظ بھی اسمین اونکی کتب سے اخذ نہین کیا گیا جواب اب ہم اس قول کو کہ شیعہ کی کتب کو تا ختم کتاب نہ آنکھ سے دیکھا اور نہ ایک لفظ اون مین سے لیا مولف ہی کی کتاب سے جھوٹا کرتے ہین صفحہ ۱ سے ۳ تک مین شیعون کی کتابون کی روایات معجزات امام محمد بن حسن عسکری ملقب با مہدی مین بلفظہ مرقوم ہین روایت ہے کہ آپکی والدہ شریفہ کو مثل ام موسی کے آثار حمل کے نمایان نہ تھے حضرت حکیمہ عمہ شریفہ امام حسن عسکری فرماتے ہین کہ جب مینے سورہ انا انزلنا و قل ہو اللہ و آیت الکرسی پڑھی نرجس کے شکم مین بچہ پڑھنے لگا بعد اسکے دیکھا مین نے کہ تمام مکان روشن ہو گیا لڑکے نے پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا اوسی وقت دوسرے مکان سے حضرت ابو محمد زکی نے آواز دی کہ اے عمہ میرے فرزند کو میرے پاس لاؤ جب اونکے پاس لائین حضرت نے گود مین لیکر اپنے بچہ کے منہ مین زبان دی اور فرمایا کہ اے فرزند خدا کے حکم سے بولو چنانچہ لڑکے نے کہا
بسم اللہ الرحمن الرحیم ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلہم ائمۃ ونجعلہم الوارثین پھر دیکھا مین نے کہ مرغان سبز نے مجھکو گھیر لیا پھر ابو محمد نے ایک سبز مرغ سے مخاطب ہوکر فرمایا خذہ فاحفظہ

حتی یاذن الله فیه فان اذن الله باذن امر حکیمه فرماتی ہین کہ مینے ابو محمدؑ سے پوچھا کہ یہ سبز
مرغ کون ہین فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام ہین دیکھا کہ رحمت ہین پھر مین اونکی
والدہ شریفہ کے پاس لے گئی فرمایا کہ یہ صاحبزادہ ناف بریدہ و ختنہ کردہ
پیدا ہوا ہے اور بازوے راست پر آپکے لکھا تھا جاء الحق و زهق الباطل
ان الباطل کان زهوقا روایت ہے کہ جب وہ پیدا ہوئے
دو زانو ہو بیٹھے اور انگشت سبابہ بجانب آسمان اوٹھائے چھینک لی الحمد لله
رب العالمین کہا روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام حسن عسکری
سے دریافت کیا کہ آپکے بعد کون خلیفہ و جانشین و امام امت ہوگا آپنے پردہ
مکان کا اوٹھایا اوس مین سے ایک لڑکا خوبصورت تین چار سال کا نکلا پھر
آپنے پردہ اوٹھا کر مکان کے اندر کر دیا راوی کہتا ہے کہ پھر مین نے پردہ اوٹھا کر
تمام حجرہ دیکھا اوس صاحبزادے کو نپایا روایت ہے کہ جب امام ابو محمدؑ
زکی شہید ہوئے تو صاحبزادے آپکے سرداب مین غائب ہو گئے جب
مکان کو لوٹا تو آنحضرت کو دجلہ کے اندر پانی پر مصلی بچھائے ہوے بیٹھا دیکھا
لوگ دریا مین گھسے تو غرق ہو گئے چنانچہ اس خواب پریشان کی بھی تعبیر
خود ہی مولف نے یہ کی ہے کہ بعقیدہ علماء شیعہ یہی صاحب الامر امام مہدی
آخر الزمان ہین یہ تمام روایات واہیات شیعون کی کتب معتقدات مین درج
ہین مگر یہ مضمون بالخصوص لب لباب منتہی المقالات و احقاق الحق معتبر کتب
شیعون کا ہے جسکا جی چاہے کتب مذکورہ مین دیکھ لے اہلسنت کی کتابون
مین اس سوتے جاگتے کے قصہ کا کچھ اثر نہین ہے اور نہ کوئی سنی اس
کچے عمم کو پالتا ہے اگر کوئی کہے کہ مؤلف کے رسالہ مین شیعون کی کتاب کا
نام بھی نہین ہے تو ہم جواب دین کہ صفحہ ۱۶۳ مین دو جگہ کشف الغمہ کے حوالے

مضمون بنا گیا ہے جو بعد عالمت امور موئفۂ ثبت مشہور ہے اور جو مشہور کا اسلام میں کتاب ہے یہی ہے رسالہ ایمان والون کے نزدیک نقدیا تا معتبر ہے اس لیے کہ اصل یہی شیعون کی کتابون کا لب لباب ہے تقدیم و تقدمین ہے کہ مذہب اہلسنت و الجماعت کسی طرح ہے جو مذہب شیعون ہے بلکہ مذہب امامیہ اثنا عشریہ برحق ہے جواب ہم کہتے ہین کہ اگر بالفرض اہلسنت والجماعت کے شیعون کا ہی مذہب زبردستی حق فرض کر لیا جائے تو بھی مولف کو ہرگز دنیا والاخرۃ کے کوئی فائدہ حاصل نہین کیونکہ اسمین کسی کے ہم یا جناب مسلمین یہ عبارت ہے کہ اگر سنی شیعہ بھی ہو جائے تو بھی حکم اصلی کا فر کا رہتا ہے کیونکہ اوس پر قیاس روزہ نہین ہے اس صورت مین مولف گھر کے نہ گھاٹ کے ہوتے گھر کے نہ اوسپار کے ہو کے ہوتے ہم نداہب کے نہ ادھر کے ہوسکے تشنیف مین ہے کہ یہ امر مشہور عام ہے کہ اسلام مین بہتر فرقے ہین اون مین سے صرف ایک فرقہ ناجی ہے اور سب ناری ہین ظاہر ہے کہ اکہتر فرقہ کا اصول یکسان ہے اور بہتروین فرقے سے مخلف و برعکس جواب کیا خوب یا وصف فضل و کمال مولف صاحب ہے وان کو آجتک یہی نہ معلوم ہوا کہ اسلام مین کتنے فرقے ہین بقول شخصے سو گز نمی پرسد کہ بھیا کون ہے یہ ایک ہے یا ڈیڑہ ہے یا یون ہے شکر ہے کہ مولف نے اپنی ہی زبان سے اقرار کر لیا کہ شیعون کا فرقہ بہتروان ہے عدو شود سبب خیر اگر خدا خواہد ورآوند ولست ہم کہتے ہین کہ بالیقین بہتر فرقون کا اصول ایک ہے اسیواسطے وہ سب ناری ہین مگر فرقہ اہلسنت والجماعت از روے اعمال حسنہ و فعال صالحہ کے تہتروان فرقہ ہے چنانچہ یہ امر احادیث صحیحہ فریقین سے ثابت ہی نہ مشہور عام اسی بنا پر ہمنے اس امر کی تشریح فرقون کے ذکر مین کی ہے

دیکھو تو حنفی و شافعی و مالکی و حنبلی فرقے ناری ہین یا وہ جنکی ہمنے معہ عقائد تشریح لکھی ہی صفحہ ۹۰ مین ہے کہ ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفا مین شاہ ولی اللہ صاحب تعیین خلافت کیے پانچ طریقے جائز قرار دیتے ہین ایک بروے اجماع اہل حل و عقد کہ جس طرح سے حضرت ابو بکر صدیق خلیفہ ہوے دوسرے استخلاف کہ ایک خلیفہ دوسرے شخص کو اپنے بعد خلیفہ ہونیکے لیئے مقرر کرے جیسے حضرت عمرؓ کا تقرر ہوا تیسرے بروے شوری جیسا کہ حضرت عثمانؓ کی خلافت پر ہوا چوتھے خلیفہ امت کو خوشی سے خواہ جبر سے اپنی طرف رجوع کرے اور باوصاف خلافت اوس مین ہون اور متنازعین کو صلح کرکے دور کرے جیسے امیر معاویہ پانچوین خلیفہ امت کو اپنی طرف رجوع کرے خواہ اوسمین اوصاف خلافت ہون یا نہون جیسے مروان اور اونکی اولاد کو خلافت ہوئی مگر حضرت علیؑ مرتضی کی خلافت کو شاہ صاحب نے کسی قسم مین داخل نہین کیا الخ

جواب ہان شیخ جی یہ تو فرمائیے کہ جب بقول آپکے مولانا شاہ ولی اللہ صاحب نے حضرت علیؑ کو خلافت کے پانچون طریقون سے خارج کردیا تو پھر آپنے اوسی کتاب سے بہت سی احادیث حضرت علیؑ کی شان مین کہان سے لکھین جسکا نمونہ صفحہ ۲۹۱ سے صفحہ ۲۹۷ تک انوار الہدی مین موجود ہے اگر آپکا پہلا قول سچا ہے تو پچھلا جھوٹا اور اگر پچھلا سچا ہی تو پہلا جھوٹا سوا اسکے اور بہی بہت جگہ ازالۃ الخفا سے عبارت لیگئی ہے وہ سب بہی باقرار سابق شیخ جی کے ساقط عن الاعتبار ہے ۔ **بیت**

قرض لے پیتے تھے مے اور یہ سمجھتے تھے کہ ہان	رنگ لاویگی ہماری فاقہ مستی ایک دن

صفحہ ۲۳ مین ہے خوب یاد آیا یہ لڑکی محمد بن ابی بکرؓ کی مان جائی بہن ہے اسماء بنت عمیس سے پیدا ہوئی نام اسکا ام کلثومؓ ہے جسکا عقد حضرت عمرؓ فاروق سے ہوا اور بعض ناواقف مورخان نے ام کلثوم بنت فاطمہ علیہا السلام سمجھ لیا ہے **جواب** سبحان اللہ مولف اپنی ہی زبان سے اپنے مجتہدون اور عالمونکو ناواقف کہتے ہین

اب ہم مولفہ کی وقعت اور اونکے علماء کی عدم وقعت عدالت عالیہ میں
مین پیش کرسکتے ہین آیا دونون مین سے کون سے صاحب شیعہ ترین
اول نور اللہ شوستری مجالس المومنین مین اس نکاح کا بابین الفاظ اقرار کیا
اگر نبی دختر بعثمان داد ولی دختر بعمر فرستاد دوم مصائب النواصب مین
کر محدثین کا اقرار ہے کہ نکاح جبراً اور اکراہ سے ہوا سوم تہذیب مستند کتاب
شیعون مین یہ حدیث مرقوم ہے قال عن محمد ابن احمد یحیی عن جعفر ابن محمد القمی
عن القداح جعفر عن ابیہ علیہم السلام قال ماتت ام کلثوم بنت علی علیہم
السلام وابنہا زید بن عمر الخطاب فی ساعة واحدة ولا یدری ایہما
ہلک قبل فلم تورث احدہما من الآخر وصلی علیہما جمیعاً
اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کے حضرت ام کلثوم بنت علیؑ سے ایک بیٹا
پیدا ہوا نام اوسکا زید تھا چہارم کتاب کافی کلینی مین ملا یعقوب حضرت امام جعفرؑ
سے یہ حدیث نقل کرتا ہے ہو اول فرج غصبنا یعنی یہ شرمگاہ پہلے ہی ہمارے
خاندان سے غصب کی گئی پنجم مجالس المومنین مین لکھا ہے کہ بعد وفات عمرؓ کے
ام کلثوم کا نکاح ثانی محمد ابن جعفرؓ کے ساتھ ہوا اور عبارت محمد بن جعفر طیار کی
یہ ہے کہ بعد از فوت عمرؓ بن خطاب بشرف مصاہرت حضرت امیر المومنینؑ مشرف
گشتہ ام کلثوم را کہ از روے اکراہ در حبالہ عمرؓ بود تزویج نمود ششم حسن
علی ابن اسمٰعیل شیعہ اثنا عشری بھی نکاح کا مقر ہے اوسکے قول کو قاضی شوستری
نے مجالس المومنین مین یون نقل کیا ہے او را از چند امر پرسیدند کہ از ان جملہ قصہ
نکاح خلیفہ ثانی ست جواب داد کہ دادن دختر بعمرؓ کہ جناب امیر المومنینؑ را اتفاق
افتاد باین جہت بود کہ اظہار شہادتین مینمود اور یہی عبارت بجنسہ ازالۃ الغین مین
ہے ہفتم قول سید مرتضی کا جو شافی اور تنزیہ الانبیاء اور مواعظ حسینیہ مین منقول ہے

وہ خبر انہ علیہ السلام ما اجاب عمر الی نکاح ابنتہ الا بعد توعد و تہدید
اور ثبوت کامل سے مولف کے جھوٹے دعوی کو ڈسمس کر دیا بڑے شرم کی بات
ہے غیرت ہووے تو چلو بھر پانی مین ڈوب مرتے ہین مگر یہان بوند بھی نہین ٹھہرتی ہے
آیات بینات صفحہ ۳ سے ۱ تک جو کرامات و حکایات بحوالہ شواہد النبوت مولف
نے لکھی ہین وہ سب الحاقی ہین اونکا مطلق اثر اہلسنت کی کتب مین نہین ہے بلکہ
ہمارے علما نے ایسے ناقص معتقدات پر اعتراض کیا ہے چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز
صاحب نے اپنے تحفہ لاجواب مین بطور الزام بیان کیا ہے کہ شیعہ ایسی کرامات
نسبت ائمہ کے نقل کرتے ہین جنکا یقین طفل ابجد خوان کو بھی نہین ہو سکتا ہے
پھر بیچارے مولوی جامی صاحب سا محقق کب ایسے خیال محال کا معتقد ہو سکتا ہے
ہان یہ سب خرافات البتہ شیعون کی مستند کتب مین بکثرت مرقوم ہین چنانچہ
منتخب المعجزات مولفہ محمد تقی مجتہد لکھنو کی تمام کتاب انہین روایتون سے بھری ہوئی
ہے سر مو فرق نہین ہے یہ بات نہایت صحیح ہے کہ شیعہ موقع پاکر اہلسنت کی کتب
مین اکثر اپنے معتقدات کو جو اونکے مفید مطلب ہوتے ہین داخل کر دیا کرتے ہین چنانچہ
کسی شیعہ نے ہنگام کتابت امام مالک رحمۃ اللہ کی کتاب موطا مین متعہ کو حلال
لکھدیا ہے حالانکہ امام صاحب موصوف کی دیگر تصنیفات مثل مسند جو موطا کے
کے بعد تصنیف ہوئی ہے متعہ قطعی حرام لکھا ہے اسیطرح سے کسی شیعہ نے کچھ باعتقادات
خلاف عقیدہ اہلسنت دیوان حافظ کے اخیر مین لکھدیے ہین اسیطرح سے کسی شیعہ
نے شواہد النبوت مین اپنے اعتقادات کے موافق کرامات آئمہ کو جنکی کچھ اصل اہلسنت
کی کتب معتبرہ مین نہین ہے طبع کرا دین ہین اگر مولوی جامی صاحب شیعونکی
اون مفتریات کی جنمین صریح اہانت صحابہ باصفا کی مرقوم ہے معتقد ہوتے تو
کیون اپنی بیزاری مقلدان ابن سبا سے ظاہر کرتے چنانچہ سلسلۃ الذہب مین

مولانا صاحب تحریر فرماتے ہیں حکایت آن رافضی کہ پیش از فضلاء اہل السنت ذکر علی را تعریف کرد و پرسیدن آن فاضل کہ کدام علی آن علی کہ معتقد است یا آن علی کہ معتقد نیست ـ سه

شیعی پیش سنی فاضل
گفت کای در علوم دین کامل

باز گو رمزی از علی ولی
که ترا یافتم ولی لعلی

گفت کای در ولای من راهی
از کدامین علی سخن خواهی

زان علی کش تویی مظهر و تعیین
یا از آن کش منم رهی و رهین

گفت من گرچه اندکی دانم
در دو عالم علی یکی دانم

شرح این نکته را تمام بگو
آن کدام است و این کدام بگو

گفت آن کو بود گزیدهٔ تو
نیست جز نقش آفریدهٔ تو

پیکری آفریدهٔ بخیال
گذرانیدهٔ بر او احوال

پهلوانی بروت مالیده
همه کین و عناد سگالیده

گربزی پر تهور و بیباک
کینه جوئی و مفتن و سفاک

بندهٔ نفس خویش چون من و تو
فارغ از دین و کیش چون من و تو

در خیبر بزور خود کنده
برده تا دوش و پس افکنده

بخلافت دلش بسی مایل
شد ابوبکر در میان حائل

بعد بوبکر خواست دیگر بار
لیکن آن بر عمر گرفت قرار

چون ازین ورطه رخت بست عمر
شد خلافت نصیب یار دگر

در تگ و پوی بهر این مطلوب
همه غالب شدند و مغلوب

با چنین وهم و ظن نادانی
اسد الله غالبش خوانی

این علی در شمارهٔ که و مه
خود نبودست و نه باشد به

وان علیؑ کش منم بجان بنده ‌ ‌ ‌ سبلت نفس شوم را کنده
بر صف اهل ربع با دل صاف ‌ ‌ ‌ بهر اعدای دین کشید مصاف
بوده از غایت فتوت خویش ‌ ‌ ‌ خالی از حول خویش و قوت خویش
قدرت و فعل حق از و زده سر ‌ ‌ ‌ کنده بی خویشتن در خیبر
خود چه خیبر که خیبر گردون ‌ ‌ ‌ پیش آن دست و پنجه بود زبون
دید ز آفات خود خلافت را ‌ ‌ ‌ بی ضرورت نخواست آفت را
هرچه بر دل نشیند از وی گرد ‌ ‌ ‌ هست بر چشم مرد آفت مرد
چیست گرد آنکه از ظهور وجود ‌ ‌ ‌ رو مکدر شود صفائی شهود
تا کسی بود ز انحراف مصئون ‌ ‌ ‌ کاید آن کار را ز عهده برون
بود با او موافق و منقاد ‌ ‌ ‌ در جنگ و مخالفت نه گشاد
چون همه روی در نقاب شدند ‌ ‌ ‌ ذره شان محو آفتاب شدند
غیر از و کس ز خاص و عام نبود ‌ ‌ ‌ که تواند بآن قیام نمود
لاجرم نصرت شریعت را ‌ ‌ ‌ متکفل شد آن ودیعت را
بود سر کمال مصطفوی ‌ ‌ ‌ گشت ختم خلافت نبوی
بود ختم رسل نبی و ز پی ‌ ‌ ‌ شد علیؑ خاتم ولایت وی
جمعی از بعثتش ابا کردند ‌ ‌ ‌ واندران سرکشی خطا کردند
سرکشیدن ز امر اهل کمال ‌ ‌ ‌ هست ناشی ز سر نقص و وبال
در جهان شاه و رهبری چو علیؑ ‌ ‌ ‌ گر کسی سرکشد زهی دغلی
این علیؑ در کمال خلق و سیر ‌ ‌ ‌ عین بوبکرؓ بود عین عمرؓ
نیست در هیچ معنی و جهتی ‌ ‌ ‌ رافضی را با و مشابهتی
او بموهوم خویش دارد رو ‌ ‌ ‌ زانکه موهوم اوست در خور او

م لعن ایشان مکن که لعنت اوست * زشت باشد ز دوست لعنت دوست

خاطر از مہر او خراشیدہ		سے علی ہر خود تراشیدہ

دیکھو مولانا صاحب فرماتے ہین کہ رافضیون کا علی خیالی ہے اوسکا دنیا مین کچھ وجود نہین ہے اور اہلسنت کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ وہ ہین جو اخلاق و سیرت مین عین ابو بکرؓ و عمرؓ تھے پس رافضیون کے علی کو اہلسنت کے حضرت علیؓ سے کوئی مشابہت نہین ہے نہ ظاہر مین نہ باطن مین اس حکایت سے صاف ظاہر ہوگیا کہ درحقیقت وہ خرافات جو اخیر شواہد مین مندرج ہے ہرگز ہرگز قول ملا جامی صاحب کا نہین ہے بلکہ کسی متعصب شیعہ واسطے دہوکہ دینے اہلسنت کے اضافہ کردیا ہے پس ہیر الحاقی کاروائی حجت نہین ہوسکتی ہے وہ سب محض لغو ہے اور اہلسنت کے عقیدہ کے بالکل خلاف صفحہ ۵ مین ہے کہ جسطرح سے مرسلین علیہم الصلوٰۃ معصوم اور طاہر ہوتے ہین ویسے ہی انبیاء غیر مرسلین جو درحقیقت مرسلین کے نائب ہین معصوم ثابت ہوئے ہین ابتداء آفرینش سے تا ایندم ہر مرسل صاحب شریعت کے ماتحت اور نیابت مین بحسب ضرورت کسیقدر انبیاء غیر مرسل ضرور بالضرور مرسل مبعوث ہوئے ہین الخ جواب سلف سے کسی شیعہ نے اپنے اس فرض مذہبی اور اعتقاد باطنی کو کہ درحقیقت آئمہؑ انبیاء غیر مرسلین ہین اہلسنت کے مقابلہ مین ظاہر نہین کیا تھا مگر اونکے خلف سعید نے صاف پردہ اوٹھا دیا کہ درحقیقت آئمہؑ انبیاء ہین رسول نہین ہین ع اگر پدر نتواند پسر تمام کند۔ اور اوسپر یہ طرہ بھی خالی از لطف نہین کہ اسدم تک مبعوث ہوتے ہین چنانچہ اس وقت کے نبی باعتقاد مولف امام مہدی ہین جو ہمارے سنیون کے ڈر کے مارے حضرت امیرؑ کا قرآن و مصحف حضرت فاطمہؑ بغل مین دباکر کوہ حاضرین غائب ہوگئے ہین ایسے عقائد سے تکذیب آیہ کریمہ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ

و خاتم النبیین کی ہوتی ہے کیونکہ صاف صاف خدا تعالی فرماتا ہے کہ محمدؐ کے
بعد کوئی نبی مبعوث نہوگا جب آئمہؑ بموجب حکم خدا نبی نہ ٹھہرے تو معصوم بھی
نہ ٹھہرے اسلئے کہ معصومیت مخصوص بہ نبوت ہے نہ مخصوص بولایت اگر مخصوص
بولایت ہوتی تو جناب امیرؑ کبھی اپنی زبان مبارک سے ایسا نہ فرماتے صحیفہ کاملہ
مین یہ حدیث جناب امیرؑ سے منقول ہے قد ملك الشيطان عناني في
سوء الظن وضعف اليقين الى اشكو سوء مجاورته وطاعة نفسي له دیکھو جناب
امیرؑ پر شیطان اور نفس کا غلبہ کرنا عین دلیل غیر معصومیت کی ہے تا بدیگران
چہ رسد۔ پھر صفحہ ۵۷ سے صفحہ ۷۰ تک شیخ جی نے آیہ تطہیر پر بحث کی خلاصہ اوس
تمام حماقت کا یہ کہ لفظ اہلبیت مذکر ہے اور ازواج مذکر نہین اگر یہ آیت سے
شمول اون آیات کے ازواج کے لئے نازل ہوتی تو ربط کلام کیون تبدیل ہوتا
یہ محض براہ عداوت اہلبیت توجیہات نکالے گئے ہین ورنہ جو لوگ ایسا کہہ گذرتے
ہین تو خود ہی نادم ہوتے ہین جواب اب ہم شیخ جی کی ہی تحریر پر نظر دوڑاتے
اونکو اوڑا نادم کرتے ہین دیکھو صفحہ ۸۰ کی سطر ۱۳ مین شیخ جی خلاف اپنے دعوے
کے مراد پنجتن سے لیتے ہین یعنی حضرت علیؑ و حضرت حسنینؑ و حضرت فاطمہ زہرا
اب شیخ جی بتاوین کہ حضرت فاطمہ زہرا تو مؤنث ہین اونکو آپ پھر کیون داخل اہلبیت
کرتے ہین اور جب بقول آپکے حضرت فاطمہ داخل اہلبیت نہین ہین تو پھر حضرت
حسنینؑ بھی اہلبیت سے نہ ٹھہرے صرف ایک بیچارے حضرت علیؑ باقی رہے
سو اون بیچارے کے عدد کا تنہا اطلاق ہو نہین سکتا واہ شیخ جی صاحب خوب
ہی آئے آیہ تطہیر کو منسوخ کیا نہ ازواج کے حق مین رکھی نہ آلؑ کے خوب سمجھے
بقول شخصے عہ پڑھین پتھر سمجھ پر آپکی سمجھے تو کیا سمجھے۔ شیعونکو چاہئے کہ وہ اپنے
بھائیونکو سمجھا لین کہ ہمارے مفسرین کی نسبت حماقت کا لفظ از راہ تعصب نے

استعمال کرتا ہے اگر شرافت مانع ہوتی تو ہم بھی رذالت کے الفاظ استعمال کر سکتے تھے مشتہرہا صفحہ ۱۶ مین سے خلفاء اہل تسنن یعنی جنکی نسبت خلیفۂ رسول اللہ ہونیکا عقیدہ اہلسنت وجماعت کو ہے یہ ہین حضرت ابو بکر صدیق حضرت عمر ابن خطاب حضرت عثمان بن عفان معاویہ بن ابی سفیان یزید بن معاویہ مروان بن الحکم عبد الملک بن مروان ولید ہشام وغیرہ جہانتک بارہ شخصون کی تعداد ختم ہو الخ جواب خیر مولف صاحب آپ تعصب کے گھوڑے پر سوار ہین زبان مین لگام نہین جتنی چاہے منہ زوری اور سرکشی کیجیے ہم برا نہین مانتے کیونکہ ابھی آپ نئے بگڑے ہین اب ہمارا بھی وہ ان سکن جواب لیجیے کہ حقیقت ہمارا اعتقاد نسبت حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان غنی کی خلیفہ برحق ہونیکا یقیناً ہے اسلیے کہ اون بزرگان دین کی خلافت کو جناب امیر المومنین و جناب حسنین و تمام بنی ہاشم نے بھی تسلیم کر لیا تھا ہمیشہ اونکے پیچھے نماز پڑھی ہے اور کبھی کسی کام مین ذرہ برابر مخالفت نہین کی حتی کہ اون حضرات نے اپنی خلافت و امامت کی حالت مین بھی اصحاب ثلثہ ہی کی سنت کی مطابعت کی ہے پھر کیا وجہ ہے جو ہم حضرات موصوف کے معتقد نہون کیونکہ صورت سو اعتقادی صریح مخالفت جناب امیر اور جناب حسنین کی لازم آتی ہے اور نسبت حضرت معاویہ کے ہمارا یہ جواب ہے کہ جیسے اونکے ہاتھ پر حضرت امام حسنین نے بیعت کی اور اونکو اپنا امیر المومنین سمجھا ویسے ہی ہم بھی اونکی نسبت امیر ہونے کا اعتقاد رکھتے ہین اور اونکو منجملہ اصحاب رسول اللہ جانتے ہین نہ خلیفہ رسول اللہ اب چلو یزید کی طرف جسمین کہ اسکے سے افعال بد اعمال پائے جاوین وہ پلید اوسی کا خلیفہ ہے دیکھو وہ ظالم ڈاڑھی منڈاتا تھا ہم نہین منڈاتے وہ فسق و فجور کرتا تھا ہم نہین کرتے اوسنے شامیون کو جمع کر کے حضرت امام حسین

کا سر مبارک نیزہ پر رکھکر گلی کوچوں میں پھرایا ہم نہیں پھراتے ہیں اوس نے جیسے
اہلبیتؑ کی اہانت میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا ہم اونکی بیبیوں اور بیٹیوں کے مجلسوں
میں نام لیکر توہین نہیں کرتے ہیں پس ان وجوہات بیّنہ سے یزید پلید اہل تشیّع کا خلیفہ ٹھہرا
نہ اہلسنت کا ؏ برعکس نہند نام زنگی کافور ۔ وقس علی ہذا ہاں صاحب یہ تو فرمائیے
کہ آپنے کونسی کتاب میں سے یہ مضمون تراشا ہے ثابت کیجیے ہم جھوٹے کو گھر
تک پہونچا دیتے ہیں ؏ اوسر چوکی ڈھونی سوگاوے آل پتال ۔ اسی موقع پر اس امر
کا بھی اظہار کرنا ضروری ہے واضح ہو کہ اصل ولایت شیعوں کی خاص کوفہ ہے
ہر چند کہ بیوفائی کوفیوں کی نسبت جناب امیرؑ و حضرت حسنینؑ مستغنی از بیان ہے
مگر شیعوں کو اپنے کوفی ہونے پر اسقدر ناز ہے کہ کوفہ کو کعبہ و مدینہ سے بھی بڑھکر جانتے
ہیں چنانچہ ملا باقر مجلسی نے تحفۃ الزائرین میں لکھا ہے کہ در حدیث معتبر دیگر از حضرت
جعفر صادقؑ منقول ست کہ حق تعالی عرض کرد ولایت ما را بر اہل ہر شہر پس قبول نکردند
مگر اہل کوفہ دوم ملا باقر مجلسی کی مجالس المومنینؒ شستری میں عبداللہ بن ولید سے
یہ روایت ہے گفت در زمان بنی مروان بخدمت امام جعفر صادق علیہ السلام رفتیم
آن حضرت از من و رفیقان من پرسیدند کہ شما چہ کسانید گفتیم از اہل کوفہ ایم آنحضرت
فرمودند در ہیچ یک از بلاد این قدر دوست نداریم کہ در کوفہ انکے بعد حدیث مرفوع
ہے سوم اگر کہیں دونوں روایتوں میں لفظ تشیع تو ہے ہی نہیں تو ہم ثابت کرتے ہیں کہ
اسی مجالس المومنین میں ملا باقر مجلسی سے یہ عبارت منقول ہے کہ کوفی بودن شخص
دلیل تشیع ست اگرچہ ابو حنیفہ کوفی باشد الخ ۔ اے شیعو مرنے کی جگہ ہے بلکہ بڑی غیرت کی
بات ہے کہ تم منبروں پر بیٹھکر اپنے برادران حقیقی کی مذلت کرتے ہو اور انپر لعنت بھیجتے
ہو تمکو چاہیے اونپر رحمت بھیجو اور میاں انیس و دبیر وغیرہ کے مرثیوں کو کوفہ کا ہنگامہ میں
جلاؤ بیت ہمارا کام کہہ دینا ہے یارو ۔ اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو ۔ آیات بینات

صفحہ ۳۴ مین ہے واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا فلما نبأت بہ
واظہرہ اللہ علیہ عرف بعضہ واعرض عن بعض ترجمہ اور جس وقت
نبی صلعم نے کوئی راز کی بات اپنی کسی بی بی سے کہی اور اوسکے اخفا کی تاکید کی
اور اوس بی بی نے برملا اوس راز کو فاش کیا اور اللہ تعالی نے اوسکو نبی پر ظاہر
کردیا تو نبی صلعم نے بعضی باتون کی نسبت تو اوسکو جتلایا اور بعضی باتون سے چشم پوشی
کیا اس آیت کی بحث مین مولف نے بہت سے اپنے کلام [illegible] مگر اصل
راز کی بات کو ظاہر نہ کیا اس لیئے کہ کہین حضرت شیخین رضی اللہ عنہما کی خلافت
نہ ثابت ہوجاوے جواب اب ہم اوس راز کو شیعون کی معتبر کتب سے
ثابت کرتے ہین خلاصۃ المنہج کے ۲۸ جزو اور مجمع البیان مین تفسیر آیۂ موصوفہ
بالا کی یہ لکھی ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم نے حفصہؓ سے فرمایا کہ ہما [illegible] میرے بعد
ابوبکرؓ مالک است ہوگا بعد اوسکے تیرا باپ یعنی عمرؓ حفصہ یہ بات سنکے بہت
بہت خوشحال ہوئے یہ دونون بید عائشہؓ سے کہے تب یہ آیت شریف نازل
ہوئی اب اہل انصاف مولف کے منہ مین اوٹھاکر کہین شکر بھر دین آیا ہم سچے ہوئے یا
وہ دونون مین سے کون جھوٹا ہے صفحہ ۹۲ مین ہے کہ بعد وفات حضرت عثمانؓ کے
ایک شخص عدی بن حاتم نے یہ ندا سنی البشر ابن عفان بروح وریحان
وبرب غیر غضبان البشر ابن عفان بغفران والرضوان
مگر ہم تعجب کرتے ہین کہ جب حضرت عثمانؓ کی روح اعلی علیین یا کسی دوسرے
مقام مناسب پر پرواز کر چکی تھی تو یہ بشارت اونکو دنیا مین کیون دی گئی الخ
جواب یہ تعجب مولف کا از راہ تعصب کے ہے ورنہ یہان کچھ سمجھ کا بھی قصور ہے
اب ہم سے مطلب صحیح اس قصہ مستند کا سنیئے حقیقت اس روایت کی یہ ہے
کہ حضرت عدی ابن حاتم صحابی رسول اللہ کے فرماتے ہین کہ جس وقت حضرت

عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حالت تلاوت مین دشمن نے تلوار ماری قریب تھا کہ طائر
روح اقدس قفس عنصری سے پرواز کرے کہ غیب سے یہ ندا ہمنے بھی کان سے سنی
پس یہ امر بسیط جسے دور از عقل نہین جسپر تعجب کیا جاوے ہان یہ بات البتہ
بڑے تعجب کی ہے کہ باوجود اسکے کہ جناب امیرؑ کو شہید ہوئے کچھ کم تیرہ سو
سال ہوے مگر شیعہ اسدم تک اوٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے یا علیؑ یا علیؑ کہتے ہین
کیا وہ دنیا مین موجود ہین جو انکو بلایا جاتا ہے سوا اسکے تعزیہ پر زیارت
پڑھنا بھی زیادہ تر حیرت کی جاہے کیونکہ اس بات سے بیوقوف سے بیوقوف
بھی بخوبی آگاہ ہے کہ کاغذ اور لکڑیون مین حضرت امام حسینؑ نہین بیٹھے ہین
پس امر واقعی پر تعجب کرنا عین غلط فہمی ہے اور یہ لکھنا مولف کا کہ روح حضرت
عثمانؓ کی یا کسی دوسرے مقام مناسب پر پرواز کر گئی صریح تبرا ہے اسکا جواب
خدا تعالی قیامت مین تبرائیون کو دیگا کہ اوسکے حبیب پاک کے داماد کی نسبت
کیسے گستاخ ہین انشا اللہ تعالی ہمارے پاس اسکا جواب نہین صفحہ ۹۵ و استاد
روح الامین آپکے مناقب مین بولا جاتا ہے اس فقرہ مین اعتقاد مولف کا
ابن سبا کے مطابق ہے کہ گویا حضرت علیؑ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے
کہ جنکا لقب جو سرا اول ہے اوستاد ہین **جواب** اگرچہ مولف جناب امیرؑ
کو خدا و رسولؐ کا ہی کیون نہ اوستاد بناوین مگر نیابت جناب امیرؑ کی کسی
طرح سے ثابت نہین کر سکتے ہین صفحہ ایضا مین ہے کہ شب معراج مین حضرت
نے عرش پر لکھا ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ وایدناہ بعلی مولف نے آیا یدناہ
بروح القدس کو ترمیم کرکے بجاے روح القدس کے بعلی بنایا ہے اگرچہ
غیر ضاحت سے جملہ موضوعہ ابن سبا کا بطلان کرتی ہے مگر ہم دوسرے
طرز پہ جملہ مذکورہ کی تکذیب کرتے ہین دیکھو جناب باری جابجا اپنے کلام حق مین

نہ آتا ہے کہ تو یا جب تو شیعہ کے نزدیک اصحاب رسول صلعم کی یہ حالت ہے تو کیا چار پانچ کے
صحابہ میں ایک حضرت علی بھی ہیں پس تخصیص اینما ولیکم کی کیونکر ہو سکتی ہے شیعہ
اس صورت میں تو تمام کلام الٰہی کی تاویل ہے پھر تو یہ تمام العلی یقیناً جعلی ہے
بہت سے شیعہ کے تو دیکھو ہوا ہے پھر تیری سورت کا ...
صفحہ ۔ سے صفحہ ۱۱ تک میں مولف تاریخ ان علماء سنت الان ...
انا حارب لمن حاربهم الخ کی اس درجہ غلو کو کام فرمایا ہے کہ تمام آل و اصحاب
رسول اللہ کو شقی و بے ایمان ٹھہرایا ہے اول نمبر ... صفحات ...
انوار الہدیٰ سے نقل کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ کیا اوس زمانہ میں سوا ...
سب کے سب شقی اور بے ایمان ہی لوگ تھے حرمین کے شرفا اور ... اور
صحابی زادے اہل شقاوت کی کارروائی سے ناراض نہیں ہوئے بلکہ ...
یزید سے بیعت کی الخ پھر آگے لکھا ہے کہ دو اسے برنال ابن عمر کہ حضرت علی کی
بیعت سے انکار کرے اور یزید کی بیعت اختیار کرے الخ دیکھو یہ اپنے مقتدای
وقت کی تحقیق کامل کو کہ ظالم نے اصحاب تو درکنار آل کو بھی شقی اور بے ایمان
بنا دیا کیونکہ شرفاء حرمین میں سے سوائے اون چند لوگوں کے کہ جنہوں نے ہمراہ
حضرت امام حسین جانبازی کی باقی جو رہے وہ معاذ اللہ بعقیدہ ہم مایہ ایشان سب
کے سب تو شقی و بے ایمان ہیں مثل حضرت امام زین العابدین و حضرت محمد ابن حنیفہ
ابن علی و دیگر اولاد علی و محبان علی مثل اولاد حضرات مقداد و عمار یاسر و ابوذر غفاری
و عبد الرحمن فارسی و دیگر بنی ہاشم مثل ابن عباس و اولاد حضرت عقیل برادر حقیقی
حضرت امیر مثل حضرت مسلم و اولاد حضرت مسلم مثل محمد و ابراہیم جنکو شیعیان کوفہ
نے بڑی بے رحمی سے ناکردہ گناہ مظلوم شہید کر ڈالا وغیرہ ان خوب یاد آئی یعنی جعفر
کی تعداد سے تو حضرت امام حسین بھی سوا ہی ہیں اگر شیعہ لفظ سواہی کو سمجھ سکیں

بشرطیکہ سواے ۵ یا ۱۲ یا انتھا سو اسکے گنتی بھی جانتے ہون تو اونگلیون کی پورون پر حساب لگا دیکھین کہ شیخ جی نے کتنے صاحبون کو بنی ہاشمؑ و اہلبیتؑ رسول اللہ و شیعان علیؑ مین سے شقی و بے ایمان فرمایا ہے کیونکہ یہ سب بزرگ شرفاء عرب مین سے تھے یقیناً نہ روساء کوفہ سے جب اون سب بزرگون کو شیخ جی نے شقی و بے ایمان بنایا تو اب یہ لونڈ کا مھینہ کدھر سے نکل آیا کوئی آپکو سید صاحب کھلوا آتا ہے کوئی آپکو میر صاحب بتلاتا ہے ہر شہر مین ہزارہا صاحبان کی ڈھیر ہر قصبہ مین ہر گلی علیؑ کے انبار عاشقان حسینؑ و رجنون تو محبان اہلبیتؑ کوڑیون اب ہم اپنے لائق مخاطب سے دریافت کرتے ہین کہ یہ حضرات الارض بھی بقول آپکے شقی و بے ایمان لوگون مین سے ہین یا نہین کیونکہ یہ سبھی تو آپکو شرفاء حرمین کی اولاد اور محبون مین سے تصور کرتے ہین اگر دراصل انکی نسل شرفاء حرمین سے ملتی ہے تو بیشک شبہ تمام شیعان سیادت پناہ و محبان امامت دستگاہ شقی و بے ایمان ٹھہرے بقول شیخ جی صاحب اور اگر فرماوین کہ شرفاء حرمین سے اس فرقہ کے لوگ نہین مگر روساء کوفہ کی اولاد اور شیعان مین سے ہین تو یہ بات نہایت بجا و زیبا بلکہ سزا ہے یہان تک تو شیخ جی اور یاران شیخ جی کی ایمان داری اور سعادتمندی کا حال بیان ہوا اب سنیے اصل حقیقت بعیت کی شیخ جی نے لکھا ہے کہ تمام شرفاء حرمین نے یزید کی بخوشی بعیت کر لی ہم کہتے کہ شیخ جی نے اپنے مورخین کی دیدہ و دانستہ مخالفت کی بلکہ اس بعیت کے بارے مین شیخ جی نے صریح کید عظیم کو عمداً دخل دیا ہے کیونکہ یزید پلید کی تو کسی صحابہؓ نے بعیت نہین کی مگر حضرت امیر معاویہ نے البتہ بعیت یزید کے واسطے لی تھی سو بسبب شوکت و امارت امیر المومنین وقت کے جمیع بنی ہاشمؑ و غیر بنی ہاشمؑ نے بموجب حکم حاکم وقت کے بعیت کی مگر بقول مورخین اہلسنت پانچ صاحبون نے

بقول مورخین شیعیان چار صاحبوں نے ... سے بیعت نہیں کی چنانچہ شیعوں کی معتبر تاریخ حملۂ حیدری سے جو بطریق نظم تھا مطبع ... آگرہ ... میں چھپا ہے حسب فرمایش سید تجمل حسین صاحب ... و سید علی نقی ... کتاب ... طبع ہوئی ثابت کرتے ہیں ہم اسکے صفحہ ۹۵ میں ہے آمدن معاویہ در یثرب بجہت گرفتن بیعت برائے یزید پلید از اہل آن دیار و ابا کردن حضرت امام حسین بن علی و عبدالرحمن بن ابوبکر و ابن زبیر و عبداللہ ابن عمر و روانہ شدن ہر چہار بیت الحرام را

ابیات

روان گشت پس حاکم ملک شام ۔ بہ یثرب ورود آمد بجلدی تمام
ز بہر یزید لعین آن زمان ۔ ستانید بیعت ز خورد و کلان
مگر چار کس از رہ انتسا ۔ نمودند از بیعتش او ابا
حسین علی عبدالرحمن دگر ۔ چو ابن زبیر و پس ابن عمر
پس این چار کس از رہ احترام ۔ شتابندہ رو سوے بیت الحرام

دیکھو شیعو اپنے مجتہد العصر کی تاریخ واقعی کا حال کہ آپکا مورخ ... اقرار کرتے ہے کہ فقط چار پرہیزگار کے سب نے بیعت کی ... ہیں بنی ہاشم و غیر بنی ہاشم سب برابر ہیں پس جو الزام و اتہام کہ شیخ جی نے نسبت صحابہ کے تجویز کیا ہے وہی الزام تمام بنی ہاشم پر یقیناً عائد ہے بقول مورخ حملۂ حیدریہ وغیرہ اب دیکھئے بنظر انصاف ہمارے عدم تاریخ واقعی کا حال کہ جسنے بمقابلہ مخالفت سمجھ کر تعصباً نہ کہا واقعی نہیں کی بلکہ معاملات بشریت امیر معاویہ کا جسکا ذکر فریقین کی تواریخ میں ہے جو کچھ صحیح تھا اقرار کیا کاش ہم انکار کر جاتے یا ہم امر حق کو چھپاتے تو شیخ جی سا ایک اہلسنت کا فرد چڑاتے اور نادان ہو کر اپنی پہ میکو ... دکھاتے اور کہتے کہ انصار اللہ یہی ہیں باوجودیکہ

واستفسار تواریخون کا ہے مقصد احضرت امیر معاویہ کے ذکر سے چشم پوشی کی گئی لہذا
امر واقعی سے در گذر کی گئی چونکہ پاس خاطر صحبت رسول اللہ جملہ مدعیان اسلام
پر واجب بلکہ فرض ہے اس واسطے ایک حدیث صحیح تفسیر حضرت امام حسن عسکری
سے صفحہ ۱۱۴ اظہار الہدی مین لکھدی گئی جسکا خلاصہ یہ تھا کہ فرمایا امام حسن عسکری
نے کہ خدای تعالی نے وحی کی آدم علیہ السلام کیطرف کہ جو کوئی اصحاب رسول اللہ مین سے
کسی ایک کو بھی برا کہیگا وہ ابد الآباد تک عذاب دوزخ مین گرفتار رہیگا چونکہ شیخ جی
سرکشی کے ٹٹو پر سوار ہین کوڑہ امام صاحب موصوف و نیز سوط العذاب خدای
تعالی کو کب خیال مین لاتے ہین بلکہ شمس الضحی مین اس قدر گرم ہوئے کہ
تہذیب کی بھی باگ ہاتھ سے چھوڑ دی بنا برین اس کا جواب بھی جو لانگاہ
مطاعن مین دندان شکن لکھدیا بلکہ ایسا قافیہ تنگ کیا کہ شیخ جی ساری چالین
دیکھکر بھول جاوینگے بلکہ اپنی حدیث موصوفہ بالا کے مطلب کو بھی بہت ہی کم سمجھینگے
بشرطیکہ راہ حیا مین ثابت قدمی رہین ورنہ اگر اٹھون لیکر گرینگا تو کچھ علاج ہی
نہین ہے یہ وہ داغ حسرت ہے کہ شریح پنج کو بلے پیچ بنا دیتا ہے ایسے
ویسون کا تو ذکر کیا جسے بڑون کو میدان ندامت کا دکھا دیتا ہے امید ہے
کہ اس مرتبہ ضرور ہی شیخ جی تاپتے رہجاوینگے اگر شوخی کرینگے کیا مضائقہ ہر
پھر بھی منہ کی کھاوینگے ہم تو دیکھین کہ آپ کتنے ہتھکنڈے مین اور کس قدر اپنے
ستے ہوے ہان صاحب اب آپ یہ تو بتلائیے کہ بمقابلہ حضرت امیر معاویہ کچھ
جناب امیر کی بھی خطا ہے یا نہین چونکہ آپ شیعون کی کتب سے مستفید نصیب
ہین پھر ہم کس کے روبرو اس امر بین کو ظاہر کرین بقول شخصے دانہ ہے کہ
سامنے رووے اپنی آنکھین کھووے لہذا ہم آپکی آپکے چہیتون سے سفارش
کرتے ہین مثل سید سجاد حسین و سید جواد حسین کہ وہ برادر بزرگ تو می کے

اپنے جدید مومن کو اپنے عقائد سے آگاہ کرین کیونکہ یہ بیچارے اب تک
شیعون کی کتب سے محض بے بہرہ ہین دیکھو شیعو سچ ہے یا جھوٹ کہ یہ جو سب تمہارے
ہی عقائد پر مکائد کے چند دلائل جناب امیرؑ بمقابلہ حضرت امیر معاویہؓ زیادہ
خطاوار ٹھہرتے ہین اول جناب امیرؑ نے خلفاء ثلثہؓ کے زمانہ مین حدیث سکوت
کی تعمیل کی اور بمقابلہ حضرت امیر معاویہؓ اوسکو بالاے طاق رکھدیا سچ کہو خطا
ہے یا نہین دوم جناب امیرؑ تا زیست پابند تقیہ کے رہے مگر حسنینؑ نے بسبب
طلب جاہ مناصب دنیا کے جیسا کہ شیعونکا عقیدہ ہے بمقابلہ حضرت امیر معاویہؓ
اوس قید سخت سے قطعًا آزادی حاصل کی سچ کہو خطا ہے یا نہین سوم جناب
امیرؑ نے اپنے حقیقی بھائی کو اس درجہ ناراض کیا کہ وہ بیچارے جناب امیرؑ
کی بیعت توڑ کر جنگ صفین مین حضرت امیر معاویہؓ کے شریک ہوگئے اور
بخوشی خاطر اونکی بیعت کرکے اپنے بھائی کے مقابل مین لڑنے کو میدان مین
آکھڑے ہوے چنانچہ شریف مرتضی نے اس قصہ کو تنزیہ الانبیا مین مفصل
بڑے آب و تاب سے بیان کیا ہے اب کہو کہ یہ بھی خطا ہے یا نہین - اگرچہ
اس قضیہ نامرضیہ کا مذکور دیگر کتب شیعہ مین بکثرت ہے مگر ہم اوسکو علامہ
روزگار شیعہ حیدر کرار ماہر علم کلام واقف تواریخ خاص و عام مولوی شیخ
احمد صاحب کی انوار الہدی کے صفحہ ۲۵۲ سے بجنسہ نقل کرتے ہین قصہ حضرت
عقیل ابن ابی طالب برادر حقیقی جناب امیر المومنین کا سنیئے کہ روزینہ مین کسیقدر
جو دار الخلافت سے پاتے تھے غریب نے چند روز تک روزینہ سے کچھ کچھ
بچا کر ایک روز لطیف کھانا پکایا مگر براہ محبت تنہا خوری پسند نہ کرکے بھائی
صاحب کی بھی تواضع کی آپکو معلوم ہوا کہ ضرورت ناحتاج سے آدھ پاؤ یا تین
چھٹانک جو بھائی کو زیادہ ملتے اسی حساب سے آیندہ روزینہ مین کم کردیے گئے

کہ حضرت عقیلؓ ناراض ہو کر معاویہؓ کے پاس چلے گئے (اگرچہ شیخ عبدالعزیز نے اسکی عبارت کے بعد مین اپنے حفظ مذہب کے واسطے یہ بھی لکھا ہے کہ پھر چلے آئے مگر ہمکو صرف حضرت عقیلؓ کا ناراض ہو کر حضرت معاویہؓ کے پاس چلے جانے کی ہی سند بس ہے) اب شیخ جی صاحب ہمسے آنکھ ملا کر بات کرین اور ہمارے سوالون کا جواب دین اول وصی و ولی سے ناراض ہونا کفر ہے یا نہین دوم امیر المومنینؑ کی جگہ منصب نیابت رسالت پر قائم ہو بیعت توڑنا اور معاذ اللہ امیر المرتدین کی بیعت کرنا ارتداد ہے یا نہین سوم تھوڑی سی متاع دنیا کی عرض پر دار الاسلام کو چھوڑ کر دار الکفر مین مومن کا چلے جانا خلاف حکم خدا و سنت رسول اللہ ہے یا نہین چہارم مہمان پر شکر یہ واجب ہے یا کفران نعمت پنجم جبکہ حضرت عقیلؓ ناراض ہو کر چلے گئے جناب امیرؑ نے کیون نہ بموجب رحماء بینہم کے اونکو پند و نصائح فرمائی کہ آؤ پائین چھٹانک بھر پر کیون اپنا ایمان بگاڑتے ہو اگر اس پر بھی وہ نہ مانتے تو اپنے لنگر خانہ عام سے جس سے تمام جہان مستفیض ہوتا تھا بیچارے بھائی کے تھوڑے سے جو مقرر کر دیتے آپ تو بڑے باذل تھے اس مرتبہ بخل کو عمل مین لانا کس وجہ سے تھا یارو یہ دعوت تھی یا عداوت دیکھو شیخ جی جب بقول آپکے باہم معصومون کے صرف آدھ پاؤ پائین چھٹانک بھر پر اس درجہ کی رنجش ہو کہ نوبت کفر و کفران کی پہونچ جاوے تو بیچارے امیر معاویہؓ کہ نہ صحابی تھے نہ اہل بیت نہ معصوم گر بمقتضای بشریت طالب جاہ و مناصب دنیا کے ہوئے تو گناہ کیا ہوا ایسے معاملات تو آئمہؑ اور اولاد آئمہؑ مین بھی در باب امامت کثیر الوقوع ہین جیسا کہ مطاعن مین مذکور ہوئے یہ وہ نعمت عظمی و دولت کبریٰ تھی کہ جسکی حسرت مین بقول شیعان حضرت امام حسینؑ اپنی ناک کٹوانے پر راضی تھے اگر حضرت

معاویہ سے بھی اسی قسم کی بشریت سرزد ہوئی تو خطا کیا ہوئی اہل ر اسے
حضرت امیرؑ باؤل کے حال پر کہ اونہون نے براہ بخل وحسد اپنے غریب بھائی
کے حقوق صلہ رحمی کو جڑ سے اوکھاڑا اور ... حضرت عقیلؑ کے حال پر
کہ اونہون نے فقط آدہا پاؤ یا تین چھٹانک جو کے حرص کے سبب سے اپنی اور
تمام متعلقون اپنے کے دین وایمان کو بگاڑا حق یہ ہے کہ شیخ جی ناواقف
علم تواریخ نے کچھ چھری تیز لیکر سنیون ہی کی گلو تراشی کا ارادہ نہین کیا
بلکہ شیعون کے بھی دل کا کارد کند سے یقینا کباب ہونے کے لایق قیمہ کرڈالا
ہے نہو گیا چورا ینڈے پر تھانا ہے شیعون کو چاہیے کہ ایسے مجرم کو
سر من رائے مین لیجا کر امام غائب کے حوالہ کرا دین اور اس مضمون کی ایک
عرضی بھی دیدین بیت سپردم بتو مجرم خویش را * تو دانی حساب کم وبیش را
صفحہ ۱۳۴ مین ہے کہ نائب برحق علم قرآن وسنت وحل مسائل وقضایا مین بدرجہ
اتم کمال رکھتا ہو کبھی کسی سوال کے جواب مین قاصر نہو اس تمہید کی تشریح
توضیح مولف نے صفحہ ۱۳۹ تک کی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے نعوذ باللہ نقل کفر کفر
نباشد کہ خلفاء راشدین نہ علم قرآن رکھتے تھے نہ سنت پر چلتے تھے اور نہ مسائل
حل کر سکتے تھے اور نہ کسی کی داد دے سکتے تھے مگر جناب امیرؑ مین یہ سب کمال
تھے جواب ہم کہتے ہین کہ جب باعتقاد شیعیان جناب امیرؑ نے اپنے
جمع کیے ہوئے قرآن کو تو گم کر ڈالا اور تمام عمر قرآن عثمانی کی تلاوت کرتے
رہے اور اپنی اولاد کو تلاوت کرواتے رہے تو پہر آپ مین صفت علم قرآنی
کی کیا پائی گئی جسپر مولف کو گونہ ناز ہے بلکہ ایسے عقیدہ سے یہ بات ثابت
ہوتی ہے کہ جناب امیرؑ سے بڑہکر کوئی گنہگار نہوگا کیونکہ اونہون نے اپنی
خلافت کے زمانہ سے لیکر قیامت تک بندگان خدا کو گمراہ رکھا پس جسقدر کہ

اسی ... شیعون ... بیان ... صفحہ ۱۲

بار معصیت مثل کفر و شرک وغیرہ مخلوق گمراہ سے سرزد ہوا وہ سب جناب
امیرؑ کے سر پر ہا نعوذ باللہ من ذالک اب سنت کا حال سنیئے کہ جناب شیر خداؑ
مرتے مرگئے مگر اونھون نے خلاف سنت اصحاب ثلثہ کے کوئی کام نہین کیا اور
نہ اپنی اولاد کو کرنے دیا اس صورت مین جس منصب کے کہ بانی سنت سزاوار
ہین اوسی منصب کے سزاوار پیرو سنت بھی ثابت ہوئے پس مولف کا ہچو ما
دیگرے نیست کہنا محض تعصب ہے اب مسائل وافی جناب مظہر العجائب کی بھی
قابل غور ہے کہ آنجنابؑ نے باوجود کثرت ثواب کبھی تا بزیست متعہ نہ کیا
اور نہ اپنی اولاد کو کرنے دیا مگر اپنے محبون کو وصیت کر گئے کہ معراج شیعان
پاک کو اسی نردبان چوپایہ کے ذریعہ سے حاصل ہوگی قیامت تک مومنین و
مومنات ایسے مسائل اپنی قوم مین جاری رکھین تاکہ درجہ خاتم المرسلین پر ایک
فاعل و مفعول کو ملے دوسرا مسئلہ یہ کہ خود تو جناب نے علی الدوام غسل رجلین
فرمایا لیکن شیعون کو منع کر گئے کہ شیعون کے لیے کسیطرح سے درست نہین ہے
کہ پانون دہو وین بقول شخصے خود را فضیحت و دیگرے را نصیحت اب سنیئے
کیفیت آپکی قضایا کی کہ یہ امر شیعون کی معتبر کتب سے ثابت ہے کہ جناب امیرؑ
کے ہی زمانہ مین تمام مفسدات و مکروہات پیدا ہوئے اور کیا شہری اور کیا
لشکری سب مین بدظنی پھیل گئی بہت سے ملک مقبوضہ خلفاء ثلثہ آپ ہاتھ سے
دے بیٹھے باعتقاد شیعان یہ صفت ہے جناب امیرؑ کی بدرجہ اتم کامل ہونے کی
پھر بھی مرغے کی ایک ہی ٹانگ رہیگی تقیہ کا بھلا ہو جو بیچارے آئمہؑ کا ایمان
بچا لیتا ہے ورنہ شیعون نے امامون کو مرتد اور کافر اور مشرک اور منافق بنانے
مین کچھ بھی کمی نہین رکھی عیاذاً باللہ پھر اسی صفحہ اور صفحہ ۱۲۵ مین ہے کہ حضرت
ابوبکرؓ کو علم قرآن بوجہ اتم حاصل نہ تھا یہان تک کہ سب اونھون نے بعد وفات

رسول خدا سے سنا کہ حضرت علیؑ قرآن جمع کرنے مین مشغول ہین تو اونہون نے بہ ترتیب
قرآن کے ہونے اور حضرت علیؑ سے جمع کئے ہوئے قرآن سے انحراف کیا
لیکن خود اس کام کو نکر سکے تب مجبور ہو کر زید بن ثابت و ابی بن کعب وغیرہ
چند شخصون کو امر کیا کہ قرآن جمع کرا یا او دو بار جمع نے جمع ہو کر قرآن
جمع کیا مگر حضرت عثمانؓ نے اوسکو ناقص خیال کیا اور اپنے وقت مین دوسرے
طریق پر جمع کیا الخ غرض اس عبارت سے مطلب ان کا یہ ہے کہ قرآن
موجودہ اصلی نہین ہے بلکہ وہ ہے کہ جسکو ہر زمانہ مین تغیر و تبدل ہوتا رہا ہے
جسنے چاہا کم کیا جسنے چاہا زیادہ کیا معاذ اللہ دوم صفحہ ۲۳۲ مین ہے اگرچہ بعض
اوقات حضرت عثمانؓ کتابت وحی کرتے تھے اور اپنی خلافت مین قرآن شریف کی
اونہون نے بہ تبدیل ترتیب زید بن ثابت جمع کیا اور پہلے قرآن جلوا دیئے
اس مضمون سے صاف ظاہر ہے کہ اصلی قرآن تمام جلوا دیئے گئے کہ بسبب
ترتیب ناقص رائج الوقت مین سوم صفحہ ۱۳۶ مین ہے کہ علما محققین اہلسنت
والجماعت کا قول ہے کہ اگر حضرت علی مرتضیٰ کا جمع کیا ہوا قرآن رائج ہوتا تو
نہایت نافع ہوتا الخ اس تحریر پر تزویر سے بخوبی ثابت ہے کہ قرآن مرتبہ
مروجہ حضرت عثمانؓ محض غیر نافع ہے اس پر طرہ یہ کہ شیخ جی ازراہ باطن
عقائد شیعون کے ظاہر کرین اور ہمارے مظلوم سنیون پر کہین تہمت
بہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا الا یا ایها الساقی ادر کاسا وناولها اب شیخ صاحب
سے دست بستہ عرض کیجاتی ہے کہ آپ وہ قرآن نافع صحیح الترتیب جسکو جناب
امیرؑ نے گوشہ عدم مین بیٹھکر جمع کیا ہے ہمارے پاس پارسل مین بند کرکے
بھیجیے ہم اوس کی سورہ ولایت و امامت واہلبیت پر جنکو عیاذاً باللہ حضرت
عثمانؓ نے نکال ڈالا ہے فوراً ایمان لاوینگے اگر ہمارا قول غلط سمجھو تو امام ضامن

تا اس کو درمیان دیکھے کے کاغذ پر ضمانت لکھوا لو اور اگر اس پر بھی آپکا اطمینان نہو
تو امام غائب کی جنہوں نے سرداب میں قرآن اپنے دادا کا دبا کر عمدًا خلق اللہ کو
گمراہ کر رکھا ہے شہادت دلوا لو صفحہ ۱۹۲ میں ہے کہ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و
حضرت عثمانؓ مسلمان ہونے سے قبل مشرک تھے اور بت پرستی علی الاعلان
کرتے تھے اور قرآن شریف میں صاف حکم ہے انما المشرکون نجس ترجمہ جز این
نیست کہ مشرک نجس ہیں پس درحالیکہ خود ہر سہ حضرات چالیس چالیس برس کی
عمر تک مشرک رہے اور بوجہ آلائش کفر و شرک کے نجس تھے تو کب ممکن ہے کہ
اونکی وجہ سے آبا و اجداد طاہر ہوئے ہوں الخ جواب اس آیت شریف کی
تشریح میں مولف نے بطریق تبرا کے صرف اصحاب ثلثہ ہی کو مشرک اور کافر
نہیں ٹھہرایا ہے بلکہ صاف صاف دیگر انبیا اللہ و جناب رسولؐ خدا و حضرت مرتضیٰ
کو مشرک اور کافر بنایا ہے دیکھو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے لیکر تا
حضرت محمد رسولؐ اللہ صلعم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لیکر تا حضرت امام مہدی
رضی اللہ عنہم اولاد آذر بت تراش سے ہیں اور آذر کا مشرک و کافر و بت پرست
ہونا بنص قرآنی ثابت ہے پس بہ عقیدہ شیعان یہ جمیع حضرات بھی مشرک اور
کافر ہوئے سوا اسکے جناب امیرؓ کے تو والد بھی کافر تھے تو جناب امیرؓ کیونکر
طاہر ہو سکتے ہیں اگر کہا جاوے کہ موحد تھے تو یہ امر بھی قابل اعتبار نہیں اس
لیے کہ جب آپ خدا کے رسولؐ برحق پر ایمان نہ لائے تو صرف خدا پر ایمان لانا
کارآمد نہیں ہو سکتا ہے یہ امر تواریخوں سے ثابت ہے کہ وقت نزع ابیطالب
کے جناب شافع محشر نے فرمایا کہ اے چچا اگر آپ اسوقت ایکبار بھی سبحان
ربی الاعلی پڑھ لو تو میں خدا سے تمہارے لیے شفاعت کو چاہوں ابی طالب
نے چاہا کہ کچھ منہ سے بولے مگر ابوجہل نے روکا کہ ہیں یہ کیا کرتا ہے کہ مرتے دم

بھتیجے کا کلمہ پڑھے لیتا ہے جانتے ہی ہین نتیجہ ابجل سنۂ ابی طالب کا گلا گھونٹ
دیا ہان اس موقع پر یہ دلیل جو بسلسلہ فریقین سے ہو رہی پیش کی جاتی ہے
کہ جب جناب امیر نے اسلام قبول کیا تو عمر آپکی دس برس کی تھی
اس سے پیشتر جناب کا یہ حال کوئی نکوئی تو مذہب ہوسکتا ہی گا جب باعتقاد
شیعان قبل از قبول اسلام جناب امیر بھی کافر تھے تو ضرور ہوا کہ نجس ہون
اور جناب کی اولاد بھی تعداد بادہ نجس ہوئی لہذا اب ہم جناب مولف
صاحب سے یہ بات دریافت کرتے ہین کہ آپکے باپ دادے بھی تو
سب کے سب ناصبی تھے اور ناصبی شیعون کے نزدیک یقیناً کفار یہود و نصارا
سے بدتر ہوتے ہین تو آپ بھی مصداق اس شعر کے مضمون کے ہین یا نہین
شعر نجس العین سگ بود ظاہر * سگ شود کس سگیست و کافر پس بموجب عقائد
شیعون کے آپ بھی نجس العین ٹھہرتے ہین مثل فلان فلان کے اس مقام
پر توضیح اس امر کی بھی کرنا ضرور سمجھا گیا کہ جب شیعہ کسی بدنصیب ازلی سنی
کو اپنے مذہب باطل مین داخل کرتے ہین تو وہ پیشتر اوس سے اوسکے آبا و اجداد ہپر
ہفتاد پشت تک ایک ایک کا نام معہ لقب و عہدہ و پیشہ کے لواکر تبرا و لعنت
کرواتے ہین کیونکہ اونکا فرض مذہبی ہے بلکہ ایسے فواحش اور دشنام کو تو
بمنزلہ فاتحہ و ذکر خیر کے یقین کرتے ہین چنانچہ اس امر واقعی کی تصدیق مصنف
اخبار المبصرین کے قول سے ہوتی ہے وہ دیباچہ مین لکھتا ہے کہ حقیر فقیر
کثیر التقصیر عبد الوہاب بن عبد الرحمن المسمی ابن ملجم ملجاء جہنم علیہ ما یستحقہ اس کتاب
مین ظالم نے اپنی مادر مشفقہ و خالہ و خالو کو بھی تبرے سے خالی نہین چھوڑا ہے
بلکہ ایسے بیہودہ لفظون سے اون بزرگون کو یاد کیا ہے کہ جسکے لکھنے سے
شرم آتی ہے دیکھئے مولف صاحب یہ اول معراج ہے شیعان نو سرافزا کی

سبا کی ہو مبارک ہو صفحہ ۲۰۳ سے صفحہ ۲۰۵ تک مین ہے۔ برگزیدہ خدا و رسول ہونا
بھی جناب مرتضیٰ کی نسبت ثابت ہے اور کسی صحابہؓ کی نسبت برگزیدگی کا لفظ نہین
دیکھا گیا چنانچہ احادیث متواترہ سے برگزیدگی علیؑ مرتضیٰ کی جمیع مخلوقات پر
بعد النبی صلعم ثابت ہے۔ بوجوہات مندرجہ ذیل - اگرچہ ہمنے عقیدہ مریدان ابن
سبا کی تردید معتبر کتب شیعہ سے بذکر عقائد شیعان مین بوجہ احسن کی
ہے مگر ہم اس موقع پر بھی بفضل خدا و بطفیل سید الانبیا سرکوبی وجوہات
جانشین عبداللہ صنعانی یہودی منافق کی حرف بحرف کرتے ہین (۱) قربت
رسولؐ اللہ جسکا بیان ہو چکا جو اگر قرابت پر ہی مدار امامت دستگاہ کا ہے
تو مثل جناب امیرؑ اور بھی تو چچا زاد بھائی رسولؐ اللہ کے تھے وہ بیچارے
بلا وجہ کیون دائرہ قرابت سے خارج کئے گئے (۲) توحد نور مصطفوی مرتضوی
جواب شیخ جی نے سرخی مین بعد نبی صلعم تمام مخلوقات پر جناب امامت پناہ کو
ترجیح دی اب اس مرتبہ غلام کو بادشاہ دوجہان کی برابر ٹھہرا دیا اس غلو پر لعنت
خدا کی اہلسنت کے نزدیک محض لغو ہے (۳) خلقت نبیؐ و وصی از یک طینت
طاہرہ جواب سنی ایسے عقیدہ فاسدہ کو بہت برا سمجھتے ہین کیونکہ نبی بنص قرآنی
طاہر ہین اور علیؑ کسی طرح سے طاہر نہین ہو سکتے جیسا کہ قول جناب امیرؑ کا
صحیفہ کاملہ مین مرقوم ہے کہ مجھپر نفس و شیطان کا غلبہ رہتا ہے پھر آپ
زبردستی ہی طاہر مثل نبیؐ اللہ کے بنائے دیتے ہین (۴) جوف کعبہ مین
پیدا ہونا جواب بھتیجے حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بھی تو جوف کعبہ مین پیدا ہوئے
اس مین تعریف جناب امیرؑ کی کیا ہے اگر کہین کہ صحابہؓ مین یہ صفت نہ تھا
تو ہم کہین کہ یہ صفت تو رسولؐ اللہ و دیگر انبیاء اللہ مین بھی تو نہ تھی اس عقیدے
سے تو صریح تحقیر تمام انبیاء اللہ کی ہوتی ہے (۵) صغر سنی مین رسولؐ اللہ

کے پاس پرورش پانا جواب حضرت زیدؓ کہ جنکو رسول خدا نے اپنا بیٹے
کیا تھا آغوش شفقت رسول کریم مین ہی پرورش پائی تھی پھر حضرت امیرؑ کو ترجیح
کیا ہوئی بلکہ اکثر صحابہؓ کے بچون کو آپ گود مین لیکر پیار کیا کرتے تھے روایت ہے
کہ ایک صحابی خاص کے بچہ پیدا ہوا اونہون نے رسول خدا کی گود مین لاکر تبرکاً رکھدیا
بچہ نے پیشاب کردیا آپ نے بلا اکراہ پیشاب دہوکر بچہ کے لیے دعائے خیر و برکت
کی کی اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کا خلق عظیم عام تھا نہ خاص (۶) وقت پیدایش
لعاب دہن رسول خدا کا چوسنا جواب اوسی لعاب کو رسول خدا نے زخم پا
صدیق اکبر پر جبکہ اونکو شب ہجرت مین مار خونخوار نے کاٹا تھا لگایا اگر کہین کہ لعاب
کے چوسنے کے سبب سے جناب امیرؑ کو دنیا و مافیہا کا علم حاصل ہوگیا تو جواب اوس کا
یہ ہوگا کہ رسول اللہ نے لعاب دہن اکثر چاہات شور مین ڈالا ہے کہ وہ بنو باعجاز
نبوی شیرین ہین اور اون کنوؤن کا پانی نصیب اہل مدینہ بالخصوص زوار مدینہ
بالعموم قدیم سے ہے اس صورت مین ہر ایک نوشندہ آب چاہ لعاب آمیز
رسولؐ خدا ہی بقول شیخ جی ہمرتبہ جناب عالم علم کان ماکیون کا ٹھہرا (۷)
غسل پیدایش رسول خدا کے ہاتھہ سے پانا جواب نہ رسول اللہ نے کبھی اپنی
اولاد کو اپنے ہاتھہ سے غسل دیا اور نہ اپنی آل کو تو جناب امیرؑ ایسے برگزیدہ ٹھہرے
کہ جنکی آلایش غلیظہ کو رسول پاک اپنے دست اقدس سے دہوویں محض افترا
صریح تہمت ہے (۸) سابق الایمان ہونا جواب حضرت صدیق اکبرؓ و حضرت
خدیجۃ الکبریٰ بھی تو سابق الایمان ہین پھر جناب امیرؑ کا اس پر فخر کیا ہے
(۹) قبل از بلوغ مسلمان ہونا جواب شیخ جی کے اقرار سے ثابت ہوا کہ
حالت نا بالغی مین جسکی تعداد تخمیناً تیرہ برس تک ہو سکتی ہے جناب امیرؑ بھی کافر
تھے نہ حاجت مسلمان ہونے کی کیا تھی اس سے معلوم ہوا کہ ولی مادرزاد

ط
بعض علماء اس
نسبت عقیدہ ہے
اپنی سنت
شریف میں
ہدایت ہے

ومعصوم مثل رسول خدا نہ تھے پھر مساوات نور نبوی کہ نص قرآنی الم نشرح سے کیا
(۱۰) سب سے اول ہمراہ رسول خدا کے نماز پڑہنا جواب نابالغ کی نماز ہی کیا
اگر سچ پوچھو تو البتہ نماز با نیاز حضرت صدیق اکبر برحق کی تہی کہ اونھون نے سب
سے پہلے مسجد تعمیر کر کے ہمراہ امام الانبیا کے نماز باجماعت ادا کی بالیقین یہ بات
قابل تحسین ہے (۱۱) دین و دنیا مین رسول خدا کا بہائی ہونا جواب حضرت عقیل
ابن ابی طالب حضرت عبد اللہ ابن عباس وغیرہ تو حضرت رسول اللہ کے بہائی
عم زاد تہے ہی نہین دروغگویم بر روئے تو (۱۲) بروز ہجرت جان پر کھیل کر
رسول خدا صلعم کے بستر پر سونا جواب ہجرت تو حضرت نے شب کو بالاتفاق
فرمائی تہی روز... نہ تہا کیا شیخ جی کو دتوند آتا ہے جنکے نزدیک دن رات برابر ہے
کسی کحال ہوشیار سے آنکھون کا علاج کرانا ضرور ہے ہم کہتے ہین بستر
پر جناب امیرؑ کا آرام سے لیٹ رہنا کچھ بہی تکلیف کا کام نہ تہا بلکہ بہت بڑا
جان پر کھیلنا حضرت صدیق اکبرؓ کا فریقین سے ثابت ہے اور اسی پر قرآن پاک
شاہد ہے اب آنکھین بن گئی ہون تو دیکھو اس کا نام جان پر کھیلنا ہے کہ حضرت
صدیق اکبرؓ کے کفار در پے قتل ہوئے تہے اور حضرت امیرؑ سے کسی نے کچھ
بہی نہ کہا حضرت صدیق اکبر کو غار مین سانپ نے کاٹا جناب امیرؑ کے پھانس
بہی نہ لگی حضرت صدیق اکبرؓ تین شبانہ روز ہمراہ رسول اللہ رہے اور ان کے
فرزند ارجمند برابر کھانا پانی پہونچاتے رہے جناب امیرؑ نے بہی کسی روز جا کے
رسول اللہ کے کھانے پانی کی خبر لی حضرت صدیق اکبرؓ حضرت رسول خدا
کو پشت پر سوار کر کے مدینہ لے پہونچے جناب امیرؑ مکہ کی گلیون مین سیر کرتے
پہرے حضرت صدیق اکبرؓ اپنی جان و مال و اہل و عیال سے مطلق دست بردار
ہو کر رسول خدا کے ہمراہ ہوئے اور جناب امیرؑ نے گھر کے اندر سے پانون

سلہ جناب امیرؑ کو رسول خدا نے اس مصلحت سے اپنے بستر استراحت پر سلایا تھا کہ حضرت کو یقین کامل تھا کہ کفار علیؑ کو بسبب کم عمری کے قتل نہ کرینگے امیر شیخ جی کا مفقود ہونا عبث ہے ۱۲

باہر ہو یا بصفت ستر آپکی جانبازی کی (۱۳۳) خدا تعالی کے نزدیک اسکا ثانی
ہے انکا عظام پیغمبر و ممتاز ہونا جواب کیا خوب تم گناہی کہتے ہو حضرت صدیق اکبر
اور عمر فاروق بھی یقین خدا کے نزدیک ملائکہ عظام سے جناب امیر پر تفضیل و امتیاز رکھتے
تھے ہی جانبازی اس ہٹ دھرمی کا تو جواب ہی نہیں جو جواب جاہلان شیعہ خموشی
(۱۳۴) جنگ بدر میں کا نمایان کرنا جواب کچھ جناب امیر ہی جنگ بدر میں تھے
بلکہ بہت سے مہاجرین و انصار بھی اس کار خیر میں شریک تھے جنکی تعریف میں
خدا تعالی فرماتا ہے ہم اوسکو بجنسہ خلاصۃ المنہج سے نقل کرتے ہیں و ہو ہذا سورہ
انفال پارہ ۹ میں ہے یا ایہا الذین آمنوا ای کسانیکہ گرویدہ اید ان تتقوا اللہ
اگر بترسید از خدای و تقوی را شعار خود سازید یجعل لکم بگرداند برای شما یعنی بدہد شما را
فرقانا فرقی کہ جدا شوید بان حق از باطل بجہت اعزاز مومنان و اذلال
کافران یا ہدایتی و نوری در قلوب شما یعنی لطفی کہ موجب ہدایت شما شود کہ بآن
میان حق و باطل تفریق کنید و یکفر عنکم سیاتکم و بپوشاند و درگذراند از شما
بدیہای شما را و یغفر لکم و بیامرزد شما را بتجاوز و عفو مراد از سیئات صغائرست
و ذنوب کبائر یا مراد گناہان متقدم و متاخرست زیرا کہ آیہ در اہل بدر آمدہ و
حق تعالی گناہان ایشان را آمرزیدہ واللہ ذو الفضل العظیم و خدای خداوند
فضل و نعمت بزرگ ست انتہی دیکھو شیعو خدا تعالی تو بصیغہ جمع اہل بدر کے
نسبت خطاب باصواب معافی یقینی اگلے و پچھلے گناہوں کا فرماوے
اور تم از راہ سوء اعتقادی کے تکذیب آیہ کریمہ کی کرو افسوس تمھاری
بے انصافی و بے دینی پر کہ نہ تم خدا کے قرآن کو سچا جانتے ہو اور نہ اپنے
مفسرین و مجتہدین کی تفاسیر کو مانتے ہو اب اس پر ہم دوسرا
ثبوت معتبر تاریخ حملہ حیدری شیعوں سے تحریر کرتے ہیں ابیات

پس از نیت خیر سید المرسلین — یکی انجمن ساخت با اهل دین
به فرمود آنگه به اصحاب خویش — که ای حق پرستان پاکیزه کیش
بدانید کز کعبه اهل جفا — کمر بسته برکین و پرخاش ما
رسیدند نزدیک آن تیره سر — ببینید تا خود چه آید دگر
شما اکنون چه بینید تدبیر کار — که دشمن رسید از پی کارزار
بپا خاست بوبکر از جای خاست — وزان پس عمر نیز قد کرد راست
بگفتند با سید المرسلین — قدم پیش بگذار ما را ببین
که با دشمن دین چه پیکار کنیم — چه سامان درو چیست جان فدا تسلیم
بود تا به تن جان و بود توان — بیاریم شمشیر بر دشمنان
ازان گشت خوشدل رسول خدا — بفرمود در حق ایشان دعا
چنین خواست پس بهترین بشر — که آنرا ز انصار یابد خبر
ز جا خاست این بار سعد معاذ — چنین گفت از روی صدق و نیاز
که با جان و دل با همین عهد هست — بدست تو روزی که دادیم دست
سر و مال فرزند و خویش و تبار — همان روز کردیم بر تو نثار
پیمبر بر ایشان نمود آفرین — بر آن صدق و ایمان انصار دین
پس آورد رو سوی یزدان پاک — بنالید و مالید رو بر خاک
بگفت ای نماینده عدل و داد — فرستنده انبیا بر عباد
تو دانی که من رهنمای قریش — بحکم تو بودم نه بر رای خویش
کشیدم بر ایشان بحکم تو تیغ — مکن نصرت خویش از من دریغ
الهی گر این چند تن از عباد — که کردند امر ترا انقیاد
بحکم تو بستند هر کس میان — ندیدند بیش و کم دشمنان

بمانند از فتح کوتاہ دست	ببایند از دست دشمن شکست
بروئے زمین تا قیامت دگر	نگردد پرستندہ است داوگر
باین زاری و عجز پیغمبر بود	کہ خواہش اقربان حق در ربود
در آندم ہمہ حشم نزدیک شد	زمین گرد و خورشید تاریک شد
ابوبکر نیز دو بہی داشت جاے	بگفت ای بحق خلق را رہنمای
در آمد بہ تنگی سپاہ ضلال	چہ فرمائے اکنون برای قتال

دیکھو شیعو جان نثاران رسول مقبول کا حال کہ اوس نازک حالت مین بہی علیحدہ
کی کہ رسول خدا نے اپنے یارون کے حق مین یہ دعا کی کہ اے پروردگار تو
ان تھوڑے سے اہل دین حق پرستون پاکیزہ کیش کو جو تیرے خاص حکم بردار
ہین فتح دے ورنہ تیرا روئے زمین پر کوئی نام لیوا قیامت تک نہ ہوگا۔
شیعون کو اس مصرعہ پر نظر کرنا چاہیئے کہ ابوبکر نزد نبی داشت جاے (۱۵)
جنگ احد مین باوجود فرار ہوجانے جمیع صحابہ و شیخین وغیرہ کے رسول خدا
کے ساتھ قائم رہنا جواب اہلسنت کی معتبر تاریخ مین ہے کہ احد مین ۳۰ صحابہ
ثابت قدم رہے تہے کہ منجملہ اونکے حضرت شیخین وغیرہ بہی ہین باقی جن صاحبون سے
بمقتضائے بشریت لغزش بہی ہوئی تہی وہ خدای تعالی نے معاف فرمائی
جیسا کہ بحوالہ خلاصۃ المنہج مذکور ہوچکا پہر آپ فضل خدا پر طعن کرکے کیون مورد
لعن بنتے ہین (۱۶) غزوہ خندق مین غایت درجہ فخر و مباہات حاصل کرنا اور
ایک لڑائی کا تمام امت محمدی کے اعمال سے جو قیامت تک ہونگی افضل ہونا
جواب جناب امیر سے اس بارے مین وحی نازل نہین ہوئی تہی جسپر آپ کو فخر و
مباہات حاصل ہوا اس معرکہ مین بحکم خدا و رسول سب کے اعمال برابر ہین خدا
اپنی کتابون کو تو دیکھو بالخصوص خلاصۃ المنہج کو (۱۷) غزوہ خیبر فتح کرنے مین

غایت درجہ کی مناسبت حاصل ہونا جواب یہ دعوی بھی شیعون کا عبث ہے اس لیئے کہ وہان بعیت صدیق اکبر اس درجہ کی اہانت نسبت جناب امیرؑ کے معاذ اللہ خود ہی شیعہ نقل کرتے ہین قریب ہے کہ آسمان پھٹ جاوین اور زمین دہسک جاوے پھر منافق کیا ذرا انہی کتابون کو بھی تو دیکھا کردیا یون ہی آنکھ بند کرکے نشانہ لگاتے ہو ابیات

بدست عمرؓ بود یک ریسمان	دگر در کف خالدؓ پہلوان
فگندند در گردن شیرؓ نر	کشیدند اورا بر بوبکرؓ

(۱۸) غزوہ حنین مین باوجود مفروری شیخین دلاکا بر صحابہؓ قائم رہنا جواب کذاب پر خدا کی مار رسولؐ کی پھٹکار اہلسنت کی کتب مین اس کا کچھ بھی تواتر نہین ہے (۱۹) دوش رسولؐ صلعم پر سوار ہوکر بت شکنی کرنا جواب یہ اعتقاد پر فساد شیعون کا ہے نہ اہلسنت کا جیسا کہ صفحہ ۸۹ کے حاشیہ پر گذرا (۲۰) جمیع غزوات مین سردار لشکر و علمدار رسولؐ رہنا جواب صریح افترا محض بہتان (۲۱) جمیع سرایا مین سردار لشکر رہنا کبھی مثل شیخین کے مطیع و ماموز نہ ہونا جواب سراسر اتہام ہے (۲۲) رجس اور گناہ سے طاہر ہونا جواب جب باعتقاد شیعیان تمام اعمال و افعال و اقوال مطابق طریقت کافرون و مشرکون و مرتدون کے تھے تو پھر آپ رجس و گناہ سے کیونکر طاہر ہو سکتے ہین معاذ اللہ (۲۳) باب مدینۃ العلم الہی ہونا جواب اس صورت مین خدا تو بالکل نکما ہو گیا کیونکہ جب جناب امیرؑ نے چاہا پھاٹک کھولا اور جب چاہا تالا لگا یا گویا خدا کا علم قبضہ جناب امیرؑ ہی مین ہے شیعون کو چاہیئے کہ خدا کو عالم الغیب والشہادۃ نہ کہا کرین (۲۴) عالم علم لدنی ہونا جواب اس مین کل اولیا اللہ برابر ہین اس مین تخصیص جناب امیرؑ کی کیا ہے

یہ فضل خلفا سے ہے (۲۵) عالم قرآن و سنت ہونا **جواب** قرآن صحیح الترتیب و نافع
جمع کر کے امام غائب کے حوالہ کیا گنہگار ٹھہرے اب سنئے سنت کا حال کہ ہمیشہ
جناب نے سنت اصحاب ثلثہ پر عمل کیا کبھی کسی کام مین ذرہ برابر مخالفت نہ کی
اس صورت مین باعتقاد شیعان تو یہ تو بہ منافق یا مرتد یا کافر ٹھہرے (۲۶)
اجتہاد کامل حاصل کرنا **جواب** جب کسی سے آپنے اجتہاد حاصل کیا تو عالم
علم کان یکون و علم لدنی کے نہ ٹھہرے سواے اسکے تو مجتہد تو وہی اپنے اجتہاد
سے فتوی دیتا ہے جناب نے کب مذہب شیعگی پر فتوی دیا ہمیشہ مطیع ائمہ ثلثہ
رہے اور اسی طریقہ پاک پر فتوی دیتے رہے اگر اسکے برعکس ہے تو شیعہ ثابت
کرین بشرطیکہ قید تقیہ کی نہ لگاوین اس صورت مین جناب امیر باعتقاد شیعان
عاصی و خاطی ٹھہرے نہ مجتہد و مفتی (۲۷) ایک رکاب سے دوسری رکاب
مین پیر پہونچنے تک قرآن پر عبور کرنا **جواب** اگر قرآن عثمانی پڑھتے تھے
تو گنہگار ٹھہرے اور اگر اپنا جمع کیا ہوا سراسر نافع و صحیح الترتیب قرآن کو
طرفۃ العین مین پڑھتے تھے تو یہ بات بھی باعتقاد شیعان صریح جھوٹ ہے
کیونکہ شیعون کی ہی کتب مین مذکور ہے کہ جناب امیر نے اپنی عمر عزیز مین
مخالفین مین بسر کی اس صورت مین آپ مومن پاک نہ ٹھہرے (۲۸) ہمیشہ
معیت قرآن ثابت ہونا **جواب** اگر یہی فرض کیا جاوے کہ ہر دم آپ قرآن
کو بغل مین دبائے پھرا کرتے تھے چونکہ بقول علماء شیعان جناب کا عمل محض
مخالف قرآن تھا تو پھر معیت قرآن یقینا غیر مفید ٹھہری بلکہ بالکل بے سود (۲۹)
منقبت اقضاکم علی حاصل کرنا **جواب** اقضاکم علی یہ بمعنی فقرہ شیخ جی نے
ایسا بے ڈھب لکھا ہے کہ جسکا مطلب کسی پہلو سے سمجھ مین نہین آتا ہے نہ
معلوم آیت ہے یا حدیث ہے یا قول ہے اس مضمون کو تو شیعون نے ہی

یا مفسرین نے کچھ اپنے جی مین سمجھہ کہا ہوگا بہرحال یہ دعویٰ بھی محض مخالف عقیدہ
شیعون کے ہے کیونکہ اونہون کی کتب معتبرہ سے ثابت ہے کہ جناب امیرؑ ہمیشہ
قضایا اہلسنت کے طریق پر کیا کرتے تھے کبھی اصحاب ثلثہؓ و دیگر صحابہؓ کبار و صغار
سے ہوتے ہوے فرج طیبہ تک کا بھی حکم نہین دیتے تھے پہر کیونکر ممکن ہے کہ
جناب مسند شیعگی پر دستار قضا باندہ کر قاضی بنکر بیٹھے ہون (۳۰) علم مین
مشابہ حضرت آدم علیہم السلام کے ہونا جواب توصیف علم حضرت ابوالبشرؑ کی قران
سے ثابت ہے اور جناب امیرؑ کے علم کا تو مطلق قرآن مین اثر نہین ہے پہر
کیونکر ادنے کی اعلیٰ سے مشابہت ہوسکتی ہے ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک
(۳۱) علم کے دس حصہ مین سے نو حصے آپکو ملنا اور ایک حصہ تمام دنیا کو اور
اوس مین سے آپ بھی شامل ہونا جواب اس اعتقاد پر فساد سے جمیع انبیاؑ و ملائکہ کے کہ
نبوضل خدا اونکے علم کی تعریف مین قران شاہد ہے سراسر حقارت و اہانت
ہوتی ہے یہی مذہب تھا شیعون کے دادا پیر کا تف ہے ایسے عقیدہ پلیدہ پر (۳۲)
تقوی آپ کا مثل تقوی حضرت نوحؑ کے ہونا جواب جب بہ شہادت مستند
کتب شیعان آپکے جملہ اعمال و افعال معاذ اللہ کافرون و مرتدون و منافقون
کے طریق پر تھے تو متقی کہان سے بن گئے اس زور پر شیعون کا ناز کرنا صریح ہجو ہے
(۳۳) درجہ خلت مثل ابراہیم خلیل اللہ کے حاصل ہونا جواب بالکل جھوٹ
ہے کیونکہ قرآن و احادیث سے خلت ابراہیمؑ علیہ السلام کے ثابت ہے نہ جناب امیرؑ
کی نفرین ایسی تہمت پر (۳۴) ہیبت آپکی مثل ہیبت موسیٰ علیہ السلام کے ہونا
جواب یہ بات بھی یقیناً خلاف ہے کیونکہ صاحب ہیبت تقیہ نہین کرتے
ہین سوا اسکے جبکہ آپ صاحب ہیبت مثل حضرت موسیٰؑ کے تھے
تو کیون آپکے زمانہ خلافت مین تمام مفسدات اہل اسلام مین پہیل گئے جنکا ثبوت

بھی معتبر کتب شیعون سے مکرر مذکور ہو چکا یہ دوستی سے آپکی نسبت تھا (۳۵)
عبادت آپکی مثل عبادت عیسیٰ علیہ السلام کے ہونا جواب آپکی تمام عبادت
اہلسنت کے طریق پر تھی لہذا اسب یاد رہے کہ حضرت آپ حضرت رسول اللہ کے
عبادت مین برابر ہو سکتے ہین سوای اسکے مرتبہ نبی و ولی مین زمین آسمان کا
فرق ہے (۳۶) آپکی خاطر سے خداوند تعالیٰ نے دوبارہ شمس کیا جواب
جب خدا کو معاذ اللہ ایسی ہی آپکی خاطر منظور تھی تو خلافت کیون غصب ہونے دی
بلکہ خدا تو قادر مطلق تھا چاہتا تو مثل حضرت سلیمان علیہ السلام کے تمام جن و انسان
کا بادشاہ بنا دیتا اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ حق لغو ہے اور معجزہ حضرت
سلیمانؑ کی ہجو اگر شیعہ ... کی شہادت پہ ہانت ہے تو ایسی الحاق کا شیعون کیا
ہرگز پسند نہین کرتے (۳۷) صاحب معجزات کثیرہ ہونا جواب اگر تھے تو بجائے
اپنے دشمنون کو شعبدے بنا کر دکھا دیتے ہونگے شیعون کے مقابلہ مین تو
ایک بھی معجزہ کام نہ آیا بلکہ شان معجز نشان تو یہ تھی کہ مثل حضرت رسول اکرم خدا
کے آپ بھی معجزے دکھاتے جس سے آپکے مخالف بھی خوف کرکے مطیع ہوجاتے
یہ دعوی بھی شیعون کا محض خلاف ہے (۳۸) ملائکہ اور جنات کا آپکی مناقب
مین اشعار وغیرہ پڑھنا جواب ایسی جھوٹی کارروائیون کو شیعہ ہی پسند کرتے ہین
اہلسنت ایسی لغو باتون مین اپنی اوقات ضایع نہین کرتے (۳۹) جبرئیل و میکائیل
علیہما السلام نے بہ شب ہجرت آپکا پہرہ دینا جواب جو مصائب کہ جناب امیرؑ
پر بموقع بیعت گذرے اوس روز حضرت جبرئیلؑ و میکائیلؑ علیہما السلام کہان
چھپ رہے تھے کیا حضرت شیخینؓ رضی اللہ عنہما سے ڈرتے تھے (۴۰)
بروز جنگ بدر و ملائکہ کا یمین و یسار رہنا جواب کلام الٰہی کی تکذیب کرنا ہے
کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہمنے اپنے نبیؐ کی مدد و حفاظت کے واسطے

ملائکہ کو نازل کیا نہ جناب امیرؑ کی پاسبانی کو لعنت اللہ علی القوم المفسدین
(۴۱) جبرئیلؑ کا انا مثلک کہنا جواب ای شیعو ذرا اپنے مقتدا کے سوگار کی گستاخی
بھی سمجھ کے مطالب دور از عقل پر غور تو کرو کہ منشا اسکے شیخ جی صاحب کی کیا غرض ہے
آیا یہ ہے کہ حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ جیسا مین فرشتہ ہون ویسے ہی آپ فرشتہ
ہین یا یہ کہ جیسے آپ بشر ہین ویسا ہی مین بھی بشر ہون اس عقدہ اجتماع ضدین
کا حل کرنا ضروری ہے (۴۲) آپ کو غسل و کفن ملائکہ نے دینا جواب اس
اعتقاد پر فساد سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جناب امیرؑ فرشتہ تھے بشر نہ
تھے اگر بشر ہوتے تو مثل خاتم المرسلینؐ کے اونکو بھی بشر ہی غسل و کفن دیتے
معاذ اللہ اس اتہام سے معلوم ہوا کہ جناب امیرؑ کا مرتبہ حضرت رسول خدا سے
بڑھا ہوا تھا (۴۳) مباہلہ مین شریک ہونا اور نفس رسولؐ سے تعبیر ہونا
جواب مباہلہ مین خاص برگزیدگی حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کی ہے نہ جناب امیرؑ
کی اگر برگزیدگی جناب امیرؑ کی ہے تو اس صورت مین اہانت رسولؐ خدا
کی متصور ہے سوا اسکے حضرت فاطمہ زہرا جو باعث افتخار جناب امیرؑ
تھین اور حضرت حسنینؑ کیون اس منصب سے برطرف کئے گئے شیعون کے
پاس انشاء اللہ اس افترا کا جواب قیامت تک نہوگا (۴۴) متکفل غسل و کفن
رسول خدا کا ہونا جواب اول تو یہ بات صحیح نہین ہے اور اگر صحیح بھی ہے تو
اوس سے بڑھکر نہین ہین جو کفالتین کہ اصحاب ثلثہ نے حضرت رسولؐ خدا و جناب
امیرؑ کی ہین چنانچہ شیعون کی ہی کتب سے ثابت ہے کہ اصحاب ثلثہ نے رسولؐ
خدا کے واسطے تمام مال و منال لٹا دیا حضرت صدیق اکبرؓ نے جناب امیرؑ کی
شادی حضرت زہراؑ کے ساتھ زر کثیر خرچ کر کے کروا دی حضرت فاروق برحق
نے حضرت شہربانو معہ زیور حضرت امام حسینؑ کو بخشدین حضرت عثمان غنیؓ نے

زمین مسجد نبوی و چاہ روضہ رسول خدا و جمیع اہل اسلام کی آسائش کے واسطے خرید
دینے واسطے اسکے ہزارہا سلوک صحابہ ثلثہ کے ایسے ہی ہیں کہ احاطہ تحریر و تقریر
سے باہر ہیں اگر جناب امیر نے دو چار گز کپڑا دے بھی دیا تو تب کیا ہوا
اس سے بڑھکر تو حضرت صدیقہ ام المومنین نے یہ کام کیا کہ اپنی سکونت کا حجرہ
قبر شریف بنانے رسول خدا کے واسطے سپرد کردیا دیکھو اس کا نام سلوک ہے
(۴۵) بحالت جنابت مسجد میں جاسکنا جواب سبب اسکا یہ تھا کہ آپکے گھر
کا دروازہ صحن مسجد میں تھا اسکو مجبوری کہتے ہیں نہ برگزیدگی (۴۶) کتب سابقہ
سماویہ میں آپکا مذکور ہونا جواب محض خلاف مطلق بہتان قطعی جھوٹ ہاں بشہادت
قرآن رسول خدا اور اوسی ضمن میں اونکے کل ساتھیوں کا البتہ مذکور ہے تخصیص
جناب امیر کی کیا ہے (۴۷) زمین کا آپ سے باتیں کرنا اور خدای تعالی کیطرف
سے زمین اس امر پر مامور ہونا کہ وہ تمام واقعات کی اطلاع دیا کرے جواب
خداوندا زمین پھٹ جاوے اور اوس میں جھوٹا سما جاوے - اب ناظرین آگے
اس خرافات مسندات کی عبارت پر حقارت کو بنظر عبرت ملاحظہ فرماویں
شیخ جی صاحب بڑے دعوے سے لکھتے ہیں کہ ان جملہ فضائل کا بیان
مفصل مع ثبوت کتب اہل تسنن اس رسالہ میں بشتہ مذکور ہو چکا ہے باقی اسقدر
فضائل ہیں کہ استقصار اونکا قطعی محال ہے جواب اے شیعو ذرا تو
انصاف کرو کہ اہلسنت کی کتب مستندہ میں ایسے عقائد پر ہیکا گمان نہیں ہم
کہتے ہیں کہ یہ جملہ معتقدات واہیات تمہاری ہی کتب کا ماخذ ہے جسکا جی چاہے
کشف الغمہ و نہج البلاغہ میں دیکھ لے اگر بعض عقیدہ کا شواہد پر ناز ہے تو یہ صریح
اتہام ہے الحاقی کارروائیوں کو عقلا پسند نہیں کرتے ہیں سواے انکے حامی صاحب
ہمارے مجتہد بھی نہیں ہیں کہ خواہی نخواہی اونکی تحریر کو کالوحی من السما سمجھ لیا جاوے

یون تو فردوسی نے بھی بہت کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعریف و توصیف کی ہے ہم بھی
اوسکو اپنے مخالف کے مقابلہ مین پیش کر سکتے ہین مگر اوسکو شیعہ کب تسلیم کرینگے
بلکہ صاف کہینگے کہ شاہنامہ ایک شاعر کی کتاب ہے ہم پر حجت نہین ہو سکتی
ہے علیٰ ہذا القیاس اسی بنا پر ہمنے معتبر کتب شیعہ سے عقائد پر بحث کی ہے
نہ براہ تعصب شیعون کو چاہیئے کہ شیخ جی کی چہیگوئیون کو اپنی معتبر کتب سے
مقابلہ کر دیکھین اور ہماری مظلومیت کی داد دین بہت یا اوسے دیکھ لو جانا ہے گلہ دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا صفحہ ۲۰۵ مین شیخ جی بڑے دعوے کے
ساتھہ لکھتے ہین کہ ایک ثلث قرآن مجید مناقب اہلبیت مین نازل ہے بطور نمونہ
بعض آیات ذیل مین درج کیجاتی ہین ۔ اسکے بعد ایک فہرست ہے جس مین
بیس ۲۰ آیتون کے نمبر دیے ہوئے ہین اور اون آیات مین سے اکثر تو غلط ہین
کہین کا پانون کہین کا سر کہین کی مبتدا کہین کی خبر پھر اسی فہرست کے حاشیہ
ثبوت مین مولف نے بہت کتابون کے نام لکھہ ڈالے ہین تا کہ شیعہ لوگ سمجھین کہ
جناب فضیلت مآب شیخ احمد صاحب بڑے ڈبل مولوی ہین جنھون نے
چھکڑون کتابین اہلسنت کی ڈہو ڈالی ہین اور اون سے فضیلت جناب امیرؑ
کی ثابت کی ہے اور صاحب شیعہ بیچارے کیون نہ ایسے ابلہ فریبون کے دام
کید مین گرفتار ہون کیونکہ قرآن در کنار اونکو بغدادی قاعدہ بھی تو صحیح یاد نہین
ہوتا یہ گمان ہمارا نسبت جہلا کے نہین ہے بلکہ علما بھی سزاوار ایسی ہی قابلیت
کے یقیناً دیکھے گئے ہین جن سیر صاحب سے پوچھو کہ آپنے قرآن بھی پڑھا ہے
تو بعض صاف انکار کر جاتے ہین اور بعض الحمد للہ و انا انزلنا و قل ہو اللہ کی یاد ہونیکا
اقرار کرنے لگتے ہین جب کسی سید صاحب کی الحمد سنی گئی تو مخرج حروف
تہجی کے بھی ٹھیک نہین پائے گئے ہرچند کہ شیعہ سنی کو دیکھکر نماز مین بہت کچھ

منہ بگاڑتے ہین اور زبان کو بھی توڑتے ہین جیسے کوئی ڈھیر
یا کوئی کوسے گھڑے مین ٹھیکریان بھر کر بجاتا ہے یا جیسے کوئی بلبلیان
قرأت یکطرف مگر صحیح الفاظ بھی تو ادا نہین کر سکتے اب ہم جواب
دعوی غلط کا ثبت کرتے ہین وہ یہ ہے مولف کا یہ دعوی کرنا کہ ایک ثلث قرآن
مجید مناقب اہلبیت مین نازل ہے محض لغو ہے اگر سچ ہے تو مولف
پاؤ پارہ کے کہ ایک بیسوان حصہ ہو کلام حق سے ثابت کر دین بلا شرکت غیری
تو ہم جانین کہ مولف شاید سچے ہین اور جو ایسا ہی ثبوت ہوا جیسا کہ فہرست
انوار الہدی مین ہے تو خدا ہی حافظ ہے کیونکہ اس فہرست کی آیتون مین مولف
نے بڑے دھوکے شیعون کو دیئے ہین نہ کسی آیت کے معنی ہین نہ مطلب
نہ شان نزول ہے نہ عربی فارسی اردو کی تفسیر ہے تو پھر کیونکر ہو سکتا ہے کہ
ناواقف لوگ اوس سے مستفید ہون فقط کتابون کے نام دیکھ لینے سے حضرت
علیؑ کی فضیلت ثابت ہو نہین سکتی ہے یہ آیات بینات خدا کا کلام ہے اسکے
معنی اور مطلب بدل ہی نہین سکتے ہین کچھ میان انیس و دبیر کا قول نہین ہے
جنھون نے ہزارون حدیثین بنا کر ہزارون مرثیے گڑھ ڈالے اب ہم وہ آیات محرفہ
مولف کو فہرست ہذا سے لکھتے ہین جس سے یہ بات عوام کو معلوم ہو جاوے
کہ درحقیقت مولف کاذب ہین یعنی خدا کے حکم محکم کو بدلنے والے وہ یہ ہین کہ
صفحہ ۲۰۴ فہرست مذکور مین ہے ولکل قوم ہاد فلان و فلان تفسیر اہلسنت مین
حضرت علیؑ کی شان مین نازل ہونا لکھا ہے سبحان اللہ این ہمہ شور و شوری
پہس ہیبت ترے تو غمزہ سے مارا ہے ایک عالم کو ٭ اکیلے تم ہی ترے
ناز کے نہین مقتول ہو اب ہم سے سنئے تفسیر آیہ شریف کی کہ جب کفار نے
رسولؐ اللہ سے کہا کہ اے محمدؐ تم کیسے رسولؐ ہو جو تم پر نشانیان نازل نہین

کی گئین جیسے حضرت موسیٰؑ و حضرت عیسیٰؑ پر نازل کی گئین یعنی عصا کا سانپ بن جانا اور ید بیضا کا روشن ہو جانا مردون کا جلانا وغیرہ پھر تم کیسے رسول ہو جو نشانیان نہین لا سکتے ہو اس بات کے سننے سے حضرتؐ کو بہت بڑا رنج پہونچتا تھا تب رب جلیل نے اسکے جواب مین رسولؐ برحق کی تسلی کے واسطے فرمادیا کہ اے محمدؐ تو ایک آدمی ڈرانے والا ہے (یعنی عذاب و عقاب سے) اور تمام قومون کا ہدایت کرنے والا ہے بے ایمان لوگون کے کہنے سے کیون برا مانتا ہے چنانچہ پوری آیت پارہ ۱۳ سورۂ رعد مین یہ ہے ویقول الذین کفروا لولا انزل علیه ایة من ربه انما منذر و لکل قوم هاد ترجمہ اور کہتے ہین وہ لوگ جنہون نے کفر کیا کیون نہین نازل کی گئین اوسپر (یعنی محمد رسول اللہ پر) نشانیان جز این نیست کہ تو (یعنی اے محمدؐ) ایک آدمی ہے ڈرانے والا اور واسطے ہر قوم (یعنی جن اور انسان کے لیے) ہدایت کرنے والا دیکھو اس مین ذکر حضرت علیؑ کا کہان ہے سوا اسکے جناب امیرؑ تو بعقیدہ شیعان ابن سبا تمام قومون کے گمراہ کرنے والے ہین نہ ہادی کیونکہ اکثر کتب شیعون مین ہے کہ جناب امیرؑ نے اپنا قرآن جمع کیا ہوا غائب کر ڈالا وہ امام آخر الزمان پاس ہے چند دن کے واسطے قبل از قیامت ظاہر کیا جاویگا پھر تو مسے زمین پر شیعون کا ڈنکا پھر جاویگا تمام ناصبی یعنی اہلسنت قتل کر ڈالے جاوینگے بے کھٹکے مومنین و مومنات مین متعہ جاری ہونگے کوئی مخل نہ ہوگا چنانچہ اس عقیدہ کی تصدیق مولف کے رسالہ سے بھی ہوتی ہے صفحہ ۱۲۵ مین ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق نے حضرت علیؑ کے جمع کئے ہوئے قرآن سے اغماض کیا پس بقول مولف جناب امیرؑ نعوذ باللہ ولکل قوم مضل ٹھہرے نہ ولکل قوم ہاد

بیت
ترے دماغ مین سودا سا کیا سمایا ہے * جو مارتا ہے تو شیشہ کو سخت پتھر پہ

صفحہ ۲۰۹ مین ہے وتعیہا اذن واعیہ فلان راوی سے فلان کتاب المستند مین
باثر علی مرتضی مین لکہا ہے الخ مولف نے اپنے غلط مسئلہ کا تحریفا سر تراش لیا ہے
محض بغرض بہکانے نادانون کے بالخصوص جو علم قرآن سے بے بہرہ ہین یہ
آیت شریف پارہ تبارک الذی سورہ الحاقہ مین اس طرح پر ہے انا لما طغی
الماء حملناکم فی الجاریۃ لنجعلہا لکم تذکرۃ وتعیہا اذن واعیہ ترجمہ
تحقیق ہمنے جسوقت زیادہ کیا پانی (یعنی وقت طوفان کے) اوٹھایا ہمنے تمکو کشتی
مین (یعنی نوح علیہ السلام کے ساتھہ) تاکہ بناوین ہم اوسکو واسطے تمہارے نصیحت (یعنی بطریق
عبرت کے) اور نگاہ رکھین اوسکو کان جیسا کہ حق نگاہ رکھنے کا ہے (یعنی
عقلمند اس نصیحت کو بطور عبرت اپنے کان مین ڈال رکھتے ہین اور ہر دم اس
غضب الہی کا خیال کرکے ڈرتے رہتے ہین) خلاصہ مضمون اس آیت شریف
کا تفسیر مدارک سنیون وتفسیر خلاصۃ المنہج شیعون مین یہ لکہا ہے کہ رب اکبر
اپنے بندون کو از راہ نصیحت کے فرماتا ہے کہ اے میرے بندو تم کو یعنی تمہارے
آبا و اجداد کو بڑے بہاری عذاب سے ببرکت اصلاح و بطفیل حضرت نوح علیہ السلام
کے ہمنے نجات دی تم کو چاہیے کہ ہمارے ایسے احسان بے پایان کے شکر
گذار ہو اور بت تراشی وتعزیہ پرستی وغیرہ من عمل الشیطان سے بیزار ہو اگر
ہمارے اس کہنے پر بہی تم نہ سمجہوگے تو تم بہی مثل کفار امت نوح کے تباہی
کے جہاز مین پڑ جاوگے کیونکہ وہی قدرت کاملہ ہمکو اب بہی حاصل ہے دیکہو
اس آیت شریف کو بہی جناب امیر سے کوئی مناسبت نہین ہے
معلوم نہین کہ ایسی جہوٹی صریح کارروائیون مین جو خسر الدنیا والآخرۃ کے
ہم مرتبہ ہون کونسا فائدہ مولف نے تصور کیا ہے علی ہذا القیاس حسن کا
جمال آیات بینات خالق کائنات کی تبدیل و بدل معنی اور مطلب مین یہ ہے

تو پہر اوسکی بحث احادیث صحیحہ و غیر صحیحہ رسول خدا پر کیونکر تعصب سے خالی ہوسکتی ہے
بیت من ز قرآن مغز را برداشتیم * استخوان پیش سگان انداختیم — حق یہ ہے
کہ مولف کا رسالہ اندہیری رات کا نشانہ ہے لگا تو تیر نہین تکا بنا یا ہے بقول
شخصے کہین کہیت کی سنین کہلیان کی صفحہ ۲۴۸ مین ہے سنا ہو کہ ایک مرتبہ
ابو بکرؓ و عمرؓ بغرض معذرت جناب سیدہ کی خدمت مین حاضر ہوئے لیکن تاہم
غضب سیدہ رفع نہ ہوا اور یہ حدیث رسول خدا صلعم کی یاد دلائی فاطمہ بضعة
منی من اذاها فقد اذانی و من اذانی اذی الله و من اذی الله فقد کفر الخ
جواب مولف صاحب کیا اسیکا نام شیعگی ہے کہ جناب امیرؑ کو کافر و موذی بتاتے
ہو کیا اسیکا نام امامیہ عشریہ ہے کہ حضرت علی مرتضی کو دشمن خدا و رسول کا
بتلاتے ہو والله ابن سبا ہی کے چیلون سے ایسا ہوسکتا ہے دوسرے
کا کام نہین ہے کیونکہ ماشاء اللہ یہ حدیث جناب شیر خدا کی ہی شان مین رسول علیہ السلام
نے ارشاد فرمائی ہے نہ حضرت شیخینؓ کی الحمد للہ حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ مولف
کے اتہام و الزام سے بری ہوئے اب ہم اس بات کو ثابت کرتے ہین
کہ بالیقین یہ حدیث جناب امیرؑ کے ہی باب مین رسول اللہ نے فرمائی
ہے قصہ مختصر یہ ہے کہ حضرت علیؑ نے ابو جہل کی دختر سے اپنا نکاح کرنا چاہا
جب یہ خبر حضرت فاطمہؑ کو پہونچی سخت تر آپ کو ناگوار گذرا او سیدم آپ حضرت
رسول خدا کی خدمت مین پہونچین اور حضرت امیرؑ کے ارادہ سے آپکو اطلاع
دی حضرتؐ بہی اس بات کو سنکر رنجیدہ ہوئے اوسیوقت آپنے حضرت
ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت طلحہؓ کو بہیجکر حضرت علیؑ کو طلب فرمایا اور اون سے
تنبیہاً یہ حدیث ارشاد کی قال رسول الله یا علی ما علمت ان فاطمة بضعة منی من
اذاها فقد اذانی فقط اتنی حدیث علل الشرایع معتبر کتب شیعون مین موجود ہے

جسکا جی چاہے نقل کو اصل سے ملا دیکھے اور انصاف کرے کہ کسی اصل میں [illegible]
سے باقی مضمون حدیث مذکورہ بالا کا موضوعہ مفتری ہونا [illegible]
جناب امیر بہی معاذ اللہ موذی وکافر ٹھہرے سچ تو یہ ہے کہ ایسے وہ ہوتے
دینے شیطان کے دادا کو بہی نہ آتے ہونگے بیت کور را کور [illegible]
تا نیفتی چون حسین اندر بلا * صفحہ ۱۶۲ میں ہے وسیجنبہا الاتقی الذی یوتی
مالہ یتزکی ترجمہ یعنی بچا دیگا جلتی ہوئی آگ وہ بڑا متقی کہ جو دیتا اپنا مال پاک ہونے
کے لیے زکوٰۃ دی الخ جواب یقین ہے منصف مزاج اس ترجمہ کو ہی ملاحظہ
فرماکے مولف متعصب کی لیاقت کی داد دینگے کہ باوجود دعوے فضیلت وکمال
جنکو لفظی ترجمہ بہی کرنا نہیں آتا پہر ناواقف آیت شریف کے مطلب کو کیونکر سمجھ
سکتے ہیں بقول شخصے ع شعور سے نباشد گمند ہوا۔ اگرچہ مولف نے اس آیت
شریف کو چند جگہ لکہا ہے اور ہر جگہ از راہ عناد قلبی وفساد دلی کے یہی مطلب
نکالا ہے کہ مولوی محمد قاسم لکھتے ہیں کہ یہ آیت حضرت صدیق اکبر کی شان میں
نازل نہیں ہوئی بلکہ ایسے شخص کے بارے میں عام طور پر نازل ہوئی ہے
جو بسبب زکوٰۃ دینے اور متقی ہونے کے جلتی ہوئی آگ میں سے نکالا
جاوے الخ اب ہم اس آیت شریف کو شیعون کی معتبر کتاب سے ثابت
کرتے ہیں کہ بلا شک وشبہ یہ آیت شریف خاص حضرت ابو بکر صدیق
اکبر کی ہی شان میں نازل ہوئی ہے علامہ طبرسی مجمع البیان میں یون لکہا ہے
عن ابی زبیر قال ان الایۃ نزلت فی ابی بکر لانہ اشتری الممالیک الذین اسلموا
مثل بلال وعامرہ بن میسرہ وغیرہما واعتقہم کہ آیتہ
سیجنبہا الاتقی الذی شان میں ابو بکر کے نازل ہوئی کہ غلامون کو
مول لیتے اور خدا کی راہ میں آزاد کر دیتے مثل بلال و عامر وغیرہ الخ دیکہو قول

علاوہ مذکور سے کیسی تصدیق تحریر صحیح جناب مولانا مولوی محمد قاسم صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ کی ہوتی ہے صفحہ ۲۷۵ مین مولف محض بغرض اشتعال طبع اہل ایمان کے حضرت امہات المومنین عائشہ صدیقہ وحضرت حفصہ رضی اللہ عنہما کو مثل زوجہ حضرت نوح وزوجہ حضرت لوط کے کافرہ لکہتا ہے الخ جواب غیر مولف تو اپنا فرض مذہبی اداہی کر چکے اب ہم بہی اونکے مجتہدون ہی کے قول سے اس کلمۃ الکفر کی تکذیب کرتے ہین اول ملا فتح اللہ مفسر شیعہ نے خلاصۃ المنہج مین تفسیر آیہ کریمہ یعظکم اللہ ان تعودوا لمثلہ ابدا ان کنتم مومنین کی یہہ لکہی ہے کہ ایمان مانع ست دربارہ سب ایشان خصوصاً امہات مومنات اور اسی کتاب مین تفسیر آیہ شریف یعلمون ان اللہ ہو الحق المبین کی یہ لکہی ہے کہ حق تعالی تنزیہ سہ کس نمودہ یوسفؑ ومریمؑ را وتنزیہ عائشہؓ کرد باین آیات عظیمہ جہت تعظیم سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام الخ جواب دیکھو تمہارا مجتہد کیا لکہتا ہے اگر جنگ جمل کہ امر ناگہانی بے قصد ورضا فیما بین کے ظہور مین آیا باعث بدگمانی ہے تو وہ بہی بفضل خدا انجام خیر کو پہونچا اس سے شیعہ بہی انکار نہین کر سکتے ہین کیونکہ اونکے قطب الاقطاب قاضی شستری اپنی مجالس المومنین کی مجلس اول مین لکہتے ہین کہ عائشہ پیش جناب امیر توبہ کرد پس جناب صدیقہ ام المومنین کا توبہ کرنا اور جناب امیرؑ کا صلح کر لینا دعوی مولف کے سرپر خاک ڈالتا ہے خوب یاد آئی ہان مولف صاحب آپ یہ تو فرمائیے کہ حضرت صدیقہ وحضرت امیرؑ سے تو اتفاقاً جنگ بہی ہوئی تہی مگر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کیا قصور کیا تہا جو اونکو بہی آپ کافرہ کہتے ہین اگر آپ سچے ہین تو کوئی قصور حضرت موصوفہ کا شیعون ہی کی کتابون سے ثابت کر دیجئے افسوس کہ مولف واسطے

ایذارسانی مسلمانون کے اہلبیت رسول اللہ کی نسبت جنکی شان مین خدای
تعالی نے آیہ تطہیر نازل فرمائی ہے اور اونکو ازواجہا تہم کا خطاب دیا ہے
کلمات ترک ادب وبے تہذیب لکہتا ہے اور اپنے مجتہدون کو کذاب جانتا
ہے جو اونکے قول کو نہین مانتا بیت تراکہ بیشتر شود این مقام + کہ با
دوستانت خلافست وجنگ - حالانکہ ترک ادب کلمات کہنے کی ممانعت کتب
معتبر شیعون مین موجود ہے کافی کلینی کی کتاب الایمان والکفر کے باب السباب
مین یہ حدیث رسول اللہ سے نقل کی ہے لاتسبوا الناس فتکسبوا العداوة بینہم ترجمہ
یعنی آدمیون کو برا نکہو اس لیے کہ پیدا کروگے اونکے درمیان مین عداوت
اور قول جناب امیر کا نہج البلاغت مین جب کہ آپ شامیون سے جنگ
فرماتے تھے اپنے اصحاب سے یہ تہا انی اکرہ ان تکونوا السابئین ترجمہ یعنی تحقیق
مین برا جانتا ہون یہ کہ ہو تم برا کہنے والے صفحہ ۲۸۳ مین مولف نے بڑی
دہوم سے دعوی کیا ہے کہ ہم کتب سماویہ سابقہ یعنی توریت وانجیل سے
حقیت علی مرتضی کی ثابت کرینگے اس امر سے علماء اہلسنت والجماعت
بہی انکار نہین کر سکتے ہین کیونکہ یہ امر خود قرآن مجید سے ثابت ہے کہ جناب
رسول خدا اور اونکے ہمراہیان کا ذکر توریت وانجیل مین لکہا ہوا ہے منکر
اس کا کافر ہے اب یہ امر دریافت طلب ہے کہ ہمراہی رسول صلعم کون
شخص ہے اوسکی تعریف بہی قرآن مجید مین موجود ہے اشداء علی الکفار
رحماء بینہم پس یہ قرآن مجید سے ثابت ہوگیا کہ علی مرتضی علیہ السلام کا
ذکر کتب سابقہ مین مندرج ہے بلکہ دوازدہ امام علیہ السلام کا ذکر اون مین موجود
ہے اور آیہ محمد رسول اللہ الذین معہ مین جو ہمراہیان کی جمع بیان کی گئی ہے
وہ بالیقین دوازدہ امام علیہ السلام کیطرف اشارہ ہے اور اگر کوئی عدم

موجودی کو منافی معیت سمجھے تو تفاسیر معتبرہ دیکھ لیجیے کہ جلالین وغیرہ مین
سکے تفسیر اتبعہ درج ہے جواب واہ صاحب خوب ہی سمجھا و خوب ہی
آیت شریف کو تحریف کیا شاید چودہ صدی مین یہ حصہ آپ ہی کے لیئے
ازل مین مقرر کیا گیا تھا قسم ہے آپکو امیر باذل کی ضرور ہمکو وہ تفسیر حسینی معہ
کے معنی اتبعہ درج ہین دکھائیے ورنہ آپکو قیامت تک کوئی سچا نکہے گا اور صاحب
آپکو کوئی بھلا آدمی کیونکر سچا کہہ سکتا ہے کہ جھوٹ کے پل باندہتے ہو ہم
کہتے ہین کہ یہ دعوی کرنا آپکا محض مخالف مذہب اہل تشیع کے ہے کیونکہ اونکی
کتب مین ہے کہ امیر بیچارے ادنیٰ سے مسلمان سے ایسے ڈرتے تھے
کہ کبھی اوسکے روبرو اظہار اپنے مذہب شیعگی کا نہین کرتے تھے اگر کوئی آپ سے
دریافت کرتا کہ آپکا کیا مذہب ہے تو آپ یہی فرماتے کہ پکا سنت جماعت ہون
اور اگر کوئی آپ سے یہ دریافت کرتا کہ آپ کسکی سنت پہ چلتے ہین تو آپ
اوسکے جواب مین یہی فرماتے سنت خلفاء الراشدین پر چلتا ہون جب باعتقاد
شیعان آپ ایسے خائف رہتے تھے تو مصداق اشداء علی الکفار کے کیونکر
ہوسکتے ہین اور یہ کہنا آپکا کہ صحابہ ثلثہ مصداق اس آیہ شریف کے نہین ہین
اس لیئے کہ اون مین یہ وصف نہین پایا گیا ہم کہتے ہین کہ اس آیت کی خلعت
قامت اصحاب ثلثہ ہی پہ راست آتی ہے کیونکہ اونھین ارکان دین نے جہان
کے کفار کو زیروزبر کرڈالا تھا بلکہ انہین حضرات نے کفار پر ایسی سختی کی تھی
کہ جسکا مذکور یہود و نصاریٰ کی توریت و انجیل مین ہنوز موجود ہے چنانچہ
ورس ۶ باب ۱۳ کتاب استثنا توریت مین ہے کہ اگر تیرا بھائی یا بیٹا
یا جورو یا دوست کوئی تجھے پھسلاوے اور کہے کہ آؤ غیر معبودون کی بندگی کرو
تو تو اوسکے موافق نہونا اور اوس کی بات نسننا اور اوس پر رحم کی نگاہ نہ کرنا

اور اوس کی رعایت نکرنا اور اوسسے پوشیدہ نرکہنا بلکہ اوسکو ضرور قتل کر ڈالنا
اوسکے قتل پر پہلے تیرا ہاتھ پڑے دیکھو یا اور رعایت حضرات شیخین سے
اپنے عزیزوں کو قتل کرنے مین دیکھو کیا پہنچا شیخ حلبی نے کہ شیعون
کے امام اعظم ہین اپنی کتاب تذکرۃ الفقہا کی چوتھی فصل مین لکھا ہے کہ
احد کے دن حضرت ابوبکر صدیق نے اپنے باپ کے قتل کرنے کا ارادہ کیا
مگر حضرت صلعم نے منع فرمایا کہ تو بیٹے رہنے دے اور کوئی یہ کام کر لیگا اور تفسیر
مجمع البیان و منہج الصادقین و خلاصہ تفسیر جرجانی مین مفسرین شیعہ لکہتے ہین کہ
حضرت عمرؓ فاروق نے قیدیان بدر کی نسبت فرمایا کہ جو جسکا رشتہ دار ہے
اوسکو اوسی کا رشتہ دار قتل کر ڈالے دیکھو ایسے پکے ایمان والون کو اشداء
علی الکفار کہتے ہین کیونکہ یہ فعل اونکا خاص اللہ واحد ہی کی عبادت کے واسطے
تہا پس مصداق اشداء علی الکفار بموجب شہادت توریت کے اصحابؓ ہی ٹھہرے
اب سنیئے انجیل کی شہادت ورس ۳۱ و ۳۲ باب ۱۳ انجیل متی مین ہے
کہ آسمان کی بادشاہت دانہ رائی کی مانند ہے جیسے کہ ایک شخص نے لیکے اپنے
کہیت مین بویا اور وہ سب بیجون سے چہوٹا ہے اور جب اوگتا ہے سب
ترکاریون سے بڑا ہوتا ہے اور ایسا درخت ہوتا ہے کہ ہوا کے پرندے
اوسکی ڈالیون پر بسیرا کرتے ہین دیکھو مثلهم فی التوراة ومثلهم فی الانجيل کزرع
اخرج شطأه فآزره فاستغلظ فاستوى على سوقه يعجب الزراع ليغيظ بهم الكفار کی اس ورس
سے کیسی تصدیق ہوتی ہے کیونکہ خدائے کریم اپنے رسولؐ برحق کے یاران
صادق کی مثال انجیل مین اس طرح فرماتا ہے کہ جیسے چہوٹا سا دانہ کہ اوس مین
پہلے انکوا نکلتا ہے پہر پتی پہر وہ بڑہتا ہے یہان تک کہ بڑا سا درخت ہو جاتا
ہے اور اوسکے دیکہنے والون کو تعجب ہوتا ہے پس یہ مثال موافق حال

اصحابؓ بالکمال کی بالکل ہے اس وجہ سے کہ وہ شروع مین تھوڑے سے تھے بڑھتے بڑھتے ایک جماعت کثیر ہوگئے جسکے دیکھنے سے کفار جلتے تھے بلکہ اونکی شوکت اور قوت کو دیکھکر مانند حاسد ناحق کوشش سکے کف افسوس ملتے تھے پس جو شخص کہ اصحابؓ عالی صفات کی فضیلت کا اعتقا نہین رکھتا ہے وہ لاریب فیہ منکر کتب سماویہ قرآن وتوریت وانجیل وغیرہ کا ہے اب ہم سوائے کتب آسمانی کے دساتیر کتاب پارسیان ایران سے جسکو وہ بھی اپنے گمان مین کتاب آسمانی جانتے ہین اور اوسی کو اپنی نماز مین پڑھتے ہین مصداق اشداء علی الکفار ہونے کا نسبت اصحابؓ رسول اللہ کے ثابت کرتے ہین شرح دساتیر سمے بسنفرنگ ساتیر مطبوعہ سراجی کے صفحہ ۱۸۸ مین یہ عبارت بجنسہ مرقوم ہے کہ اینک نشان بدرسید راستکاری وجانسپاری دلیرانیان نگاہ چون چنین کارہا کنند از تازیان مردے پیدا شود یعنی از ملک عرب مردے ہویدا شود و این اشارت ست بہ پیغمبر آخرالزمان علیہ الصلواۃ والسلام کہ از پیروان او دیہیم وتخت وکشور وآئین ہمہ برافتد یعنی پیروان وتابعان او کہ اصحابؓ کبار رضوان اللہ تعالی علیہم باشند ہمہ سلطنت ایرانیان وکیش آنان برہم زنند ونشانے از آن نمانند وہمچنین شد الخ اور کتاب لب التواریخ مؤلفہ ڈاکٹر شبلی صاحب کی جلد دوم فصل چہارم مین حال خلفاء راشدین کا یون مرقوم ہے کہ ابوبکرؓ رضی اللہ عنہ نے قرآن کی تدوین اور ترویج کی اور محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظفر کی پیروی کی اور مشرقی سلطان ہیراکلیس کی فوج کو اوس نے ہزیمت دی اور یروشلیم اپنے قبضہ مین لائے اور لبنان پہاڑ سے لیکر روم تک سارا ملک اپنا مطیع کیا بعد اون کے انتقال کے عمر رضی اللہ عنہ بارہ ہجری خلیفہ مقرر ہوئے اور ایک ہی خروج مین ممالک سیریا وفونیقی معہ فلسطین ومسوپوتیمیا وخالدیہ

متعلقہ مملکت یونان اونھون سے لے لیا دوسری چڑھائی مین کل ولایت فارس
اپنے زیر حکومت کر کے سب کو اپنے مذہب مین لائے اوسی زمانہ مین اوس کے
سپہ سالار نے ملک مصر و قیساو بتولید یا سطیح کیا پھر پانچوین فصل مین لکھا ہے
کہ بعد عمر رضی اللہ عنہ کے خلیفہ عثمانؓ نے ملک ایک تہر باینہ اور ملک تاتار کے
بعض دیار اپنے قبضہ مین کئے اور رہوڈس یعنی روس اور جزائر یونان سے
لوٹ لیے اور اوسکے بعد غتن بعد انکے علیؓ ہوے جو آجتک محمدیون مین
مکرم ہین الخ امر واقعی تو یہی ہے کہ حضرت عمر و حضرت عثمان رضی اللہ عنہما
نے کفار ایران کا کہ قدیم سے آتش پرست رہے ہین بالکل ستیاناس
کر دیا اور اونکے بڑے بڑے سرداروں کے جوروں بچون کو ادنی ادنی
عرب کا لونڈی غلام بنا دیا اسی سے تو ابتک اونکی لعن پر شدت صحابہ رسول اللہ کا
اثر چلا آتا ہے اگر جناب امیرؓ مصداق آیہ اشداء علی الکفار کے ہوتے تو آپ کی
خلافت مین ملک مفتوحہ و مقبوضہ قبضہ اسلام سے نہ نکل جاتے آپکے لشکر مین
بدنظمی نہ پھیل جاتی شامی غدر نکرتے ناصبی آپ سے نہ لڑتے باعتقاد شیعیان
یہ تعریف ہے آپکی اشداء علی الکفار ہونے کی اب آپکی رحماء بینہم ہونے کی
بھی توصیف سنئے کہ سواے جناب امیرؓ کے وقت نزول آیہ شریف اور
کون صاحب موجود تھے کہ جنکی وجہ سے آپ مصداق رحماء بینہم کے کہ کلمہ
جمع مشارکت کا ہے ہوئی اون صاحبون مین سے دو چار کے تو نام بتایئے
اگر حضرت حسنینؓ سے مراد لیتے ہو تو یہ گمان بھی آپکا غلط ہے اس لیئے کہ
وقت نزول آیہ شریف دونون صاحبزادے نہایت ہی کم سن تھے
دوسرے رحمت پدری نسبت فرزندون کے عام ہوا کرتی ہے پس
واحد ہونا جناب امیرؓ کا دعوے مجہول مدعی کذاب کو عدالت الصداقت سے خارج کرتا ہے

اور یہ لکھنا مولف کا محض لغو ہے کہ تفسیر جلالین مین معہ کے معنی اتبعہ درج ہین سبحان اللہ چشم بددور مولف صاحب تو فن افترا مین استاد اول ہین بلکہ بہت بڑہکر اوس سے قابل غور ہے اپنی طرف سے جہوٹی باتین لاکر اپنے ہمجنسون کو سبز باغ دکہا کر بہکاتے ہین تاکہ ناواقف لوگ سمجہین کہ جب معہ کے معنی اتبعہ جلالین معتبر تفسیر اہلسنت مین موجود ہین تو پہر اہلسنت کیون عدم موجودگی آیۂ پر اس قدر کد کرتے ہین اسلیے ہم جلالین کی بجنسہ عبارت نقل کیے دیتے ہین تاکہ منصف مزاج بچشم انصاف معائنہ فرماوین کہ مؤلف کی مصنوعی و موضوعی معنی کا جلالین مین مطلق اثر نہین ہے پارہ حٰمٓ سورۂ فتح تفسیر آیہ هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره ای دین الحق علی الدین کله علی جمیع باقی الادیان وکفی بالله شهیدا انك مرسل بما ذكر كما قال محمد مبتدء رسول الله خبره والذین معه اصحابه من المومنین مبتدء وخبره اشداء غلاظ علی الکفار لا یرحمونهم رحماء بینهم خبر ثانی ای متعاطفون و متوادون کالوالد مع الولد تراهم تبصرهم رکعا سجدا حالان یبتغون مستانف یطلبون فضلا من الله و رضوانا سیماهم علامتهم مبتدء فی وجوههم خبره وهی نور و بیاض یعرفون به فی الاخرة انهم سجدوا فی الدنیا من اثر السجود متعلق بما تعلق به الخبر ای کائنة واعرب حالا من ضمیره المنتقل الی الخبر ذالك ای الوصف المذكور مثلهم صفتهم فی التوراة مبتداء و خبره ومثلهم فی الانجیل مبتداء خبره الخ سواے اسکے تفسیر خلاصۃ المنہج معتبر تفسیر شیعون مین بہی معہ کے معنی ہمراہیان یعنی اصحاب رسول اللہ کے لکہے ہوے ہین جب مولف صاحب کلام الٰہی کے معنی مین اپنی طرف سے کلام کرتے ہین تو پہر اور کس بحث پر اونکی ایمانداری کا اعتبار کیا جاویگا قطع نظر تفاسیر فریقین مذکورین

سکے اسکے معنی کسی لغت مین بھی تو نہین پائے جاتے ہم نہلت کی نسبت کیا کہین
ایسا تو سلف سے ہی چلا آتا ہے اس آیت شریف کو مولف نے اپنے حصول
مطلب کے واسطے چند طریقے سے تحریف کیا ہے اول تحریف جملہ یعنی آیت
کو مقدم و موخر کرنا دوم تحریف کلمہ یعنی اپنی مدعابراری کے لیے واو کا حذف
کرنا سوم تحریف معنی اپنی سمجھ کے زبردستی اور ہینگامشتی سے معنی اپنے
گھڑ لینا والعہد یہ تحریفات مولف کی کچھ کم اہل کتاب سے نہین ہے اب لگے
ہاتھون آپکے ثبوت کو بھی ملاحظہ فرمائیے کہ مولف صاحب نے کیا اچھا ثبوت
توریت و انجیل سے زیب قلم فرمایا ہے مولف نے لکھا ہے کتاب پیدایش
۱۷ باب ۲۰ آیت مین لکھا ہے کہ خداوند کریم نے ابراہیم علیہ السلام سے
فرمایا ہے اور اسمعیلؑ کے حق مین مینے تیری سنی دیکھ مین اوسے برکت
دونگا اور اوسے برومند کرونگا اور اوسے بہت بڑھاؤن گا اور اوس سے
بارہ سردار پیدا ہونگے الخ مولف جی بارہ کا عدد کتاب پیدایش مین دیکھتے ہی
نہال ہوگئے اور فوراً اس مضمون کو اپنے رسالہ مین درج کردیا کہ عدد بارہ سے
مراد بارہ امام ہین بقول شخصے بھیس نہ کوری کوری گون یہ تماشا دیکھے کون
اگر ایسی ہی سمجھ ہے تو اسکی دوالقان پاس ہی نہین ہے ہان شاید امام غائب
بتاوین تو خبر نہین ہم کہتے ہین کہ اس آیت مین مطلق آئمہ کا ذکر نہین ہے اسکی
دلیل معقول ہے کہ بفضل خدا یہان ۱۳ کا عدد موجود ہے جسکا جی چاہے
جناب رسول مقبول سے لیکر حضرت امام مہدی آخرالزمان تک شمار کردیکھے
تیرہ کا شمار ہوتا ہے اگر کہا جاوے کہ جناب رسالتمآب اس شمار مین داخل نہین ہین
تو بارہ امام بھی مرتبہ امامت سے خارج ہوئے جاتے ہین کیونکہ مسلمہ
فریقین ہے کہ مراتب آئمہ کا بدولت جناب رسولخدا کے ہی ہے

بیت تو اصل وجود آمدی از نخست ٭ دگر ہر چہ موجود شد فرع تست سوای
اسکے خطاب خدا نسبت حضرت ابراہیمؑ کے صرف اس قدر ہے کہ مین حضرت
اسمعیلؑ کی اولاد مین بارہ سردار یعنی حواری پیدا کرونگا نہ یہ کہ محمد صلعم کی آل مین
بارہ امام ہویدا کرونگا ایسے فریب سے تو فریبی ہی فریب کھا سکتے ہین نہ اہل صدق و
صفا واہ رے لیاقت بقول شخصے عقل چہ چیست کہ پیش مردان بیاید پھر صفحہ ۲۸۲
مین آپکا دوسرا ثبوت دیکھیئے کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کی کل قوم سے مخاطب
ہوکر فرماتے ہین کہ خداوند تیرا خدا تیرے لیے تیرے ہی درمیان تیرے بھائیون
مین سے میرے مانند ایک نبیؑ برپا کریگا تم اوسکی طرف کان دھریو پھر حضرت
موسیٰ کی وحی نقل اس طرح کرتے ہین اور خداوند نے مجھے کہا کہ اونہون نے کہا
سو اچھا کہا مین اونکے لیے اونکے بھائیون مین سے تجھسا ایک نبیؑ برپا کرونگا
اور اپنا کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا وہ سب اون سے کہے گا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی
میرے باتون کو جنہین وہ میرا نام لیکر کہے گا نہ سنے گا تو مین اوس کا حساب اوس سے
لونگا الخ مولف نے بھائی کا جو لفظ عبارت صدر مین دیکھا لٹو ہوگئے اور فوراً آیا
علی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی کی حدیث بنا کر
تیار کردی اور اوسکے معنی بھی یہ جما دیے کہ جیسے حضرت ہارونؑ سے لوگ حسد
رکھتے تھے ویسے ہی حضرت مرتضیٰؑ سے عداوت رکھتے تھے مگر اخلاق محمدی مانع
بددعا اور غارت ہونے شاکیان کا ہوا الخ غرض اسی طرح سے مولف نے
اس کچے غم کے اپنے ڈہائی چاول علیحدہ ہی پکائے ہین دیکھو قول موسیٰ سے
تو اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ میرے بھائیون (یعنی انبیاء اللہ) مین سے ایسا ایک
نبی جلیل القدر خدا تعالیٰ پیدا کریگا کہ وہ سب کا ہادی ہوگا اور اوس کے منہ مین
کلام خدا اوتریگا اور وہ خدا کے حکم کو پورا پورا تعمیل کرے گا اور جو کوئی اوس کا

کہنا نہ مانے گا تو خدا اوس کا حساب لیگا پس اسے بنی اسرائیل تم اوس کی طرف
رجوع کرنا اور اوسکی بات کو کوشش ہوش سے سننا جہان تک کہ غور کیا جاتا
ہے تو حضرت موسیٰؑ کے قول مین کوئی لفظ ایسا نہین پایا جاتا ہے جس سے حضرت
ہارونؑ یا جناب امیرؑ یا نعوذ باللہ اونکے حساد یعنی اصحاب ثلٰثہ رسالتمآب مراد
لیئے جاوین بلکہ حضرت موسیٰؑ کی پیشین گوئی سے تو صرف حضرت رسول خدا کی
نبوت کا ثبوت ہوتا ہے جب جملہ معترضہ مولف کو قول حضرت موسیٰؑ مین ذرا
بھی دخل نہین ہے تو پھر مولف کس لیئے ایسی بے اصل تاویلین کرتے ہین
جس سے وہ کذاب سمجھے جاتے ہین اور اونکی سمجھ پر اطفال ابجد خوان بلکہ جہال
نادان قہقہہ لگاتے ہین اور یہ لکھنا بھی محض جناب امیرؑ پر افترا کرنا ہے کہ اخلاق
محمدی مانع بد دعا اور غارت ہوئے شاکیان کا ہوا ہم کہتے ہین کہ جناب امیرؑ
کو حاجت بد دعا کرنے کی کیا تھی آپ تو بڑے مجاہد و شجاع غالب علی
کل غالب بلکہ مظہر العجائب والغرائب تھے جبرئیلؑ کے پر کاٹنے والے جنات
کے قتل کرنے والے عرش سے بالا جانے والے تحت الثریٰ کی خبر لانے
والے ذوالفقار کھینچکر کیون نہ تمام شاکیون کو مار ڈالا جو سارا قصہ کھیڑا ہی دور
ہو جاتا اس موقع پر سوا اسکے کہ مولف تقیہ و سکوت کیئے بیٹھا ہین اور کیا عذر و حیلہ
نکال سکتے ہین ان وجوہات بینی سے صاف ظاہر ہو گیا کہ مولف طرز عبارت
کتب سماویہ سے مطلق آگاہ نہین ہین ع رقص کردن نتواند صحن را گوید
کجیست ۔ صفحہ ۲۸۶ مین ہے کہ ایلیا اور علیؑ مین کچھ فرق نہین ہے جواب
ہم کہتے ہین کہ مابین علیؑ و ایلیا کے زمین و آسمان کا فرق ہے اس لیئے کہ
علی عربی لفظ ہے اور ایلیا عبرانی مگر مولف نے بسبب عدم واقفیت کے
اس لفظ کو سریانی لکھا ہے اور حالانکہ کسی لغت کی کتاب سے بھی ثابت نہین ہے

کیونکہ اعلی تو اسم تفضیل ہے علو مصدر کا تو پہر علی کہ صفت مشبہ ہے مشتق
سے مشتق کیونکر ہو سکتا ہے ہان صاحب آپ یہ تو فرمایئے کہ آپنے لفظ ایلیا پر
تو بہت کچہہ بحث کی اور بوجہ حق پوشی کے معنی اوڑا ہی گئے تا کہ معنی لکھنے مین
کہین اہلسنت کے ہاتھہ دستاویز صحیحہ نہ پڑ جاوے جو اولٹا شیعونکو چہینا وین
اب ہم آپکی قلعی کہولتے ہین دیکہو غیاث و منتخب و برہان وغیرہ لغتون کو
کہ اون مین ایلیا کے حقیقی معنے صدیق اکبر کے لکہے ہین اور مجازا لقب
جناب امیرؑ کا بہی ہے اور یہ بات اہل بصیرت پر روشن ہے کہ ہمیشہ حقیقت
کو مجاز پر ترجیح ہوا کرتی ہے جیسے کہ منصب خلافت مین حضرت صدیق اکبرؓ
کو حضرت علیؑ پر ترجیح ہے صفحہ ۲۷۳ مین ہے کہ جبکہ یہ لوگ رسولؐ خدا کے
جنازہ پر حاضر نہوئے تو غریب سیدہ مرحومہ کے جنازہ سے کیا غرض تہی
افسوس اوسوقت مسلمانون کے حال پر ہے کہ سب منافق تہے الخ جواب
مطلب مؤلف کا اس صریح افترا سے یہ ہے کہ کوئی اصحابؓ رسولؐ اللہ
مین سے حضرت فاطمہؑ کے جنازہ پر نہ آیا اور نہ کوئی اصحابؓ رسولؐ اللہ کی جنازہ
پر شریک ہوا تہا اب ہم مؤلف کے قول کو شیعون کی معتبر کتب سے جہوٹا
کرتے ہین کتاب علل الشرایع کی جلد اول باب العلت التی من اجلہا دفنت
فاطمہ باللیل و لم یدفن مین لکہا ہے کہ عمرؓ نے چاہا کہ قبر فاطمہؑ کی کہود کر نماز پڑہے
اس بات پر حضرت علی غضبناک ہوے اور مستعد بجنگ شمشیر ہوے پس
مہاجرینؓ و انصارؓ جمع آئے اور حضرت علیؑ کی رضامندی کو اختیار کیا تب فساد
رفع ہوا اب لیجئے جواب جنازہ رسالت پناہ کا جلاء العیون معتبر کتاب شیعون
مین ہے کہ ابو بکرؓ نے چاہا کہ پیش امام ہو امیر المومنینؑ نے ہٹا دیا اور خود امامت
کی بعد اوسکے اجازت دی صحابہؓ کو تو دس دس آدمی داخل ہوتے تہے اور

درود بھیجتے تھے یہان تک اہل مدینہ و اطراف مدینہ حضرتؐ پر درود بھیجتے تھے
پس ان دونون شہادتون کی تصدیق سے مفتری صاحب جھوٹے ٹھہرے
غرضکہ رسالہ انوار الہدیٰ مین کہ جسکو ظلمات الہدیٰ کہنا زیبا ہے بلکہ یہی اسم
اوسکے لیے سزاوار ہے ایسے ہی واہیات معاملات بیان کئے گئے ہین جس
سے مولف نے پیرایۂ دشمنی مین تو صحابہؓ عالی صفات و ازواج مطہرات
رسول اللہ پر کھلا کھلا تبرا کیا ہے اور پیرایۂ دوستی مین انبیاؑ و اولیا یعنی
آئمہؑ ہدیٰ کو بھلا برا کہا ہے اس لیے یہ چند نمونہ ناظرین کو دکھلا دیے
تاکہ مولف کی ہٹ دھرمی کی داد دین کہ کس قدر ہٹ دھرمی و تعصب و
دروغگوئی کو کام مین لایا ہے اور پھر بھی اللہ رے مین اپنی دانست مین
مولف نے اہلسنت والجماعت کی توہین مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھا
ہے اسی سبب سے ہمارے نزدیک رسالہ انوار الہدیٰ و داستان امیر حمزہ
مین صرف اس قدر فرق پایا جاتا ہے کہ داستان امیر حمزہ کے مولف
نے تو واسطے دہوکہ دینے اہلسنت کے صحابہؓ رسول اللہ کے نام دشمنون کے
نام پر رکھکر تبرا کیا ہے چونکہ اوسکو (یعنی امیر حمزہ کی داستان کو) ناواقف
لوگون نے قصہ سمجھ لیا ہے اس لیے اوسکو واسطے تفریح طبع پڑہتے سنتے
ہین اور اپنے ایمان کو غارت کرتے ہین اور انوار الہدیٰ کے مولف نے
تو صاف صاف تبرا لکہا ہے بہرحال یہ دونون کتابین تبرائیون کی قابل آگ
مین جلا دینے یا پانی مین ڈوبا دینے کے ہین ع بر رسولان بلاغ باشد و بس
اب اس اختصار مین زیادہ گنجایش نہین ہے ورنہ اور بھی ہٹ دھرمیان
ظلمات الہدیٰ کی ظاہر کیجاتی کما لایخفی اطلاع جواب الجواب مین تہذیب
کا خیال ہے ورنہ اس کا جواب بھی انشاءاللہ تعالیٰ ترکی بترکی ہوگا ع گر گدا بہ کرکی تو ہم سست

(٢) جو آیت یا روایت لکھی جاوے اوسکی تفسیر معنی بحوالہ صحیح معہ نشان و
پتہ کے لکھی جاوین غت ربود نہون جیسا کہ انوار الہدیٰ مین کیا گیا (٣) اپنے
آئمہ و مجتہدون کے اقوال کی تکذیب دلائل معقول سے کیجبگا ایسا نہو کہین
یہ کہکر دامن چھوڑاؤ کہ ہماری کتابون مین یہ نہین یا وہ نہین (٤) ہمارے
سوالون کا جواب عقلی و نقلی دلائل سے ایسا معقول لکھا جاوے جسکو اہل
علم منصف قبول فرماوین غائین بائین شائین نہ ہو (٥) آیات و روایات کے
لفظون و معنون مین تحریف و تبدیل نہ کیا جاوے اور راے و کالت
کو بھی دخل نہو تعصب بالاے طاق رکھدیا جاوے ٭

حکم اطاعت و پیروی خلفائی رسول اللہ کا

واضح ہو کہ جسطرح سے انسان پر خدا و رسول کی اطاعت فرض ہے اوسیطرح
سے بموجب آیہ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم کے اطاعت
خلفاے اربعہ کی علے الترتیب فرض ہے اس لیے کہ خداے تعالیٰ نے اپنے
کلام برحق مین صاف صاف اونکی خلافت کی اوصاف بیان کردیے ہین وہو ہذا
وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما
استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضیٰ لہم ولیبدلنہم من
بعد خوفہم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذالک فاولئک ہم الفاسقون ٥
ترجمہ وعدہ کیا اللہ نے اون لوگون کو جو ایمان لائے تم مین سے اور اچھے
کام کئے یقینا خلیفہ کریگا اونکو زمین مین جیسے کہ خلیفہ کیا تھا اون سے اگلون کو
(یعنی داود علیہ السلام کو بموجب آیہ شریف یا داود انا جعلناک خلیفۃ فی الارض
اور اسیطرح سے سلیمان علیہ السلام کو) اور جماویگا اونکو دین اونکا وہ دین کہ پسند

کر دیا اونکو اور دیگا اونکو اونکے ڈر کے بدلے امن میری ہی بندگی کرینگے شریک
نہ کرینگے میرا کسی کو اور جو کوئی ناشکری کرے گا اوسکے پیچھے سو وہی لوگ
ہین بے حکم سو اسکے اثبات خلافت خلفاء الراشدین شیعون کی بھی معتبر
کتب سے ہوتا ہے چنانچہ خلاصۃ المنہج کے ۲۸ جزو مین تفسیر آیہ کریمہ
واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا کی یہ لکھی ہے کہ حضرت رسول تفسیر منہج الصادقین پ ۲۸
خدا صلعم نے حفصہؓ سے فرمایا کہ بعد ہمارے ابو بکرؓ مالک امت ہوگا
اور بادشاہی کریگا بعد اوسکے تیرا باپ (یعنی حضرت عمرؓ) حفصہؓ نے
خوش ہوکر یہ دونون بھید عائشہؓ سے کہدیئے تب یہ آیت شریف
نازل ہوئی اور اسیطرح سے مجمع البیان مین ہے اور نہج البلاغت
مین ہے کہ جب حضرت عثمانؓ غنی شہید ہوگئے اور مسلمانون نے
خلافت کا جناب امیرؑ پر اتفاق کیا اوس وقت آپنے ارشاد فرمایا
انا لکم وزیرا خیر لکم من ان اکون امیرا ترجمہ یعنی اے مسلمانون مین
تمھارے لیے وزیر رہون بہتر ہے اوس سے کہ امیر ہون جب مسلمانون
نے جناب امیرؑ کو خلافت پر مجبور کیا تب آپنے خلافت کو بپاس
خاطر مسلمانون کے قبول کیا پھر اسی کتاب مین ہے کہ خلافت کی حالت
مین بھی جناب امیرؑ کی زبان مبارک سے یہی نکلتا تھا واللہ ما کانت لی فی الخلافۃ
رغبۃ ولا فی الولایۃ اربۃ ولکنکم دعوتمونی الیہا
وحملتمونی علیہا ترجمہ یعنی خدا کی قسم ہے کہ خود مجھکو خلافت کی رغبت نہین ہے
اور نہ ولایت کی حاجت ہے لیکن تم نے مجھکو بلایا خلافت کی طرف
اور باعث ہوئے تم میرے لیے خلافت کے الخ پس ہر مدعی
اسلام پر فرض ہوا کہ خلفاء اربعہ برحق کی اطاعت و پیروی کرے

کیونکہ ان ارکان اربعہ اسلام کی پیروی عین پیروی رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے اب باقی رہا یہ امر کہ پیرو رسول اللہ و خلفا رسول اللہ کون لوگ ہین پنج وقتہ جماعت سے نماز پڑہنے والے مساجد اللہ کو زینت دینے والے اشراق کے عاشق تہجد کے شائق حفظ و ناظران تلاوت کرنے والے کلام اللہ پاک کے ورد بہیجنے والے روح پر فتوح صاحب لولاک کے اصلی جماعت جمعہ و عیدین کے امیدوار زیارت حرمین شریفین کے طالب مدد حلال ہر مشکلات کے ذاکر اسماء حسنیٰ رافع الدرجات کے عابد شب زندہ دار زاہد پرہیزگار گوشہ نشین اعتکاف دیانت دار با انصاف کلمہ توحید کے شاغل حدیث رسول اللہ کے عامل فرض و واجب و سنت و نفل روزہ رکھنے کے مشتاق رمضان شریف مین تراویح پڑہنے کے مشتاق پابند طہارت کاملہ کے حریص عبادت نافلہ وغیرہ کے جس مین یہ وصف ہون وہ بے شک و شبہ پیرو رسول اللہ و خلفائے رسول اللہ کا ہے اللہم زد۔ الٰہی بحرمت سید الابرار و آل اطہار و اصحاب اخیار اس رسالہ ہدایت اظہار کو قبول فرما اور مجھ عاصی پر معاصی کے واسطے ذریعہ نجات بنا

ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولٰنا فانصرنا علی القوم الکٰفرین ○ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

تمام شد

محضرنامہ علماء شرع متین و رؤساء حامی دین دیوبندی
بہ نسبت شیخ احمد صاحب شیعی جدیدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت علماء و رؤساء دیوبند ضلع سہارنپور بغرض کشف حقیقت حال یہ گذارش ہم خدام علماء کی ہے کہ شیخ احمد صاحب دیوبندی شیعی کی نسبت ہم لوگوں کو اخبار مختلفہ پہونچے۔ بعض اشتہارات میں شیعان آگرہ و لکھنؤ وغیرہ سے اون کی نسبت یہ مشتہر کیا ہے کہ مولوی شیخ احمد صاحب دیوبندی مولف رسالہ انوار الہدی علماء دیوبند کے رکن اعظم شمار ہوتے ہیں اور عالم و فاضل گنے جاتے ہیں اول اہلسنت میں ایک رکن رکین تھے اب اہل تشیع کے لیے مایہ فخر زیب و ملت ہیں۔ دوسری جماعت معتبرہ سے یہ مسموع ہوا کہ شیخ احمد صاحب کو سوا عالم و فاضل نہیں اور نہ علماء دیوبند کی طرح جنکی شہرت اکثر اطراف عالم میں پھیلی ہوئی ہے یہ بھی مشہور ہوتے اور ایسے گمنام کیوں ہوتے کہ سوائے چند شیعہ کے کوئی اونکا نام بھی نہ جانتا یہ صرف دھوکہ اور فریب حضرات شیعہ کا ہے کہ اونکی نسبت ایسے الفاظ لکھدیئے۔ اب ہم طالبان حق آپ حضرات رؤساء و علماء ساکنان دیوبند و واقفان حقیقت حال سے یہ گذارش کرتے ہیں کہ جو کچھ حق ہو بلا کم و کاست تحریر فرمایئے کہ اہل اشتباہ کے شکوک رفع ہوں اور آپکو اجر دارین حاصل ہو۔ بینوا توجروا *

الجواب

بلا ریب شیخ احمد صاحب مذکور دیوبند کے رہنے والے ہین نہ عالم ہین نہ اہل علم و فضل سے اونکو کوئی تعلق و ربط بلکہ جیسے اس زمانہ مین کچہری کی تحصیل کے ملازم کچھہ شُدہ بُدہ فارسی اردو مین حاصل کر لیتے ہین اس قسم کے ہین چنانچہ اہل انصاف اونکی تالیف کو بھی دیکھکر ہماری معروضات کی تصدیق کرسکتے ہین علم عربی وتحقیق دین سے اونکو کچھہ مناسبت نہین اس کو جہہ سے محض نابلد ہین جہلاؔ وسفہاء کے لیے بیشک مایۂ فخر و افتخار ہونگے مگر اہل علم سے تو وہ ہمیشہ جان چُراتے پھرتے ہین اور خود ہم لوگون سے اسی قصبہ دیوبند مین اونکو بعض معاملات پیش آئے جسمین محض لاجواب اور ساکت ہوئے اور اپنی جہل ونادانی کے خود مقر ہوئے ایک خط اونکی قلم کا لکھا ہوا چھپا ہوا موجود ہے جسمین وہ خود مقر ہین اپنے لاعلم اور جاہل ہونے کی تصدیق کے لیے اوسکی کسیقدر عبارت درج اشتہار ہذا ہے رقعہ پیش کرنے سے پہلے اس قدر اور عرض ہے کہ ایک گفتگو جو خود ہم لوگون کو اونکے ساتھہ پیش آئی جس سے اونکا جہل پوری طرح سے منکشف ہوجاویگا وہ یہ کہ شیخ احمد صاحب مذکور نے چند اعتراض جو اونکے اکابر پہلے سے کرتے چلے آئے ہین مذہب اہل سنت پر پیش کئے اونکے جوابات دندان شکن دیے گئے اور ترجمہ احادیث اونکو سناکر ساکت کیا گیا اونکی جانب سے سوا سے سکوت وتسلیم اور کچھہ نہ تھا ہیبت اہل حق سے نہ جواب مین کچھہ نقص پیش کرسکے نہ گویائی وبیان کی نوبت آئی محض سکوت تھا یا تسلیم آخر مین ہم لوگون نے یہ کہا کہ شیخ صاحب اب تو ہمنے ترجمہ

صحیح کرکے آپکو مطالب تاویشا پر واقف کیا اور حق سمجھا دیا اگر بالفرض ہم بالکل ترجمہ برعکس کرکے آپکو سنا دین جب بھی آپ ہان ہان ہی کرینگے اسقدر اور کو بات کرتے نہ سمجھو کہ ترجمہ برعکس بیان کرتے ہین اسپر شاید ندامت ہوئی ہو کہ اس علم شریف میں اہل علم سے اونچا دانائی سے بہت بعید ہے مگر سمجھتے اور نادم ہوتے تو پھر کیون اس کوچہ مین قدم رکھتے اور دوسرے علم کا کرکے ضلوا و اضلوا کے مصداق ہوتے اور وعید من افتی بغیر علم کا بار اپنے سر پر رکھتے سچ ہے من یضلل الله فلا ہادی له اب ہم عبارت موعود درج اشتہار کرتے ہین جو خود اونکے قلم کی لکھی ہوئی مطبوع ہو چکی ہے ۱۳۱۲ ہجری

نقل خط شیخ احمد صاحب دیوبندی جو انھون نے بجواب بعض علماء دیوبند لکھا تھا

حضرت مولوی صاحب جوابات جو کہ آپنے بھیجے ہین وہ واقعی نہایت عمدہ اور قابل تعریف ہین جس جس معاملہ مین مجھکو شک واقع ہوا تھا وہ معاملات طے ہو گئے (اوس خط کے آخر مین یہ بھی لکھا ہے) اور سائل جسکو پوچھنا کسی امر کا منظور ہوتا ہے وہ کس سے پوچھے سوای عالم کے الخ۔

راقم بندہ شیخ احمد انتہی عبارتہ۔

پس درحقیقت شیخ احمد صاحب مذکور حسب اقرار خود سائل عامی ہین علم و فضل تو اون مین کیا ہوتا فہم و لیاقت سے بھی عاری ہین جس شخص نے اونکی نسبت عالم و فاضل یا علماء دیوبند مین رکن اعظم ہونے کا اشتہار دیا محض غلط لا اصل ہے مشتہرین کو اصل حال کی خبر نہین ورنہ ایسی جرأت نکرتے البتہ شیخ احمد صاحب سے تعجب ہے کہ اونھون نے باوجود اطلاع ہونیکے مشتہرین کو ایسی تعریف کاذبہ سے نہ روکا

ع چہ دلاورست دزدی کہ بکف چراغ دارد۔ بندہ عزیز الرحمن دیوبندی خادم مدرسہ عربیہ دیوبند

یہ جواب جو سائل کے سوال کا جس صاحب نے لکھا ہے اوسکی تصدیق بندہ مہتمم مدرسہ اسلامی دیوبند بہی کرتا ہے کہ جو کچھہ جواب مین تحریر کیا ہے بلا کم و کاست راست اور درست ہے یہ شیخ احمد صاحب نہ پہلے مولوی یا عالم تھے نہ اب ہین عربی وغیرہ سے انکو کسی طرح مناسبت ہی نہین ہے بلکہ بزبانہ ایستادن یہ اپنے دین سے بھی واقف نہ تھے۔ وقوف دین تو درکنار روزمرہ کے مسائل جو وضو اور نماز کے برتاؤ کے ہین اون سے بہی محض ناواقف اور بے علم تھے جب اونھون نے اپنا مذہب تبدیل کیا تو دوسرے فریق مین عالم کہلائے البتہ ہمکو یہ فخر ہے کہ دیوبند کے بے علم دوسرے مذہب والون کے یہان عالم کہلاوین۔

محمد عابد مہتمم مدرسہ دیوبند

جناب حاجی محمد عابد صاحب نے جو بہ نسبت شیخ احمد صاحب تحریر فرمایا ہے میری رای مین بالکل درست و راست بے کم و کاست ہے۔

ذوالفقار علی عفی عنہ ممبر مدرسہ عربیہ دیوبند

احقر کو جو کچھہ شیخ صاحب مذکور سے چونکہ اتفاق ہمکلامی ہوا ہے اور نیز محلہ داری کا بہی علاقہ ہے اس لیئے اونکے حالات بعض بعض مفصل معلوم ہین سو نظر برین امور یقینًا کہتا ہون کہ جو کچھہ اونکے بارے مین لکہا گیا ہے اس مین اصلا مبالغہ نہین بلکہ وہ اس بیان سے بہی زیادہ کے مستحق ہین والعہد

محمد حسن عفی عنہ مدرس اول مدرسہ عربیہ عیش دیوبند

میان شیخ احمد کی نسبت جو امور واقعیہ و صحیحہ تحریر ہوے ہین اگر کسی ناواقف کو اوس مین شک و شبہ ہو تو اون سے کوئی عبارت عربی

لکھوا پڑھوا کر دیکھ لیں اس امر مرقومہ کی بخوبی تصدیق ہو جائیگی۔

العبد

خلیل احمد عفی عنہ مدرس و مہتمم رئیس انبیٹہ ضلع سہارنپور

شیخ احمد صاحب دیوبندی کی نسبت جو کچھ صدر میں لکھا گیا بہت صحیح و درست ہے

العبد العبد

احمد حسن دیوبندی عفی عنہ ابن مولوی مہتاب علی صاحب مرحوم رئیس دیوبند

فضل الرحمن عفی عنہ ممبر مدرسہ عربیہ دیوبند و رئیس دیوبند

اس میں شیخ احمد شیعی دیوبندی کی نسبت جو کچھ لکھا گیا ہے میں اوسکی تصدیق کرتا ہوں

العبد العبد

محمد مسعود حسن عفی عنہ ابن مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی

مظہر حسین عفی عنہ بن قاضی رئیس دیوبند

نسبت شیخ احمد صاحب دیوبندی کے جو کچھ عبارت مذکور الصدر میں لکھا ہے درحقیقت وہ اوسکے لائق ہیں۔

العبد العبد

محمد شفیع عفی عنہ رئیس دیوبند

بندہ نظیر احمد صدیقی ممبر مدرسہ کوتلوی رئیس دیوبند

شیخ احمد صاحب کی نسبت جو کچھ تحریر فرمایا گیا ہے درست اور حق ہے واقعی امر یہ ہے کہ اونکو علوم عربیہ سے خواہ اعلےٰ ہوں یا ادنےٰ کسی درجہ مس اور لگاؤ نہیں البتہ اردو کے تراجم دیکھکر عالم بن بیٹھے ہیں

بالله اعلم و علمہ اتم ـ

الجواب

حبیب الرحمن عفی عنہ

واقعی شیخ احمد صاحب ویسے ہی ہین جیسا اونکی نسبت ان حضرات نے تحریر فرمایا ہے اونکو مولوی صاحب کہنے شیعہ ہی راضی ہوتے ہون گے یہان تو عوام مین شمار ہوتے ہین اور علم کے تو نام سے بھی واقف نہین اب تک یہ حال ہے کہ جب اسکان تشریف لاتے ہین تو خوف اہل حق سے گہر کے گوشہ سے باہر قدم رنجہ نہین فرماتے دیوبند سے باہر جاکر جو چاہین فرمائین ـ

الجواب صحیح الجواب صحیح

محمد حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ

امداد الحق عفی عنہ دیوبندی ابن مولوی ذوالفقار علی صاحب مرحوم رئیس دیوبند

بندہ احمد علی عفی عنہ ابن حاجی سراج الحق صاحب رئیس دیوبند

اس ناکارہ نے اپنے تمام سن شعور پچاس برس مین کوئی امر عالمانہ یا تحقیق واقفانہ یا کوئی عمل وچال وچلن طالب علمانہ کے ساتھ منشی صاحب تذکور کو موصوف نہین پایا لہذا تہمت علم وفضل کی اونکے ساتھ مین بالکل غلط ہے البتہ خوبین ہین یا آنکہ محض ناواقف علم سے ہین اور آپکو واقف جانتے ہین صورت دار ہین جیسو رو غیرہ مین مختار ہین خوش پوشاک ہین خوش خوراک ہین اگر مذہب اہل تشیع مین ان امور کا نام علم ہے فضل ہے رکن اعظم ہے مایۂ فخر وزیب ملت ہے تو بیشک اونکو

اس سے زیادہ تصور فرمائین مگر حق کے خلاف ہے کذب صریح ہے غلطی صاف صاف ہے فقط

العبد

مشتاق احمد عفی عنہ دیوبندی یعنی حکیم مشتاق احمد صاحب رئیس دیوبند ممبر مدرسہ اسلامیہ دیوبند

شیخ احمد شیعی کی نسبت جو کچھہ لکہا گیا ہے مین تصدیق کرتا ہون۔

العبد | العبد

محمد یسین عفی عنہ عثمانی عرف دیوان | بندہ محمد ضیاء الحق عفی عنہ بن مولوی

اللہ دیا رئیس دیوبند | محمد صابر مرحوم دیوبندی

میان شیخ احمد ایک شہری برادری کے آدمی ہین اونہون نے جہانتک مجھکو علم ہے نہ کسی مدرسہ عربیہ مین علوم دینیہ کی تعلیم پائی نکوئی اونکو عالم یا مولوی اس شہر مین جانتا ہے اکثر ساوات بارہ مین کا زندہ روسا اہل تشیع کے رہے ہین اوسی طرف آپکے اعتقاد مائل بہ رفض ہوے اب ریاست جیپور مین وکالت کرتے ہین عبارات عربیہ کے معنی بہی درست نہین جانتے ہین اور الفاظ درست نہین پڑہ سکتے ہین ہان جیسے ناخواندہ شخص بوجہ مزاولت کچھہ کچھہ واقف ہوجاتا ہے ایسے یہ بہی کچھہ کچھہ جانتے ہین اب یون معلوم ہوا کہ وہ عالم زبردست مشہور ہین مجھکو اون کا عالم یا مولوی ہونا اسوقت معلوم ہوا بندہ اور دیگر اشخاص شہر انکو ایک دنیادار شخص سمجھتے ہین کسی قسم کی کوئی فضیلت علمی انمین نہین ہے واللہ اعلم

العبد

محمد مصطفے علی عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ ساکن دیوبند

تقریظ ماہر علم کلام واقف فنون تمام محب آل و اصحاب خیر الانام علامہ زمان مولوی محمد بنارسی خان صاحب اکبرآبادی ادام اللہ برکاتہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ وصحابہ وازواجہ وذریاتہ اجمعین واضح ہو کہ فی الحال جن تشیعین متعصبین مخالفین مبغوضین نے بوساوس شیطانی وہواجس نفسانی کے دائرہ اسلام سے خارج ہو کر نسبت صحابہ کبار جان نثار سید المرسلین خاتم النبیین جو بفضل خدا مصداق نص صریح والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم کے بالیقین ہیں قاذولات ناہنگام سواد نامہ انوار الہدیٰ وتبوربے تار شمس الضحیٰ میں سنگ آہنگی کی ہے بعنایت خدا و بہ برکت سید الانبیا بموجب ع کلوخ انداز را پاداش سنگ است۔ ویسے ہی انکے ہذیانات ناشائستہ کے جوابات برجستہ رسالہ بدر الدجیٰ میں درج ہوئے تاکہ اہل بغض کے دلوں پہ کہ مستحق تتمہ آیہ کریمہ لیغیظ بہم الکفار کے ہیں داغ جانسوز حیرت وحسرت کا قیامت تک باقی رہے فی الحقیقت یہ اردو رسالہ ہدایت قبالہ قلیل الضخامت کثیر المنفعت واسطے سر قمع اتہام باطلہ ودفع الزام عاطلہ جو بدلائل ہوا فق سراپا مخالف آیات بینات و احادیث سرور کائنات کے ہیں کافی ہے وبنا بر قلع وقمع مرض لاعلاج فی قلوبہم مرض مریضان اہل نفاق کے طبیب شافی بشرطیکہ اپنی حرکات ناملائم سے پرہیز کریں ورنہ در صورت بادہ گوئی سزاوار قطعہ بیدل کے ٹھہرینگے قطعہ

بسوز ای سرکش ناپاک تا یکدم بیاسائی
کز انکار و تعصب پائے تا سر آتش و نفطی
ندارد اشک شورت جز جہنم دامن دیگر
بحیرت میروی از خود نگہ کن تا کجا افتی

قطعہ تاریخ عمدۃ المتکلمین و زبدۃ المناظرین فضیلت و معرفت دستگاہ حافظ مولوی رحیم اللہ صاحب اکبرآبادی ادام اللہ فیضہم

بوصف قلّت حجم کتاب و وسعت معنی — متی ما شئت شیئا من بیان فاستمع منی
محمد شد جہانگیر و زمان و شیخ تا مرزا — بتصدیق لقیس زبان بخشا و باصد انسی و جنی
گناہ حب آل و حب اصحاب نبی دارم — تبرأ یا اخی ما استطعت لکن لا تلم منی
تو ز عقبا خود و چو یزدان گفت ما فی الصدور من غل — صفای سینہ اصحاب شد از شرح مستغنی
بود بدر الدجی احقاق حق ابطال باطل را — کفیل دین برہان و دلیل لمّی و سنی
بفکر سال و تاریخش چو سعی رفت ہاتف گفت — کتابی جامع و مانع بہ بحث شیعہ و سنی
بسال ہجریش ہم پی توان بردن تا بسانی — اگر سب و تقیہ رکنی زانجملہ مستثنی

قطعہ تاریخ مولوی محمد عبد الرحیم صاحب امیٹھوی

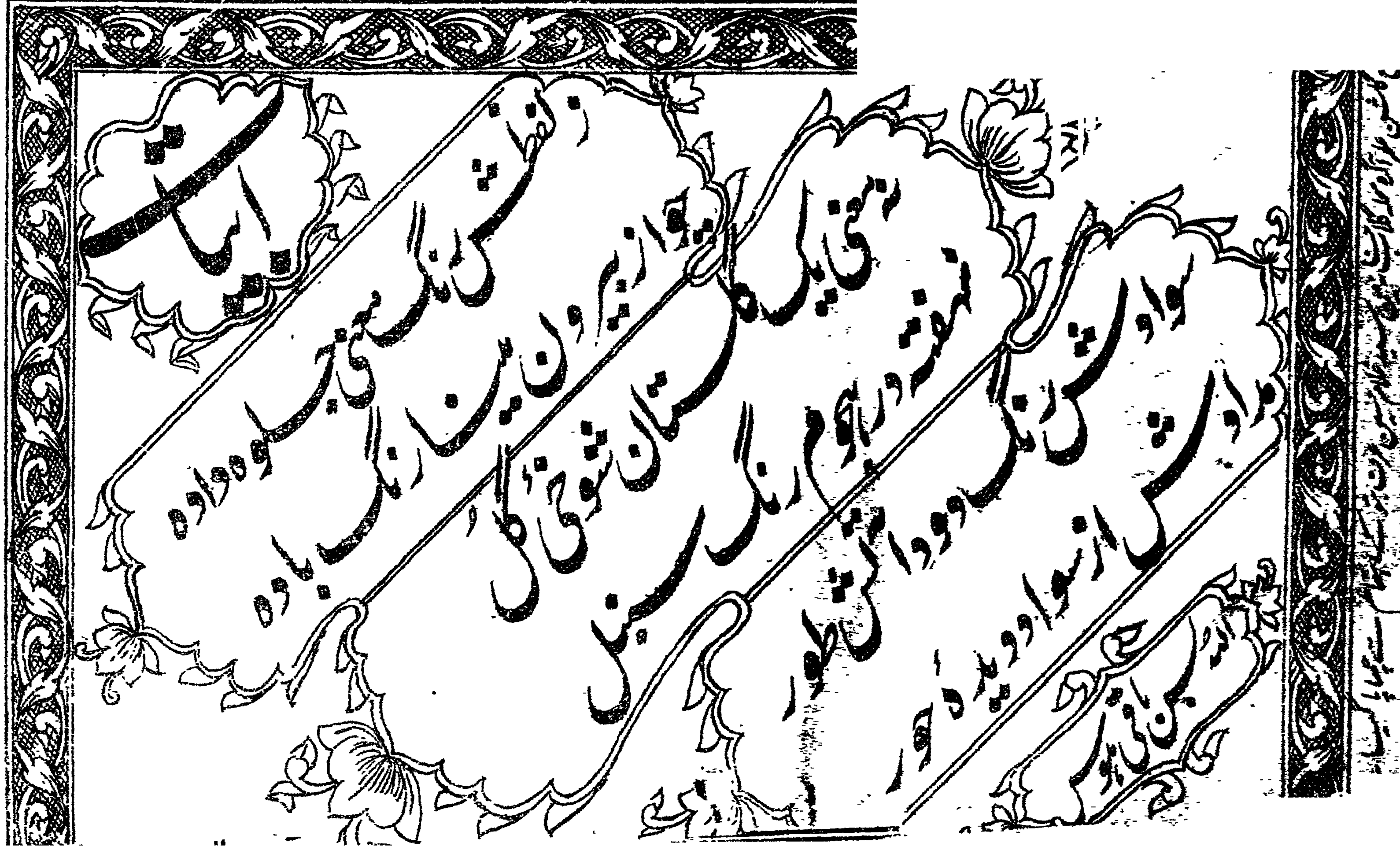
واللہ یہ کتاب لسنن کی سیف ہے — جوہر ہے جسکے سینۂ شیعان فگار ہے
مضمون جملہ اوسکا ہے مثل گل چمن — پر اہل بغض کے لیے ہر حرف خار ہے
پوچھی خرد سے سال تو بولی کہ لکھ ابھی — سن ہجری نہ ہے تین سو ہے یکہزار ہے
دوبارہ عرض کی کہ بتا ای عزیز جان — سن عیسوی کے لکھنے کو دل بیقرار ہے
بولی خرد سر ابن سبا کا تراش کے — بدر الدجی شیعوں کے لیے ذوالفقار ہے
۱۸۹۲ع

اشتہار یہ کتاب حسب منشاء قانون مطابع داخل رجسٹری گورنمنٹ کرادیگئی ہے لہذا التماس ہے کہ کوئی اہل مطبع یا دیگر اشخاص بغیر اجازت ارادہ طبع کا نفرمائیں ورنہ بعوض نفع کے نقصان اوٹھائینگے

العبد — محمد جہانگیر خان مولف کتاب ہذا۔

غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
[illegible]	۶	قبلک	قلبک	۵۷	۱۴	محلمتم	محلمتوسنے
[illegible]	۳	باحسانِ	باحسانٍ	۶۱	۱۷	باد	مباد
۱۹	۱۳	سہٗ	للہٖ	۶۴	۱۸	صعینا	علیا
۲۰	۸	جاہد	جاہدوا	۶۷	۲۰	بالہلاک	لہلاک
[illegible]	۱۹	فضلہم	افضلہم	۶۸	۴	علیکم	علیہم
	۸	یتبؤ الدار	یتبؤوالدار	//	//	مجریا	مجرٰیا
	۶	والاخوانا	ولاخوانا	۸۲	۹	سیلہ	وسئولیعطیک ربک فترضیٰ
	//	سبقون	سبقونا	۱۱۴	۲	نطہر	دہرا
	۹	یمونہم	یثمونہم	۱۲۰ح	۳۸	بالیتمونی	بالیعتمونی
	۸	اید الناس	ایدی الناس	۱۷۷	۱۹	البنی	النبی
	۱۵	کان	کانا	۱۸۳	۴	فرح	فرج
۵	۱۰	اوا لعوا	اولعوا	۲۰۰	۱۸	الہ	الیہ
۵۷	۱۰	عن الہوا	عن الہوی				



گلشن علم آگرہ محلہ گلاب شاہ [illegible] سید غلام حسین [illegible] کے اہتمام سے چھاپا گیا